

قواعدِ زبانِ قرآن

حصّہ دوم

Advanced Studies

فہمِ قرآن میں اضافے کے لئے ایک مفید فنی کتاب، جس میں صرف و نحو
نیز حروف کے اعلیٰ مباحث، قرآنی مثالوں کے ساتھ مرتب کئے گئے ہیں۔

خلیل الرحمٰن چشتی

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قواعدِ زبانِ قرآن

حصہ دوم

Advanced Studies

فہمِ قرآن میں اضافے کے لیے ایک مفید فنی کتاب ، جس میں صرف و نحو نیز حروف کے اعلیٰ مباحث ، قرآنی مثالوں کے ساتھ مرتب کیے گئے ہیں۔

مرتبہ : خلیل الرحمٰن چشتی

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

Al-Fawz Academy
317, Street 16,
F-10/2, Islamabad.

Tel 051-22 51 933
Fax 051-22 54 139
E-mail: chishti@apollo.net.pk

نام کتاب : قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ دوم)

مرتب : خلیل الرحمن چشتی

ISBN : 969-8511-14-8

ناشر : الفوز اکیڈمی، اسلام آباد

465

کمپیوٹر کمپوزنگ : ایاز خان

طبع اول : ~~اپریل 2002ء~~

صفحات : 944

قیمت (Retail) : 600 روپے

الفوز اکیڈمی کی کتابیں مندرجہ ذیل مقامات پر دستیاب ہیں

1۔ الفوز اکیڈمی، 317، گلی نمبر 16، F-10/2، اسلام آباد۔

فون نمبر : 051-22 51 933

2۔ ادارۂ منشوراتِ اسلامی، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔

فون نمبر : 042-78 40 584

3۔ مکتبہ تعمیر افکار، بی۔۸/۳۔ناظم آباد نمبر3۔کراچی۔

فون نمبر : 021- 66 13 605

4۔ النور، شاپ نمبر 40، LGF، لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ، لاہور۔

فون نمبر : 042 - 58 79 659

دینی مدارس کے طلبہ، ڈسٹری بیوٹرز، ہول سیلرز اور کتب فروش حضرات رعایتی قیمتوں کے لیے الفوز اکیڈمی سے رجوع فرمائیں

اِنْتِسَاب

محترم جناب محمد خان صاحب منہاس

(صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد)

کے نام

جن کا پیہم اِصرار اور مستقل تقاضا

اس کتاب کی تکمیل کا ذریعہ بنا۔

فہرستِ مضامین حصہ دوم

چھبیسواں باب

اٹھائیسواں باب

انتیسواں باب

اکتیسواں باب

بتیسواں باب

2. فعل

تینتیسواں باب

  www.KitaboSunnat.com

سینتیسواں باب

چالیسواں باب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ

وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ

وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ نَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا .

اَمَّا بَعْدُ ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ

هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا

وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ" وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس ناچیز کو ، جو عربی زبان کا ایک ادنیٰ طالبِ علم ہے، یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ 'قواعدِ زبانِ قرآن' (حصہ اوّل) کے نام سے ، عربی زبان کے قواعد کی ایک ایسی کتاب مرتب کر سکے، جس میں اُصول و قواعد کے ساتھ ساتھ، قرآنی مثالوں کی کثرت ہو اور ساتھ ہی چند مثالوں کی تحلیل اور ان کا تجزیہ بھی شامل ہو۔

اللہ تعالیٰ کا احسان بے پایاں ہے کہ اس نے حصۂ اول کو ، تعلیم یافتہ طبقے میں قبولیت عطا فرمائی۔ دو سالوں کے اندر اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔

لیجیے ! اب اس کا دوسرا حصہ ، حاضرِ خدمت ہے۔ میں اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ مارچ 2000ء سے پہلے ، اس کتاب کا مرتب کیا جانا ممکن ہے ، لیکن اپنے نوٹس کو جب کتابی شکل دینے کی نوبت آئی اور فہرست مرتب کی گئی ، تو معلوم ہوا کہ منزل بہت دور

ہے۔اس عرصے میں توجہ ' الفوز الکبیر ' کی شرح پر بھی مرکوز رہی ، چنانچہ کام بہت آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا۔ میری عادت ہے کہ جب تک خود مطمئن نہ ہو جاؤں ، اشاعت پسند نہیں کرتا اور نقد و اصلاح کے لیے ہمیشہ اپنے آپ کو مستعد رکھتا ہوں۔ الحمدُ لِلّٰہ دوسرا حصہ اب جس مرحلے تک پہنچا ہے ، اس پر مجھے بہت حد تک شرحِ صدر ہے۔ اس لیے اشاعت کے لیے روانہ کیا جارہا ہے۔ اصلاح، تحسین و تزئین کی ضرورت باقی رہے گی ، جس کی تکمیل ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ہو جائے گی۔

افسوس ہے کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر ، مُسوّدے کو استادِ محترم مولانا عبدالقدیر صاحب اصلاحی تک نہیں پہنچایا جاسکا ، مولانا کو علمِ نحو سے والہانہ لگاؤ ہے۔اس موضوع پر ، جو بھی نئی یا پرانی کتاب بازار میں دستیاب ہوتی ہے ، مولانا کسی طرح اسے خرید لیتے ہیں اور مطالعے کی ترغیب دیتے ہیں ، لیکن الحمدُ لِلّٰہ اس کی تلافی ، دیگر بزرگوں کی اصلاح سے ہو گئی ہے۔

حضرت مولانا عبداللہ کھوسو صاحب قبلہ ، مہتمم مدرسہ سراج العلوم ، اللہ آباد کشمور ضلع جیکب آباد ، سندھ نے (جو ایک صاحبِ ذوق اور صاحبِ مطالعہ عالمِ دین ہیں اور چھوٹوں کے لیے حد درجہ شفیق واقع ہوئے ہیں) حسبِ سابق ، اوّل تا آخر مُسوّدے کا جائزہ لے کر اصلاح فرمائی ہے اور ترتیب کے سلسلے میں بھی بعض مفید مشورے دیے ہیں ، جن کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ ، مدرس تفسیر و حدیث ، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ نے بھی ، جنہیں تدریسِ صرف و نحو کا دیرینہ تجربہ حاصل ہے ، حسبِ سابق ساری کتاب کا جائزہ لے کر ، نہ صرف اصلاح فرمائی، تقریظ لکھی بلکہ مفید مشوروں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو ، دین و دنیا کی بہترین نعمتیں نصیب فرمائے۔

قواعدِ زبانِ قرآن کا یہ دوسرا حصہ ، جو نسبتاً (Advanced Studies) اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے ، صرف اُس شخص کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے ، جو حصہ اول کو اچھی طرح پڑھ کر ہضم کر چکا ہو ، اس کی تمام مشقیں مکمل کر چکا ہو اور کتاب کا دو تین بار دورہ کر کے ، تمام بنیادی اصولوں کو ذہن نشین کر چکا ہو۔

الفوز اکیڈمی کے تحت ، جب بھی پہلا حصہ پڑھایا گیا ، ہمارا ہمیشہ یہ اصول و اہتمام رہا ہے کہ پہلے ایک ڈیڑھ گھنٹے کا لیکچر ہو اور پھر ایک ڈیڑھ گھنٹے کا کلاس ورک ، جس میں مشقوں کی تکمیل ہوتی ہو ، اُستاد ہر شخص کی کاپی چیک کرتا ہو اور غلطیوں کی اصلاح کرتا ہو۔ کورس کے عرصہ میں دو تین امتحان لیے جاتے ہیں۔ امتحان کا طریقہ بھی ہمارے ہاں مختلف ہے۔ سارے امتحان مفتوح (Open Book) ہوتے ہیں ، جس میں طالبِ علم کو کتابیں کھول کر دیکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔ جو پڑھایا جاتا ہے ، وہ مِنْ و عَنْ نہیں پوچھا جاتا ، بلکہ پڑھائے گئے اصولوں کی روشنی میں ، نئے سوالات کیے جاتے ہیں۔ رٹنے والے لوگ ناکام ہو جاتے ہیں ، قاعدہ سمجھ کر ذہن نشین کرنے والے ، سرخرو ہوتے ہیں۔

تجربے نے ہمیں یہ بات بھی سکھائی ہے کہ جو شرکاء ، کلاس ورک نہیں کرتے ، وہ زیادہ دیر تک ، کلاس کے ساتھ چل نہیں پاتے۔

یہ کتاب ، ناچیز نے ، جدید تعلیم یافتہ افراد کے لیے مرتب کی ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ پیشِ نظر نہیں رہے ہیں۔ البتہ جب بعض بزرگوں نے ازراہِ محبت اسے دینی طلبہ اور صرف و نحو کے مدرسین کے لیے بھی مفید قرار دیا تو مرتب نے اسے فیضانِ الٰہی سمجھا ، اور یہ بات ، مرتب کے لیے ایک خوشگوار حیرت کا سبب بنی۔

مغلیہ سلطنت کی سرکاری زبان ، فارسی رہی ہے۔ سلطنت کی ساری مشینری اور بیورو کریسی ، عربی اور فارسی سے بہرہ مند ہوا کرتی تھی۔ عربی زبان سیکھنے کے لیے ، پہلے فارسی پڑھائی جاتی ، فارسی میں لکھے گئے منظوم عربی قواعد پڑھائے جاتے ، بلکہ رٹائے جاتے اور پھر ان کی شرح پڑھائی جاتی۔ علمائے کرام ، طبِ یونانی کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ حاصل کرتے ، وہ مسلمانوں کے علاوہ ، غیر مسلموں کا ، بھی جسمانی اور روحانی علاج کرتے۔ معاشی اعتبار سے وہ خود کفیل تھے۔ معاشرے کے باعزت ، متقی ، صاحبِ حیثیت اور صاحبِ اقتدار شہری۔

1832ء اور **1857**ء کے سانحاتِ عظیمہ کے بعد ، **1858**ء میں ، جب انگریزوں نے باضابطہ طور پر اپنی حکومت قائم کر لی ، تو انہیں ایک ایسی انتظامی مشینری اور بیورو کریسی کی ضرورت پڑی ، جو حکومت کی وفادار بھی ہو اور جو عوام الناس اور حکومت کے درمیان ایک پل کا کام بھی انجام دے سکے۔ چنانچہ انگریزی مدارس کھولے گئے۔ لوگوں کو ولایت جانے کی ترغیب ملی۔ کالج کھلے ، یونیورسٹیاں کھلیں ، جس کے نتیجے میں ، جہاں سائینس اور ٹیکنالوجی کے آفاق روشن ہوئے ، وہیں سود پر مشتمل سرمایہ دارانہ نظام کے لیے غلام تیار کیے جانے لگے۔ **1858**ء سے **1947**ء تک کے **90** سالوں میں ، مسلمانوں کا معاشرہ جس فکری انتشار سے دوچار ہوا ، اس کی المناک داستان ، کسی بت کدے میں بیان کروں تو صنم بھی کہہ اٹھے ہری ہری۔

گذشتہ دو تین سو سال میں ، سائنس اور ٹیکنالوجی نے مغرب کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نہ صرف دنیا کی تجارت پر قابض ہو چکے ہیں ، بلکہ فوجی اور عسکری اعتبار سے بھی انہیں ایک گونہ برتری حاصل ہو چکی ہے۔ بقیہ ساری دنیا کے لیے گویا

ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس میدان میں اس کی اندھی تقلید کرے۔

مغربی استعمار اپنے جلو میں ، اپنی تہذیب اور اپنا تعلیمی اور اقتصادی نظام بھی ساتھ لے آیا۔ بنک کھل گئے۔ Multi-national Companies اور غیر سرکاری ادارے (NGOs) آباد ہوئے۔ سول سروس کے لیے نئے ادارے بنے۔ علماء کے لیے انتظامی مشنری کا حصہ بننا اب ممکن نہ تھا۔ فوجی سروس کے لیے نئے ضابطے تھے۔ فارسی اور عربی پڑھے ہوئے علماء کے لیے ، یہاں کیا گنجائش ہو سکتی تھی؟ نئے اقتصادی سودی اداروں سے ، خود ان کی کیا دلچسپی ہو سکتی تھی؟ طب کے میدان میں ، حکمتِ یونانی کی جگہ ایلوپیتھک نے لے لی۔ ایک صدی کے اندر اندر یہ تبدیلی ، اس طرح رونما ہوئی کہ قرآن و سنت کے نبض شناس ، اپنی حیثیت ، منصب ، دولت ، عزت اور اقتدار سے محروم کر دیے گئے اور ان کا کردار مسجد و محراب ، نمازِ پنجگانہ ، نکاح ، تراویح اور جنازے تک محدود کر دیا گیا اور جدید تعلیم یافتہ طبقے نے ، قیادت کی ذمے داری سنبھال لی۔

ذرا آج کے معاشرے کا جائزہ لیجیے۔ 75% آبادی ناخواندہ۔ سب سے زیادہ ذہین طلبہ ، جو 70% سے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں ، وہ میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ لے لیتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ باوقار اور نفع بخش پیشے ہیں۔ انتظامی اور فوجی عہدے وہی حاصل کر سکتے ہیں ، جو سول سروس کا امتحان پاس کریں اور کمیشن حاصل کریں۔ تعلیم کا مقصد ، بنیادی طور پر ، بہتر روزگار اور بہتر معیارِ زندگی کا حصول بن گیا ہے۔ ایک جمِ غفیر ، کمپیوٹر سے متعلق علوم (Information Technology) کی طرف دوڑ رہا ہے۔ اولیول اور اے لیول (O & A Level) کی بھی دھوم ہے ، یعنی ثانوی تعلیم تک وہی معتبر ہے ، جس کی سند برطانیہ اور امریکا دے۔ یہ سب تو قابل

برداشت ہے ، لیکن خدا کے ان بندوں پر سب سے بڑا ظلم یہ ہو رہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علم اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے علم سے محروم کر دیے جا رہے ہیں اور اس زبان کی تعلیم سے ناآشنا رکھے جا رہے ہیں ، جو ہماری ابدی فلاح کی ضامن ہے۔ آج ہمارے ہاں انگریزی میڈیم اسکول ہیں ، مشنری اسکول ہیں ، اردو میڈیم اسکول ہیں ، فوجی کیڈٹ کالج ہیں ، دینی مدارس ہیں ، ان سے نکلنے والا مال (Product) بھی بہت مختلف ہے۔ آج ہمارے اردو میڈیم اسکول صرف اس لیے ہیں کہ انتظامی مشینری کے لیے ، چپڑاسی اور کلرک پیدا کیے جا سکیں۔ تعلیم کا یہ بنیادی ہمہ جہتی ڈھانچہ وحدتِ فکری عطا کرنے سے قاصر ہے۔

ان حالات میں بھی ، ہمارے بعض بزرگ ، ابھی تک اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ وہ چار پانچ سو سال پرانے نظامِ تعلیم کے ذریعے ، متبادل اسلامی قیادت مہیا اور اسلامی انقلاب کے لیے افراد تیار کر رہے ہیں ، جبکہ عام آدمی انہیں قیادت کا اہل نہیں سمجھتا۔ دینی اور شرعی علوم کے داعی اور مبلغ کی حیثیت سے ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور بے لاگ جائزہ لینا چاہیے کہ اس منقسم و منتشر معاشرے کی اسلامی اصلاح کے لیے ، وقت اور حالات کے مطابق کیا لائحہ عمل بہترین ہو سکتا ہے ؟

علماء اور مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتہ طبقے کے درمیان ، ایک خلیج پیدا کر دی گئی ہے۔ ”بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ“ اس خلیج کو پاٹنے ہی میں ، امتِ مسلمہ کا مفاد پوشیدہ ہے۔ جو واردات 100-150 سال پہلے برصغیر ہندوپاک پر گزری ، وہ گزشتہ 30-40 سال سے دیگر اسلامی ممالک ، بالخصوص شرق اوسط میں جاری و ساری ہے۔ تیل کی دولت سے مالا مال ممالک کے تعلیم یافتہ افراد کی کھیپ کی کھیپ ، جدید علوم کے حصول کے لیے

مغرب جارہی ہے۔ عالمِ اسلام میں اسلامیت اور مغربیت کی ایک نئی کشمکش برپا ہو رہی ہے۔ پرانے نظامِ تعلیم کی جگہ ہر ملک میں ، متفرق اور منتشر نظام ہائے تعلیم بہ یک وقت رائج ہو رہے ہیں۔

آج صورتِ حال یہ ہے کہ مسلمان ، تقریباً ساٹھ آزاد مملکتیں رکھنے ، تیل کی دولت سے مالا مال ہونے ، ایٹمی قوت کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانے اور ایک ارب کی آبادی رکھنے کے باوجود ، جھاگ کی مانند ہیں۔ افغانستان میں طالبان پر ناروا ظلم آپ نے دیکھا ، کشمیر اور فلسطین میں ہر روز کئی مسلمانوں کا قتل آپ دیکھ رہے ہیں۔ خونِ مسلم کی ارزانی کا مشاہدہ آپ کر رہے ہیں۔ مسلم معاشرہ ، انتشار کا شکار ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے ناآشنائی نے ، انہیں ایک نئے قسم کے نفاق سے دوچار کر دیا ہے۔ چشمِ فلک نے غالباً ایسا برا زمانہ کبھی نہیں دیکھا۔ ایسے میں قرآن و سنت اور قیادت کے درمیان حائل خلیج کو پاٹنے کی دو تدبیریں ہو سکتی ہیں۔

1- قرآن و سنت کا علم رکھنے والوں کو ، قیادت تک پہنچایا جائے۔

2- قیادت تک ، قرآن و سنت کے علم کو پہنچایا جائے۔

(قواعدِ زبانِ قرآن کی ہماری اس کوشش کو ، دوسری تدبیر کا مقدمہ سمجھ لیجیے۔)

یہ بات باعثِ طمانیت ہے ، کہ ایک طرف دینی مدارس کا ایک وسیع جال پھیلا ہوا ہے اور دوسری طرف تعلیم یافتہ طبقے کا ایک بڑا حصہ بھی ، قرآن و سنت کی اصل اور مستند تعلیمات کو ، اس کی اپنی اصلی اور اساسی زبان میں سیکھنا چاہتا ہے اور اس طبقے سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ہمیں فکری انتشار اور عصری نفاق سے نجات دلا کر ، ایک وحدتِ فکری پر مشتمل معاشرہ (Homogenous Islamic Society) کی تشکیل میں اپنا کردار

ادا کرے گا ، جو اپنے فروع میں کتنا ہی ہمہ رنگ کیوں نہ ہو۔

برِصغیر کے موجودہ مسلمانوں کی عربی تعلیم کے لیے ، اب فارسی کے وسیلے کی ضرورت اور حاجت باقی نہیں رہی ، اب قرآن فہمی اور حدیث فہمی کا انحصار ، فارسی پر موقوف نہیں رہا۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ ہمارے علماء نے اردو زبان میں صرف و نحو کی بے شمار کتابیں تصنیف کر کے ، ہماری مشکل آسان کر دی ہے۔

اس کتاب میں ، مرتب کا ذاتی کام کچھ بھی نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھیے کہ یہ پچھلے علماء کے کام کی ترتیبِ جدید اور تزئین و تحسین نو ہے۔ البتہ ایک بات ضرور ہے ، میں نے ایک مثال پر اکتفا نہیں کی ہے۔ کئی مثالیں دی ہیں اور زیادہ تر قرآن سے دیں ہیں۔ میرے پیشِ نظر ، وہ بالغ ، ذہین اور تعلیم یافتہ افراد ہیں ، جو ستم ظریفیٔ نظامِ تعلیم کا شکار ہو کر ، قرآن و سنت کی زبان سے محروم کر دیئے گئے ہیں اور علماء سے بدگمان ہونے لگے ہیں۔ میری خواہش یہی ہے کہ علماء پر سے ان کا اعتماد بحال ہو اور اس طبقے سے ، ان کا رابطہ استوار ہو۔

اجتماعی اعتصام بحبل اللہ کے حکم کی پیروی ، قرآن کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی ہو سکتی ہے۔ اس امت کی نشاۃ ثانیہ ، پیرویٔ قرآن ہی سے مشروط ہے ، جس کی خبر ھادیٔ برحقؐ نے اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الكِتَابِ اَقْوامًا وَّ يَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ سے دی ہے۔

جو حضرات قواعدِ زبانِ قرآن سے کما حقہ استفادہ کرنا چاہتے ہیں ، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اکیڈمی کے زیر اہتمام کسی کورس میں باقاعدہ شرکت کریں۔ لیکن اگر وہ کسی ایسی جگہ ہوں ، جہاں سے ان کے لیے شرکت ، دشوار ہو تو پھر ان کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے صاحبِ علم کو تلاش کریں ، جو صرف و نحو پڑھانے کا عملی تجربہ رکھتا ہو اور اُن کی موجودگی میں اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ بڑے مضامین کی بہت حد تک تسہیل کر دی گئی ہے اور مثالوں

کی کثرت سے بات پوری طرح کھول دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن استاد کی ضرورت بہر حال باقی اور جگہ خالی رہتی ہے۔

کتاب میں جا بجا انگریزی مترادفات درج کیے گئے ہیں ، اس سے کوئی انگریزی سے مرعوبیت کا گمان نہ کر بیٹھے ، بلکہ میں نے اپنے سامعین ، قارئین اور متعلمین کے تعلیمی پس منظر کو سامنے رکھا ہے۔

دوسرے حصے کی خصوصیات

1- اسمِ غیر منصرف کے اعراب کی بحث ، بہت مشکل گردانی جاتی ہے ، **الحمد لِلّٰہ** اسے آپ یہاں بہت آسان اور قرآنی مثالوں سے مزین پائیں گے۔

2- توابع، ظروف اور اسماء الافعال کے مباحث بھی خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔ مقام کی مناسبت سے جملوں کی تحلیل کر دی گئی ہے، تاکہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے۔

3- اسمیہ اور فعلیہ جملوں میں تقدیم و تاخیر اور حذف کی بحث بھی آپ یہاں مفصل پائیں گے۔

4- صَرْف کی عام کتابوں کے برعکس (جہاں فعلِ مجرد کی تو تفصیل بہت پائی جاتی ہے، لیکن فعلِ مزید کا ذکر ، محض سرسری ہوتا ہے) یہاں آپ کو فعلِ مزید کے تمام ابواب اور ان کی تمام قسموں کی مثالیں اور مشقیں ملیں گی اور حسبِ دستور زیادہ تر قرآنی مثالیں ملیں گی۔

5- حروف کی بحث میں ، اگرچہ دیگر کئی کتب سے بھی مدد لی گئی ہے ، لیکن میں نے زیادہ تر انحصار 'الاتقان' اور 'جلالین' پر کیا ہے۔ جرجانیؒ کی تقریباً تمام مثالیں شامل کر لی گئی ہیں۔ آخری مرحلے میں میرے ایک بزرگ نے، حوالہ جات کے نہ ہونے

کی طرف توجہ دلائی ہے، ان شاء اللہ اس کا تدارک ، اگلے کسی ایڈیشن میں کر لیا جائے گا۔

پہلی جلد کے سلسلے میں ، بزرگوں اور دوستوں نے جن امور کی طرف توجہ دلائی تھی ، نئے ایڈیشن میں ان کی اصلاح کر لی گئی ہے ، البتہ

1- ترتیب میں زیادہ رد و بدل نہیں کیا گیا ہے، اگرچہ صرفی مباحث ، نحوی مباحث میں خلط ملط ہو گئے ہیں۔ میرے پیشِ نظر جدید تعلیم یافتہ ، بالغ مبتدی ہیں، اس لیے ترتیب میں پہلے مفرد الفاظ ہیں ، پھر مرکبات ہیں ، اور پھر جملے۔

2- عام قاعدے کے خلاف ، فعل کے بجائے اسم سے ابتداء کی گئی ہے ، اور یہی انداز اسباق النحو (مولانا فراہی ؒ) کا ہے۔

3- کتاب کی ضخامت ایک تہائی کی جا سکتی ہے ، اگر ہر اصول کے بعد صرف ایک مثال پر اکتفاء کر کے بقیہ مثالوں کو حذف کر دیا جائے اور تمرینات (مشقوں) کو بھی مختصر کیا جا سکتا ہے ، لیکن چونکہ ہمارے ہاں کلاس ورک کروایا جاتا ہے ۔ اس لیے اسے بھی نہیں چھیڑا گیا۔

ارادہ ہے کہ مشقوں کو الگ سے ایک ورک بک میں شائع کیا جائے اور دونوں جلدوں کو (صرف ، نحو اور حروف پر مشتمل) تین حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ شائع کیا جائے ، اس طرح ضخامت کے بارے میں ، شکایات کا اِزالہ ممکن ہو سکے گا۔

الفوز اکیڈمی کی عمارت زیرِ تعمیر ہے ، تعمیراتی کام کا افتتاح ، اکیڈمی کے ٹرسٹی محترم میجر ریٹائرڈ غلام محی الدین اعوان صاحب کے ہاتھوں ہو چکا ہے۔ دو منزلیں

اَلحَمدُ لِلّٰہ مکمل ہو چکی ہیں اور تیسری منزل کا کام تیزی سے جاری ہے۔ اکیڈمی کے سیکرٹری جنرل ، محترم جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب اور ٹرسٹی محترم جناب مختار احمد صاحب عمارت کے تعمیراتی کام میں مشغول و منہمک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو دین و دنیا کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ چھ ماہ کے اندر ہم یہاں اپنے کورسز کا آغاز کردیں گے۔

قواعدِ زبان قرآن حصہ اول اور حصہ دوم کی تکمیل کے بعد ، علومِ قرآن اور فہمِ قرآن کے دروازے آپ کے لیے وا ہو گئے ہیں۔ اب آپ ہیں ، آپ کا شوق ہے اور قرآن و سنت کا بحرِ ناپید اکنار۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد ، قرآن مجید کی مختلف تفسیروں کو سمجھنے کا بہتر شعور حاصل ہو جائے گا۔

محترم استاد مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب ، صدر شعبہ علومِ قرآن و سنت ، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد کا شکریہ ادا کرنا بھی لازمی ہے ، جنہوں نے اس کتاب کا جائزہ لے کر ، مفید مشورے دیے اور تقریظ عنایت فرمائی۔

اہلِ علم اور معلمینِ صرف و نحو سے خصوصی گذارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کوئی سقم محسوس کریں، مرتب کو مطلع فرمائیں، اگلی اشاعت میں ان شاء اللہ اصلاح کر لی جائے گی۔

قارئین سے بھی گذارش ہے کہ وہ جہاں کہیں کوئی نکتہ ، مبہم اور غیر واضح پائیں ، مرتب کو آگاہ کریں تاکہ اگلی اشاعت میں اسے کھول دیا جائے۔

خلیل الرحمٰن چشتی

317, St. 16, F-10/2,

Islamabad.

یکم محرم 1423ھ

16 مارچ 2002ء

تقریظ

(از مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

کسی بھی زبان کو صحیح سمجھنا اور بولنا ، اس کے قواعد (گرائمر) کو سمجھ کر ازبر کر لینے اور ان کی امثلہ کا اچھی طرح اجراء کرنے پر موقوف ہے۔

قواعد کے بیان پر تو اہل علم نے ہمیشہ توجہ مرکوز رکھی ، اور اعلیٰ پائے کی کتب تصنیف فرمائیں اور ان کتب کے پڑھانے والے اساتذہ کرام نے ، قواعد کی تشریح اور امثلہ کے اجراء پر پوری کوشش صرف فرمائی فجزاھم اللہ عنا و عن سائر المسلمین۔

لیکن موجودہ دور میں ، گرائمر جیسے خشک اور بے مزہ مضمون میں طلبہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ، اساتذہ بھی صرف بیان کو ہی گوشہ عافیت سمجھتے ہیں ، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ آٹھ آٹھ سال کا طویل عرصہ علومِ عربیہ حاصل کرتے ہیں اور دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہو کر علماء کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

سوائے شرزمہ قلیلہ کے ، بیشتر زبان کے اتار چڑھاؤ سے ناواقف رہتے ہیں ، اس کمی کا تدارک کرنے کے لیے کسی ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو قواعد و اجراء کی جامع ہو۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ ہر ضرورت کے لیے رجالِ کار پیدا فرماتے رہتے ہیں۔ محترمی مولانا خلیل الرحمٰن چشتی نائب صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد نے اس کمی کا احساس فرمایا اور شب و روز کی محنت سے " قواعد زبان قرآن " کے نام سے قواعد و انشاء کا مجموعہ مرتب کیا ، جس میں خاص طور پر ، قرآنی مثالوں کا اہتمام فرمایا اور ہر قاعدہ کو ، اچھی طرح کھولنے کی کوشش فرمائی۔

حصہ دوم کو بھی میں نے ، عوام و خواص کے لیے مفید پایا۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو ، لغتِ قرآن کی مزید خدمت کی توفیق دے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کو مشکور فرمائے اور طلبہ علومِ عربیہ و اسلامیہ کو بھر پور استفادہ کی ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد امیر نواز

مدرس التفسیر والحدیث جامعہ عربیہ ، گوجرانوالہ

تقریظ

(مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب ، صدر شعبۂ علوم قرآن وسنت ،
ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قرآنِ کریم کو پڑھنا ، اور سمجھ کر پڑھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ غور و فکر کے ساتھ تلاوت ، دل ودماغ کے تمام دریچوں کو کھول دیتی ہے۔

قرآن میں غور وفکر نہ کرنے کو ہی ، دلوں پر قفل سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری ہے :

﴿ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾ (محمد: 24)

اس آیت میں ، قرآن پر تدبر نہ کرنے کی کیفیت کو ، دلوں پر قفل پڑے ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس قفل کو توڑنے کا بہترین ذریعہ عربی زبان کا سیکھنا ہے۔ عربی سیکھ کر ہی ، ہم قرآنِ کریم کو ، اس کی زبان میں سمجھ سکتے ہیں۔ کسی اور زبان میں ، ترجمے کے ذریعے وہ چاشنی اور لذت محسوس ہی نہیں کی جا سکتی۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے برادرم خلیل الرحمٰن چشتی نے ، یہ بیڑا اٹھایا اور آخر کار پایۂ تکمیل تک پہنچا کر دم لیا۔

ان کی اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے تمام مثالیں قرآن کریم سے لی ہیں۔ اس طرح طالبِ علم کو قرآن سے مربوط کر دیا ہے۔ مثالوں کی کثرت بھی ، قواعد کو سمجھنے اور یاد کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف مشقوں

کے ذریعے سے سبق کو مزید ذہن نشین کر دیا ہے۔ مختلف نحوی اصطلاحات کا متبادل ، انگریزی زبان میں تحریر کرنے سے ، انگریزی دان طبقے کے لیے عربی زبان کو مزید سہل کر دیا گیا ہے۔ گردانیں رٹانے کے بجائے ، چارٹوں اور نقشوں کی مدد سے مشکل مقامات کو آسان کیا گیا ہے۔

مختلف درس گاہوں میں اس کتاب کی تدریس کے بعد ، اس کی افادیت واضح ہو گئی ہے اور اس کی خامیاں دور کر دی گئی ہیں۔ مختلف اہل علم کی نظروں سے گزرنے کے بعد ، اس کی علمی حیثیت میں دو چند اضافہ ہو گیا ہے۔ البتہ ایک خدشہ ہے ، کہیں کوئی طالبِ علم ان دو ضخیم جلدوں کو دیکھ کر عربی زبان کے بارے میں کوئی غلط اندازہ نہ کر بیٹھے ، اور ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں چشتی صاحب تیسری جلد کی منصوبہ بندی نہ کر رہے ہوں۔

اگر طلبہ ، اس کتاب سے اصل مقصد حاصل کر لیتے ہیں ، اور قرآنِ کریم کے سمجھنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں تو سمجھ جایئے کہ مصنف کی ساری محنت وصول ہو گئی ہے۔

یہی وہ ہدف ہے ، جس کو حاصل کرنے کے لیے خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے یہ ہفت خوانی طے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت قبول فرمائے اور ان کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

اللّٰھُمَّ آمِین

سہیل حسن

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی
اسلام آباد۔

۲۴ ذوالحجہ ۱۴۲۲ ھ
9 مارچ 2002ء

ایک دلچسپ لیکن قابلِ غور لطیفہ

(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

(ندوۃ العلماء لکھنو میں) ہم چند اساتذہ نے، جن میں مولانا مسعود عالم صاحب ندویؒ اور شیخ محمد العربی المراکشیؒ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں، عربی زبان کی تعلیم کا دارالعلوم میں ایک نیا تجربہ شروع کیا تھا، جس میں صرف و نحو کی صرف مشق کرائی جاتی تھی، قواعد و اصطلاحات کا طلبہ پر بار نہیں ڈالا جاتا تھا، ایک دن سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ درجہ اول میں تشریف لے آئے، جہاں اس جماعت کا سبق ہو رہا تھا، اور مولانا مسعود عالم صاحب ندویؒ پڑھا رہے تھے، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے طلبہ سے کسی لفظ کی تعلیل پوچھی، طلبہ نے غالباً یہ لفظ بھی نہیں سنا تھا، وہ جواب نہیں دے سکے، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے مولوی مسعود عالم صاحبؒ کی طرف دیکھا۔ انھوں نے کہا: صَرْف کا گھنٹہ علی میاں (مولانا ابوالحسن علی ندویؒ) کے پاس ہے۔ میری طلبی ہوئی، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے فرمایا: کیوں صاحب! آپ نے ان طلبہ کو تعلیل نہیں سکھائی؟ میں نے کہا کہ تعلیل تو آسانی سے ان کو سکھائی جا سکتی ہے، مگر یہ ایک سوال کرتے ہیں، جس کا میرے پاس جواب نہیں، فرمایا: کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں جب ان سے کہتا ہوں کہ قَالَ اصل میں 'قَوَلَ' تھا، واؤ متحرک ما قبل اس کا مفتوح، واؤ کو الف سے بدل دیا۔ قَالَ ہو گیا، تو یہ پوچھتے ہیں کہ یہ کس زمانہ میں تھا؟ اور عرب کب قَالَ کے بجائے قَوَلَ بولتے تھے؟ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ مسکرائے اور بات ختم ہو گئی۔

(ماخوذ از پرانے چراغ، حصہ اول۔ حاشیہ صفحہ نمبر **24-23**)

> قواعدِ زبانِ قرآن میں بھی، تعلیلات کی بحث کو غیر ضروری سمجھ کر نہیں چھیڑا گیا ہے، اس کے بجائے زیادہ سے زیادہ مثالوں پر توجہ دی گئی ہے، تاکہ اہل زبان کے مختلف تصرفات پر گرفت ہو جائے۔

فرمانِ الٰہی

﴿إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾

(الزخرف: 3)

”ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، امید ہے کہ تم لوگ سمجھو گے۔“

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ (بخاری)

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

فرمانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

”عربی زبان سیکھو، اس لیے کہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔“

سبق نمبر: 136

مقطوع الاضافة ظروف

مُخَفَّفات Abbrevated Nouns

مُخَفَّف دراصل وہ لفظ ہے ، جسے ایک بڑی ترکیب سے مختصر کر لیا گیا ہو ،
یا وہ مرکبِ اضافی ہے ، جس کا مضاف الیہ ، حذف کر دیا گیا ہو۔
مُخَفَّفات کو 'غایات' اور مقطوع عَنِ الْاِضَافَةِ بھی کہتے ہیں۔
مقطوع الاضافة ظروف یعنی مُخَفَّفات حسب ذیل ہیں۔

قَبْلُ ، بَعْدُ ، عَلْوُ (عِلْوُ) ، اَمْسِ ، حَسْبُ ، لاغَيْرُ

Before قَبْلُ

1- قَبْلُ (اس سے پہلے) ، اسم ظرفِ زمان ہے۔ جیسے :

﴿ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ﴾ (الروم: 4)

"اللہ ہی کا اختیار ہے ، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔"

یہاں قَبْلُ اور بَعْدُ سے پہلے ، حرفِ جر مِنْ ہے ، لیکن مجرور کی علامت
نہیں پائی جاتی۔ اس لیے کہ یہ مخفف ہیں۔ مضاف ہیں اور مضاف الیہ محذوف

ہے۔ دراصل اس جملے کا مطلب ہے

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ	قَبْلِ	(كُلِّ شَيْءٍ)	وَمِنْ	بَعْدِ	(كُلِّ شَيْءٍ)
	مضاف	(محذوف)		مضاف	(محذوف)

بَعْدُ After

-2 بَعْدُ (اس کے بعد) بھی ، ظرفِ زمان ہے۔ جیسے :

-a ﴿ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ ﴾

"اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر کے آ گئے اور آپ کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے۔" (الانفال:75)

-b جِئتُ بَعْدُ میں بعد میں آیا ، جِئتُ مِنْ بَعْدُ میں بعد میں آیا۔

عَلْوُ On Top

-3 عَلْوُ (عِلْوُ) (اس کے اوپر) ، ظرفِ مکان ہے۔ جیسے :

نَحْنُ فِی سُفْلِ الْبَيْتِ وَ ضَيْفُنَا فِی عَلْوُ

"ہم مکان کے نچلے حصے میں ہیں اور ہمارے مہمان بالائی حصے میں۔"

اَمْسِ Yesterday

-4 اَمْسِ (کل کے دن)، ظرفِ زمان ہے۔ اَمْسِ زیر پر مبنی ہوتا ہے۔

اَمْسِ کی تینوں اعرابی حالتوں کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

a- أَيْنَ الطَّالِبُ الَّذِيْ غَابَ أَمْسِ ؟ (یہ نصبی حالت ہے)

"وہ طالب علم کہاں ہے ، جو کل غیر حاضر تھا؟"

b- ذَهَبَ أَمْسِ بِمَا فِيْهِ (یہاں اَمْسِ فاعل ہے اور اس کی حالت رفعی ہے)

"کل اپنے احوال کے ساتھ گذر گیا۔"

c- شَاهَدْتُ الْمُبَارَاةَ بِالْأَمْسِ (یہ جزی حالت ہے)

"میں نے کل میچ دیکھا۔"

حَسْبُ Only

5- حَسْبُ (اور کوئی نہیں ، اس کے علاوہ نہیں) پیش پر مبنی ہوتا ہے۔

جیسے : عِنْدِي عَشَرَةُ دُولَارٍ فَحَسْبُ

"میرے پاس دس ڈالر ہیں ، (اس کے) علاوہ کچھ نہیں۔"

لَا غَيْرُ Nothing more

6- لَا غَيْرُ (اور کوئی نہیں) پیش پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :

a- مَعَ الْمُعَلِّمِ اَبْنَاءُهُ لَا غَيْرُ

"استاد کے ساتھ ، اُن کے لڑکے ہیں ، کوئی اور نہیں ہے۔"

b- مَعِي دِرْهَمٌ لَيْسَ غَيْرُ

"میرے پاس ایک درہم ہے ، اس سے زیادہ نہیں۔"

سبق نمبر : 137

اَسْمائے ظُرُوف Adverbs

ظروف دو (2) قسم کے ہیں۔ ظروفِ زمان اور ظروفِ مکان

-1 ظروفِ زمان یہ وقت بتاتے ہیں۔ جیسے :

اِذْ ، اِذَا ، متی ، ایَّانَ ، اَمْسِ ، مُذْ ، مُنْذُ ، قَطُّ ، عَوْضُ ، قَبْلُ ، بَعْدُ

کثیر الاستعمال ظروفِ زمان یہ ہیں۔ قُبَیْلَ (ذرا پہلے) ،

بُکْرَۃ" (صبح سویرے) ، اَصِیْل" (شام) ، صَبَاح" ، مَسَاء" ، لَیْل" ،

نَھَار" ، اَبَد" (ہمیشہ) ، دَھْر" (زمانہ ، ہمیشہ) ، قَرْن" (صدی) ،

عَام" (سال) ، سَنَۃ" ، حَوْل" (سال) ، شَھْر" (مہینہ) اُسْبُوع" (ہفتہ)

یَوْم" (دن) ، سَاعَۃ" (گھنٹہ) ، دَقِیْقَۃ" (منٹ) ، ثَانِیَۃ" (سیکنڈ)

نوٹ : تائے مُدَوَّرَۃ (گول تاء) پر نقطے لکھے جاتے ہیں ، لیکن وقف کی صورت میں تاء کو ھاء پڑھا جاتا ہے۔

-2 ظروف مکان یہ جگہ بتاتے ہیں۔ جیسے :

حَیْثُ ، قُدَامُ ، اَمَامَ (آگے) ، خَلْفُ ، تحتُ ، فَوْقُ ، عِنْدَ ، اَیْنَ ،

لَدٰی ، لَدُنْ ، وَرَاءَ ، بُعَیْدَ ، اِزَاءَ (مقابل) ، حِذَاءَ (مقابل) ، تِلْقَاءَ

(طرف) ، تُجَاہَ یا تِجَاہَ (طرف) ، مَعَ (ساتھ) ، لدیٰ (پاس) ،

بَیْنَ (درمیان) ، بَیْنَ یَدَیْ (سامنے آگے) ،

3- بعض ظروف مبني ہیں ، اور بعض معرب۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

4- بعض ظروف مُخفَّف ہو کر مبني ہوا کرتے ہیں۔ جس میں جملے کے آخری حصے یا مضاف الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مقطوع الاضافت ظروف کو ، نحو کی اصطلاح میں ، 'غایات' کہا جاتا ہے۔ جیسے : قَبْلُ اور بَعْدُ

5- بعض اوقات ، ظروف کے بعد ، حرف مَا بڑھا لیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَیْنَمَا ، مَتٰی مَا ، کُلَّمَا (جب کبھی) ، رَیْثَمَا (ذرا دیر، جب تک ، جس قدر) طَالَمَا (عرصہ دراز سے ، اکثر اوقات) ، قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات) ،

6- بعض اَسمائے اِشارہ بھی ، ظرفیت کا مفہوم رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ اسمِ ظرف بھی ہیں۔ جیسے : هٰهُنَا اور هُنَاكَ

a- هٰهُنَا = یہاں

﴿اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ (المائدہ: 24)

"(تم دونوں جاؤ اور لڑو) ہم یہاں بیٹھے ہیں۔"

b- هُنَاكَ ، هُنَالِكَ : (وہاں ، اس جگہ ، اس وقت)

ظرفِ مکان اور ظرفِ زمان دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ظرفِ مکان کے لیے استعمال اولیٰ ہے۔

﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ﴾ (آل عمران: 38)

"(حضرت مریمؑ کا) یہ حال دیکھ کر وہاں (اُس وقت) حضرت

زکریاؑ نے اپنے رب کو پکارا۔"

c- ﴿فَإِذَا جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾ (غافر:85)

"پھر جب اللہ کا حکم آجائے گا ، تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہاں (اس وقت) غلط کار لوگ خسارے میں پڑے رہیں گے۔"

7- بعض دیگر ظروفِ مکان یہ ہیں :

يَمِيْنًا (دائیں طرف) ، شِمَالاً (بائیں طرف) ، يَسَاراً (بائیں طرف) ، شَرْقاً ، غَرْباً ، جُنُوباً ، شُمَالاً ، مِيْلاً ، فَرْسَخاً (تین میل) ، بَرِيْداً (ڈاک)

8- بعض ظروف ، مکان اور زمان ، دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

هُنَاكَ ، هُنَا لِكَ ، مِيْقَات ، مسجد .

مبنی ظروف

مبنی ظروف کی چار قسمیں ہیں۔ مضموم ، مفتوح ، مکسور اور مسکون (مجزوم) یعنی ان ظروف کے آخر میں پیش ، زبر ، زیر یا جزم ہوتا ہے۔

1- مضموم قَبْلُ ، بَعْدُ ، تَحْتُ ، فَوْقُ ، قُدَّامُ ، خَلْفُ ، حَيْثُ ، قَطُّ اور عَوْضُ ضمہ (پیش) پر مبنی ہوتے ہیں۔

یہ اکثر مخففات میں سے ہیں۔

2- مفتوح اَيَّانَ ، كَيْفَ اور اَيْنَ فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتے ہیں۔

-3 مکسور امْسِ کسرہ (زیر) پر مبنی ہوتا ہے۔

-4 مسکون باقی ظروف سکون پر مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے : اِذْ ، مُذْ

معرب یعنی غیر مبنی ظروف

-1 بعض ظروف غیر مبنی ہیں ، یعنی معرب ہیں۔

جیسے : یوم تینوں صورتوں میں آتا ہے۔ یَوْمٌ ، یَوْماً ، یومٍ ۔

بعض اوقات یہ ظروف ، معرب سے مبنی ہو جاتے ہیں۔

-2 غیر مبنی ظروف ، جب جملے یا اِذْ کی طرف مضاف ہوں ، تو ان کا زبر پر مبنی ہونا جائز ہے۔ جیسے : یومَ ، حِیْنَ اور وقْتَ

یَوْمَ

-1 یَوْمٌ ، جب جملے کی طرف مضاف ہو تو یَوْمَ منصوب کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿یَوْمَ یُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ﴾ (النباء: 18)

مضاف — مضاف الیہ . جملۂ فعلیہ

" صور میں پھونکے جانے کا دن۔" یعنی "یہ وہ دن ہو گا ، جس میں صور پھونکا جائے گا۔"

-b ﴿یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ﴾ (المائدۃ:119)

مضاف — مضاف الیہ . جملۂ فعلیہ

سچوں کو سچ کے نفع دینے کا دن۔ یعنی" وہ دن ، جس میں سچوں کو ان کی سچائی نفع دیتی ہے۔"

اوپر کی مثالوں میں فعل ، بتاویل مصدر مضاف الیہ واقع ہوا ہے۔

تنوین عوض Nunation of Compensation

-2 بعض اوقات یوم ، حِیْنَ اور وَقْتَ کو اِذْ کے ساتھ ملا کر یَوْمَئِذٍ ، حِیْنَئِذٍ اور وَقْتَئِذٍ کر لیا جاتا ہے۔ اور آخر میں تنوین لگا دی جاتی ہے ، جسے تنوینِ عوض کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں یوم کو زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے :

-a یَوْمَئِذٍ (یَوْمَ + اِذٍ)

منصوب مضاف + مضاف الیہ

-b حِیْنَئِذٍ (حِیْنَ + اِذٍ)

منصوب مضاف + مضاف الیہ

-c وَقْتَئِذٍ (وَقْتَ + اِذٍ)

(یہاں ظرف مضاف ہے ، جس کا مضاف الیہ ' اِذْ کَانَ کَذَا ' ہے اور جس کا مخفف ' اِذٍ ' ہے)

یَوْمَئِذٍ اور حِیْنَئِذٍ

-3 یَوْمَئِذٍ : دراصل یَوْمَ + اِذٍ ہے۔ یہاں اِذْ کو تنوینِ عوض دی گئی ہے۔

یَوْمَئِذٍ کا مطلب ہے ، یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا (وہ دن ، جب ایسا ہوا تھا)

4- حِيْنَئِذٍ : حِيْنَ + اِذٍ ہے۔ یہاں اِذْ کو تنوین عوض دی گئی ہے۔

حِيْنَئِذٍ کامطلب ہے ، حِيْنَ اِذْ كَانَ كَذَا (وہ وقت ، جب ایسا ہو)

5- قرآن مجید میں يَوْمَئِذٍ کے ساتھ يَوْمِئِذٍ بھی استعمال ہوا ہے۔

﴿وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ﴾ (هود:66)

"اور اس دن کی رسوائی سے"

ظروفِ مبہم اور ظروفِ محدود

1- ظروفِ مُبْهَم لا محدود اور غیر معین پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے :

دَهْر" (زمانہ) ، حِينَ (وقت) ، ظروفِ مبہم سے پہلے فِي محذوف ہوتا ہے۔

2- ظروفِ محدود متعین وقت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے :

يَوْم" (دن) ، لَيْل" (رات) ، شَهْر" (مہینہ) ، سَنَة" (سال)

ظروفِ محدود سے پہلے ، مِنْ محذوف ہوتا ہے۔

سبق نمبر : 138

Adverbs of time ظروفِ زمان

Recall, Remember When, اِذْ -1

-1 اِذْ ظرفیہ : اِذْ (جب) ، ظرفِ زمان ہے ، عموماً ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے ، اگرچہ مستقبل پر داخل ہو۔

-2 اِذْ کے بعد جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ دونوں آسکتے ہیں۔ جیسے :

-a ﴿جِئْتُكَ اِذَ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ﴾

جملۂ اسمیہ

"میں آپ کے پاس آیا ، جب سورج طلوع ہو رہا تھا۔"

-b ﴿وَ اذْكُرُوا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيلٌ﴾ . (الانفال:26)

جملۂ اسمیہ

"یاد کرو وہ وقت ، جب کہ تم تھوڑے تھے۔"

-c ﴿اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ (التوبہ:40)

اسم ضمیر

"جب ، وہ دونوں (حضور ﷺ اور ابو بکرؓ) غار میں تھے۔"

-d ﴿جِئْتُكَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ﴾

جملۂ فعلیہ

"میں آپ کے پاس آیا ، جب سورج نکلا۔"

e- ﴿ وَ إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ ﴾ (البقرة:127)

جملۂ فعلیہ

اور یاد کرو جب ، ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ،اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔

f- ﴿ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ ﴾ (التوبہ:40)

فعل

”جب کافروں نے نبیؐ کو نکال دیا تھا ، تو وہ دو میں کے دوسرے تھے۔“

3- قرآنِ مجید میں ، جہاں جہاں إِذْ کا استعمال ، آیت کے آغاز میں کیا گیا ہے ، وہاں اُذْكُرْ یا اُذْكُرُوا محذوف سمجھا جاتا ہے۔اور إِذْ سے ، ایک نئے واقعہ کا ذکر ہوتا ہے۔

4- إِذْ برائے ماضی : إِذْ بعض اوقات ، اپنے بعد والے الفاظ کے ساتھ مل کر ، زمانۂ ماضی کے لیے بطور ظرف استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا ﴾ (التوبہ:40)

”اللہ نبیؐ کی مدد کر چکا ہے ، جب کافروں نے انہیں نکال دیا تھا۔“

5- إِذْ اکثر اوقات ، زمانۂ ماضی کے لیے بطور مفعول فیہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلاً فَكَثَّرَكُمْ ﴾ (الاعراف:86)

مفعول فیہ

”(تم اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے) وہ زمانہ یاد کرو ، جب تم تھوڑے تھے ، پھر اللہ نے تمہیں بڑھا دیا۔“

6- اِذْ اکثر اوقات ، زمانۂ ماضی کے لیے ، بطورِ مفعول فیہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴾

"اور اے نبیؐ ! اس کتاب میں مریمؑ کا حال بیان کرو ، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر شرقی جانب گوشہ نشین ہو گئی تھی۔" (مریم : 16)

7- یَوْمَئِذٍ کی طرح بَعْدَ اِذْ بھی بعض اوقات ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ﴾ (آل عمران : 8)

"(وہ اللہ سے دعا کرتے رہتے ہیں) کہ "پروردگار ! جب تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا چکا ہے ، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو۔"

8- اِذْ برائے مستقبل یَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ ، فعلِ مضارع پر ، زمانۂ مستقبل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

﴿ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴾ (الزلزال:4)

فعلِ مضارع برائے مستقبل

"اس دن (زمین) حالات بیان کرے گی۔"

یہاں اِذْ کو ، تنوینِ عوض دی گئی ہے۔ (یَوْمَ + اِذٍ)

﴿ اِذِ الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ ﴾ (المؤمن : 71)

مستقبل

"جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے ، اور زنجیریں جس سے (پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف) کھینچے جائیں گے۔"

9- اِذْ برائے تعلیل: بعض اوقات اِذْ ، عِلّت یا سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اِذْ ظرفیہ نہیں ہوتا۔ جیسے :

a- ﴿ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴾

علت (الزخرف:39)

"(اُس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا) کہ چونکہ تم ظلم کر چکے ہو تو آج یہ بات تمہارے لیے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔"

b- اَكْرَمْتُهٗ اِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ کا مطلب ہے

سبب

اَكْرَمْتُهٗ لِاَنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ (یعنی اِذْ کا مطلب ہے لِاَنَّهٗ)

"میں نے اس کی عزت افزائی کی ، اس لیے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔"

10- اِذْ فُجائیہ: بعض اوقات ، ہنگامی صورت حال کے اظہار کے لیے ، اِذْ مفاجات (اس وقت ، اچانک Suddenly) کے معنی دیتا ہے ، بشرطیکہ وہ بَيْنَ اور بَيْنَمَا کے جواب میں آئے۔ جیسے :

a- بَيْنَ اَنَا جَالِسٌ اِذْ اَقْبَلَ زَيْدٌ

"میں بیٹھا تھا کہ اچانک اس وقت زید آ گیا۔"

قرآنی مثالیں

1- ﴿ اِذْ قَالَ رَبُّكَ ﴾ (البقرة:30)

پھر اس وقت کا تصور کرو، جب تمہارے رب نے کہا تھا۔"

-2 ﴿ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ ﴾ (التوبہ:40)

"جب نبیؐ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے ، غم نہ کرو۔"

When, If, Suddenly إِذَا -2

اِذَا کی کئی قسمیں ہیں۔ذیل کی مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

-1 اِذَا ظرفیہ اِذَا ظرفِ زمان ہے ، عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے

اور فعلِ ماضی کو بھی ، مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

اس اِذَا میں شرط کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ ﴾ (النصر:1)

"جب اللہ کی مدد آ جائے۔"

(یہاں جاء ، فعلِ ماضی ہے ، لیکن مستقبل کا مفہوم دے رہا ہے)

-b اٰتِيْكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

"جب سورج نکلے گا ، میں آپ کے پاس آؤں گا۔"

-2 اِذَا فجائیہ اِذَا بعض اوقات مُفَاجَات (ناگہانی صورت حال) کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جملہٗ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ اسے "اِذَا فُجائیہ" کہتے ہیں۔ یہ بھی حال ہی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

-a خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ

جملۂ اسمیہ

"جوں ہی میں نکلا ، (کیا دیکھتا ہوں) اچانک (کہ سامنے) درندہ کھڑا ہے۔"

b- ﴿ فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴾ (طٰہٰ:20)

جملہ اسمیہ

"یکایک وہ (لاٹھی) ایک سانپ تھی، جو دوڑ رہا تھا۔"

c- ﴿ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾ (التکویر:1)

"جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔"

یہ دراصل اِذَا كُوِّرَتِ الشَّمْسُ ہے۔

d- ﴿نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴾ (یٰس:37)

"جب ہم اس (رات) پر سے دن ہٹا دیتے ہیں تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔"

اِذَا فجائیہ کے بعد، ہمیشہ اسم استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

طَلَعْتُ الْجَبَلَ وَ اِذَا اَسَدٌ نَائِمٌ فِي الْغَارِ

"میں پہاڑ پر چڑھا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ شیر غار میں سویا ہوا ہے۔"

3- **اِذَا برائے ماضی:** اِذَا بعض اوقات، ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

﴿ حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ ﴾ (الکہف:96)

"یہاں تک کہ ذوالقرنین نے، جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا۔"

4- اِذَا برائے زمانی دوام و استمرار: اِذَا بعض اوقات، زمانی دوام و استمرار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ﴾ (البقرۃ:11)

"جب کبھی، ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو۔"

(یعنی زمین پر فتنہ و فساد، ان منافقین کی مستقل عادت ہے۔)

-5 | اِذَا شرطیہ | اِذَا شرطیہ کے بعد ، ہمیشہ (ملفوظ یا محذوف) فعل کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِذَا جَاءَ نصْرُ اللهِ وَالفَتْحُ ﴾ (النصر:1)

"جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔"

-3 مَتیٰ At what time ? when ?

-1 متیٰ بھی ظرفِ زمان ہے ، یہ بطورِ اسمِ شرط اور بطورِ اسمِ استفہام ، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

-2 متیٰ برائے شرط کی مثالیں : (دو افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے)

-a مَتیٰ تَصُمْ ، اَصُمْ جب تو روزہ رکھے گا ، میں بھی روزہ رکھوں گا۔

-b مَتیٰ تَقُمْ ، اَقُمْ جب آپ اٹھیں گے ، میں بھی اٹھوں گا۔

-3 متیٰ برائے استفہام کی مثال :

-a مَتیٰ تُسَافِرُ ؟ تو کب سفر کرے گا؟

-b ﴿ یَقُوْلُوْنَ مَتیٰ هٰذَا الوَعْدُ ﴾ (الملک:25)

وہ کہتے ہیں "وعدے کا یہ دن کب آئے گا؟"

When أَيَّانَ -4

-1 أَيَّان بھی ظرفِ زمان ہے اور اسمِ استفہام بھی ہے ،
یہ وقت دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

-2 أَيَّانَ زمانۂ مستقبل کے لیے خاص ہے ، اہم ترین امور کے بارے میں ، استعمال کیا جاتا ہے۔ (جب کہ متیٰ کا استعمال عام امور کے لیے ہوتا ہے۔) جیسے :

-a ﴿ يَسْئَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؟ ﴾ (الذاریات : 12)

"وہ پوچھتے ہیں ، جزاء و سزا کا دن کب آئے گا؟"

-b ﴿ وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴾ (النمل: 65)

"اور وہ (تمہارے معبود تو یہ بھی) نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے۔"

Yesterday أَمْسِ -5

أَمْسِ بھی ظرفِ زمان ہے ، أَمْسِ کا مطلب ہے گزرا ہوا کل (Yesterday)

جیسے : جَآءَنِيْ زَيْدٌ أَمْسِ

"کل میرے پاس زید آیا تھا۔"

6- مُذ اور مُنْذُ Since, From the Time

مُذْ اور مُنْذُ دونوں حروفِ جر ہیں ، لیکن بطورِ ظرفِ زمان بھی استعمال ہوتے ہیں۔

1- بعض اوقات مُذْ اور مُنْذُ دونوں ، کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے :

مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمْعَةِ

"میں نے اس کو ، جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔"

2- بعض اوقات مُذْ اور مُنْذُ دونوں، پوری مدت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ "میں نے اس کو ، دو دن سے نہیں دیکھا۔"

3- بعض علماء کے نزدیک ، مُنْذُ بطورِ مبتدأ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مُنْذُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ (تین دن سے)

مبتدأ خبر

7- قَطُّ (ماضی کے لیے) Never In past

قَطُّ (ہرگز) بھی ظرفِ زمان ہے، استغراق کے لیے (یعنی ماضی منفی کی تاکید کے لیے) استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

1- مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ "میں نے اس کو ، ہرگز نہیں مارا۔"

2- مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ "میں نے اسے ، کبھی نہیں دیکھا۔"

8- عَوْضُ (مستقبل کے لیے) Never in Future

1- عَوْضُ (ہرگز) بھی ظرفِ زماں ہے ، یہ بھی استغراق (یعنی مستقبل منفی کی تاکید کے لیے) استعمال ہوتا ہے۔

2- عَوْضُ بھی ، قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح مُخَفَّف ہے۔ یہ وہ مضاف ہے ، جس کا مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

a- لَا اَضْرِبُهٗ عَوْضُ "میں اسے ، کبھی نہیں ماروں گا۔"

b- لَا اُعْطِيْهِ عَوْضُ "میں اسے ، ہرگز نہ دوں گا۔"

c- مَا شَرِبْتُ الخَمْرَ قَطُّ وَلَا اَشْرَبُهَا عَوْضُ

"نہ تو میں نے کبھی شراب پی ، اور نہ کبھی پیوں گا۔"

(یہاں قَطُّ ماضی کے لیے اور عَوْضُ مستقبل کے لیے استعمال ہوا ہے۔)

9- قَبْلُ اور بَعْدُ Before and After

1- قبلُ اور بَعْدُ بھی اسمائے ظرفِ زمان ہیں۔ مخفّف ہیں۔

2- بعض اوقات بَعْدُ ، اب تک (So far) کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے : لَمْ يُقْضَ الاَمْرُ بَعْدُ "اب تک ، معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔"

3- یہ مبنی ہوتے ہیں ، جب مضاف ہوں اور جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو۔

جیسے : اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ (میں آپ سے پہلے حاضر ہوں)

یہاں قَبْلُ سے پہلے ، حرفِ جر مِنْ ہے ، لیکن مجرور کی علامت نہیں پائی جاتی ، اس لیے کہ یہ مخفّف ہے۔ مضاف ہے اور مضاف الیہ محذوف ہے۔

دراصل اس جملے کا مطلب ہے۔ اَنَا حَاضِر" مِنْ قَبْلِكَ مَتىٰ تَجِيْئُنَا

"میں آپ سے پہلے حاضر ہوں ، آپ ہمارے پاس کب تشریف لا رہے ہیں؟"

علمائے نحو کے نزدیک قَبْل اور بَعْد کی چار حالتیں ہیں۔

1- قَبْل اور بَعْد ، اگر مضاف نہ ہوں تو معرب ہیں۔

2- قَبْل اور بَعْد ، اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہیں۔

3- قَبْل اور بَعْد ، اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف ہو اور اس کا خیال بھی نہ ہو تو وہ معرب ہیں۔

4- قَبْل اور بَعْد ، اگر مضاف ہوں ، لیکن مضاف الیہ خیال اور نیت میں موجود ہو تو مبنی ہیں۔

10- كُلَّمَا When so ever, When Ever

1- كُلَّمَا ، ظرفِ زمان ہے۔ (كُلَّ + مَا) دو لفظوں کا مرکب ہے۔

كُلَّمَا ، جب جب ، جب کبھی ، جو کوئی ، وغیرہ کا مفہوم دیتا ہے۔

2- ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے كُلَّ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا مَا ، مصدری ہوتا ہے اور مَا کی وجہ سے ظرفیت پیدا ہوتی ہے۔

3- كُلَّمَا کے بعد ، اکثر فعلِ ماضی استعمال ہوتا ہے۔

a- ﴿ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَا هُمْ جُلُوْداً غَيْرَهَا ﴾(النساء:56)

"اور جب جب ، ان کے بدن کی کھال گل جائے گی ، تو ہم اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے۔"

b- ﴿وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَومِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ﴾(ھود:38)

"اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے ، جب بھی کوئی اس کے پاس سے گزرتا تھا ، وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔"

c- ﴿ كُلَّمَا اَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ﴾ (البقرة:20)

"جب کبھی اس (بجلی) نے ان کے لیے روشنی کی تو اس میں چل پڑے۔" یعنی "جب ذرا کچھ روشنی انہیں محسوس ہوتی ہے ، تو اس میں کچھ دور چل لیتے ہیں۔"

d- ﴿ كُلَّمَا دَعَوتُهُمْ لِتَغْفِرَلَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ﴾

"میں نے جب بھی ان کو بلایا ، تاکہ تو انہیں معاف کر دے ، اِنہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔" (نوح:7)

e- ﴿ كُلَّمَا اَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ اَطْفَأَهَا اللّٰهُ ﴾ (المائدة:64)

"جب کبھی ، یہ (یہودی) جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں ، اللہ اسکو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔"

Now اَلْاٰنَ -11

اَلْاٰنَ (اَبْ) ، ظرفِ زمان ہے ، زبر پر مبنی ہے۔

آن ، یَئِینُ ، اَیْنٌ" (وقت آجانا ، تھک جانا)

-a ﴿ اَلْاٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴾

"(جواب دیا گیا) "اب ایمان لاتا ہے ! حالانکہ اس سے پہلے تک تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔" (یونس:91)

-b ﴿ قَالُوا اَلْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ﴾ (البقرۃ:71)

"انہوں نے کہا: اب تم نے ٹھیک پتہ پایا ہے۔"

الحِیْنُ اور اَحْیَان

الحِیْنُ بھی ظرفِ زمان ہے ، طویل اور قلیل مدت دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ الحِیْن کی جمع اَحْیَان ہے۔ دیگر استعمالات حسبِ ذیل ہیں۔

-a اَحْیَانًا = کبھی کبھی ، بعض اوقات

-b اِلٰی حِیْنٍ = ایک عرصے تک

-c حِیْنَمَا = جب۔

سبق نمبر : 139

Adverbs of Place ظُرُوفِ مکان

In the place, where (جس جگہ ، جہاں) حَیْثُ -1

-1 حَیْثُ ظرفِ مکان ہے، یہ بھی اکثر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ"

مضاف — مضاف الیہ (جملۂ اسمیہ)

"جہاں زید بیٹھا ہے ، بیٹھ جاؤ۔"

اوپر کے جملے کا مطلب ہے اِجْلِسْ مَکَانَ جُلُوْسِ زَیْدٍ

(اس مثال میں زَیْدٌ" جَالِسٌ" جملۂ اسمیہ ہے)

-2 حَیْثُ ، مفرد کی طرف بہت کم مضاف ہوتا ہے۔ جیسے :

قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ"

"جہاں زید کھڑا ہے ، تم بھی کھڑے ہو جاؤ۔"

-3 قرآن مجید میں ، حَیْثُ کے بعد ہمیشہ جملۂ فعلیہ استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾ (القلم:44)

مضاف — مضاف الیہ (جملۂ فعلیہ)

"ہم ایسے طریقہ سے ان کو بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہو گی۔"

b- ﴿ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ﴾ (الانعام:124)

مضاف مضاف الیه (جملۂ فعلیه)

"اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغامبری کا کام کس سے لے اور کس طرح لے۔"

c- ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ﴾ (البقرة:199)

"پھر جہاں سے سب لوگ پلٹتے ہیں ، وہیں سے تم بھی پلٹو۔"

4- بعض اوقات شرط و جزاء یعنی مجازات کے لیے ، حَيْثُ کے بعد مَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ ﴾ (البقرة:144)

"اب جہاں کہیں تم ہو ، اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔"

5- مِنْ حَيْثُ (Where from) اسی سے ، اسی جگہ سے ، اسی بات سے ، کا مفہوم دیتا ہے۔ حَيْثُ بھی مخفف ہے۔

2- تَحْتُ اور فَوقُ Under, Upon, Above

1- تَحْتُ اور فَوقُ دونوں ظرفِ مکان ہیں۔ تَحْتُ نیچے کے لیے ، اور فَوقُ اوپر کے لیے ، استعمال ہوتا ہے۔

2- تَحْتُ اور فَوقُ دونوں ، قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح مُخَفَّف ہیں۔

ان کا مضاف الیہ ، محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

جَلَسَ زَیْدٌ" تَحْتُ وَ صَعِدَ عَمْرٌو" فَوقُ

اس جملے میں مضاف الیہ اَلشَّجَرَۃ محذوف ہے۔اس کو کھول دیں تو مطلب ہوگا جَلَسَ زَیْدٌ" تحتَ الشَّجَرَۃِ و صَعِدَ عَمْرٌو" فَوْقَ الشَّجَرَۃِ

3- اَیْنَ (کہاں) Where

اَیْنَ ظرفِ مکان ہے ، شرط اور استفہام دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَیْنَ برائے استفہام کی مثالیں

a- اَیْنَ تَذْهَبُ ؟ تو کہاں جاتا ہے؟

b- ﴿ اَیْنَ الْمَفَرُّ؟ ﴾ (القیامۃ:10)

"تو پھر کہاں ہے ، جائے فرار؟"

اَیْنَ برائے شرط کی مثال

(دو افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔)

c- اَیْنَ تَجْلِسْ ، اَجْلِسْ

"جہاں آپ بیٹھیں گے ، میں بھی بیٹھوں گا۔"

-4 اَنّٰی (کس طرح ، جب ، جہاں) Where from, How

اَنّٰی ظرفِ مکان ہے اور اسمِ استفہام بھی ہے۔

(بعض اوقات ، مکان کے لیے بھی ، استعمال ہوتا ہے)

-1 اَنّٰی برائے استفہام کی مثالیں

-a ﴿ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ﴾ (آل عمران:37)

"(اے مریم !) یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟"

-b اَنّٰی تَقْعُدُ؟ (تو کہاں بیٹھے گا؟)

-2 اَنّٰی برائے شرط کی مثالیں: (دو افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔)

-a اَنّٰی تَجْلِسْ ، اَجْلِسْ (تو جہاں بیٹھے گا ، میں بھی بیٹھوں گا)

-b اَنّٰی تَكُنْ ، اَكُنْ (تو جہاں ہوگا ، میں بھی وہاں ہوں گا)

-3 اَنّٰی كَيْفَ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے ، جب کہ یہ فعل کے بعد آئے۔ جیسے:

-a ﴿ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ ﴾ (البقرة:223)

"پس آؤ تم لوگ اپنی کھیتی میں ، جس طرح چاہو"۔

یہاں اَنّٰی شِئْتُمْ کا مطلب ہے ، كَيْفَ شِئْتُمْ

-b ﴿ اَنّٰی يَكُونُ لِي وَلَدٌ" وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ" ﴾ (آل عمران:47)

"مجھے بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب کہ مجھے کسی آدمی نے چھوا تک نہیں۔"

Near, With عِنْدَ -5

عِنْدَ (پاس) ظرفِ مکان ہے ، قبضہ ، ملکیت اور تصرف ثابت کرتا ہے۔
(البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ مکانی طور پر بالکل نزدیک ہو، جیب میں ہو، مٹھی میں ہو۔)

جیسے : اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ "مال زید کے پاس ہے۔"

عِنْدَ (پاس) کے تین مختلف استعمالات ہیں۔

1- عِنْدَ برائے مکانی قربت

﴿ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً ﴾ (آل عمران: 37)

"وہ (زکریاؑ) حضرت مریمؑ کے پاس ، کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے۔"

2- عِنْدَ برائے معنوی قربت

﴿ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ﴾ (البقرة:54)

"اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک ، تمہاری بہتری ہے۔"

3- عِنْدَ برائے تعظیم شان

﴿ بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴾ (آل عمران: 169)

"بلکہ وہ تو زندہ ہیں ، اور اپنے رب کے پاس ، رزق پا رہے ہیں۔"

6-لَدٰی اور لَدُنْ At, Near

لَدٰی (پاس) اور لَدُنْ (پاس) دونوں ، عِنْدَ کے معنیٰ ہی میں استعمال ہوتے ہیں ، لیکن عِنْدَ میں ، کسی شے کا قبضہ اور ملکیت ہی کافی ہوتی ہے۔ جبکہ لدیٰ اور لَدُنْ دونوں میں ، قبضے اور تصرف کے ساتھ ، مکانی تقرُّب ، یعنی بالکل نزدیک ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔

a- اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ "مال زید کے پاس حاضر و موجود ہے۔"

(یاد رہے کہ عِنْدَ عام ہوتا ہے اور لَدٰی اور لَدُنْ خاص ہوتے ہیں۔)

b- اَلْكِتَابُ لَدَيْكَ "کتاب آپ کے پاس ہے۔"

c- زَیْدٌ جَالِسٌ لَدٰی بَكْرٍ "زید ، بکر کے پاس ، بیٹھا ہوا ہے۔"

لَدُنْ + نِی = لَدُنِّی = میرے پاس سے.

لَدُنَّا = ہماری طرف سے

d- ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّی عُذْرًا﴾ (الکھف:76)

"لیجیے ! اب تو میری طرف سے ، آپ کو عذر مل گیا۔"

e- ﴿لِیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِنْ لَدُنْهُ﴾ (الکھف:2)

"تاکہ لوگوں کو ، اپنے پاس کے سخت عذاب سے ، خبردار کر دے۔"

-f ﴿ان كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ﴾ (یس:32)

"ان سب کو ، ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔" -

-g ﴿الر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ﴾ (ھود:1)

"ا ل ر ۔ وہ کتاب ہے ، جس کی آیتیں (پہلے) پختہ اور پھر (بعد میں) مفصل ارشاد ہوئی ہیں ، ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے۔"

7- ثَمَّ (وہاں ، وہیں) There

At the same place. At the same time

-1 ثَمَّ ظرفِ مکان ہے، وہاں کا مفہوم دیتا ہے۔
مکانِ بعید کے لیے ، اسمِ اشارہ کے طور پر بھی ، استعمال ہوتا ہے۔

-2 بعض اوقات ثَمَّ ، سبب (Causality) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔
جیسے :

اَلْخَمْرُ تَزِيْلُ الْعَقْلَ ، وَ مِنْ ثَمَّ حُرِّمَتْ فِي الْإِسلَامِ

"شراب عقل زائل کر دیتی ہے ، اسی لیے تو اسلام میں حرام کی گئی ہے۔"

-a ﴿مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ﴾ (التکویر:21)

"وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ، وہ با اعتماد ہے۔"

-b ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ:115)

"جس طرف بھی تم رخ کرو گے ، اُسی طرف ، اللہ کا رخ ہے۔"

سبق نمبر :140

غیر منصرف اسم کی قسمیں

Partially Declinable Nouns

آپ پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں کہ بعض اسماء ، غیر منصرف ہوتے ہیں۔
ان اسماء کے آخر میں ، نہ تو زیر آتی ہے ، اور نہ ان پر تنوین۔ مثلاً :
اِبراھیمُ حالتِ رفع میں ابراھیمُ رہتا ہے۔ اور حالتِ نصب اور حالتِ جر دونوں میں ابراھیمَ ہو جاتا ہے۔ اب ان کی کچھ مزید قسمیں ملاحظہ فرمایئے۔
غیر منصرف اسماء کو ، پانچ (5) بڑی قسموں میں ، تقسیم کیا گیا ہے ، اور ہر ایک کی پھر مزید قسمیں ہیں :

1- اسمِ عَلَم

2- اسمِ صِفَت

3- اسمِ مَعْدُول

4- منتھی الجُمُوع کے سارے اوزان غیر منصرف ہیں۔

5- اسمِ جَمْع بِاَلِفٍ و ھَمزَۃٍ
اور اسمِ مؤنّث بِاَلِفٍ و ھَمزَۃٍ

سبق نمبر :141

1- اسمِ عَلَم (غیر منصرف)

غیر منصرف اسماء کی پہلی قسم ، عَلَم ہے۔ اسمِ عَلَم کئی قسم کا ہوتا ہے۔

یاد رکھیے ، ہر اسمِ عَلَم ، غیر منصرف نہیں ہوتا۔ غیر منصرف اسمائے علم کی قسمیں نیچے دی جارہی ہیں۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔

A- **عَلَمْ عَجَمی** اسم عَلَم عجمی وہ اسم ہے ، جو اصلاً عربی زبان کا لفظ نہ ہو ، بلکہ عربی زبان میں داخل ہو کر مستعمل ہو گیا ہو۔ جیسے :

اِبراھیمُ ، آدمُ ، اسمٰعیلُ ، یعقوبُ ، جبرائیلُ ، میکائیلُ ، ھاروتُ ، ماروتُ ، جھنمُ ، ابلیسُ ، فرعونُ ، قارونُ ، لاھورُ ، مدراسُ ، اَلمَانُ (جرمنی) ، داوٗدُ ، لَنْدَنُ ، مَکّةُ ، بکّةُ ، اَیْکَةُ

عَلَم کے غیر منصرف ہونے کے لیے ، **دو شرطیں ہیں۔ یہ مونث بھی ہو اور عَلَم بھی۔** شہروں اور بستیوں کے نام بھی غیر منصرف ہیں۔ کیونکہ یہ مونث بھی ہوتے ہیں اور عَلَم بھی۔

انبیاء کے ناموں میں سے ، صرف چار عربی ہیں اور یہ منصرف ہیں۔

1- محمد" 2- صالح" 3- شعیب" 4- ھود"

بقیہ انبیاء کے نام غیر عربی (عجمی) ہیں۔ اور غیر منصرف ہیں۔ لیکن ان میں سے دو نام، جو "تین حرفی" ہیں اور "ساکن العین" بھی ہیں، "منصرف" ہیں۔

5- نُوح" 6- لُوط" (ھود ، غیر عربی ہے لیکن منصرف ہے)

B- **عَلَمْ مذکر عاقل بالتاء** جس مذکر اسم کے آخر میں " ۃ " ہو : یہ وہ غیر منصرف اسمائے علَم ہیں، جو ہیں تو مذکر ، لیکن ان کے آخر میں "ۃ" آتی ہے۔

جیسے : طَلْحَۃُ ، اُسامۃُ ، مُعاوِیۃُ ، **حَمزۃُ** ، عُبَیْدۃُ ،

قُتَیبۃُ ، **عُروَۃُ** ، عِکْرِمَۃُ ، حُذَیفَۃُ .

ذیل کی مثالوں میں ، مَنْعِ صرف کے دو اسباب ملاحظہ کیجیے۔

1- عَلَم + تائے تانیث جیسے : **طلحۃُ**

2- عَلَم + تاء تانیث جیسے : **بکۃُ**

3- عَلَم + مُؤنَّث (الف مقصورۃ) جیسے : حُبْلٰی (حاملہ عورت)

C- **عَلَمْ مونث عاقل بالتاء:**

جب اسم ، عَلَم بھی ہو ، اور آخر میں ، تائے تانیث بھی ہو۔ جیسے :

خَدیجۃُ ، عائشۃُ ، **حفصۃُ** ، سُمَیَّۃُ ، **رُقَیَّۃُ** ، سَکِینۃُ ،

D- **عَلَمْ + مونث معنوی:**

یہاں اسم کے غیر منصرف ہونے کے لیے ، دو اسباب ہیں۔ ایک یہ کہ عَلَم ہو۔ دوسرے مونث حقیقی ہو (اور تین حروف سے زائد ہوں ، یا پھر ان کا درمیانی حرف ساکن نہ ہو۔ چنانچہ ہِنْد" ، رَعْد" ، رِیْم" منصرف ہیں)۔

جیسے :

زَینَبُ ، **کُلثُومُ** ، سُعَادُ ، مَریَمُ ،

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ **مَرْيَمَ** ﴾ (مریم :16)

اور اے نبیؐ ! اس کتاب میں مریم کا حال بیان کرو۔"

E- جب اسم ، عَلَمْ بھی ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ، مونث سماعي بھی ہو۔ جیسے : سَقَرُ ،

F- جب اسم ، عَلَمْ بھی ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ، آخر میں الف نون زائد بھی ہو۔ جیسے :

نُعْمَانُ ، عُثمانُ ، رِضوانُ ، سُلَيمانُ ، حُلْوَانُ ،
سَلمانُ ، عدنانُ ، رَمَضَانُ ، لُقمانُ ، عِمْرَانُ .

تنبیہ: (حَسَّان اور عَفَّان وغیرہ فَعَّال" کے وزن پر مبالغہ ہیں اور منصرف ہیں۔ اس کے برخلاف ، نُعْمَانُ اور عُثْمَانُ وغیرہ فُعْلَانُ کے وزن پر ہیں اور غیر منصرف ہیں، ان کا نون ، نونِ زائدہ نہیں ہے، بلکہ اصلی ہے۔)

﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ ﴾ (لقمان:12)

﴿ اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرَانَ ﴾ (آل عمران:35)

ان اسماء کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اولاً یہ کہ یہ عَلَم ہوں اور ثانیاً یہ کہ ان کا مؤنّث فَعْلَانَة" کے وزن پر نہ ہو۔

G- جب اسم ، عَلَمْ بھی ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ، فُعَلُ کے وزن پر بھی ہو۔ جیسے :

زُمَرُ (زُمْرَة" کی جمع) ، زُحَلُ (کوکب) ، قُزَحُ ، عُمَرُ ،
مُضَرُ (ایک قبیلے کا نام) ، قُثَمُ ، هُبَلُ (ایک بت کا نام)

H- عَلَمْ ترکیبی بعض اسماء دو اسموں سے مرکب ہوتے ہیں۔ یہ بھی غیر منصرف

ہوتے ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے بھی دو اسباب ہیں۔ اولاً یہ عَلَم ہیں اور اس کے علاوہ مرکب بھی ہیں۔ جیسے:

بَعْلَ بَكَّ ، مَعْدِي كَرِبُ ، حَضْرَ مَوتُ ، اَرْدَشِيْرُ ، قَاضِيْخَانُ ،

I- عَلَمْ مشابه بالفعل جب اسم ، عَلَمْ بھی ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ، اَفْعَلُ کا وزن بھی رکھتا ہو۔ اَفْعَلُ دراصل صفت اَفْعَلُ التَّفضيل کا وزن ہے

جیسے : اَفعَلُ کے وزن پر : اَحمَدُ ، اَحسَنُ

﴿مُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأتِي مِنْ بَعْدِ اسْمُهُ اَحْمَدُ﴾ (الصف:6)

فعل کے وزن پر اسماء

J- اسم غیر منصرف ہوتا ہے ، جب وہ ، عَلَمْ بھی ہو ، اور فعل مضارع کے وزن پر بھی ہو:

بعض لفظ فعل ہوتے ہیں ، لیکن اسم کے طور پر ، استعمال ہوتے ہیں۔ اگر عَلَم ، فعل کے وزن پر ہو اور اس سے پہلے کوئی علامتِ مضارع (ا ، ن ، ی ، ت) پائی جائے ، تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ ، اس کے آخر میں ۃ نہ آئے۔ جیسے:

يَزِيدُ ، تَغْلِبُ (قبیلے کا نام) ، يَشْكُرُ ، يَعْلِي ، اَشْهَبُ ،

K- اسم غیر منصرف ہوتا ہے ، جب وہ عَلَمْ بھی ہو ، اور فعل ماضی کے وزن پر بھی ہو۔

جیسے : شَمَّرُ ایک آدمی کا نام ہے۔ (لفظی مطلب = تیز گزرا) ،

سبق نمبر : 142

اسمِ صِفَت (غیر منصرف)

غیر منصرف اسماء کی دوسری قسم اسم صفت ہے۔ اسم صفت کے مختلف اوزان آپ حصہ اوّل (سبق نمبر58) میں پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے صرف مندرجہ ذیل چار (4) قسمیں ہی غیر منصرف ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے، شرط یہ ہے کہ یہ لفظ، اسی وصفی معنیٰ کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

A- اسم صفت مذکر " فَعْلَانُ " کے وزن پر

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو اور الف نون زائد بھی ہوں۔

جیسے: جَوْعَانُ، عَطْشَانُ، غَضْبَانُ، فَرْحَانُ، تَعْبَانُ، ظَمْآنُ، حَيْرَانُ، سَكْرَانُ، رَيَّانُ (سیراب)، شَبْعَانُ (شکم سیر)، مَلْآنُ (بھرا ہوا)

﴿وَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (الاعراف: 150)

B- اسم صفت مؤنث " فَعْلَىٰ " کے وزن پر: (فَعلان کا مونث)

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔ وہ صفت بھی ہو اور " فَعْلَىٰ " کے وزن پر بھی ہو، جو دراصل فَعْلَانُ کا مونث ہے۔

جیسے جَوْعَىٰ، غَضْبَىٰ، عَطْشَىٰ، فَرْحَىٰ، تَعْبَىٰ، سَكْرَىٰ، ظَمْأَىٰ وغیرہ۔

C- اسم صفت مذکر "اَفْعَلُ" کے وزن پر

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو + "اَفْعَلُ" کے وزن پر بھی ہو۔ جیسے :

اَبیَضُ ، اَصفَرُ ، اَسوَدُ ، اَفضَلُ ، اَشرَفُ، اَحمَرُ

1- ﴿ وَ قُلْ لِعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ﴾ (بنی اسرائیل:53)

"اور اے نبی ! میرے (مومن) بندوں سے کہدو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں ، جو بہترین ہو۔"

2- ﴿ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ ﴾ (هود:78)

"یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں۔"

D-اسم صفت مؤنث "فَعْلَاءُ" کے وزن پر : ("اَفْعَلُ" کا مونث)

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو + "فَعْلَاءُ" کے وزن پر بھی ہو، جو دراصل اَفْعَلُ کا مونث ہے۔

جیسے : بَیْضَاءُ (اَبْیَضُ کا مونث) ، صَفرَاءُ ، سَودَاءُ ،

حَمْرَاءُ ، صَحْرَاءُ ،

متفرق مثالیں

a- عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) ،

b- حُسْنَاءُ (صفت بھی ہے + مونث بالف ممدودہ بھی ہے۔)

c- حُسْنٰی (صفت بھی ہے + فُعْلٰی کے وزن پر ، مونث بالف مقصورہ بھی ہے۔)

سبق نمبر : 143

اسمِ مَعْدُول (غیر منصرف)

The Modified Noun

غیر منصرف اسماء کی تیسری قسم ، "معدول" کہلاتی ہے۔ اسے معدول اس لیے کہتے ہیں کہ یہ معدول الفاظ ، اپنی اصل سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے ، کہ معدول لفظ کا اصل مادّہ ، باقی رہے۔ جیسے :

عُمَرُ ، دراصل "عَامِرٌ" ہے۔

عُمَرُ کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب ہیں: عَلَم + وزن فُعَلُ (معدول)

اسمائے معدولہ کی چار (4) قسمیں ہیں۔

A- فُعَالُ کے وزن پر مَعْدُوْل (Deviated, Modified)

فُعَالُ کے وزن پر ، آنے والے اسمائے اَعداد بھی ، جو مکرر کا مفہوم دیتے ہیں ، غیر منصرف ہیں۔ جیسے :

اُحَادُ ، دراصل وَاحِدٌ وَاحِدٌ (ایک ایک) ہے۔

اور عُشَارُ دراصل عَشْرٌ" عَشْرٌ" (دس دس) ہے۔

اس کی دوسری مثالیں یہ ہیں۔

اُحَادُ ، ثُنَاءُ ، ثُلَاثُ ، رُبَاعُ ، خُمَاسُ ، سُدَاسُ ، عُشَارُ

B- مَفْعَلُ کے وزن پر معدول

مَفْعَلُ کے وزن پر ، آنے والے اسمائے اَعداد بھی ، (فُعَالُ کی طرح) جو مکرر کا مفہوم دیتے ہیں ، غیر منصرف ہیں۔ جیسے :

جیسے : مَوْحَدُ ، مَثْنیٰ ، مَثْلَثُ ، مَخْمَسُ ، مَعْشَرُ ،

ان اسمائے اعداد کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب ہیں۔

یہ اسماء وصف بھی ہیں اور مَفْعَلُ کے وزن پر ، معدول بھی ہیں۔ جیسے :

﴿ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ﴾(فاطر:1)

"اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے ، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں۔"

C- معدول اُخَرُ

لفظ اُخَرُ بھی ، غیر منصرف ہے ، معدول ہے ، یہ لفظ دراصل ، الاُخَرُ یا اُخَرُ مِنْ تھا ، جو معدول ہو کر ، اُخَرُ رہ گیا۔

آخَرُ (دوسرا) کی مؤنث اُخْریٰ (دوسری) ہے اور اُخْریٰ کی جمع اُخَرُ ہے۔

اُخَرُ ، فُعَلُ کے وزن پر ، اسم معدول ہے اور غیر منصرف ہے۔ جیسے :

﴿ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ﴾(البقرة:185)

"اور جو مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے دنوں میں ، روزوں کی تعداد مکمل کرے۔"

اسی طرح مُضَرُ ، زُفَرُ ، عُمَرُ ، سَحَرُ بھی اسی طرح معدول ہیں۔

عُمَرُ دراصل "عَامِرٌ" تھا۔ اور زُفَرُ دراصل "زَافِرٌ" تھا۔

D- چار الفاظ اور ہیں ، جو معدول ہیں۔ جُمَعُ ، کُتَعُ ، بُتَعُ ، بُصَعُ

a- یہ چار الفاظ ، اَفْعَلُ کے وزن پر بھی آتے ہیں :

جیسے : اَجْمَعُ ، اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ اور اَبْصَعُ

b- ان چار الفاظ کی تانیث ، فَعلاءُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

جَمْعَاءُ ، کَتْعَاءُ ، بَتْعَاءُ اور بَصْعَاءُ (نیچے چارٹ دیکھئے)

c- فَعلاءُ کی جمع مؤنث ، قاعدے کے مطابق ، فَعَالی ، یا ، فعلاوات

یا فُعْلٌ کے وزن پر آنی چاہیے۔ لیکن معدول ہو کر " فُعَلُ " کے وزن پر

غیر منصرف آتی ہے۔ جیسے :

جُمَعُ ، کُتَعُ ، بُتَعُ ، بُصَعُ

جمع مذکر	جمع مونث	مونث	مذکر
اَجْمَعُونَ	جُمَعُ	جَمْعَاءُ	اَجْمَعُ
اَکْتَعُونَ	کُتَعُ	کَتْعَاءُ	اَکْتَعُ
اَبْتَعُونَ	بُتَعُ	بَتْعَاءُ	اَبْتَعُ
اَبْصَعُونَ	بُصَعُ	بَصْعَاءُ	اَبْصَعُ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

a- رأیتُ إخْوَانَكَ | جُمَعُ كُتَعُ |

"میں نے آپ کے بھائیوں کو اکٹھا دیکھا۔"

كُتَعُ ، كُتَعاءُ کی جمع ہے۔

كُتَعُ ، جُمَعُ کی تابع ہوتی ہے۔بغیر جُمَعُ کے تنہا استعمال نہیں ہوتی۔

b- جَاءُوا كُلُّهُم | اَبْتَعُونَ |

"وہ سب کے سب آئے۔"

اَبْتَعُونَ بھی تاکید کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔

c- أخذْتُ حقّي | أجمَعُ أبصَعُ |

"میں نے اپنے تمام حقوق حاصل کر لیے۔"

اسمِ معدول کی دو قسمیں

عدل (اسمِ معدول) کی دو قسمیں ہیں۔ عدلِ حقیقی اور عدلِ تقدیری :

عدلِ حقیقی (واقعی)	عدلِ تقدیری (فرضی)
جیسے : ثُلاثُ ، رُبَاعُ	جیسے : عُمَرُ اور زُفَرُ
1- عدلِ حقیقی وَصف ہوتا ہے۔	1- عدلِ تقدیری عَلَمْ ہوتا ہے۔
2- عدلِ حقیقی معدول بھی ہوتا ہے۔ اور معدول کا قرینہ بھی ملتا ہے۔ جیسے :ثُلاثُ" کا مطلب ہے، ثَلاثَۃ" ثَلاثَۃ" (تین تین) یہاں ، عدل کا قرینہ موجود ہے۔	2- عدلِ تقدیری کا قرینہ نہیں ہوتا۔ یہ محض فرض کر لیا گیا ہے۔ جیسے : عُمَرُ اور زُفَرُ کی اصل ، عَامِرٌ" اور زَافِرٌ" ہیں، یہ ایک مفروضہ ہے۔

نوٹ :

کسی اسم میں ، عَلَمِیَّت اور وَصْفِیَّت بیک وقت جمع نہیں ہو سکتیں۔ جیسے : حَامِدٌ" ، وَصف ہے۔ اسمِ فاعل ہے۔ لیکن اگر یہ لفظ حَامِدٌ"، کسی کا نام رکھ دیا جائے تو عَلَم ہو جائے گا اور وَصْف باقی نہیں رہے گا۔

سبق نمبر :144

مُنْتَھَی الجُمُوع کے غیر منصرف اَوزان

غیر منصرف اسماء کی چوتھی قسم ، منتھی الجموع کے دواوزان ہیں۔

منتھی الجموع (The Ultimate Plural)، انتہائی جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔ان کی مزید جمع مکسر نہیں بن سکتی۔

حصہ اوّل میں ، آپ جمع مُکسر کے مختلف اوزان پڑھ چکے ہیں۔ان میں سے فَعَالِلُ (مَفَاعِلُ، اَفَاعِلُ ، فَوَاعِلُ) اور فَعَالِیلُ (اَفَاعِیْلُ ، فَوَاعِیْلُ ، مَفَاعِیلُ) کے وزن پر آنے والے اسماء ، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

یہ مُنْتَھَی الجُمُوع کے اوزان ہیں ، لیکن ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے صرف ایک شرط ہے، ان کے آخر میں " ۃ " نہ ہو۔جیسے

تِلْمِیْذ کی جمع تَلاَمِیْذُ ہے اور یہ غیر منصرف ہے۔لیکن تَلاَمِذَۃٌ کے آخر میں " ۃ " ہے ، اس لیے یہ منصرف ہوگا۔

یادرہے کہ منتھی الجموع کے اَوزان ، صرف ایک سبب سے ، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

A- فَعَالِلُ کے وزن پر غیر منصرف منتھی الجموع

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ پانچ حرفی الفاظ ہیں ، ان کا تیسرا حرف ، الف ہے ، الف کے بعد ، دو حروف ہیں۔جیسے :

مَفَاعِلُ: مَدَارِسُ ، مَسَاجِدُ ، مَقَابِرُ ، مَقَامِعُ ، مَنَابِرُ ،

فَعَالِلُ : دَرَاهِمُ ، عَسَاكِرُ ، فَعَائِلُ : حَدَائِقُ ، مَسَائِلُ ،
اَفَائِلُ : اَسَاوِرُ ، فَوَاعِلُ : قَوَاعِدُ ، صَوَاعِقُ ،

﴿ وَ مَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللهِ كَثِيْراً ﴾ (الحج: 40)

"اور مسجدیں ، جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے۔"

B- فَعَالِيلُ کے وزن پر غیر منصرف منتهي الجموع

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ چھ حرفی الفاظ ہیں ، ان کا تیسرا حرف الف ہے ، الف کے بعد تین حروف ہیں، اور آخری تین حروف کا درمیانی حرف ، ساکن ہے۔ جیسے :

مَفَاعِيلُ : مَصَابِيحُ ، مَحَارِيبُ ، مَسَاكِيْنُ
فَعَالِيلُ : تَلَامِيذُ ، تَمَاثِيلُ ، قَنَادِيْلُ ، سَرَابِيلُ ، اَبَابِيلُ ،
فَوَاعِيلُ : تَوَارِيْخُ ، قَوَارِيْرُ ،

a- ﴿ وَ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْراً اَبَابِيْلَ ﴾ (الفيل: 3)

"اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے۔"

b- ﴿ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ﴾ (الملك: 5)

"ہم نے یقیناً تمہارے قریب کے آسمان کو، عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔"

C- فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ کے وزن پر غیر منصرف مفرد الفاظ

بعض الفاظ ، جمع نہیں ہیں ، بلکہ مفرد ہیں ، لیکن فَعَالِلُ اور فَعَالِيْلُ کے وزن پر آتے ہیں، اس لیے یہ بھی غیر منصرف ہیں۔ جیسے :

طَمَاطِمُ (ٹماٹر) ، بَطَاطَسُ (آلو) ، طَبَاشِيْرُ (چاک) ، سَرَاوِيْلُ (شلوار)

(دروس اللغة العربية)

سبق نمبر : 145

اسمِ جَمْع غیر منصرف بِاَلِفٍ و هَمزةٍ اور اسمِ مؤنَّث غیر منصرف بِاَلِفٍ و هَمزةٍ

غیر منصرف اسماء کی پانچویں قسم ، وہ اسماء ہیں ، جن کے آخر میں ، الف اور همزہ زائد ہوتا ہے۔ یہ الف ممدودہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور الف مقصورہ بھی۔ یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ جمع ہونے کی صورت میں ، یا تانیث کی صورت میں۔

ان اسماء کے غیر منصرف ہونے کے لیے ، دو شرطیں ہیں۔

a- اولاً یہ کہ جمع ہو اور ثانیاً یہ کہ الف همزہ زائد بھی ہو۔

b- اسی طرح اولاً یہ کہ مونث ہو اور ثانیاً یہ کہ الف همزہ زائد بھی ہو۔

دونوں صورتوں میں اسم غیر منصرف ہوتا ہے۔

اسمِ جمع غیر منصرف

A- اسم جمع الف ممدودہ

درج ذیل اسماء ، غیر منصرف ہیں۔

یہ جمع بھی ہیں ، اور ان کے آخر میں ، الف ممدودہ بھی ہے۔ جیسے :

جُبَناءُ ، رُفَقاءُ ، سیناءُ ، اَغْنِیاءُ ، فُقَراءُ ،

عُلَماءُ ، وُزَراءُ ، عفراءُ ، صَحْراءُ

B- اسم جمع الف مقصورہ

درج ذیل اسماء ، غیر منصرف ہیں۔

یہ جمع بھی ہیں۔ اور ان کے آخر میں ، الف مقصورہ بھی ہے۔ جیسے :

كُسَالىٰ (كَسْلاَنُ کی جمع) ، حُيَارىٰ (حيران كى جمع)

سُكَارىٰ (سُكْران كى جمع).

اسم مؤنث غیر منصرف

C- اسم مونث الف ممدودة

درج ذیل اسماء ، غیر منصرف ہیں۔

یہ مونث بھی ہیں ، اور ان کے آخر میں ، الف ممدودہ بھی ہے۔ جیسے :

حَمْرَاءُ (اَحْمَرُ کا مونث) ، خَضْرَاءُ (اَخْضَرُ کا مؤنث)

زَرْقَاءُ (اَزْرَقُ کا مؤنث) ، صَفْرَاءُ (اَصْفَرُ کا مؤنث)

﴿ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ ﴾ (البقرة:69)

D- اسم مونث الف مقصورة

درج ذیل اسماء ، غیر منصرف ہیں۔

یہ مونث بھی ہیں اور ان کے آخر میں ، الف مقصورہ بھی ہے۔ جیسے :

نُعْمىٰ ، غَضْبىٰ ، حَيَارىٰ ، مَرْضىٰ ، حُبْلىٰ

اسمِ غیر منصرف میں اِستثناء

"غیر منصرف" اسم ، چار صورتوں میں "منصرف" ہو جاتا ہے۔

1- غیر منصرف ، منصرف ہو جاتا ہے ، جب اس پر "ال" لگ جائے۔ جیسے :

﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (البقرة: 187)

"اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو ، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔"

(یہاں اَلْمَسَاجِدِ مجرور ہے ، غیر منصرف ہے ، اصولاً اس پر زیر نہیں آنا چاہیے۔ لیکن چونکہ اس پر اَلْ لگ گیا ہے اس لیے منصرف ہو گیا ہے۔)

2- غیر منصرف ، منصرف ہو جاتا ہے ، جب وہ مضاف ہو جائے۔ جیسے :

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ (التین:4)

"ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔"

اس مثال میں اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ، مرکب اضافی ہے اور اَحْسَنِ مضاف ہے۔ اَحْسَنِ اگرچہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے اور اس کو غیر منصرف ہونا چاہیے ، لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ حالتِ جر میں ہونے کی وجہ سے ، نون پر زبر نہیں ہے ، بلکہ زیر آگئی ہے۔

(یہ غیر منصرف اسم ، مضاف ہونے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

3- غیر منصرف ، منصرف ہو جاتا ہے ، جب نکرہ کے طور پر استعمال ہو۔

رأَيْتُ عُثْمَانًا "میں نے ، کسی ایک عثمان کو دیکھا۔"

(یہاں عُثْمَانُ غیر منصرف ہونے کے باوجود ، تنوین کے ساتھ آیا ہے۔ اس لیے کہ یہاں یہ عَلَمْ نہیں ہے ، معرفہ نہیں ہے ، بلکہ نکرہ ہے۔)

4- غیر منصرف ، منصرف ہو جاتا ہے ، جب شعری ضرورت ہو۔ جیسے :

وَ كَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَ بَكٍّ (عمرو بن کلثوم)

(یہاں بَعْلَ بَكٍ غیر منصرف ہے ، لیکن شاعر عمرو بن کلثوم نے ، ضرورتِ شعری کے تحت ، اس کو تنوین کے ساتھ استعمال کیا ہے۔)

کچھ اور مثالیں

a- ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ ﴾ (التین : 8)

" کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟"

(اس مثال میں بھی اَحْكَمُ ، اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔ لیکن مضاف ہونے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔ اَحْكَمُ کی میم کے نیچے زیر آگئی ہے۔)

b- ﴿ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ ﴾ (البقرة:19)

"یہ منافق لوگ ، بجلی کے کڑاکے سن کر (اپنی جانوں کے خوف سے) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسے لیتے ہیں۔"

(اس مثال میں بھی ، صَوَاعِق ، فَوَاعِلُ کے وزن پر ہے۔ مُنْتَهَى الجُمُوع ہے ، لیکن اس سے پہلے اَل آجانے کی وجہ سے ، منصرف ہو گیا ہے۔ الصَّوَاعِقِ کی قاف کے نیچے زیر آگئی ہے۔)

غیر منصرف اسماء کی اعرابی حالتیں۔ ایک نظر میں

غیر منصرف کی قسم اور اس کے اسباب	رفع	نصب	جر
دو (2) اسباب سے غیر منصرف			
1- علم + عجمی	ابراهیمُ	ابراهیمَ	ابراهیمَ
علم + مذکر عاقل بالتاء	معاویةُ	معاویةَ	معاویةَ
علم + مؤنث عاقل بالتاء	عائشةُ	عائشةَ	عائشةَ
علم + بالف ونون	عثمانُ	عثمانَ	عثمانَ
علم + فُعَلُ کے وزن پر	عُمَرُ	عُمَرَ	عُمَرَ
علم + ترکیب	حَضرَموتُ	حَضرَموتَ	حَضرَموتَ
صفت + مشابہ بفعل	اَحْسَنُ	اَحسَنَ	اَحْسَنَ
علم + فعل مضارع	یَزِیْدُ	یَزِیْدَ	یَزِیْدَ
علم + فعل ماضی	شَمَّرُ	شَمَّرَ	شَمَّرَ
علم + اَفْعَلُ کا وزن	اَحْمَدُ	اَحْمَدَ	اَحْمَدَ
الف لام کے ساتھ استثناء	الاَحْسَنُ	الاَحْسَنَ	الاَحْسَنِ
مضاف کی حالت میں استثناء	اَحْکَمُ الْحاکِمِیْنَ	اَحْکَمَ الْحاکِمِیْنَ	اَحْکَمِ الْحاکِمِیْنَ
2- صفت + الف نون زائد (وزن فَعْلاَ نُ)	غَضْبَانُ	غَضْبَانَ	غَضْبَانَ
اسمِ صفت + مذکر	اَسْوَدُ	اَسْوَدَ	اَسْوَدَ
اسمِ صفت + مؤنث	سَوْدَاءُ	سَوْدَاءَ	سَوْدَاءَ

دو (2) اسباب سے غیر منصرف

3- وصف معدول + فُعالُ	عُشَارُ	عُشَارَ	عُشَارَ
وصف معدول + مَفْعَلُ	مَعْشَرُ	مَعْشَرَ	مَعْشَرَ
وصف معدول + فُعَلُ	أُخَرُ	أُخَرَ	أُخَرَ

صرف ایک سبب سے غیر منصرف

4- منتهى الجموع. مَفَاعِلُ	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ
منتهى الجموع. مَفَاعِيلُ	مَصَابِيْحُ	مَصَابِيْحَ	مَصَابِيْحَ

صرف ایک سبب سے غیر منصرف

5- جمع بالف و همزه	فُقَرَاءُ	فُقَرَاءَ	فُقَرَاءَ
جمع (مقصوره)	كُسَالىٰ	كُسَالىٰ	كُسَالىٰ
مؤنث بالف و همزه	حَمْرَاءُ	حَمْرَاءَ	حَمْرَاءَ
مونث (مقصوره)	حُبْلىٰ	حُبْلىٰ	حُبْلىٰ

جب غیر منصرف اسم ، منصرف ہو جاتا ہے

الْ کے ساتھ	اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدَ	اَلْمَسَاجِدِ
مضاف کے ساتھ	اَحْسَنُ تَقْوِيْمٍ	اَحْسَنَ تَقْوِيْمٍ	اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ
استعمالِ نکرہ میں	حَسَّانُ	حَسَّانَ	حَسَّانِ
ضرورتِ شعری پر	بَعْلَ بَكٌّ	بَعْلَ بَكًّ	بَعْلَ بَكٍّ

اسمِ غیر منصرف کی قرآنی مثالیں

1- ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِی مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ﴾ (التوبة : 25)

"اللہ (اس سے پہلے) بہت سے مواقع پر، تمہاری مدد کر چکا ہے۔"

(یہاں مَوَاطِنَ، منتهی الجموع مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے)

2- ﴿وَ مَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ﴾ (التوبة:72)

"اور پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، سدا بہار باغوں میں۔"

(یہاں مَسَاكِنَ، منتهی الجموع مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے)

3- ﴿وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ﴾ (النمل:61)

"اور اس میں، (پہاڑوں کی) میخیں گاڑ دیں۔"

(یہاں رَوَاسِیَ، منتهی الجموع فَوَاعِلُ کے وزن پر ہے)

4- ﴿عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ﴾ (المطففين:35)

"مسندوں پر بیٹھے ہوئے، ان کا حال دیکھ رہے ہیں۔"

(یہاں الْاَرَائِكِ، منتهی الجموع فَعَائِلُ کے وزن پر ہے، لیکن اَلْ کے آنے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

5- ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ﴾ (الملك:5)

"ہم نے تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔"

(یہاں بِمَصَابِيْحَ، منتهی الجموع مَفَاعِيْلُ کے وزن پر مجرور ہے۔)

6- ﴿ وَجَعَلْنَا هَا رُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ ﴾ (الملك:5)

"اور انہیں ، شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنادیا ہے۔"

(یہاں لِلشَّيَاطِيْنِ ، منتهى الجموع فَعَالِيْلُ کے وزن پر مجرور ہے ، لیکن اَلْ کے آنے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

6- ﴿ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِي اَنْتُم لَهَا عَاكِفُوْنَ ﴾ (الانبياء:52)

"یہ مورتیاں کیسی ہیں ؟ جن کے تم لوگ ، گرویدہ ہو رہے ہو۔"

(یہاں التَّمَاثِيْلُ ، منتهى الجموع فَعَالِيْلُ کے وزن پر ہے۔)

7- ﴿ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ﴾ (الملك:6)

"جن لوگوں نے ، اپنے رب سے کفر کیا ہے، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔"

(یہاں جَهَنَّمَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + مونث سماعی ہے)

8- ﴿ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴾ (الواقعة:17)

"ان کی مجلسوں میں ، ابدی لڑکے ، شرابِ چشمہ جاری سے لبریز پیالے اور کنٹر اور ساغر لیے ، دوڑتے پھرتے ہوں گے۔"

(یہاں اَبَارِيْقَ ، منتهى الجموع فَعَالِيْلُ کے وزن پر ہے۔)

9- ﴿ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴾ (الفيل:3)

"اور ان پر ، پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے۔"

(یہاں اَبَابِيْلَ ، منتهى الجموع فَعَالِيْلُ کے وزن پر ہے۔)

-10 ﴿ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُودِ o فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴾ (البروج:18-17)

"کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ فرعون اور ثمود کے (لشکروں کی)"۔

(یہاں فِرْعَوْنَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

-11 ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمَاعِيْلَ﴾ (مریم:54)

"اور اس کتاب میں ، اسماعیلؑ کا ذکر کرو۔"

(یہاں اِسْمَاعِيْلَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

-12 ﴿وَجَاءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ ﴾ (یوسف:58)

"اور یوسف کے بھائی (مصر) آئے۔"

(یہاں يُوْسُفَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

-13 ﴿شَهْرُ رمضان الَّذِي اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ ﴾ (البقرة:185)

"رمضان ، وہ مہینہ ہے ، جس میں قرآن نازل کیا گیا۔"

(یہاں رَمَضَانَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے ، مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

-14 ﴿وَ وَهَبْنَالَهٗ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمَانَ وَ اَيُّوبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هَارُوْنَ وَ كَذَالِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ o ﴾ (الانعام:84)

پھر ہم نے ، ابراہیمؑ کو ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ جیسی اولاد دی ، اور ہر ایک کو راہِ راست دکھائی (وہی راہِ راست جو) اس سے پہلے نوحؑ کو دکھائی تھی اور اسی کی نسل سے ہم نے داودؑ ، سلیمانؑ ، ایوبؑ ، یوسفؑ ، موسیٰؑ اور ہارونؑ کو ہدایت

بخشی۔ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔ (84)

وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ O

(الانعام:85)

(اسی کی اولاد سے) زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو (راہ یاب کیا)۔ ہر ایک ان میں سے صالح تھا۔ (85)

﴿وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا وَّ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ O﴾

(الانعام:86)

اسی کے خاندان میں، اسماعیلؑ، الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو راستہ دکھایا، اور ان میں سے ہر ایک کو، ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔ (86)

-15 ﴿وَ لَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ﴾ (لقمن:12)

"اور ہم نے، لقمان کو حکمت عطا کی تھی۔"

(یہاں لُقْمَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے۔).

-16 ﴿اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرَانَ﴾ (آل عمران:35)

"جب عمران کی عورت، کہہ رہی تھی۔"

(یہاں عِمْرَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم عجمی ہے + الف نون زائد ہے، مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

-17 ﴿وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾ (الصف:6)

"اور یاد کرو! عیسیٰؑ ابن مریم کی وہ بات، جو انہوں نے کہی تھی۔"

(یہاں مَرْیَمَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + مونث حقیقی ہے ، مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

18- ﴿اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ﴾ (البقرة: 69)

"یہ زرد رنگ کی گائے ہے۔"

(یہاں صَفْرَآءُ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، صفت ہے + الف ممدودہ زائدہ کے ساتھ ہے۔)

19- ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ (النساء: 3)

"جو عورتیں تم کو پسند آئیں، ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار نکاح کر لو۔"

(یہاں مَثْنٰى وَ ثُلَاثَ وَ رُبَاعَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہیں، تینوں صفتِ معدول ہیں + پہلا مَفْعَلْ کے وزن پر، دوسرا اور تیسرا فُعَالُ کے وزن پر ہے۔)

20- ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ (فاطر: 1)

"تعریف اللہ کے لیے ہے ، جو آسمانوں اور زمینوں کا بنانے والا ، اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے ، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو ، تین تین اور چار چار بازو ہیں۔"

21- ﴿لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (المائدة: 101)

"ایسی باتیں نہ پوچھا کرو ! جو تم پر ظاہر کر دی جائیں ، تو تمہیں ناگوار ہوں۔"

(شیء" کی جمع ، ہمزہ اصلیہ ہے لیکن بطور استثناء غیر منصرف ہے۔)

22- ﴿ إِنْ هِيَ إِلاَّ أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ ﴾ (النجم: 23)

"دراصل یہ کچھ بھی نہیں ہیں ، مگر بس چند نام ! جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ، رکھ لیئے ہیں۔"

(اسماء" اسم کی جمع ہے۔(مادہ س م و) اس کا ہمزہ زائدہ نہیں ہے، اس لیے یہاں اسماء" پر تنوین آئی ہے ، یہ منصرف ہے۔)

23- ﴿ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ﴾ (الاعراف: 150)

"اور جب موسیٰؑ ، غصے اور رنج کی حالت میں ، اپنی قوم کی طرف پلٹے۔"

(یہاں غَضْبَانَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، فَعْلَانُ کے وزن پر صفت ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے۔)

24- ﴿ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾ (البقرة: 185)

"تو وہ دوسرے دنوں میں ، اتنی ہی تعداد پوری کر لے۔"

(یہاں اُخَرَ ، کے دو اسباب ہیں ، معدول ہے + فُعَلُ کے وزن پر ہے۔)

25- ﴿ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴾ (یوسف: 99)

"اور کہا : تم سب ملکِ مصر چلو، اللہ نے چاہا تو امن چین سے رہو گے۔"

26- ﴿ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ ﴾ (البقرة: 61)

"کسی شہری آبادی میں جا رہو ، جو کچھ تم مانگتے ہو، وہاں مل جائے گا۔"

(اوپر کی دو مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلی مثال میں ملکِ مصر مراد ہے ، اس لیے یہ غیر منصرف استعمال ہوا ہے۔ دوسری مثال میں ، کوئی شہر مراد ہے ، اس لیے اس پر تنوین آئی ہے اور یہ منصرف ہے۔)

خلاصہ اسمِ غیر منصرف

اسمائے غیر منصرف ، ایک علت کی وجہ سے ، غیر منصرف ہوتے ہیں ، یا پھر دو علتوں کی وجہ سے۔ یہاں خلاصے میں ان کی ایک ایک مثال پر غور فرمائیے۔

ایک علت کے سبب غیر منصرف اسماء کی قسمیں

1- الف تانیث مقصورۃ کے سبب : جیسے : فُرادیٰ

2- الف تانیث ممدودۃ کے سبب : جیسے : سیناء

3- جمع مکسر میں سے ، مُنْتَهى الجُمُوع کے سبب :

a- جن کا تیسرا حرف الف ہو ، اس کے بعد دو اور حروف ہوں۔

جیسے : فَعَالِلُ : حَدَائِقُ ، صَوَاعِقُ ، مساجدُ ، مدارسُ

b- جن کا تیسرا حرف الف ہو ، اس کے بعد تین اور حروف ہوں۔

اور آخری تین حروف میں ، تین کا درمیانی ساکن ہو۔

جیسے : فَعَالِيْلُ : مَحَارِيبُ ، تَمَاثِيلُ ، مَصَابِيحُ

دو علتوں کے سبب غیر منصرف اسماء کی قسمیں

دو علتوں کے سبب ، غیر منصرف اسماء کی قسمیں درج ذیل ہیں :

1- جب اسم ، تائے تانیث کے ساتھ ہو ، اور دوسری عِلّت علَم (مونث عاقل یا مذکر عاقل) ہو۔ جیسے :

بَكَّةُ	عائشةُ	طَلْحَةُ
تائے تانیث + علم	تائے تانیث+مونث عاقل	تائے تانیث + مذکر عاقل

2- جب اسم ، فعل کے وزن پر ہو ، اور علَم یا صِفَتْ ، دوسری عِلّت ہو۔

جیسے :

يَزِيْدُ	اَحْمَدُ	اَحْسَنُ
علم + وزنِ فعل	علم + وزنِ فعل	صفت + وزنِ فعل

3- جب اسم ، علَم ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت عجمی بھی ہو۔ جیسے :

اسحٰقُ	يَعْقُوبُ
علم + عجمی	علم + عجمی

4- جب اسم ، علَم بھی ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت الف نون زائد بھی ہو۔ جیسے :

عثمانُ	سَلْمَانُ
عَلَم + الف نون زائد	عَلَم + الف نون زائد

5- جب اسم ، علَم بھی ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت مرکب بھی ہو۔ جیسے :

قاضی خان	سِيبَ وَيهِ
عَلَم + ترکیب	عَلَم + ترکیب

6- جب اسم ، عَلَمْ بھی ہو ، اور دوسری عِلّت ، فُعَلُ کا وزن ہو۔ جیسے :

عُمَرُ	زُفَرُ
علم + وزن فُعَلُ	علم + وزن فُعَلُ

-7 جب اسم، صفت (معدول) بھی ہو ، اور دوسری علت فُعَالُ کا وزن ہو۔ جیسے :

رُبَاعُ	ثُلاَثُ
صفت + وزنِ فُعَالُ	صفت + وزنِ فُعَالُ

-8 جب اسم، صفت (معدول) بھی ہو ، اور دوسری علت مَفْعَلُ کا وزن ہو۔ جیسے :

مَثْنیٰ	مَثْلَثُ	مَخْمَسُ
صِفَت + وزنِ مَفْعَلُ	صِفَت + وزنِ مَفْعَلُ	صِفَت + وزنِ مَفْعَلُ

اَقسامِ خمسه ' غیر مُنْصَرِفْ

یہاں خلاصہ میں مولانا حمید الدین فراہیؒ کے منظوم قواعد تحفةُ الاعراب کا متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔ اسے زبانی یاد کر لیجئے۔

اَوّلاً غیر مُنْصَرِفْ ہے عَلَم ۔۔۔ جب ہو بیگانہ ' جس طرح سَنْجَر
یا کہ آخر میں ۃ ہو جوں طَلْحَة ۔۔۔ یا مؤنّث ہو جس طرح سے سَقَر
یا ہو آخر میں ء ان ' جوں عُثْمَان ۔۔۔ یا بوَزْنِ فُعَل ہو' جیسے عُمَر
یا کہ مَعْدِیکَرِب سی ہو ترکیب ۔۔۔ یا ہو دراَصْل فِعل' چوں شَمَّر
ثانیاً وَصْف جبکہ ہو فَعْلاَن ۔۔۔ اور مُؤَنَّثْ ہو وَزْن فَعْلٰی پر
یا ہو اَفْعَلْ کہ اصل میں ہو صِفَت ۔۔۔ مثلاً اَحْمَد ' اَسْوَد و اَحْمَر
ثالثًا عَدْل جُوں اُخَر و جُمَعُ ۔۔۔ یا کُتَعُ اور بُتَعُ ، بُصَعُ و سَحَر
اور أحاد سے یوں ہی تابہ عُشَار ۔۔۔ اور مَوْحَد سے یوں ہی تا مَعْشَر
رابِعًا مُنْتَهَى الجُمُوع کے وَزْن ۔۔۔ اِن کے آخر میں ۃ نہ آئے اگر
جُوں قَوَارِیر جَمْعِ قَارُوْرَة ۔۔۔ اور عَسَاکِر جماعتِ عَسْکَر
خَامِسًا جب زِیادہ آخِر میں ۔۔۔ الف و هَمْزه دونوں آئیں نظر
مُنصَرِف ہوں گے سب یہ جب ہوں مُضاف ۔۔۔ یا ہو اَلْ اِن پہ یا ہو وزْن اَفْصَرِ

سبق نمبر :146

تَوَابِع" Followers

1- تابع وہ لفظ ہے ، جو اپنے سابق یعنی متبوع کی پیروی کرے۔ اعراب کے لحاظ سے ، تابع کا اعراب بھی ، وہی ہوتا ہے ، جو متبوع کا ہوتا ہے۔

2- توابع (تابع کی جمع) کی پانچ قسمیں ہیں۔ 1- بدل

2- عطفِ بیان 3- تاکید

4- صفت 5- عطفِ نسق

بدل کی مثال: قَالَ اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ

مرفوع متبوع مُبدل مِنْه — مرفوع تابع بدل

عطف بیان کی مثال: يُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ

مجرور متبوع — مجرور تابع عطفِ بیان

تاکید کی مثال: كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا

منصوب متبوع مؤکد — تابع تاکید منصوب

صفت کی مثال: وَ هٰذَا كِتَابٌ" اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ"

مرفوع متبوع موصوف — مرفوع تابع صفت

عطفِ نسق کی مثال: اسكن اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرة:35)

	متبوع	تابع
	اَنْتَ	زَوْجُكَ
	متبوع	تابع
	معطوف علیه	معطوف
	مرفوع	مرفوع

سبق نمبر :147

اسم بَدَلْ Substitute

-1 اسم بدل پہلا تابع ہے ، جو اپنے متبوع کی پیروی کرتا ہے۔ بعض اوقات ، دو (2) الفاظ یکے بعد دیگرے اس طرح استعمال کیے جاتے ہیں ، کہ پہلا لفظ (Antecedent) مقصود نہیں ہوتا ، بلکہ دوسرا لفظ مقصود ہوتا ہے۔

پہلے لفظ کو مُبْدَلْ مِنْهُ کہتے ہیں اور دوسرے کو بَدَلْ کہتے ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ اس طرح کے طرزِ کلام میں ، جو بات پہلے لفظ سے منسوب کی جاتی ہے ، اس کی نسبت فی الواقع ، دوسرے لفظ یعنی اسم بدل سے متعلق ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے :

﴿ وَ (اَرْسَلْنَا) اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحاً ﴾ (ھود:61)

مبدل منه   بدل

"اور (ہم نے) قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی، حضرت صالحؑ کو (رسول بنا کر بھیجا)۔"

(یہاں اصل مقصودِ بیان ، دوسرا لفظ صَالِحاً ہے ، یعنی ہم نے قومِ ثمود کی طرف ، حضرتِ صالح کو بحیثیت رسول بھیجا۔ یہاں مقصودِ بیان پہلا اسم اَخَاهُمْ ، اس کے اپنے بھائی ، نہیں ہے ، بلکہ صالحؑ ہیں۔)

-2 اسمِ بدل کی چار قسمیں ہیں۔

بَدَلُ الکُلِّ ، بَدَلُ البَعْضِ ، بَدَلُ الإشْتِمَالِ ، بَدَلُ الغَلَطِ

3- **بَدَلُ البعض** اور **بَدَلُ الاشتمال** میں ، ایک اسم ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو پہلے اسم کی طرف لوٹایا جا سکے۔

4- بَدَلُ الغلط ، میں مُبْدَل منهُ غلطی سے زبان پر آجاتا ہے ، چنانچہ بولنے والے کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اسمِ بدل استعمال کر کے اپنی غلطی کو درست کر لے۔

5- **اسمِ بَدَلْ** اور **اسمِ مُبْدَل مِنهُ** میں ، بعض اوقات ایک اسم نکرہ اور دوسرا معرفہ ہو سکتا ہے۔

6- اگر مُبْدَلْ مِنْهُ معرفہ ہو اور اسمِ بَدَل نکرہ ہو ، تو اسمِ بدل کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ ، کوئی صفت بھی موجود ہو۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے :

﴿ لَنَسْفَعاً بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴾

مُعرَّف مبدل منه نکرہ اسمِ بدل + صفت + صفت

"ہم اس کی پیشانی کے بال ، پکڑ کر کھینچیں گے ، اُس پیشانی کو ، جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے۔" (العلق:16-15)

7- بدل کے الفاظ ، عموماً اسم پر مشتمل ہوتے ہیں ، لیکن بدل ، اسم کے علاوہ ، فعل اور جملہ بھی ہو سکتا ہے۔ مثالیں آگے آرہی ہیں۔

8- مبدل مِنه اور اسمِ بدل دونوں ، یکساں اِعراب رکھتے ہیں۔

اوپر کی مثال میں ، نَاصِيَةِ دونوں جگہ مجرور ہے۔

9- بدل کا مقصد ، کسی حکم کے ثبوت کو ، اہتمام کے ساتھ بیان کرنا ہوتا ہے۔

Total Substitution بَدَلُ الْكُلِّ

بَدَلُ الْكُل ، ایسا اسمِ بدل ہے ، جو مبدل منه ہی ہو۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

-1 ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ آزَرَ﴾ (الانعام:75)

مُبْدَل منه — بدل كُلْ

"حضرت ابراہیمؑ نے ، اپنے والد آزر سے کہا۔"

(یہاں مبدل منه اور بدل ، دونوں مجرور ہیں۔)

یہاں ابراہیمؑ کے والد اور آزر دونوں سے مراد ، ایک ہی ہستی ہے۔ یہ دونوں لفظ ، ایک دوسرے کا عین ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ، کلی طور پر قائم مقام ہیں۔ اس لیے دوسرا اسم ، بدلِ کُل کہلاتا ہے۔

دیگر مثالیں

-2 قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ

"مومنین کے امیر ، حضرت علیؓ نے فرمایا۔"

(یہاں مبدل منه اور بدل ، دونوں مرفوع ہیں۔)

-3 هٰذَا كِتَابُ اَخِيْكَ حُسَيْنٍ

"یہ کتاب ، آپ کے بھائی ، حسین کی ہے۔"

128/ (یہاں مبدل منه اور بدل ، دونوں مجرور ہیں۔)

4- قَالَتْ اُمُّ الْمُؤمِنِيْنَ عَائِشَةُ

"مومنین کی ماں ، حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔"

5- جَاءَ زَيْدٌ اَبُو عَبْدِ اللهِ

6- عَلِیٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ 7- الكَلِيمُ مُوسیٰ

8- قَالَ ابو حَفْصٍ عُمَرُ بنُ الخطاب (تینوں مرفوع ہیں)

(نوٹ: بعض علماء نے ، بدل الکل کی بعض صورتوں کو ، عطفِ بیان قرار دیا ہے۔)

ابنُ کے تینوں اعراب کے بارے میں تفصیل آگے آ رہی ہے۔

Partial Substitution بَدَلُ الْبَعْضِ

بَدَلُ الْبَعْضِ، وہ اسمِ بدل ہوتا ہے ، جو مُبْدل منه کا ، ایک حصہ یا جزو ہوتا ہے، کُلْ نہیں ہوتا۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

1- ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ﴾

مُبْدَل منه — بدل البعض

"لوگوں پر اُس گھر کا حج فرض ہے ، جو اس کی طرف راستے کی استطاعت رکھتا ہو۔" (آل عمران: 97)

پہلے عَلَى النَّاسِ کے الفاظ استعمال کیے گئے۔ اور اس کے بعد ، دوسرے لفظ مَنِ اسْتَطَاعَ میں یہ بتایا گیا کہ صرف اُن لوگوں پر حج فرض ہے ، جو استطاعت رکھتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدلِ کل نہیں ہے ؛ بلکہ بدلِ بعض ہے۔

2- ﴿ قُمِ اللَّيْلَ اِلاَّ قَلِيْلاً ، نِصْفَهٗ ﴾ (المزمل:3-2)

"کھڑے رہا کرو، رات کو، مگر کم ، اُس کا نصف۔"

(اس مثال میں نِصْفَهٗ کی ضمیر اللَّيْلَ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

3- قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فُرُوعُهَا

"درخت کاٹ دیئے گئے ، (میرا مطلب ہے) اُس کی شاخیں۔"

4- قَضَيْتُ الدَّيْنَ ثُلُثَهٗ

"میں نے قرض ادا کر دیا ، (میرا مطلب ہے) قرض کا ایک تہائی۔"

5- نَظَرْتُ اِلَى السَّفِيْنَةِ شِرَاعِهَا

"میں نے جہاز کی طرف دیکھا ، (میرا مطلب ہے) بادبان کی طرف۔"

6- تَهَدَّمَ الْبِيْعَةُ مَنَارَتُهٗ

"گرجا گر گیا ، (میرا مطلب ہے) اس کا مینار۔"

7- تَمَزَّقَ الْكِتَابُ غِلَافُهٗ

"کتاب پھٹ گئی ، (میرا مطلب ہے) اُس کی جلد۔"

(نوٹ کیجیے کہ اوپر کی تمام مثالوں میں ، اسم بدل کے ساتھ ایک ضمیر ہے، جو مبدل منه کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ Constitutional Substitution

بدل الْاِشتمال ، ایک ایسا اسمِ بدل ہے ، جو نہ تو بدل کُلّ ہے اور نہ بدل بعض۔ یعنی یہ نہ تو مبدل منه ہی ہے، اور نہ یہ مُبْدَل منه کا حصہ ہے ، بلکہ یہ ایک ایسا

اسم بدل ہوتا ہے، جس کا مُبْدَل مِنْه سے، کوئی تعلق، رشتہ یا نسبت ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

1- ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ **قِتَالٍ فِيْهِ** ﴾ (البقرة:217)

مُبْدَل منه　　بدلُ الْاِشْتِمَال

"وہ لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں، حرام مہینے کے بارے میں، اِس (ماہ) میں جنگ و قتال کے بارے میں۔"

یہاں حرام مہینے میں جنگ، حرام مہینے کا حصہ، یا جزو نہیں ہے۔ بلکہ دونوں کے درمیان ایک تعلق پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ، بَدَلُ الاشتمال کہلاتا ہے۔

2- سَمِعْتُ الشَّاعِرَ **اِنْشَادَهٗ**

"میں نے شاعر کو سنا، (میرا مطلب ہے) اُس کے نغمے۔"

3- عَجِبْتُ مِنْ خَالِدٍ **شُجَاعَتِهٖ**

میں خالد پر حیران رہ گیا (میرا مطلب ہے) اس کی بہادری اور شجاعت پر۔

4- تَضَوَّعَ الْبُسْتَانُ **اَرِيْجُهٗ**

"باغیچہ مہک گیا، (میرا مطلب ہے) اُس کی خوشبو۔"

(نوٹ کیجیے کہ اوپر کی تمام مثالوں میں بھی، اسمِ الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہے، جو مبدل منه کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

5- ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ **النَّارِ** ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴾ (البروج:5-4)

"مارے گئے گڑھے والے، (وہ گڑھا جس میں تھی) آگ ایندھن والی۔"

(اس مثال میں ضمیر محذوف ہے۔ اس کی تقدیر النَّارُ فِيْهِ ہے۔)

6- نَهی رسولُ اللهِ ﷺ :

عَنْ بَيْعِ الحَيْوَانِ بِالحَيْوَانِ نَسِيْئَةً اِثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ .

"رسول اللہ ﷺ نے جانور کے بدلے جانور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ، جب وہ بطورِ نسی ہو ، ایک کے بجائے ، دو جانور۔"

بَدَلُ الغَلَطِ Corrective Substitution

بَدَلُ الغلَط (Substitute of Blunder) ، وہ اسمِ بدل ہے ، جو قائل کے منہ سے نکل جانے والے غلط لفظ کا ، صحیح متبادل ہوتا ہے۔ گویا ، کہنے والے کو احساس ہو جاتا ہے کہ اس کے منہ سے ، ایک غلط لفظ نکل گیا ہے۔ چنانچہ وہ اِسمِ بدل کے ذریعہ ، اپنی غلطی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ اسمِ بدل ، بَدَلُ البَدَاءِ (Substitute of afterthought) بھی کہلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

قائل نے پہلے ، چار قروشوں کا ذکر کیا ، اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے کتاب تو چار ریالوں میں خریدی تھی۔ یہاں ریالات ، بَدَلُ الغَلَط ہے۔

1- اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ بِاَرْبَعَةِ قُرُوشٍ رِيَالَاتٍ

مُبْدَلُ منه — بدلُ الغلط

میں نے کتاب خریدی، چار قروش میں (غلط کہہ گیا) چار ریال میں۔

2- قَدِمَ الاميْرُ ، الوَزِيْرُ

" امیر تشریف لے آئے ، (غلط کہہ گیا) وزیر۔"

3- اَعْطِ السَّائِلَ رَغِيْفاً ، دِرْهَماً

سائل کو رغیف (روٹی) دے دو ، (غلط کہہ گیا) ایک درہم دے دو۔

بدل کی قرآنی مثالیں

4- ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنعمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ (الفاتحہ: 7-6)

"ہماری رہنمائی فرما، سیدھے راستے کی طرف،
اُن لوگوں کا راستہ، جن پر تیرا انعام ہوا۔"

5- ﴿ اِنَّكَ لَتَهْدِىْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ ﴾
مبدل منه — بدل کل
(الشوریٰ: 53-52)

"یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف، رہنمائی کر رہے ہو،
اللہ کے راستے کی طرف۔"

6- ﴿ لَعَلِّیْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ ﴾ (غافر: 37-36)

"(فرعون نے ہامان سے کہا، میرے لیے ایک بلند عمارت بنا دے)
تاکہ میں راستوں تک پہنچ سکوں، آسمانوں کے راستوں تک۔"

فعل کے بدل کی مثال

بعض اوقات اسم کے بجائے، فعل، بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ ﴾ (الفرقان: 68)
مُبْدَل منه — بدل فعل

"جو کوئی یہ کام کرے گا، وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، اُس کے

لیے مکرر عذاب ہے۔"

(اس مثال میں ، اَثَاماً اسم ہے۔اور یُضَاعَفْ فعل ہے۔)

جملے کے بدل کی مثال

بعض اوقات جملے کو ، جملے سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ | اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴾ (الشعراء: 132-133)

مُبْدَل منه — بدل جمله

"وہ کچھ تمہیں دیا ہے ، جو تم جانتے ہو ، تمہیں جانور دیے ، اولادیں دیں۔"

بدل کی کچھ اور قرآنی مثالیں

a- ﴿ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا | كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ﴾ (المائدہ: 71)

بدل البعض

"پھر وہ لوگ ، اور زیادہ اندھے اور بہرے بنتے چلے گئے ، (یعنی) ان میں سے اکثر۔"

b- ﴿ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا | لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ ﴾ (الاعراف: 75)

بدل البعض

"(انہوں نے کہا) کمزور کیے گئے لوگوں سے ، جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے۔"

c- ﴿وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ | دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ﴾ (یوسف: 20)

"آخر کار انہوں نے تھوڑی سی قیمت پر اسے بیچ ڈالا (یعنی) چند درہموں کے عوض۔"

d- ﴿ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴾ (الحاقة:13)

”پھر جب صور میں ، پھونک ماردی جائے گی ، (یعنی) ایک پھونک“

e- ﴿ دُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴾ (الحاقة:14)

”(زمین اور پہاڑوں کو) بالکل ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا ، صرف ایک چوٹ میں۔“

f- ﴿ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآئِيْ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ﴾ (یوسف:12)

”اور میں نے پیروی کی، اپنے بزرگوں کے طریقے کی، ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی“۔

g- ﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴾ (الفجر:7-6)

”تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ، کیا برتاؤ کیا؟ عاد کے ساتھ ،

(یعنی) اِرَم ، اونچے ستونوں والوں کے ساتھ۔“

h- ﴿ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا ﴾ (الانبیاء:31)

”اور ہم نے ، اِس میں کشادگی پیدا کر دی (یعنی) راستے بنا دیئے۔“

i- ﴿ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ ﴾ (الرعد:23-22)

”انہی لوگوں کے لیے آخرت کا گھر ہے ، (یعنی) باغ ہمیشگی کے۔“

j- ﴿ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴾ (التوبة:70)

”کیا ان لوگوں کو اپنے پیش رووں کی تاریخ نہیں پہنچی ؟

نوحؑ کی قوم اور عاد و ثمود کی۔“ (تاریخ)

k- ﴿ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ﴾ (ابراھیم:24)

”اللہ نے دی ایک مثال (یعنی) کلمۂ طیبہ کی (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے ایک

اچھی ذات کا درخت۔“

l- ﴿ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَاباً
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ ﴾ (النباء: 37-36)

"جزا اور کافی انعام ، تمہارے رب کی طرف سے ، اس نہایت مہربان خدا کی طرف سے ، جو زمین اور آسمانوں کا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے ، رحمٰن کی طرف سے۔"

m- ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِي جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴾ (الدخان: 52- 51)

"خدا پرست لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں۔"

n- ﴿ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوا شِيَعاً ﴾ (الروم: 32-31)

"اور نماز قائم کرو ، اور نہ ہو جاؤ! ان مشرکین میں سے ، ان لوگوں میں سے ، جنہوں نے اپنا اپنا دین ، الگ بنا لیا ہے ، اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔"

o- ﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحاً فَاُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئاً جَنَّاتِ عَدْنِ نِ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ﴾

"البتہ جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل اختیار کر لیں ، وہ جنت میں داخل ہوں گے ، اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہو گی۔ ان کے لیے ، ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں ، جن کا رحمان نے ، اپنے بندوں سے درپردہ وعدہ کر رکھا ہے۔" (مریم: 60-61)

ابْنُ کے تین اعراب

احادیث کی اسناد میں ابنُ کا استعمال بہت عام ہے۔ ابنُ کے بعد کا اسم ، بطورِ مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ ابنُ کے تینوں اعراب کی ایک ایک مثال ملاحظہ فرمایئے۔

1- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہاں موسیٰ بھی مرفوع ہے اور اس کا بدل ، ابنُ اسماعیل بھی۔ اسی طرح سعید بھی مرفوع ہے اور اس کا بدل ، ابنُ جبیرٍ بھی۔ البتہ عَنْ کی وجہ سے آخری ابن مجرور ہے۔ ابن کے بعد آنے والے تمام مضاف الیہ مجرور ہیں۔

2- حَدَّثَنَا ابو اليمَان قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ یہ مرفوع ہے۔

اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ یہ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔

3- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحيى بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ (پہلا مرفوع دوسرا مجرور)

قَالَ حَدَّثَنَا أُبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ (پہلا مرفوع دوسرا مجرور)

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سبق نمبر: 148

عطفِ بیان Explication

-1 عطفِ بیان ، دوسرا تابع اسم ہے ، جو متبوع کی پیروی کرتا ہے۔

-2 عطفِ بیان ، وہ تابع اسم ہے ، جو صفت بھی نہ ہو اور جو اپنے متبوع کی وضاحت بھی کرتا ہو۔ عطفِ بیان ، کے تین (3) مقاصد ہوتے ہیں :

-a متبوع کی وضاحت اور تبیین

-b متبوع کی تخصیص

-c متبوع سے ابہام کا ازالہ اور تحدید

-1 عطفِ بیان برائے وضاحت

متبوع کی وضاحت اور تبیین کی مثال ملاحظہ فرمائیے :

﴿ و إلىٰ عادٍ أخاهُمْ هُوداً ﴾ (ھود: 50)

متبوع — عطفِ بیان برائے وضاحت

"اور ہم نے (بھیجا) قومِ عاد کی طرف ، ان کے بھائی ہود کو۔"

(بعض علماء نے عطفِ بیان کو ، بدلِ کُل قرار دیا ہے۔)

2- عطفِ بیان برائے تخصیص

بعض اوقات عطفِ بیان ، تخصیص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے:

پہلے کَفَّارَۃٌ" کا لفظ استعمال کیا گیا۔ جو عام تھا ، جس سے ثابت ہوا کہ کفارہ ضروری ہے۔ پھر اس کے بعد ، اس کا تابع طَعَامُ مَسَاکِیْنَ استعمال کیا گیا۔ جو عام کو خاص کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ یہ کفارہ ، چند مسکینوں کا کھانا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسَاکِیْنَ ﴾ (المائدہ:95)

متبوع — تابع برائے تخصیص

"(احرام کی حالت میں شکار پر) کفارہ ہے، چند مسکینوں کا کھانا۔"

b- ﴿ وَ یُسْقٰی مِنْ مَّاءٍ صَدِیْدٍ ﴾ (ابراھیم:16)

متبوع — تابع برائے تخصیص

"اور اس کو پانی پلایا جائے گا ، پیپ۔"

(واضح ہو کہ یہاں تابع ، متبوع کی صفت نہیں ہے۔ بلکہ تخصیص ہے ، یعنی ایک خاص قسم کا مائع (Liquid)

نوٹ : بعض علماء کے نزدیک صَدِیْد ، عطفِ بیان نہیں بلکہ صفت ہے۔

3- عطفِ بیان برائے اِزالۂ وہم

بعض اوقات عطفِ بیان ، وہم دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل آیت پر غور کیجیے :

a- ﴿قَالُوا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ مُوسٰى وَ هَارُوْنَ﴾

متبوع — عطف بیان برائے اِزالۂ وهم

(الاعراف :122)

" جادوگروں نے کہا : " ہم کائنات کے رب پر ایمان لائے ،
موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔ "

جب جادوگروں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے ، تو یہ غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ رب سے مراد ، فرعون ہے ، کیونکہ فرعون نے رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ عطفِ بیان سے واضح ہو گیا کہ جادوگر ، فرعون پر نہیں ، بلکہ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے تھے۔

b- ﴿يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ﴾ (نور :35)

متبوع — عطف بیان برائے اِزالۂ وهم

" وہ چراغ ، ایک مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے ،
زیتون (کے درخت کے تیل) سے۔ "

بدلِ اور عطف بیان کا فرق

بدل اور عطف بیان میں فرق بہت مشکل ہے ، پورا فرق قائل کی مراد معلوم کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے ، اگر ترکیب یا معنی میں کوئی فساد نہ پیدا ہو تو عطف بیان کو بدل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

عطفِ بیان کی مثالیں

1- ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ﴾ (المائدہ: 97)

"اللہ تعالیٰ نے کعبے کو، (یعنی) بیت حرام کو (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا۔"

2- ﴿حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللّٰهِ﴾ (البینۃ: 2-1)

"جب تک ان کے پاس دلیل روشن نہ آجائے (یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول۔"

3- ﴿سَآتِيْكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ﴾

(النمل: 7)

میں ابھی ، یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں ، یا آگ (یعنی) انگارہ چُن لاتا ہوں ، تاکہ تم لوگ گرم ہو سکو۔"

سبق نمبر :149

تاکید Confirmation

-1 اسمِ تاکید تیسرا تابع ہے ، یہ اپنے متبوع کو مؤکد کرتا ہے۔

-2 تاکید کا مقصد ، کلام میں زور پیدا کرنا اور سننے والوں کو اطمینان دلانا ہوتا ہے۔
اسمِ تاکید ، سامع کے وہم اور شک کو رفع کرتا ہے۔

-3 تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ تاکید لفظی اور تاکید معنوی

-4 کسی اسم ، فعل ، حرف یا جملے کا اعادہ ، تاکیدِ لفظی کہلاتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَلْقَارِعَةُ o مَا الْقَارِعَةُ o ﴾ (القارعۃ:1-2)

"عظیم حادثہ۔ کیا ہے وہ عظیم حادثہ۔"

-5 جس کی تاکید کی جائے ، اسے مُؤَکَّد کہتے ہیں۔ اسم موکد کے بعد ، اسم تاکید استعمال کیا جاتا ہے۔ ذیل کی مثال میں ، اَلْاَمْرَ اسم مُؤکد ہے اور کُلَّهٗ تاکید ہے۔

﴿ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ﴾ (آل عمران:154)

متبوع موکد تابع تاکید

"آپ کہہ دیجیے کہ اختیارات ، سارے کے سارے ، اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔"

-6 اسمِ تاکید کا اعراب بھی ، متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال میں ، اَلْاَمْرَ اور كُلَّهٗ دونوں منصوب ہیں۔

-7 توکید کے الفاظ کے ساتھ ، ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ اوپر کی مثال میں ، كُلَّهٗ کی ضمیر ہٗ ، الامر کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

8- تاکیدِ معنوی کے لیے ، درج ذیل الفاظ ، بطورِ تابع استعمال کیے جاتے ہیں۔

نَفْس" ، عَیْن" ، کُل" ، جَمِیْع" ، کِلاَ ،

کِلْتَا ، اَجْمَعُ ، اَکْتَعُ ، اَبْصَعُ ، اَبْتَعُ

9- نَفْس" اور عَیْن" سے اسمِ مثنیٰ کی تاکید ، جمع کے الفاظ اَعْیُنُ اور اَنْفُسُ سے کی جاتی ہے۔ جیسے :

جَاءَ الرَّجُلَانِ اَنْفُسُهُمَا وہ دو(2) آدمی خود آئے۔

جَاءَ الرَّجُلَانِ اَعْیُنُهُمَا وہ دو (2) آدمی خود آئے۔

10- تاکید کے لیے ، اسماء کے علاوہ ، حروف اِنَّ ، اَنَّ ، لامِ ابتداء ، حروفِ زائدہ ، قد ، حروفِ تنبیہ ، حروفِ قسم اور اِمَّا شرطیہ وغیرہ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ حروفِ تاکید جملے کے آغاز میں استعمال کیے جاتے ہیں جبکہ اسماء آخر میں۔

اسم سے تاکیدِ "لفظی" Verbal Corroboration

11- بعض اوقات ، اسم کا اعادہ کر کے ، تاکیدِ لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿ کَلاَّ اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا ﴾ (الفجر : 21)

"ہرگز نہیں ، جب زمین ، پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگزار بنا دی جائے گی۔"

b- رَاَیْتُ التِّمْسَاحَ التِّمْسَاحَ

"میں نے دیکھا ، مگرمچھ ، مگرمچھ۔"

ضمیر سے تاکید لفظی

12- بعض اوقات اسمِ ضمیر کا اِعادہ کر کے ، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ﴾ (المائدۃ : 117)

"(قیامت کے دن ، حضرت عیسیٰؑ ، اللہ تعالیٰ سے کہیں گے)

جب تو نے مجھے واپس بلا لیا تو ان لوگوں پر ، تو ہی تو نگران تھا۔"

(اس مثال میں ، کُنْتَ ضمیر متصل ہے ، اور اَنْتَ ضمیر منفصل ہے اور تاکید ہے۔)

b- اِیَّاكَ اِیَّاكَ وَالنَّمِيْمَةَ

"بچیے ! بچیے ! چغلی سے۔"

(اس مثال میں ، اِیَّاكَ ضمیر منصوب منفصل ہے۔ تاکید کے لیے دوبارہ آئی ہے۔)

اسم الفعل سے تاکید لفظی

13- بعض اوقات اسمائے افعال کے اعادے سے ، تاکیدِ لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴾ (المؤمنون:36)

" بعید ، بالکل بعید ، یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔"

b- حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الإِهْمَالِ

" بچو ! بچو ! وقت ضائع کرنے سے۔"

فعل سے تاکید لفظی

14- بعض اوقات فعل کے اعادے سے ، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَاتَّقُوا الَّذِیْ اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ﴾ (الشعراء : 132-133)

”ڈرو اس سے ، جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ، جو تم جانتے ہو ،

جس نے تمہیں جانور دیے ، اولادیں دیں۔“

b- طَهَرَ طَهَرَ الْهِلَالُ یا ثَبَتَ ثَبَتَ الْهِلَالُ

”نظر آگیا ، نظر آگیا ، نیا چاند۔“

c- جَاءَ جَاءَ اَبُوْنَا

”آگئے ، آگئے ، ہمارے ابا جان۔“

جملے سے تاکید

15- بعض اوقات پورے جملے کا اعادہ کر کے تاکید کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ o ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ o﴾ (النبا : 4-5)

”ہرگز نہیں ، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے ،

ہاں ، ہرگز نہیں ، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے۔“

b- قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

”یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے ، یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے۔“

-c اَنْتَ الْمَلُوْمُ ، اَنْتَ الْمَلُوْمُ

"آپ ہی قابلِ ملامت ہیں ، آپ ہی قابلِ ملامت ہیں۔"

-d ﴿ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ﴾ (القیامة:34-35)

"یہ روش تیرے لیے ہی سزاوار ہے ، اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔

ہاں، یہ روش تیرے لیے ہی سزا وار ہے ، اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔"

حروف سے تاکید لفظی

-16 بعض اوقات حروف کے اعادے سے بھی ، تاکیدِ لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

-a نَعَمْ ! نَعَمْ ! هٰذَا وَلَدِي

"ہاں ! ہاں ! یہ میرا بیٹا ہے۔"

-b اَجَلْ ! اَجَلْ ! سَيَلْقَى الْجَانِي جَزَاءَهٗ

"ہاں ! ہاں ! بہت جلد مجرم سزا پا کر رہے گا۔"

-c رُبَمَا رُبَمَا يُمْطِرُ

ممکن ہے ، ممکن ہے (شاید ، شاید) بارش ہو۔

-d لَا ، لَا اَخُوْنُ الْعَهْدَ

"نہیں ، میں معاہدے میں خیانت نہیں کروں گا۔"

مُتَرَادِف اسم سے تاکیدِ لفظی

17- بعض اوقات تاکید کے لیے ، اُسی لفظ کے اِعادے کے بجائے ، اُس لفظ کا مترادف لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَنْتَ بِالخَيْرِ حَقِيْقٌ" قَمِينٌ"

" آپ ٹھیک ٹھاک ہیں ، ہونا بھی چاہیے، ہونا بھی چاہیے۔"

(یہاں ان دونوں لفظوں "حَقِيْقٌ" اور "قَمِينٌ" کا مطلب ایک ہی ہے ، موزوں یہی ہے ، مناسب ترین یہی ہے۔)

اَفعال کی تاکید

18- افعال کی تاکید ، نونِ ساکن یا نونِ مشدَّد سے کی جاتی ہے۔ یہ آپ پہلے ، جلد اوّل کے سبق نمبر 113, 114 اور 116 میں پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

a- نون ساکن سے : ﴿ لَنَسْفَعَنْ بِالنَّاصِيَةِ ﴾ (العلق :15)

"ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔"

b- نون مُشَدَّد سے : ﴿ لَنَكُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِينَ ﴾ (الاعراف:23)

"تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔"

تقویتِ تاکید

19- بعض اوقات ، تاکید کی تقویت کے لیے ، ایک اور لفظ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جس سے تاکید مزید ہو جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

﴿فَسَجَدَ الْمَلٰۤئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾ (الحجر: 30)

اسمِ مؤکد — تاکید — تقویتِ تاکید

"چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ، ساروں نے۔"

تاکید کے مقاصد

تاکید کے مقاصد بہت ہیں۔ یہاں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1- کسی چیز کا اِثبات اور اس کی توضیح۔ جیسے:

جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ آگیا زید ! زید !

(یہاں زید سے تاکید اس لیے کی گئی ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ واقعی زید آگیا ہے۔)

2- مجاز کے توَھُّمْ کو دور کرنا۔ جیسے:

ذَهَبْتُ اَنَا یا ذَهَبْتُ بِنَفْسِي میں خود گیا۔

یعنی یہاں ذَهَبْتُ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور (مجاز) نہیں گیا ، بلکہ میں خود گیا ، بِنَفْسِي کی تاکید سے یہ وہم دور ہو گیا۔

3- عدم شمول کے توَھُّمْ کو دور کرنا ، یعنی یہ وہم دور کرنا کہ اس حکم میں سب کی شمولیت نہیں ہوئی ہے۔ جیسے:

جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ

آمد کے عمل میں ، پوری قوم شریک ہے (بلا استثناء)۔

4- سہو کے توہُّم کو دور کرنا۔

یعنی یہ بتانا کہ یہ بات ، یوں ہی غلطی سے میری زبان سے نہیں نکل گئی ہے ، بلکہ میں پورے شعور کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ جیسے :

نَعَمْ نَعَمْ هٰذَا وَلَدِي

"ہاں ! ہاں ! یہ میرا بیٹا ہے۔"

ضمیر متصل کی ، ضمیرِ منفصل سے تاکید کی مثالیں

بعض اوقات ، ضمیر متصل کی تاکید کے لیے ، ایک اور اضافی ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

فعل کے ساتھ ضمیر متصل موجود ہے ، لیکن تاکید کے لیے ایک اور ضمیر منفصل لائی گئی ہے۔

a- قُمْتُ اَنَا بِالْوَاجِبِ

"میں خود ، ضروری کاموں میں مشغول رہا۔"

b- مَا رَاٰكَ اَنْتَ اَحَدٌ

"تجھے ہی تو ، کسی نے نہیں دیکھا۔"

c- سَلَّمْتُ عَلَيْهِ هُوَ

"میں نے ، اسی کو ، سلام کیا تھا۔"

d- اُسْرِجُ اَنَا الْفَرَسَ

"میں خود ، گھوڑے پر زین کستا ہوں۔"

e- إِفْتَحْ أَنْتَ النَّافِذَةَ

"تم ہی کھڑکی کھول دو۔"

f- فَرِيْدُ قَرَأَ هُوَ الكِتَابَ

"فرید نے ہی کتاب پڑھی۔"

g- ﴿ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ﴾ (المائدة : 117)

"(حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کہیں گے) چنانچہ جب تو نے مجھے واپس بلا لیا، تو ان کافروں پر، تو ہی تو نگہبان و نگراں تھا۔"

تاکیدِ لفظی کی قرآنی مثالیں

a- ﴿ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴾ (الفجر : 22)

"اور تمہارا رب جلوہ فرما ہو گا، اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے۔"

b- ﴿ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا ﴾ (المزمل :20)

"جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔"

تاکیدِ معنوی کی قرآنی مثالیں

تاکیدِ معنوی کے لیے مخصوص الفاظ جیسے کُلّ" ، کِلتا ، کِلاھُمَا وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

کُلّ"

﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ (البقرۃ: 31)

"اور (اس کے بعد) اللہ نے آدم کو ، ساری چیزوں کے نام سکھائے۔"

کِلْتَا

﴿كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا﴾ (الکھف: 33)

"دونوں ہی باغ ، خوب پھلے پھولے اور بار آور ہوئے۔"

کِلاھُمَا

﴿اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ﴾ (الاسراء: 23)

"ان میں سے کوئی ایک ، یا دونوں ہی ، بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو۔"

جَمِيْعٌ

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا﴾ (آل عمران: 103)

"تم لوگ ، سب مل کر ، اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔"

اَجْمَعُوْنَ

a- ﴿فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ﴾ (الشعراء: 95-94)

"پھر وہ معبود اور یہ بہکے ہوئے لوگ ، اور ابلیس کے لشکر ، سب کے سب ، اس (جہنّم) میں اوپر تلے دھکیل دیے جائیں گے۔"

b- ﴿لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾ (الاعراف: 18)

"(اللہ نے ابلیس سے کہا) تجھ سمیت ، ان سب سے جہنم کو ، بھر دوں گا۔"

c- ﴿ لَاُغْوِيَنَّ هُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾ (الحجر: 39)

"ابلیس نے کہا : ان سب کو بہکا دوں گا۔"

نَفْسٌ

a- حَادَثَنِي الْوَزِيْرُ نَفْسُهٗ

"مجھ سے ، وزیر نے خود گفتگو کی۔"

b- قَامَا هُمَا اَنْفُسُهُمَا

"وہ دونوں ، خود اٹھ کھڑے ہوئے۔"

c- ﴿وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْآ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾ (الاعراف: 160)

"(مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا)، تو ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔"

"عَیْن"

قَابَلْتُ الرَّئِیْسَ عَیْنَهُ

"میں نے، خود صدر صاحب سے بات کی تھی۔"

لفظی اور معنوی تاکید کا فرق

توکید کی قسم	توکید	مُؤکَّد
معنوی توکید	کُلِّھَا	کَذَّبُوا بِاٰیَاتِنَا
توکیدِ لفظی	مَا الحَاقَّةُ	اَلحَاقَّةُ
تاکید معنوی	اَجْمَعِینَ	وَ أْتُونِي بِأَهْلِكُمْ
توکید لفظی	اَمْهِلْهُمْ رُوَیْداً	فَمَهِّلِ الکَافِرِیْنَ

سبق نمبر :150

عطفِ نَسْق Co-ordination

-1 عطفِ نسق ، چوتھا تابع ہے۔ یہ بھی متبوع کی پیروی کرتا ہے۔ معطوف ، حکم میں معطوف علیہ کا تابع ہوتا ہے۔ چونکہ اسکے ذریعے ، دو کلموں یا دو جملوں کو ملایا جاتا ہے ، اس لیے اس کو عطفِ نسق کہتے ہیں۔ اسے عطفِ نسق اس لیے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کلام کے مختلف حصوں کو مربوط کرتا ہے۔ نَسْق کے لفظی معنی ، تو موتی پرونے کے ہیں ، لیکن نسقِ کلام سے مراد ، ترتیب کلام ہے۔

-2 پہلے جملے یا کلمے کو معطوف علیہ ، اور دوسرے جملے یا کلمے کو معطوف کہتے ہیں۔

-3 عطفِ نسق بھی ، متبوع ہی کا اعراب رکھتا ہے۔ جیسے :

-a نَضِجَ الْخَوخُ وَالعِنَبُ (یہاں دونوں مرفوع ہیں) آڑو اور انگور پک گئے۔

-b اَكَلْتُ الْخَوخَ وَالعِنَبَ (یہاں دونوں منصوب ہیں)

-c هٰذِهِ اَشْجَارُ الْخَوخِ وَالعِنَبِ (یہاں دونوں مجرور ہیں)

-4 مندرجہ ذیل حروف سے عطف کیا جاتا ہے۔

واؤ	فاء	ثُمَّ	حتی	اَوْ	اَم	اِمَّا	بَلْ	لٰكِنْ
1	2	3	4	5	6	7	8	9

-5 جب ضمیر پر ، عطف کیا جائے تو حرفِ جر کا اعادہ ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

-a صَلُّوا عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهِ (یہاں علیٰ دوبار استعمال کیا گیا ہے۔)

-b مَرَرْتُ بِكَ وَ بِزَيْدٍ (یہاں بِ دوبار استعمال کیا گیا ہے۔)

ضمیرِ مرفوع متصل پر تاکیدی عطف

-6 بعض اوقات ، تاکید کے لیے ضمیر منفصل کے ساتھ ، ضمیر مرفوع متصل استعمال کی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ، ضمیر مرفوع متصل کے بعد ، ایک اور ضمیر مرفوع منفصل کا لانا ، ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَاؤُكُمْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الانبیاء : 54)

"تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"

-b ﴿اُسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (البقرۃ: 35)

"تم اور تمہاری بیوی ، دونوں جنت میں رہو۔"

-7 بعض اوقات ، تابع اور متبوع کے درمیان ، کوئی دوسرا لفظ 'فاصِل' استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ﴾ (الرعد:23)

"ایسے باغ ، جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے ،
وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے ، اور ان کے نیک آباؤاجداد بھی"۔

(یہاں ضمیر ، ھَا فاصلہ ہے۔)

-8 بعض اوقات ، عاطف اور معطوف کے درمیان لاَ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَ لَآ اٰبَآؤُنَا﴾ (الانعام : 148)

"یہ مشرک لوگ (تمہاری باتوں کے جواب میں) ضرور کہیں گے کہ
"اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔"

-9 بعض اوقات ، فعل اور اسم کو عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَالمُغِيْرَاتِ صُبْحاً ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعاً ○ ﴾ (العادیات: 4-3)

اسم + فَ + فعل

"پھر صبح سویرے چھاپہ مارتے ہیں ، پھر اس موقع پر گردو غبار اڑاتے ہیں۔"

-10 بعض اوقات ، فاء کو اس کے معطوف کے ساتھ حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ ﴾ (الاعراف : 160)

"تو ہم نے موسیٰؑ کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو ، چنانچہ اس چٹان سے یکایک پھوٹ پڑے (بارہ چشمے)۔"

اس مثال میں ، فَانْبَجَسَتْ سے پہلے فَضَرَبَ (فَ + ضَرَبَ) محذوف ہے۔ یعنی اس حکم کی تعمیل میں ، حضرت موسیٰؑ نے لاٹھی ماری ، چنانچہ چشمے پھوٹ پڑے۔

-11 بعض اوقات ، معطوف علیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَ فَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحاً ؟ ﴾ (الزخرف: 5)

"اب کیا ہم ، (تم سے بیزار ہو کر) یہ درسِ نصیحت ، تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں ؟"

اس مثال میں ، اَ نُهْمِلُكُمْ محذوف ہے۔ پھر فَنَضْرِبُ ہے۔

12- اسم سے اسم کو ، اسم کو ضمیر سے ، اسم کو فعل سے اور فعل سے فعل کو عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم سے اسم کا عطف

بعض اوقات ، واؤ (وَ) کے ذریعے اسم سے اسم کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ﴾ (محمد: 21)

"(ان کی زبان پر ہے) اطاعت کا اقرار اور اچھی اچھی باتیں۔"

ضمیر سے اسم کا عطف

بعض اوقات ، واؤ (وَ) کے ذریعے ضمیر سے اسم کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ ﴾ (العنکبوت : 15)

"پھر ہم نے نوحؑ کو بچالیا اور کشتی والوں کو بھی۔"

فعل سے فعل کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے فعل سے فعل کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا ﴾ (الجاثیه : 24)

"یہ لوگ کہتے ہیں "زندگی ، بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے ، یہیں ہم مریں گے اور یہیں ہم جئیں گے۔"

جملے سے جملے کا عطف

بعض اوقات ، واؤ (وَ) کے ذریعے جملے سے جملے کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر: 9)

"اس ذکر کو ، یقیناً ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔"

﴿فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ﴾ (الحج: 78)

"بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ ، اور بہت ہی اچھا ہے ، وہ مددگار۔"

پیراگراف سے پیراگراف کا عطف

سورة الهود ایک طویل سورة ہے۔ اس میں مختلف قوموں کے حالات اور ان کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ ہر قوم کا قصہ ایک پیراگراف پر مشتمل ہے۔ پیراگراف کو جوڑنے کے لیے حرفِ عطف واؤ استعمال کیا گیا ہے۔ سورة الهود کی مندرجہ ذیل چار آیات پر غور کیجیے۔ یہ پیراگرافوں کے عطف کی مثال ہے۔

﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ﴾ (ھود: 25)

﴿وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا﴾ (ھود: 50)

﴿وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا﴾ (ھود: 61)

﴿وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾ (ھود: 84)

نیچے کی تین آیات میں ، لَقَدْ اَرْسَلْنَا کو بغرضِ ایجاز ، حذف کر دیا گیا ہے۔

حرفِ عطف وَاؤ And

1- وَاؤ کے ذریعے ، معطوف علیہ کے ثابت شدہ حکم کو ، معطوف کے لیے بھی ثابت کیا جاتا ہے۔ واؤ کے عطف میں ، اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا ، کہ کس کے لیے حکم پہلے ثابت ہے ، اور کس کے لیے بعد میں۔ یعنی واؤ مطلق جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ، واؤ دو چیزوں کے درمیان ، ترتیب (Sequence) اور تعقیب (Follow up) کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی ترتیبِ زمانی ملحوظ نہیں ہوتی۔

ذیل کی تین (3) مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحاً وَّ اِبْرَاهِيْمَ﴾ (الحدید: 26)

''ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا۔''

(اس مثال میں ، حضرت نوحؑ کا زمانہ پہلے ہے اور حضرت ابراہیمؑ کا بعد میں۔ یہاں رسالت کے حکم کو ، حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ بھی عطف کیا گیا ہے۔)

b- ﴿كَذَلِكَ يُوحِىْ عَلَيْكَ وَ إِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ (الشوریٰ: 3)

''اسی طرح (اللہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے (رسولوں) کی طرف وحی کرتا رہا ہے۔''

(اس مثال میں ، ضمیر كَ سے مراد رسول ﷺ ہیں۔ یہاں حضور ﷺ کی وحی کو ، پرانے انبیاء پر عطف کیا گیا ہے۔)

c- ﴿ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَصْحَابَ السَّفِیْنَةِ ﴾ (العنکبوت:15)

''پھر نوحؑ اور کشتی والوں کو ہم نے بچالیا۔''

(اس مثال میں ، نجات کے عمل کو ، حضرتِ نوحؑ اور کشتی والوں پر عطف کیا گیا ہے، جو ہم زمان ہیں۔)

حرفِ عطف الفاء And , Then

1- حرف فاء کو، ترتیب و تعقیب کے لیے (Sequence & Followup)، استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی جو بات معطوف علیہ کے لیے ، پہلے ثابت کی گئی ہے ، وہی بات ، 'فوراً' معطوف کے لیے ثابت کی جاتی ہے۔ جیسے :

﴿ ثُمَّ أَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴾ (عبس: 21)

''پھر اُسے موت دی ، اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔''

2- بعض اوقات فاء ، سبب (Causality) کے معنی دیتا ہے، جب معطوف ، کوئی جملہ ہو۔ جیسے :

﴿ فَوَكَزَهٗ مُوسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ ﴾ (القصص: 15)

تو موسیٰؑ نے اُس کو ایک گھونسا مارا ، جس کے نتیجے میں، اس کا کام تمام کر دیا۔

(اس مثال میں ، فَ کے بعد ، قَضٰی جملہٗ فعلیہ ہے۔)

نوٹ کیجیے کہ یہاں فَ کا ترجمہ ، 'جس کے نتیجے میں' کیا گیا ہے۔

3- بعض اوقات فاء ، حال کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿أَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحَ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً﴾

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟" (الحج: 63)

4- بعض اوقات جب فاء کے ذریعے عطف ہو ، اور معطوف علیہ کے بعد معطوف کا حکم ثابت نہ ہو تو ایسی صورتوں میں کوئی کلمہ محذوف سمجھا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتاً ﴾ (الاعراف: 4)

"اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا ، اور پھر ان پر ہمارا عذاب ، اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

اس کا مطلب ہے (اَرَدْنَا اِهْلَاكَهَا) فَجَآءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتاً

"(ہم نے اسے ہلاک کرنا چاہا) اور پھر ان پر ہمارا عذاب ، اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

b- ﴿وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى فَجَعَلَهٗ غُثَاءً اَحْوٰى ﴾(الاعلیٰ: 4-5)

"اور جس نے نباتات اگائیں ، پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔"

اس مثال میں فاء کا مطلب ہے "فَمَضَتْ مُدَّةٌ" (پھر ایک طویل عرصہ گذرا)۔

ثُمَّ Afterwards

ثُمَّ بھی حرفِ عطف ہے۔ ثُمَّ کا استعمال ، ترتیب (Sequence) اور تراخی (Time gap) (طویل مدت) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے۔ جیسے :

-1 ﴿ اَللّٰہُ یَبْدَؤُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴾(الروم: 11)
1 2 3

"اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے ، پھر وہی اس کا اِعادہ کرے گا ، پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔"

اِس مثال میں ، تخلیق کی ابتداء اور اس کے اعادے اور قیامت کے دن رجوع کو ثُمَّ سے عطف کیا گیا ہے۔ ان تینوں چیزوں کے درمیان ترتیب بھی موجود ہے اور تراخی بھی۔ یہ تراخی (Time Gap) 'قلیل مدت' کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور 'طویل مدت' کے لیے بھی۔ طویل کی مثال گزر چکی ہے۔ 'قلیل مدت' کی مثال ملاحظہ فرمایئے۔

-2 ﴿ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴾ (عبس: 26-25)

"ہم نے خوب پانی لنڈھایا ، پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا۔"

حَتّٰی Even

حَتّٰی ، اسمِ ظاہر کے عطف کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ تاکہ کسی چیز کی غایت ، انتہاء اور بلندی ، ثابت کی جا سکے۔

غایت کے اظہار میں ، کبھی بلندی مقصود ہوتی ہے اور کبھی پستی۔

دونوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔ تفصیلات سبق نمبر **242** میں ہیں۔

a- مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى الأَنْبِيَاءُ

"لوگ مرتے رہے ہیں، چاہے وہ انبیاء ہی کیوں نہ ہوں۔"

(اس مثال میں، بڑے سے بڑے آدمی کے لیے موت کو ثابت کیا گیا ہے۔)

b- اَلمُؤْمِنُ يُجْزٰى بِالحَسَنَاتِ حَتّٰى مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

"مومن کو نیکیوں کا صلہ دیا جاتا ہے، چاہے وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں۔"

اس مثال میں، چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے لیے حَتّٰى استعمال کیا گیا ہے۔

اَوْ Or

اَوْ بھی حرفِ عطف ہے، اَوْ کو طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ **تَخْيِير شك، تفريق، ابهام ممانعت** وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ہر مثال پر اچھی طرح غور کیجیے۔

1- اَوْ برائے تَخْيِير **(Option)** کی مثالیں:

a- ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضاً اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ (البقرة: **196**)

"مگر جو شخص مریض ہو، یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس بنا پر اپنا سر منڈوا لے)، تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر 'روزے رکھے' یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔"

b- تَزَوَّجْ هِنْداً | أو | أُخْتَهَا

"ہند سے شادی کرلو ، یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔"

(اس مثال میں تَزَوَّجْ طلب ہے)

2- اَوْ برائے اِبَاحَت (Lawful) کی مثالیں :

a- ﴿فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ | اَوْ | اَشَدُّ قَسْوَةً﴾ (البقرة:74)

"پتھروں کی طرح سخت ، یا پھر سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔"

اس مثال میں ، تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اباحت ہے۔ یعنی ان منافقین کو ، کسی ایک سے ، تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ دونوں جائز ہیں۔

b- إِصْحَبْ حَمِيْداً | اَوْ | رَشِيْداً

"حمید کی صحبت اختیار کرلو ، یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔"

(اس مثال میں إِصْحَبْ طلب ہے)

3- اَوْ برائے شَكْ کی مثال (Doubt) :

﴿لَبِثْنَا يَوْماً | أَوْ | بَعْضَ يَوْمٍ﴾ (الكهف: 19)

"شاید ہم دن بھر ، یا پھر ، اس سے کچھ کم ، رہے ہوں گے۔"

4- اَوْ برائے تَفْرِيق کی مثال (Seperation) :

﴿وَقَالُوا كُونُوْا هُوداً | أَوْ | نَصٰرى تَهْتَدُوْا﴾ (البقرة: 135)

"یہودی کہتے ہیں : "یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے۔" یا پھر عیسائی کہتے ہیں : "عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی۔" (یعنی ہر دو اپنی اپنی طرف بلارہے ہیں ، اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔)

5- اَوْ برائے اِبْہام (Ambiguity) کی مثال :

﴿ وَاِنَّا اَوْاِیَّاکُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴾ (سبا: 24)

"اب لا محالہ ، ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے ، یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔" (یعنی بات مبہم اور غیر واضح ہے)

6- اَوْ برائے ممانعت کی مثال :(فعل نہی کے بعد)

﴿ وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِماً اَوْ کَفُوراً ﴾ (الدھر: 24)

"اور ان لوگوں میں سے نہ تو آثم (بد عمل) کی اطاعت کرو ! اور نہ منکرِ حق کی (بات مانو)" (یعنی دونوں کی اطاعت ممنوع ہے۔)

7- اَوْ برائے تقسیم (Classification) :

اَلْکَلِمَةُ اسم" اَوْ فِعْل" اَوْ حَرْف"

"الفاظ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم یا فعل یا حرف۔"

8- اَوْ بمعنی اِلیٰ (تک) :

لَأَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ اَوْ اُدْرِكَ الْمُنٰی

" میں اپنی آرزوؤں کی تکمیل تک ، ضرور بہ ضرور مشکلات کا مقابلہ کروں گا۔"

9- اَوْ بمعنی اِلاَّ :

جیسے : لَأُعَاقِبَنَّهُ اَوْ يُطِيعَ اَمْرِی

"میں اس کا پیچھا کروں گا ، یا پھر ، اس کو میری بات ماننی پڑے گی۔"

10- اَوْ بمعنیٰ أمْ یا بَلْ کی مثال(Rather) :

یہ اَوْ اِضراب کے لیے استعمال ہوتا ہے اور مضمون کا رخ پھیر دیتا ہے۔

﴿وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ﴾ (الصافات:147)

"اس کے بعد ہم نے اُسے (یعنی یونسؑ کو) ایک لاکھ ، بلکہ اس سے بھی زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔" (یہاں اَوْ کا ترجمہ بلکہ کیا گیا ہے)

اَمْ Or

اَمْ بھی حرف عطف ہے ، اس کی دو قسمیں ہیں۔ اُم مُتَّصِلَه اور اَمْ مُنْقَطِعَه

اَمْ مُتَّصِلَه

اَمْ مُتَّصِلَه سے پہلے ، ہمزہ آتا ہے۔ ہمزۂ استفہام کے بعد ، مُعَادَلَه (یعنی برابری) کے لیے استعمال ہوتا ہے اور دو چیزوں میں سے ایک چیز کی تعیین مطلوب ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿ أ قَرِيْبٌ" اَمْ بَعِيْدٌ" مَا تُوْعَدُوْنَ﴾ (الانبياء:109)

1- اَمْ ، دو فعلیہ جملوں کے درمیان استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ أ أَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لاَ يُؤْمِنُوْنَ﴾ (البقرة:6)

جملۂ فعلیه — جملۂ فعلیه

"ان کے لیے یکساں ہے ، خواہ تم خبردار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں۔"

2- اَمْ جملۂ فعلیہ اور جملۂ اسمیہ کے درمیان بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ | أَمْ | أَنْتُمْ صَامِتُونَ﴾ (الاعراف:193)

جملۂ فعلیہ — جملۂ اسمیہ

"دونوں صورتوں میں، تمہارے لیے یکساں ہی ہے،
خواہ، تم انہیں پکارو، یا پھر خاموش رہو۔"

3- بعض اوقات أَمْ سے پہلے، تعیین کے لیے، ھمزہ (أ) استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تَسْوِيه یعنی دو چیزوں کے درمیان، برابری کے لیے آتا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ دونوں باتیں برابر ہیں۔ جیسے :

a- ﴿سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا | أَمْ | صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيصٍ﴾
(ابراهيم : 21)

"اب تو یکساں ہے، خواہ ہم جزع فزع کریں، یا صبر، بہر حال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔"

b- ﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ | أَ | أَنْذَرْتَهُمْ | اَمْ | لَمْ تُنْذِرْهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ﴾
(البقرة:6)

"ان کے لیے یکساں ہے، خواہ تم انہیں خبردار کرو، یا نہ کرو، بہر حال وہ ماننے والے نہیں۔"

4- بعض اوقات، یہ ھمزہ (أ) اَمْ کے ساتھ، تعیین کی طلب کے لیے آتا ہے۔ جیسے :

﴿أَ أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً | أَمِ | السَّمَاءُ﴾ (النازعات: 27)

"کیا تم لوگوں کی تخلیق، زیادہ سخت کام ہے، یا، آسمان کی؟"

5- بعض صورتوں میں اَمْ کا مفہوم ، بَلْ اور تعیین ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَاِنْ أدْرِیْ | أ | قَرِیْب" | أمْ | بَعِیْد" مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴾ (الانبیاء: 109)

"اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے ، قریب ہے یا دور"

b- ﴿ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الاَعْمٰی والبَصِیْرُ | اَمْ | هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمَاتُ وَ النُّوْرُ ﴾ (الرعد: 16)

"کہو ، کیا اندھا اور آنکھوں والا ، برابر ہوا کرتا ہے؟ یا پھر (یہ بتاؤ) کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟ "

اَمْ مُنْقَطِعَه

یہ دوسری قسم کا اَمْ ہے۔ اَمْ منقطعه سے پہلے ہمزہ نہیں آتا ، بعض اوقات یہ استفہام انکاری کے لیے ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

1- ﴿ | اَمْ | لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴾ (الطُّور: 39)

"کیا اللہ کے لیے تو ہیں بیٹیاں ، اور تم لوگوں کے لیے ہیں بیٹے؟"

(یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا)

2- ﴿ | اَمْ | هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ ﴾ (الرعد: 16)

"کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟" (یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا)

Either اِمَّا

بعض اوقات اِمَّا کے ذریعے بھی ، تردیدی عطف کیا جاتا ہے۔

اِمَّا کے بعد، ایک اور اِمَّا یا اَوْ کا آنا لازمی ہے۔ اِمَّا کی کئی قسمیں ہیں۔

-1 شک Doubt کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

جَاءَنِی اِمَّا مُحَمَّدٌ وَ اِمَّا عَلِیٌّ

میرے پاس محمد آیا تھا یا علی۔"

-2 ابہام Ambiguity کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

﴿وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ اَوْ يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ﴾ (التوبہ: 106)

"کچھ دوسرے لوگ ہیں ، جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھیرا ہوا ہے ،

چاہے انہیں سزا دے ، اور چاہے ، ان پر ازسرِ نو مہربان ہو جائے۔"

-3 تخییر (OPtion) کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

﴿اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا﴾ (الکھف: 86)

"یا تو، ان کو تکلیف پہنچائے ، یا پھر ، ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔"

-4 تفصیل (Seperation) کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا﴾ (الانسان: 3)

"ہم نے اسے راستہ دکھا دیا ، خواہ شکر کرنے والا بنے ، خواہ کفر کرنے والا۔"

-5 برائے اباحت اِمَّا کے استعمال کی مثال :

تَعَلَّمْ اِمَّا رِيَاضَةً وَّ اِمَّا اَدَبًا

یا تو ورزش سیکھ لو ، یا پھر اَدَب

بَلْ Rather

-1 بَلْ بھی حرفِ عطف ہے۔

-2 بَلْ اپنے ما قبل سے اِعراض ، اور مابعد کے اثبات کے لیے، استعمال ہوتا ہے۔
بعض اوقات بَلْ ، اپنے ما قبل کا ابطال دور کرتا ہے۔

-3 بَلْ کے بعد ، حروف لاَ ، کَلاَّ اور لاَ استعمال ہوتے ہیں۔

-4 بَلْ جملے سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

-5 بعض اوقات بَلْ ، لٰکِنَّ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

-6 بعض اوقات ، اِضراب (Rectification) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
یعنی یہ کلام کو ایک رخ سے ، دوسرے رخ کی طرف پھیر دیتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ وَ قَالُوْا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴾
"یہ کہتے ہیں "رحمان اولاد رکھتا ہے۔" سبحان اللہ ، وہ (یعنی فرشتے)
تو بندے ہیں ، جنہیں عزت دی گئی ہے۔" (الانبیاء:26)
(یہاں بات ، لوگوں کے شرک سے موڑ کر ، فرشتوں کی بندگی اور
عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)

-b ﴿ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ ﴾ (المؤمنون:70)
"یا یہ ، اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ نہیں بلکہ ، وہ تو
اِن لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے۔"
(یعنی ذاتی حملے سے درگزر کر کے ، بات مقصدِ رسالت کی

طرف پھیر دی گئی ہے۔)

c- ﴿ بَلْ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ﴾

"وہ کہتے ہیں "بلکہ یہ پراگندہ خواب ہیں؛ بلکہ یہ اس کی من گھڑت ہے بلکہ یہ شخص شاعر ہے۔" (الانبیاء:4)

لٰکِنْ

بعض اوقات ، لٰکِنْ بھی بطورِ عطف استعمال ہوتا ہے ، لیکن اس کے لیے تین (3) شرطیں ہیں۔

1- لٰکِنْ سے پہلے ، حرفِ نفی یا حرفِ نہی موجود ہو اور

2- لٰکِنْ سے پہلے ، واؤ موجود نہ ہو۔ اور

3- اس کے بعد ، اسمِ مفرد ہو۔ جیسے :

a- مَا قَامَ زَيْدٌ" لٰكِنْ خَالِدٌ"

"زید کھڑا نہیں ہوا ، بلکہ خالد۔"

b- مندرجہ ذیل مثال میں، لٰکِنْ حرفِ عطف نہیں ہے، بلکہ ابتدائیہ ہے۔

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ" اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﴾

"(لوگو !) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔" (الاحزاب:40)

یہ لٰکِنْ ابتدائیہ ہے۔ اور اس سے پہلے واؤ موجود ہے۔

سبق نمبر :151

صِفَت اور مَوْصُوف

Qualificative and Qualified

1- پانچواں تابع ، وَصْف ہے ، جو اعراب میں اپنے متبوع کی پیروی کرتا ہے۔

2- متبوع کو ، موصوف اور منعوت بھی کہتے ہیں۔

تابع کو ، صفت ، وصف یا پھر نعت کہتے ہیں۔

3- صِفَت ، متبوع کی ذات کا ، یا متبوع سے متعلق کا وَصف بیان کرتی ہے۔

4- صفت یا نعت کی دو قسمیں ہیں۔ صِفَتِ حقیقی اور صِفَتِ سَبَبی

a- صفتِ حقیقی :

صفتِ حقیقی ، اپنے متبوع کی صفت بیان کرتی ہے۔ جیسے :

اَلرَّجُلُ الکَرِیْمُ "شریف آدمی"

یہاں الکَرِیْمُ ، الرَّجُلُ (آدمی) کی صفَت ہے۔

b- صفتِ سَبَبی :

صفتِ سببی ، اپنے متبوع کے متعلق کی صفت بیان کرتی ہے۔ جیسے :

اَلرَّجُلُ الکَرِیْمُ اَبُوہُ "وہ آدمی ، جس کا باپ شریف ہے۔"

یہاں الکَرِیْمُ ، الرَّجُلُ (آدمی) کی صفت نہیں ہے، بلکہ اس کے (متعلق) والد (اَبُوہُ) کی صفَت ہے۔

-5 اکثر اوقات، صفت کے لیے، اسمِ مشتق ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ صرف چند مخصوص صورتوں میں اسمِ جامد پر مشتمل صفت استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
منعوت الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾(الجمعه:1)
نعت (اسمائے مشتقه)

"اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، ہر وہ چیز، جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے۔ بادشاہ ہے، نہایت مقدس، زبردست، حکیم۔"

-6 بعض اوقات، اسمائے جامدہ بھی صِفَت یا موصوف بن جاتے ہیں۔ جیسے :

-a زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو "زید، عمرو کا بیٹا"
موصوف صفت

-b هٰذَا الرَّجُلُ "یہ آدمی"
موصوف صفت جامدہ

-c مَرَرْتُ بِزَيْدٍ هٰذَا "میں اِس زید کے ساتھ گذرا۔"
منعوت نعت (جامد، اسمِ اشارہ)

-d مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ذِي فَضْلٍ
منعوت نعت (جامد)
"میں، اس صاحبِ فضل آدمی کے ساتھ، گذرا۔"

-7 بعض اوقات، مصادر بھی صفت بن جاتے ہیں۔ جیسے :

هٰذَا رَجُلٌ عَدْلٌ "یہ صاحبِ عدل آدمی ہے۔"
منعوت نعتِ مصدر

(یہاں مصدر عَدْلٌ کو، بعض لوگوں نے، ذُو عَدْلٍ کے معنی میں،

اور بعض نے عَادِل" کے معنی میں لیا ہے۔)

8- بعض اوقات ، خبریہ جملے بھی صفت بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ، یہ اسمِ نکرہ کی صفت ہوتے ہیں ، اور ان جملوں میں ایک ضمیر ہوتی ہے ، جو موصوف کی طرف رجوع کرتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَاتَّقُوا يَوماً تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ (البقرہ: 281)

منعوت — نعت مع ضمیر

"اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو! جب کہ تم اللہ کے پاس واپس ہو گے۔"

یہاں يَوماً نکرہ ہے ، اور تُرْجَعُونَ جملۂ فعلیہ ہے۔

اس مثال میں ، فِيهِ کی ضمیر ، منعوت يَوْماً کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

بعض اوقات ، یہ ضمیر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿وَاتَّقُوا يَوْماً لاَ تَجْزِى نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْأً﴾ (البقرة: 123)

منعوت — نعت بلا ضمیر

"اور ڈرو ، اس دن سے ! جب کوئی ، کسی کے ذرا کام نہ آئے گا۔"

(اس مثال میں ، ضمیر موجود نہیں ہے ، لیکن فِيهِ کو محذوف سمجھا جائے گا۔ یعنی لاَ تَجْزِى فِيهِ)

9- بعض اوقات ، شبہ جملہ بھی صفت بن جاتا ہے۔ جیسے :

﴿بَلْ عَجِبُوا اَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ﴾ (ق:2)

منعوت — نعت (جار مجرور)

"بلکہ اِن لوگوں کو تعجب اِس بات پر ہوا ، کہ ایک خبردار کرنے والا ، خود انہی میں سے ان کے پاس آگیا۔"

-10 بعض اوقات، اسمِ منعوت کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿اَنْ أعْمَلَ سَابِغَاتٍ﴾ کا مطلب ہے اَنْ اَعْمَلَ (دُرُوعاً) سَابِغَاتٍ

محذوف منعوت نعت

"(اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ کو حکم دیا) "کہ وسیع اور کشادہ زرہیں بناؤ۔"

دِرْع" سَابِغ" مکمل اور کشادہ زِرہ کو کہتے ہیں۔ دِرْع" کی جمع دُروع" ہے۔

اس مثال میں صِفت سَابِغَاتٍ کی موصوفہ ، دُروع" (زرہیں) محذوف ہے۔

-11 بعض اوقات ، خود صفت (یعنی نعت) کو حذف کر دیا جاتا ہے ، جب سلسلۂ کلام اس کی اجازت دے۔ جیسے :

﴿ يَأخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْباً ﴾ (الكهف : 79) اس کا مطلب ہے۔

"جو ہر کشتی کو ، زبردستی چھین لیتا تھا۔" (یعنی ہر صحیح و سالم کشتی کو)۔

يأخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ (صَالِحَةٍ) غَصْباً

منعوت نعتِ محذوف

-12 نعتِ حقیقی ، مفرد بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے :

هٰذَا عَمَلٌ نَافِعٌ "یہ فائدہ بخش کام ہے۔"

منعوت نعت مفرد

-13 نعتِ حقیقی ، مرکبِ اضافی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے :

• مَضٰى يَومٌ شَدِيْدُ الحَرِّ

منعوت نعتِ مرکب

"گرمی کی شدت والا دن ، گذر گیا۔"

14- نعتِ حقیقی ، جملہ فعلیہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے :

هٰذَا عَمَلٌ يَنْفَعُ

منعوت نعت (جملۂ فعلیہ)

"یہ وہ کام ہے ، جو فائدہ دے گا۔"

15- نعتِ حقیقی ، جملۂ اسمیہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے :

مَضٰى يَومٌ حَرُّهُ شَدِيْدٌ

منعوت نعت (جملۂ اسمیہ)

"وہ دن گذر گیا ، جس کی گرمی سخت تھی۔"

نعتِ حقیقی

نعتِ حقیقی یعنی صفتِ حقیقی ، چار باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

1- اعراب میں : جیسے :

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ، أُسْوَةً حَسَنَةً ، أُسْوَةٍ حَسَنَةٍ

2- عدد میں : جیسے :

عَبْدٌ مُؤْمِنٌ ، عَبْدَانِ مُؤْمِنانِ ، عِبادٌ مُؤْمِنُونَ

3- تذکیر و تانیث میں : جیسے :

مُؤْمِنٌ كَرِيْمٌ ، مُؤْمِنَةٌ كَرِيْمَةٌ ،

4- تعریف و تنکیر میں : جیسے :

عَبْدٌ مُؤْمِنٌ ، العَبْدُ المُؤْمِنُ

نعت حقیقی کی قرآنی مثالیں

a- ﴿ إِنَّا خَلَقْنَا الإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ﴾ (الانسان:2)

منعوت — نعت حقیقی

"ہم نے انسان کو ، ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا۔"

b- ﴿ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ﴾ (القمر:20)

منعوت — نعت حقیقی

"جیسے وہ ، جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔"

c- ﴿ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴾ (الرعد:12)

"وہی ہے ، جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے۔"

d- ﴿ وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ ﴾ (الانعام:92)

"اور یہ ایک مبارک کتاب ہے ، جسے ہم نے نازل کیا ہے۔"

e- ﴿ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴾ (الرحمن:66)

"دونوں باغوں میں ، دو چشمے ، فواروں کی طرح ابلتے ہوئے۔"

نعتِ سَبَبِی

نعتِ سَبَبِی یعنی صفتِ سَبَبِی، دو(2)باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

اعراب میں اور تعریف و تنکیر میں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

1- اعراب میں مطابقت کی مثالیں :

مرفوع: ﴿هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ ﴾ (فاطر:12)

منصوب: ﴿وَالنَّخلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُهُ﴾ (الانعام:142)

مجرور: ﴿اَخرِجنا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ ، اَهْلُهَا﴾(النساء:75)

2- تعریف و تنکیر میں مطابقت کی مثالیں :

مُعرَّف: ﴿اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ ، اَهْلُهَا﴾ (النساء:75)

تنکیر : ﴿هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ﴾ (فاطر:12)

نعتِ سببی کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں ضمیر پر خصوصی توجہ فرمائیے۔

a- ﴿وَالنَّخلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُهُ﴾ (الانعام:141)

منعوت نعتِ سببی

”اور (اللہ ہی نے پیدا کئے) کھجور (کے باغات) اور کھیت ، جن سے مختلف کھانے کی چیزیں (ملتی ہیں)۔“

(یہاں أُكُلُهُ کی ضمیر ، الزَّرْعَ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

b- ﴿فأخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفاً أَلْوَانُها﴾ (فاطر : 27)

منعوت نعتِ سببی

”اور پھر اس کے ذریعہ سے ہم ، پھل نکال لاتے ہیں ، مختلف رنگوں کے۔“

(یہاں ألوانها کی ضمیر ، ثَمَرَاتٍ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

c- ﴿هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ﴾ (فاطر:12)

”یہ میٹھا ہے ، پیاس بجھانے والا ہے ، خوشگوار ہے جس کا پینا۔“

(یہاں شَرَابُہٗ کی ضمیر ، فُرَات'' کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

d- ﴿ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ ، أَهْلُهَا ﴾ (النساء:75)
''خدایا ! ہم کو اس بستی سے نکال ، جس کے باشندے ظالم ہیں۔''
(یہاں أَهْلُهَا کی ضمیر ، الْقَرْيَةِ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

نعت کے اَغراض و مقاصد

نعت یا صفت کے ، کئی اَغراض و مقاصد ہو سکتے ہیں۔ یہاں چند کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

1- توضیح کے لیے صِفت کا استعمال:

نعت سے توضیح یعنی وضاحت ، اس صورت میں ہوتی ہے، جب موصوف معرفہ ہو۔ جیسے :

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (الفاتحہ:5)
معرف موصوف نعتِ توضیح
''ہماری رہنمائی فرما ، سیدھے راستہ کی طرف۔''

2- تخصیص کے لیے صِفت کا استعمال:

صِفت سے تخصیص ، اس صورت میں ہوتی ہے ، جب موصوف نکرہ ہو۔ جیسے :

﴿وَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ﴾ (الدهر:19)
نکرہ موصوف نعتِ تخصیص
''اِن کی خدمت کے لیے ، ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے ،

جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔"

3- مَدْح کے لیے صِفت کا استعمال:

نعت یا صفت سے مدح کا کام بھی لیا جاتا ہے۔

مدح ، کسی کی تعریف کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ (الفاتحہ: 1)

موصوف — نعتِ مدح

"تمام تعریفیں ، کائنات کے رب ، اللہ کے لیے ہیں۔"

4- ذَمّ کے لیے صِفت کا استعمال:

نعت یا صفت ، ذَمّ کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔

ذَمّ ، کسی کی مذمت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے :

﴿ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ (النحل: 98)

موصوف — نعتِ ذمّ

"لہذا ، شیطانِ رجیم (دھتکارا ہوا) سے ، خدا کی پناہ مانگ لیا کرو!"

5- تَرَحُّم کے لیے صِفت کا استعمال:

رحم کے سوال کے لیے ، اپنی بے بسی ، لاچاری اور مسکینی کی صفات بیان کی جاتی ہیں۔ جیسے :

اَللّٰهُمَّ أَنَا عَبْدُكَ الْمِسْكِيْنُ

موصوف — نعتِ ترحم

"اے اللہ! میں تیرا ایک مسکین بندہ ہوں۔"

6- توکید کے لیے صِفت کا استعمال:

بعض اوقات، تاکید کے اظہار کے لیے بھی، صفت استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ﴾ (الحاقه: 13)

موصوف — نعتِ توکید

"اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی، صرف ایک پھونک۔"

7- تفصیل کے لیے صِفت کا استعمال:

بعض اوقات، تفصیل کے لیے بھی صفت کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

فِي بَيْتِنَا ضَيْفَانِ بَصْرِيٌّ وَ كُوفِيٌّ

موصوف — نعتِ تفصیل

"ہمارے گھر میں دو مہمان ہیں، ایک بصری ہے اور ایک کوفی ہے۔"

سبق نمبر :152

اِغْرَاء (Exhortation)

1- بعض اوقات ، بعض الفاظ ، منصوبی حالت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور ان منصوب اسماء کے استعمال کا مقصد ، مخاطب کو متنبہ اور خبردار کر کے ، کسی پسندیدہ کام کے لیے اُبھارنا ہوتا ہے۔

2- ایسی صورتوں میں ، اسم منصوب کا فعلِ امر محذوف ہوتا ہے۔ محذوف فعلِ امر ، عموماً اِلْزَمْ ہوتا ہے۔ اسے اِغْرَاء "(Exhortation)" کہتے ہیں۔

3- خبردار اور متنبہ کرنے والے کو مُغْرِی کہتے ہیں۔

4- اور جس شخص کو متنبہ اور خبردار کیا جائے ، اُسے مُغْرٰی کہتے ہیں۔

5- جس اچھے (محمود) کام پر ابھارنا مقصود ہو ، اُسے مُغْرٰی بِہٖ کہتے ہیں۔

مُغْرٰی بِہٖ ، منصوب اسم ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلعَزِیْمَةَ وَ الصَّبْرَ

" عزیمت ! اور صبر !"

(یعنی عزیمت اور صبر کو ، لازماً اختیار کرو)

(اس مثال میں ، فعلِ امر اِلزَم محذوف ہے۔ اَنْتَ مُغْرٰی محذوف ہے۔ اور اَلعَزِیْمَةَ وَ الصَّبْرَ ، اِغْرَاء (مُغْرٰی بِہٖ) ہے ، اور اسمائے منصوب ہیں۔)

6- اِغْرَاء میں فعل اور فاعل ، دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

اِغْرَاء کی قسمیں

-1 بعض اوقات مغریٰ بہٖ ، مفرد ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلصِّدْقَ

"سچائی پر قائم رہو !"

-2 بعض اوقات مُغْریٰ بہٖ مکرر لایا جاتا ہے۔ جیسے :

-a اَخَاكَ اَخَاكَ

"تمہارا بھائی ! تمہارا بھائی ! "(ہمیشہ اس کا ساتھ دو!)

-b اَلاِ جْتِهَا دَ اَلِا جْتِهَادَ

" کوشش ! کوشش !" (یعنی جہدِ مسلسل اور کوشش کو لازم کر لو)

یہ دراصل اَلْزِمِ الإِ جْتِهَا دَ ہے۔ (یہاں الإجتہاد مغریٰ بہٖ ہے۔)

-3 بعض اوقات مُغْریٰ بہٖ ، معطوف ہوتا ہے۔ جیسے :

-a الصِّدْقَ وَ الاِخْلَاصَ

"سچائی اور اخلاص سے ، چمٹے رہو۔"

-b اَلْمُرُوْءَةَ وَ النَّجْدَةَ

" مروت ! شرافت !" (یعنی مروّت اور شرافت کا ، دامن تھامے رہو !)

یہاں بھی ، اَلْزِمْ جو کہ فعل امر ہے ، مقدرّ ہے۔

اِغْرَاء کی قرآنی مثالیں

-1 ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلاَّ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللهِ عَلَيْكُمْ﴾
(النساء:24)

"اور وہ عورتیں بھی ، تم پر حرام ہیں ، جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں ، البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنٰی ہیں ، جو جنگ میں تمہارے ہاتھ آئیں۔ اللہ کا قانون (ہے یہ) تم پر (جس کی پابندی لازم کر دی گئی ہے)۔"

(یہاں کِتَابَ منصوب ہے ، اس کا فعل (اَلْزِموا) محذوف ہے۔)

-2 ﴿مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ﴾ (الحج:78)

"(قائم ہو جاؤ!) ، اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت (پر)۔"

(یہاں مِلَّةَ منصوب ہے ، اس کا فعل اِتَّبِعُوا یا اس سے ملتا جلتا فعل محذوف ہے۔)

-3 ﴿صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً﴾ (البقرة:138)

"اللہ کا رنگ ! (اختیار کرو!) ، اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہو گا؟"

مطلب ہے ، اِخْتَارُوا صِبْغَةَ اللهِ :

سبق نمبر :153

تَحْذِیر" Warning

-1 تَحْذِیْر کا مطلب ڈرانا ہے۔ ڈرانے والے کو مُحَذِّر ، اور جس کو ڈرایا جائے ، اسے مُحَذَّر" کہتے ہیں۔

مُحَذَّر مِنْهُ سے مراد ، وہ ناپسندیدہ اور مکروہ چیز ہے ، جس سے ڈرانا اور متنبہ کرنا مطلوب ہے ، تحذیر کو تنبیہ بھی کہا جاتا ہے۔

-2 تَحْذِیر کے لیے بھی ، اسم منصوب استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a اَلْاَسَدَ ! (اس کا مطلب ہے) اِحْذَرِ الْاَسَدَ "شیر سے بچو ! "

-b اِیَّاكَ وَ الْکَسَلَ "اپنے آپ کو سستی سے بچائے رکھو۔"

(یہ دراصل اِحْذَرِ الْکَسَلَ ہے۔ یہاں فعلِ امر اِحْذَرْ اور اس کا فاعل محذوف ہے۔)

-3 بعض اوقات تَحْذِیْر کو بھی ، تاکید کے لیے ، مکرر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلْکَسَلَ وَ الْکَسَلَ

"اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ ، اور سُستی کو اپنے سے دور رکھ۔"

یہ دراصل اِحْذَرْ نَفْسَكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْکَسَلَ مِنْكَ ہے۔

-4 اِحْذَرْ کی جگہ ، اِتَّقِ (بچے رہو) ، یا بَعِّدْ (دور کر) جیسے الفاظ بھی ، محذوف تسلیم کیے جاسکتے ہیں۔

-5 تَحْذِیْر" میں بھی ، فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں ، فعلِ امر اِحْذَرْ محذوف سمجھا جائے گا۔

1- بعض اوقات ، مُحَذَّر مِنْهُ مفرد ہوتا ہے

جیسے : الكَذِبَ "جھوٹ سے بچو۔"

2- بعض اوقات ، مُحَذَّر مِنْهُ کی تکرار کی جاتی ہے۔

جیسے : الكَذِبَ الكَذِبَ "جھوٹ سے بچو ، جھوٹ سے"

اَلْموتَ اَلْموتَ "موت سے بچو ، موت سے۔"

اَلطَّرِيقَ اَلطَّرِيقَ (اس کا مطلب ہے اِحْذِر الطَّرِيقَ)

3- بعض اوقات ، مُحَذَّر مِنْهُ معطوف ہوتا ہے۔

جیسے : الكَذِبَ والخيانةَ "جھوٹ اور خیانت سے بچو۔"

نَفْسَكَ والْأسدَ "اپنے آپ کو شیر سے بچاؤ۔"

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں ، فعلِ مضارع اَحْذِرُكَ محذوف سمجھا جائے گا۔

4- بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ ، ضمیرِ منصوب اِيَّاكَ کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے : اِيَّاكَ وَ الكَذِبَ "اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ۔"

5- بعض اوقات ، مُحَذَّر مِنْهُ مجرور استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے : اِيَّاكَ مِنَ الكَذِبِ "اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ۔"

6- بعض اوقات ، مُحَذَّر مِنْهُ مصدر مؤول کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے : اِيَّاكَ اَنْ تَكْذِبَ "اپنے آپ کو جھوٹ بولنے سے بچاؤ۔"

اَحادیث سے چند تحذیر کی مثالیں

1- اِیَّاکُمْ وَالظُّلْمَ ، فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ یَوْمِ الْقِیَامَةِ (مسند احمد)

"ظلم سے بچو! یقیناً ظلم، قیامت کے دن کے اندھیروں میں سے، ایک اندھیرا ہوگا۔"

2- اِیَّاكَ وَ الحَلُوبَ (مسلم)

"دودھ دینے والی (کو ذبح کرنے) سے بچو۔" (ورنہ بچے بھوکے مر جائیں گے)

3- اِیَّاکُمْ وَالغُلُوَّ فِیْ الدِّیْنِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالغُلُوِّ فِیْ الدِّیْنِ (احمد ، نسائی ، ابن ماجه)

"دین میں غلو (انتہاء پسندی / مبالغہ آمیزی) سے بچو! اس لیے کہ تم سے پہلے کے لوگ دین میں غلو ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔"

4- اِیَّاکُمْ وَ دَعْوَةَ المَظْلُومِ ، وَاِنْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ ، فَاِنَّهُ لَیْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (البانی الصَّحِیحة: 767)

"مظلوم کی بددعا سے بچو! چاہے بددعا، مظلوم کافر ہی کی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مظلوم کی بددعا اور اللہ عزّوجلّ کے درمیان، پردہ نہیں ہوتا۔"

5- اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِی اَصْحَابِی (مسند احمد)

"اللہ (سے ڈرو!) اللہ (سے ڈرو!) میرے صحابہؓ کے بارے میں۔"

تحذیر کی قرآنی مثال

6- ﴿فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيَاهَا﴾ (الشمس :13)

"اس پر اللہ کے رسول (صالحؑ) نے قومِ ثمود سے کہا :

خبردار ! اللہ کی اونٹنی (کو ہاتھ نہ لگانا) اور اس کے پانی پینے میں (مانع نہ ہونا)۔"

(یہاں نَاقَةَ اور سُقْيَا دونوں منصوب ہیں ، یہاں إحْذَرُوا محذوف ہے۔)

سبق نمبر : 154

اِختِصَاص (Specification)

-1 اِختِصَاص" (Specification) سے مراد، کسی بات کو ، کسی خاص فرد یا شے کے لیے مخصوص کرنا ہے۔ یہ بھی ایک اسم منصوب ہے۔

-2 اِختِصَاص" ضمیر متکلم یا ضمیر مخاطب کے کسی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ایسے موقعوں پر ، أَخُصُّ (میں مخصوص کرتا ہوں)

نَخُصُّ (ہم مخصوص کرتے ہیں)

جیسے الفاظ مقدر ہوتے ہیں۔ یعنی فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

-3 اِختِصَاص کا مقصد یا تو فخر ہوتا ہے یا پھر تواضع۔ یا پھر اضافی وضاحت۔

-4 اسمِ اختصاص ، حروفِ نداء کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا۔

-5 اسمِ اختصاص ، جملے میں (اِغراء اور تحذیر کی طرح) پہلے واقع نہیں ہوتا۔

-6 بعض اوقات ، اسمِ علم بھی منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

اَنَا خَالِداً ! حَطَّمْتُ اَصْنَامَ الجَاهِلِيَّةِ (خالد منصوب ہے)

"میں خالد ہوں ! میں نے جاہلیت کے بتوں کو کچل کر رکھ دیا۔"

-7 بعض اوقات مضاف کی صورت میں ال کے ساتھ اور ال کے بغیر آتا ہے۔ جیسے :

-a نَحْنُ بَنِي حَاتِمٍ اَصْحَابُ الكَرَمِ (بنی منصوب ہے)

"ہم حاتم کی اولاد ہیں ! سخاوت و فیاضی میں مشہور۔"

b- نَحْنُ | الجُنُودَ | نَحْمِي العَلَمَ (جنودَ منصوب ہے)

"ہم سپاہی ہیں ! جھنڈے کی حفاظت کریں گے۔"

c- نَحْنُ | العَرَبَ | نَرعَى الذِّمَمَ (العربَ منصوب ہے)

"ہم عرب ہیں ، عہدوں کا پاس کرتے ہیں۔"

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

اِختِصَاص برائے فخر

1- بِنَا نَحْنُ | الجُنُودَ | ، يُذَلُّ الأعداءُ

"ہم سپاہیوں کے ہاتھوں ہی ، دشمن ذلیل ہوتے ہیں۔"

یہ جملہ فخریہ ہے۔

2- نَحْنُ | المُسْلِمِيْنَ | (ہم ہی تو مسلمان ہیں)

یہاں الْمُسْلِمُونَ کے بجائے منصوب الْمُسْلِمِيْنَ استعمال ہوا ہے۔

اِختِصَاصِ برائے تواضع

3- اَنَا ، اَيُّهَا | العَبْدُ | ، فَقِيْرٌ اِلٰى عَفْوِ اللهِ

"میں ، یہ بندہ ، اللہ کی مغفرت کا محتاج ہے۔"

(یہاں اسمِ ضمیر محلاً مخصوص ہے ، یہاں عَبْدُ سے مراد خود متکلم ہے۔)

اِختِصَاص برائے زیادتِ بیان

-4 نَحْنُ العَرَبَ ، اَقْرَی النَّاسَ لِلضَّیْفِ

" ہم عرب ہیں ! مہمانوں کی ، اچھی خاطر تواضع کرنے والے۔"

(یہاں العَرَبُ مرفوع کے بجائے منصوب العَرَبَ ہے۔)

اِخْتِصاص کی قرآنی مثالیں

-5 ﴿ وَالمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا

وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ﴾ (البقرۃ:177)

" اور نیک وہ لوگ بھی ہیں ، جو عہد کرتے ہیں تو اسے وفا کرتے ہیں اور نیک لوگوں میں ، ہم یہاں بالخصوص ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں ، جو تنگی اور مصیبت کے وقت اور حق و باطل کی جنگ کے مواقع پر، ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔"

نوٹ کیجیے کہ یہاں معطوف علیہ وَ المُوْفُوْنَ مرفوع ہے ، لیکن اس کا معطوف وَالصّٰبِرِیْنَ منصوب ہے اور یہ منصوب برائے اِخْتِصَاصْ ہے ، یعنی برائے مدح ہے۔

یہاں مراد ، أَخُصُّ بِالذِکْرِ الصّٰبِرِیْنَ ہے یعنی

"میں خصوصیت کے ساتھ صابرین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔"

6- ﴿ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ (النساء :162)

" البتہ ان میں جو لوگ ، پختہ علم رکھنے والے ہیں، اور صاحبِ ایمان ہیں ، وہ سب اس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں ، جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی، اور (اس طرح کے ایمان لانے والے) نماز بالخصوص قائم کرتے ہیں ، زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور روزِ آخر پر سچا عقیدہ رکھتے ہیں۔"

اختصاص کی مثال حدیث سے

6- نَحْنُ مَعَاشِرَ الانبياءِ ، لَا نَرِثُ وَ لَا نُوْرَثُ (الحديث)

" ہم تو پیغمبر ہیں، نہ وارث ہوتے ہیں اور نہ ہمارے مال کا کوئی وارث ہوتا ہے۔"

(غور کیجیے کہ اس مثال میں ، مَعَاشِرَ مرفوع نہیں ، بلکہ منصوب ہے۔)

اس جگہ لفظ اَخُصُّ یا اَعْنِيْ کو مقدّر مان لیا جاتا ہے اور لفظ مَعَاشِرَ کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے یہ منصوب ہے۔

نوٹ : اِغراء ، تحذیر اور اِختصاص کے بعد ، حذف سے متعلق سبق نمبر 195 ضرور پڑھ لیجیے۔

منصوبات کی مشق

مندرجہ ذیل آیات پر غور کیجیے۔

یہاں فاعل اور فعل دونوں محذوف ہیں اور اسم منصوبی حالت میں پایا جاتا ہے۔

بتائیے کہ یہ کیوں منصوب ہیں؟ یہ اغراء کی مثال ہے؟ یا تحذیر کی؟ یا اختصاص کی؟

-1 ﴿اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعاً وَعْدَ اللهِ حَقًّا﴾ (یونس:4)

"اُسی کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے، اللہ کا وعدہ، ہے یہ، پکا۔"

-2 ﴿فَرِيْضَةً مِّنَ اللهِ﴾ (توبہ:60)

"(یہ زکوٰۃ کی آٹھ مدات ہیں) فریضہ (ہے یہ ایک)، اللہ کی طرف سے۔"

-3 ﴿رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ﴾ (الکھف:82)

"(دیوار کے نیچے خزانہ ہے، دیوار اس لیے اٹھائی گئی ہے، کہ اللہ اس نیک آدمی کے دو یتیم لڑکوں پر رحم کرنا چاہتا ہے) رحمت، تمہارے رب کی طرف سے۔"

-4 ﴿فَبُعْداً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ﴾ (المومنین:41)

"دور (ہو جا)! ظالم قوم!"

-5 ﴿سُنَّةَ اللهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ﴾ (الاحزاب:62)

"(منافقین پر لعنت ہے، یہ پکڑے جائیں گے اور قتل کیے جائیں گے) (یہ ہے) اللہ کی سنت، جو ایسے لوگوں کے معاملے میں پہلے سے چلی آ رہی ہے۔"

-6 ﴿فِطْرَتَ اللهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾ (الروم:30)

"(قائم ہو جاؤ!) اللہ کی فطرت (پر)، جس پر اس نے، انسانوں کو پیدا کیا ہے۔"

سبق نمبر :155

مَفْعُول مَعَهٗ Concomitant

-1 مفعول معہ ، وہ منصوب اسم ہے ، جو مُصَاحَبَت کے لیے ، واؤ کے بعد آتا ہے اور مَعَ (ساتھ) کا مفہوم دیتا ہے۔ یہ مُصَاحَبَت فاعل یا مفعول کے ساتھ ہوتی ہے۔

-2 مفعول معہ سے پہلے ، واؤ معیت کا ہونا ضروری ہے۔

-3 مفعول معہ ، بعض اوقات فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے

-a سِرْتُ وَ الطَّرِيقَ

"میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلتا گیا۔"

(واضح ہو کہ یہاں الطَّرِيقَ (راہ) فاعل نہیں ہے، اور وہ چلتی نہیں)

-b ماتَ سَعِيدٌ وَ طُلُوعَ الشَّمْسِ

"ادھر سعید کا دم نکلا ، اُدھر سورج طلوع ہوا۔"

(ظاہر ہے سورج مرتا نہیں ، مطلب یہ ہے کہ دونوں کام ساتھ ساتھ واقع ہوئے۔)

-4 مفعول معہ بعض اوقات ، الفاظ استفھام مَا اور كَيْفَ کے بعد آتا ہے۔

-a مَا اَنْتَ وَ السَّبَاحَةَ ؟

"آپ اور آپ کے تیرنے کی تربیت کیسے جارہی ہے ؟"

b- كَيْفَ اَنْتَ وَ الاِمْتِحانَ ؟

"آپ اور آپ کے امتحانات کیسے جا رہے ہیں؟"

c- مَا اَنْتَ وَ اَخاكَ ؟

"آپ اور آپ کے بھائی کے تعلقات کیسے ہیں؟"

5- مفعول معه ، کی تقدیم جائز نہیں ہے۔ یہ لازماً بعد میں لایا جاتا ہے۔

6- مفعول مَعَهُ جملۂ فعلیہ اور جملۂ اسمیہ دونوں کے بعد آتا ہے۔ جیسے :

a- سِرْتُ وَ الرَّصِيفَ

جملۂ فعلیہ

"میں فٹ پاتھ کو پھلانگتا گیا۔"

b- اَنَا سائِرٌ وَ الرَّصِيفَ

جملۂ اسمیہ

"میں فٹ پاتھ کے ساتھ ساتھ ، چلتا جا رہا ہوں۔"

مفعول مَعَهُ کی مثالیں

1- اِسْتَوَى الْمَاءُ وَ الْخَشْبَةَ

"پانی تھم گیا اور اس کے ساتھ لکڑی بھی۔"

2- مَشَيْتُ وَالْحَدِيقَةَ

"میں باغ کے ساتھ ساتھ ، چلتا گیا۔"

3- جَاءَ البَرْدُ وَ الطَّيَالَسَةَ

"جاڑا ، چادروں (شالوں) کے ساتھ آیا۔"

(یہاں فعل لفظی ہے اور مصاحبت ، فاعل کے ساتھ ہے۔)

4- كَفَاكَ وَ زَيْداً دِرْهَمٌ

"تمہارے اور زید کے لیے ، ایک درہم کافی ہے۔"

(یہاں فعل لفظی ہے اور مصاحبت ، مفعول کے ساتھ ہے۔)

5- سَافَرْتُ وَ اَخَاكَ

"میں نے ، اور آپ کے بھائی نے ، ساتھ ساتھ سفر کیا۔"

6- سَلَّمْنا عليه وَ اَبَاهُ

"ہم نے اس پر ، اس کے والد کے ساتھ ، سلام بھیجا۔"

7- كُنْ وَ جَارَكَ مُتَوا فِقَيْنِ

"آپ ، اپنے پڑوسی کے ساتھ ، مل جل کر رہیے۔"

8- مَا لَكَ أَيُّهَا التَاجِرُ وَ المَبَاحِثَ الفَلْسَفِيَّةَ ؟

"اے تاجر! تمہارا اور تمہاری فلسفیانہ بحثوں کا کیا حال ہے؟"

9- كَيْفَ حَالُكَ وَ الحَوَادِثَ ؟

"آپ کا اور آپ کی پریشانیوں کا کیا حال ہے؟"

10- اَ مَا تَقُومِينَ وَ اَخَاكَ ؟

"کیا آپ ، اپنے بھائی کے ساتھ نہیں اُٹھیں گی؟"

11- مَا اَنْتَ وَ اَ بَا مَعْمَرٍ ؟

"آپ کا ، اور معمر کے ابا کا ، کیا معاملہ ہے ؟"

(یہاں مرفوع اَبو کے بجائے منصوب اَ بَا استعمال ہوا ہے۔)

مفعول معہ کی قرآنی مثال

12- ﴿ وَ اَجْمِعُوا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَاءَ كُمْ ﴾ (یونس: 71)

"تم ، اپنے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کو ساتھ لیکر ، ایک متفقہ فیصلہ کرلو۔"

سبق نمبر : 156

مفعول بہٖ مقدم سے ملتی جلتی ایک خاص قسم

مَشْغول" عَنْہُ کا اعراب Titular

إضْمَار" عَلیٰ شَرِیطَةِ التَّفْسِیرِ

Supression on Condition of Exposition

بعض اوقات جملے میں ، ایک خاص اسلوب اختیار کیا جاتا ہے ، جو مفعول بہٖ مقدم سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

قَدَّرْنَاہُ	وَالْقَمَرَ
فعل + فاعل + اسم ضمیر منصوب	اسم صریح منصوب
دوسرا جملہ فعلیہ	پہلا جملہ فعلیہ

آپ نے دیکھا ! یہاں دو منصوبات ہیں۔

ایک اسم صریح منصوب اور دوسرا اسم ضمیر منصوب۔

ایسی صورتوں میں ، علمائے نحو اس کو دو جملے قرار دیتے ہیں اور پہلے جملے کے فعل کو ، محذوف تسلیم کرتے ہیں ، چوں کہ بعد میں آنے والے جملے کا فعل ، اس کی تفسیر کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں پہلے منصوب اسم کو ، جس کا فعل حذف کر دیا گیا ہے ،

مَشْغُول" عَنْهُ (Titular) کہتے ہیں ، اس لیے کہ اس اسمِ منصوب سے ، لا پرواہی برتی گئی ہے۔ چونکہ ایسے موقعوں پر ، فعل کو ضمیرِ منصوب مل جاتی ہے ، اس لیے فعل ، اسمِ منصوب سے غافل ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ یہ مفعول بہٖ مقدم نہیں ہے۔

دوسرے لفظوں میں ، یہ اسلوب ، دو جملوں پر مشتمل ہے۔

پہلے جملے میں صرف ، مفعول بہٖ منصوب ہے ، فعل محذوف ہے۔

دوسرے جملے میں فعل + فاعل + مفعول بہٖ (ضمیرِ منصوب) ہوتی ہے۔

پہلے جملے کو مُفَسَّر کہتے ہیں (جس کی تفسیر کی گئی ہے)۔

دوسرے جملے کو مُفَسِّر کہتے ہیں ، جو پہلے جملے کے محذوفات کی ، تفسیر کرتا ہے۔

اس جملے کی تحلیل پر غور کیجیے۔

وَالقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ (یس:39)

یہ جملہ دراصل اس طرح ہے۔

مَنَازِلَ	هُ	قَدَّرْنَا	،	القَمَرَ	(قَدَّرَ)	وَ
مفعول بہٖ ثانی	ضمیر منصوب مفعول بہٖ اول	فعل + فاعل		مفعول بہٖ ، مَشْغُول" عَنْهُ	فعل مع فاعل محذوف	
	جملۂ مُفَسِّرہ		،	جملۂ مُفَسَّرہ		

مَشْغُول" عَنْهُ

ایسے اسلوب میں ، پہلے جملے کے منصوب اسم کو ، مَشْغُول" عَنْهُ کہتے ہیں۔

(اس مثال میں ، مَشْغُول" عَنْهُ ، القَمَرَ ہے)

مَشْغُول" بِه

ایسے اسلوب میں ، دوسرے جملے کی ضمیر عائد منصوب (مفعول بہ) کو مشغول" بہ کہتے ہیں۔ (اس مثال میں مشغول" بہ ، ہُ ہے۔)

جُملہٴ مُفَسَّرہ

پہلے جملے کو ، جو صرف ، اسم صریح منصوب پر مشتمل ہوتا ہے ، جملہٴ مُفَسَّرہ کہتے ہیں۔ (وہ جملہ جس کی تفسیر کی گئی) اس کا فعل محذوف ہوتا ہے۔

اس مثال میں ، وہ القَمَرَ ہے۔ جو دراصل قَدَّرَ القَمَرَ ہے۔

جملہٴ مُفَسِّرہ

دوسرا جملہ ، جو فعل مع فاعل اور ضمیر منصوب (مفعول بہ) پر مشتمل ہوتا ہے۔ جملہٴ مُفَسِّرہ کہلاتا ہے۔ یعنی وہ جملہ ، جو پہلے جملے کی تفسیر کرتا ہے۔

اس مثال میں جملہٴ مُفَسِّرہ ، قَدَّرْنَاهُ ہے۔

اِشْتِغَالُ الْفِعْل

دوسرے جملے کا فعل ، چونکہ پہلے جملے میں بھی کار فرما ہے ،
اس لیے اس عمل کو ، اِشْتِغَالُ الْفِعْل کا نام دیا گیا ہے۔

اسمِ مَشْغُول" عَنْهُ کی اعرابی حالت

اسمِ مَشْغُول" عَنْهُ کے اِعراب کی درج ذیل تین (3) صورتیں ہوتی ہیں۔

1- جب اسم مَشْغُول" عَنْهُ ، لازمی طور پر منصوب ہوتا ہے۔

2- جب اسم مَشْغُول" عَنْهُ ، لازمی طور پر مرفوع ہوتا ہے۔

3- جب اسم مَشْغُول" عَنْهُ کا رفع یا نصب ، دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

اگلے صفحے پر دیئے گئے جدول کا غور سے جائزہ لیجیے۔

اسمِ مَشْغُول" عَنْهُ کے اِعراب کی تین صورتیں

درج ذیل جدول کو غور سے دیکھیے کہ اسمِ مَشْغُول" عَنْهُ ، کن صورتوں میں ، منصوب ہوتا ہے ؟ اور کب مرفوع ؟ اور کب دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں؟

منصوب	مرفوع	منصوب یا مرفوع
لازمی منصوب :		اگر مشغول" عنهُ صفت اور موصوف پر مشتمل ہو تو ، اس کو مرفوع یا منصوب کیا جا سکتا ہے۔ دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔
1- حروفِ شرط کے بعد	1- حروفِ شرط سے پہلے	
2- حروفِ تحضیض سے پہلے	2- حروفِ تحضیض سے پہلے	
جہاں نصب بہتر ہے :		
3- حروفِ استفهام کے بعد	3- حروفِ استفهام سے پہلے	
4- حروفِ نفی کے بعد	4- حروفِ نفی سے پہلے	
5- نهي کے بعد	5- لام ابتداء سے پہلے	
6- عرض کے بعد	6- حروفِ مشبه بالفعل سے پہلے	
7- دعا / طلب کے بعد	7- اسم موصول سے پہلے	
	8- کم خبریه سے پہلے	
	9- جملے کی ابتداء میں	
	10- اِذَا فُجائیه کے بعد	
	11- واؤ حالیه کے بعد	

1- مَشْغُول" عَنْهُ کا لازمی نصب

مَشْغُول" عَنْهُ لازمی طور پر ، منصوب ہوتا ہے ، جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو ، جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔ جیسے :

a- کلمات الشرط (جیسے : اِنْ وغیرہ) اور

b- حروف التحضیض (جیسے : هَلَّا وغیرہ)۔

1- حرفِ شرط کے بعد ، مَشْغُول" عَنْهُ کی مثال :

جوابِ شرط		فعل + فاعل + ضمیر منصوب	مشغول" عنہ	حرفِ شرط
نَفَعَكَ	،	حَصَّلْتَهُ	اَلْعِلْمَ	اِنْ

"اگر تو علم حاصل کر لے ، تو وہ تجھے نفع دیگا۔"

2- حرفِ تحضیض کے بعد ، مَشْغُول" عَنْهُ کی مثال :

فعل + فاعل + ضمیر منصوب	مَشْغُول" عَنْهُ	
تُعَلِّمُهُ ؟	وَ لَدَكَ	هَلَّا

" تو اپنے لڑکے کو تعلیم کیوں نہیں دیتا؟"

وہ صورتیں جس میں مَشْغُول" عَنْهُ کا نصب بہتر ہے

پانچ (5) صورتوں میں ، مَشْغُول" عَنْهُ کا منصوب ہونا زیادہ بہتر ہوتا ہے ، اگرچہ کہ اس کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے ، جب مَشْغُول" عَنْهُ اسم ،

1- حروفِ نفی (مَا یا لَا) یا

2- حُروفِ استفهام (أ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو۔ جیسے :

3- نہی کے بعد

4- عرض کے بعد

5- دعا اور طلب کے بعد

یہاں دو مثالیں دی جا رہی ہیں۔

1- حرفِ استفهام کے بعد ، اسم منصوب مشغول عنه کی مثال:

هَلِ الرَّجُلَيْنِ تَعْرِفُهُمَا؟

"کیا آپ نے ، ان دو لوگوں کو پہچانا۔"

2- حرفِ نفی کے بعد مَشْغُول" عَنْهُ:

مَا زَيداً لَقِيْتُهُ وَلاَ عَمْراً رَأيتُهُ.

"نہ تو میں نے زید سے ملاقات کی، اور نہ عمرو کو دیکھا۔"

مذکورہ مثالوں میں ، اسمِ مشغول عنه کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے ، لیکن مناسب نہیں۔ جیسے:

مَا زَيدٌ لَقِيْتُهُ ، وَلاَ عَمْروٌ رَأيتُهُ.

هَلِ الرَّجُلاَنِ تَعْرِفُهُمَا؟

وہ صورت جس میں ، مَشْغُول" عَنْهُ کا رفع لازمی ہے

گیارہ (11) صورتوں میں ، اسمِ مَشْغُول" عَنْهُ مرفوع ہوتا ہے ، جب مَشْغُول" عَنْهُ ، (1) کلماتِ شرط ، (2) حروفِ تحضيض ، (3) حروفِ استفهام ، (4) حروفِ نفی ، (5) لام الابتداء ، (6) حروف مُشبه بالفعل ،

(7) اسمِ موصول اور (8) کَمْ خبریہ سے پہلے واقع ہو، تو اس کو مرفوع کرنا لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔

اسی طرح ، (9) جملے کے آغاز میں ، (10) اِذَا فُجائیہ کے بعد اور (11) واؤ حالیہ کے بعد ، اگر اسمِ مَشْغُول" عَنْہُ آجائے تو وہ مرفوع ہو گا۔" یہاں تین مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

1- حرفِ شرط اِنْ سے پہلے ، مرفوع مَشْغول" عَنہُ کی مثال :

اَلْعِلْمُ	اِنْ خَدِمْتَهُ رَفَعكَ

مرفوع مَشْغُول" عَنْہُ

"اگر تو علم کی خدمت کرے گا ، تو وہ تجھے رفعتیں عطا کرے گا۔"

2- اسم موصول اَلَّذِی سے پہلے ، مرفوع مَشْغول" عَنہُ کی مثال :

اَلْوَلَدُ	الَّذِی رَأَیتَهُ ذَکِیٌّ

مرفوع مَشْغُول" عَنْہُ

"وہ لڑکا ، جس کو آپ نے دیکھا ، بہت ذہین ہے۔"

3- اسم مَشْغُول" عَنْہُ ، " اِذَا " الفُجَائِیّة (بمعنی اچانک ، ناگہاں) کے بعد آئے ، تو اس کو مرفوع کرنا لازمی ہوتا ہے۔ جیسے :

دَخَلْتُ البَیْتَ ، فَاِذَا **الغُلَامُ** یُوَبِّخُهُ اَبِی

"میں گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔"

(اس مثال میں ، اَلْغُلَامُ مَشْغُول" عَنْہُ ہے ، اور مرفوع ہے۔)

جب مَشْغُول" عَنْهُ کا رفع و نصب دونوں جائز ہوتے ہیں

بعض صورتوں میں ، مَشْغُول" عَنْهُ کو مرفوع یا منصوب کرنا ،
دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ جیسے :

الکُتُبُ | النَّافِعَةُ | اَقْرَأُ ھَا دَائِماً۔

الکُتُبَ | النَّافِعَةَ | اَقْرَأُ ھَا دَائِماً۔

" مفید کتابیں ، ان کو تو میں ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں۔"

(یہاں اسمِ مَشْغُول" عَنْهُ صفت اور موصوف پر مشتمل ہے۔)

جب اسمِ مَشْغُول" عَنْهُ کو ، رفع پڑھا جائے تو دراصل جملے میں یہ مبتدأ ہوتا ہے۔ اور جملے کا بقیہ حصہ ، اس کی خبر۔

مَشْغُول" عَنْهُ پر مشتمل جملوں کی تحلیل

-1 اِنِ | الْعِلْمَ | حَصَّلْتَهُ ، | نَفَعَكَ
حرفِ شرط | منصوب مشغول" عنه | فعل + فاعل + ضمیر منصوب | جوابِ شرط

-2 هَلْ | زَيْداً | ضَرَبْتَهُ ؟
منصوب مَشْغُول" عنه ، | فعل +فاعل +ضمیر منصوب

-3 اَلْوَلَدُ | الَّذِی رَأَيْتَهُ ذَکِیٌّ
مرفوع مَشْغُول" عَنْهُ | خبر
مبتدأ

مَشْغُول" عَنْہُ کی منصوب صورتیں

مندرجہ ذیل سات (7) صورتوں میں، مَشْغُول" عَنْہُ لازماً منصوب ہوتا ہے۔

1- جب مَشْغُول" عَنْہُ، حروفِ شرط کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اِنِ العِلْمَ خدَمْتَہٗ نَفَعَكَ

"علم، اگر آپ اس کی خدمت کریں گے، تو یہ آپ کے لیے نفع بخش ہوگا؟"

(یہاں حرفِ شرط اِنِ کے بعد، مَشْغُول" عَنْہُ منصوب العِلْمَ استعمال ہوا ہے۔)

2- جب مَشْغُول" عَنْہُ، حروفِ تحضیض کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلاَّ الشَّرَّ تَجَنَّبْتَهٗ؟

"برائی، کیا آپ اس سے اجتناب نہیں کریں گے؟"

(یہاں حرفِ تحضیض هَلاَّ کے بعد، مَشْغُول" عَنْہُ منصوب الشَّرَّ استعمال ہوا ہے۔)

3- جب مَشْغُول" عَنْہُ، حروفِ استفہام کے بعد، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلِ الخَبَرَ سَمِعْتَهٗ؟

"خبر، کیا آپ نے اسے سنا؟"

(یہاں حرفِ استفہام هَلْ کے بعد، مَشْغُول" عَنْہُ منصوب الخَبَرَ استعمال ہوا ہے۔)

4- جب مَشْغُول" عَنْہُ، حروفِ نفی کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا الدَّرسَ أُبْغِضُهٗ

"کوئی درس (ایسا) نہیں، جس سے میں نفرت کروں۔"

(یہاں حرفِ نفی مَا کے بعد، مَشْغُول" عَنْہُ منصوب الدَّرسَ استعمال ہوا ہے۔)

5- جب مَشْغُول" عَنْهُ ، نہی کے بعد آئے ، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

الشَّرَّ ، لَا تَقْرَبْهُ

" برائی ، اس کے نزدیک نہ جانا۔"

(یہاں نہی لاَ کے بعد ، مَشْغُول" عَنْهُ منصوب تَقْرَبْهُ استعمال ہوا ہے۔)

6- جب مَشْغُول" عَنْهُ ، عرض کے بعد آئے ، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلاَ **زَيْداً** تُكْرِمُهُ ؟

"زید ، کیا آپ اس کا اکرام نہیں کریں گے ؟"

(یہاں عرض اَلاَ کے بعد ، مَشْغُول" عَنْهُ منصوب زَيْداً استعمال ہوا ہے۔)

7- جب مَشْغُول" عَنْهُ ، دعا اور طلب کے بعد آئے ، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

اَللّٰهُمَّ **أَمْرَنَا** يَسِّرْهُ

"اے اللہ ، ہمارے کام کو آسان کر دے۔"

(یہاں دعا اور طلب اَللّٰهُمَّ کے بعد ، مَشْغُول" عَنْهُ منصوب أَمْرَنَا استعمال ہوا ہے۔)

مَشْغُول" عَنْهُ کی مرفوع صورتیں

مندرجہ ذیل گیارہ (11) صورتوں میں ، مرفوع مَشْغُول" عَنْهُ جائز ہوتا ہے۔

1- اگر مَشْغُول" عَنْهُ ، حروفِ شرط سے پہلے آجائے ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلصَّدِيقُ اِنْ زُرْتَهُ يُكْرِمْكَ

"دوست ، اگر آپ اس سے ملاقات کریں گے ، تو وہ آپ کی عزت افزائی کرے گا۔"

(اس مثال میں ، مَشْغُول" عَنْهُ **اَلصَّدِيْقُ** مرفوع ہے ، اور حرفِ شرط اِنْ

سے پہلے آیا ہے۔)

2- اگر مَشْغُوْل" عَنْهُ، حروفِ تحضیض سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔

جیسے : اَ بُوكَ هَلاَّ احْتَرَمْتَهُ

"آپ کے والد، کیا آپ نے ان کا احترام نہیں کیا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْل" عَنْهُ أبُوكَ مرفوع ہے، اور حرفِ تحضیض هَلاَّ سے پہلے آیا ہے۔)

3- اگر مَشْغُوْل" عَنْهُ، استفہام سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلعِلْمُ هَلْ اَتْقَنْتَهُ ؟

"کیا آپ نے سائنس پر عبور حاصل کر لیا؟"

(اس مثال میں، مَشْغُوْل" عَنْهُ العِلْمُ مرفوع ہے، اور حرفِ استفہام هَلْ سے پہلے آیا ہے۔)

4- اگر مَشْغُوْل" عَنْهُ، حروفِ نفی سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے

اَلدَّرْسُ مَا اُبْغِضُهُ

"درس، اس سے تو، میں نفرت نہیں کرتا۔"

5- اگر مَشْغُوْل" عَنْهُ، لام ابتداء سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلأُسْتَاذُ لَاَنَا مُكْرِمُهُ

"وہ استاد، جس کا میں، احترام کرتا ہوں۔"

(اس مثال میں، مَشْغُوْل" عَنْهُ الأُسْتَاذُ مرفوع ہے، اور لامِ ابتداء لَ + (اَنَا) سے پہلے آیا ہے۔)

6- اگر "مَشْغُوْل" عَنْهُ ، حروف مشبه بالفعل سے پہلے آجائے ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلْكَسْلَانُ | إِنِّي | عَاقَبْتُهُ

" کاہل ، میں نے اس کو سزا دی۔"

(اس مثال میں ، "مَشْغُوْل" عَنْهُ الْكَسْلَانُ مرفوع ہے ، اور حروف مشبہ بالفعل | اِنَّ | سے پہلے آیا ہے۔)

7- اگر "مَشْغُوْل" عَنْهُ ، اسم موصول سے پہلے آجائے ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

زَيْدٌ | الَّذِي ضَرَبْتَهُ

" زید ، وہی جس کو آپ نے مارا۔"

(اس مثال میں ، "مَشْغُوْل" عَنْهُ | زَيْدٌ | مرفوع ہے ، اور اسم موصول | الَّذِي | سے پہلے آیا ہے۔)

8- اگر "مَشْغُوْل" عَنْهُ ، كَمْ خبريه سے پہلے آجائے ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلْفَقِيْرُ | كَمْ | أَعْطَيْتَهُ

" فقیر ، بہت زیادہ ، آپ نے اس کو دے دیا۔"

(اس مثال میں ، "مَشْغُوْل" عَنْهُ الْفَقِيْرُ مرفوع ہے ، اور | كَمْ خبريه | سے پہلے آیا ہے۔)

9- اگر "مَشْغُوْل" عَنْهُ کلام کے ابتداء میں ہو ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

خَالِدٌ | رَأَيْتُهُ

"میں نے خالد کو دیکھا۔"

10- اِذَا فُجَائِیہ کے بعد ، اسمِ مَشْغُول" عَنْہُ مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

جِئْتُ | فَإِذَا | الْوَلَدُ یُوَبِّخُہٗ اَبُوہٗ

"میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کو اس کا باپ دھمکار رہا ہے۔"

11- وَاوْ حالیہ کے بعد ، اسمِ مَشْغُول" عَنْہُ مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

سَافَرْتُ | وَ الشَّعْبُ | یَنْہَاہُ الخَطِیْبُ عَنِ الحَرْبِ

"میں نے سفر کیا ، اس حال میں کہ خطیب قوم کو ، جنگ سے روک رہا تھا۔"

(اس مثال میں ، مَشْغُول" عَنْہُ | الشَّعْبُ | مرفوع ہے ، اور وَاوْ حالیہ کے بعد آیا ہے۔)

مَشْغُول" عَنْہُ منصوب کی قرآنی مثالیں

1- ﴿ وَ الْاَنْعَامَ | خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴾

(النحل : 5)

"اور جانور ، تو اس نے تمہارے لیے پیدا کیے ، جن میں پوشاک ہے ، دیگر فائدے ہیں اور اسی میں تمہاری خوراک ہے۔"

2- ﴿ اَ بَشَرًا | مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ ؟ ﴾ (القمر : 24)

"قومِ ثمود نے کہا : "کیا ایک اکیلا آدمی ! جو ہم میں سے ہے ! کیا اب ہم اس کے پیچھے چلیں ؟"

3- ﴿ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴾ (الرحمن: 10)

"اور زمین ، اس کو تو اس نے ، سب مخلوقات کے لیے بنایا۔"

4- ﴿ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ ﴾ (یس : 39)

"اور چاند ، اس کے لیے تو ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔"

5- ﴿ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِاَيْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴾ (الذّاریات: 47)

"اور آسمان ، اس کو تو ہم نے اپنے زور سے بنایا ہے ، اور ہم اس کی قدرت رکھتے ہیں۔"

6- ﴿ وَ السَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴾ (الرحمن: 7)

"اور آسمان ، اس کو تو اس نے بلند کر دیا اور میزان قائم کر دی۔"

7- ﴿ وَ الظَّالِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً اَلِيْماً ﴾ (الانسان: 31)

"اور ظالمین کے لیے ، ان کے لیے تو اس نے ، دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

(یہاں الظَّالِمِيْنَ منصوب نہیں ہے ، بلکہ جس طرح حرفِ جر لام کی وجہ سے لَهُمْ میں اسمِ ضمیر هُمْ مجرور ہے ، اسی طرح الظَّالِمِيْنَ بھی مجرور ہے۔)

سبق نمبر :157

مُتفَرِّق سِماعی مَنْصُوبات

منصوبات کے بارے میں ، آپ کو پہلے حصہ اول میں بتایا جا چکا ہے کہ 'منصوبات اَصْلِیَّة' (6) چھ ہیں۔ان اسباق کو دوبارہ دیکھ لیجیے۔

1-	مفعول به	(سبق نمبر : 39)
2-	ظرف (مفعول فيه)	(سبق نمبر : 40)
3-	حال	(سبق نمبر : 41)
4-	علت (مفعول لَهٗ)	(سبق نمبر : 42)
5-	تمیز	(سبق نمبر : 43)
6-	مفعول مطلق	(سبق نمبر : 44)

دیگر منصوبات وہ تھے ، جن کو ہم نے 'معربات مشکله' کے تحت ، حصہ اول میں بیان کیا تھا۔ ان اسباق کو دوبارہ دیکھ لیجیے۔

7-	اِنَّ اور اَنَّ کی اَخوَات کا منصوب اسم	(سبق نمبر : 59)
8-	کَانَ کی منصوب خبر	(سبق نمبر : 60)
9-	لائے نفی جنس کا اسم	(سبق نمبر : 74)
10-	مستثنیٰ کی منصوب صورتیں	(سبق نمبر : 75)
11-	مَا اور لاَ کی منصوب خبر	(سبق نمبر: 76)
12-	منادیٰ کی بعض منصوب صورتیں	(سبق نمبر: 77)

اب اس دوسرے حصے کے پچھلے اسباق میں درج ذیل منصوب اسماء کا ذکر کیا گیا۔

13-	اِغْراء	(سبق نمبر : 117)
14-	تحذیر	(سبق نمبر : 118)
15-	اِختصاص	(سبق نمبر : 119)
16-	مفعول مَعَهٗ	(سبق نمبر : 120)

اب یہاں متفرق سماعی منصوبات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہ تمام اسماء ، حذفِ فعل یا حذفِ فاعل کے بعد، مجرد منصوب استعمال کیے جاتے ہیں۔

17- اَمْر

بعض اوقات فعل امر ، محذوف ہوتا ہے اور اس کے بعد، اسم منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اِمْرَءً وَ نَفْسَهٗ

یہاں فعل امر اُتْرُكْ محذوف ہے ، اس کا مطلب ہے ،

اُتْرُكِ امْرَءً وَ نَفْسَهٗ مرد کو اس کی حالت پر چھوڑ دو۔

b- صَبْرًا عَلَى الْأَذٰى صَبْرًا

”تکالیف پر ، صبر وہمت سے کام لو ! صبر وہمت سے !“

18- دُعا

دعائیہ کلمات کے لیے بھی ، منصوب اسماء استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

a- ﴿غُفْرَانَكَ رَبَّنَا﴾ (البقرة: 285)

"ہمارے پروردگار ، ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں۔"

(یہاں غُفْرَانَ منصوب ہے ، اور فعل مضارع نَطْلُبُ محذوف ہے)

اس کا مطلب ہے : نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

b- سَقْبًا لِذَالِكَ الْمَعْشَرِ

"اس گروہ کے ساتھ قربت عطا فرما۔"

19- وَصْف

بعض اوقات ، صفت بھی منصوب استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

هُمْ رُفْقَتِي أُوْلِي الْاَبْصَارِ

"یہ میرے صاحب بصیرت رفیق ہیں۔"

(یہاں صفت، اُولو مرفوع کے بجائے ، منصوب اُولی استعمال ہوئی ہے۔)

20- حَصْر بِالْمَصْدَر

بعض اوقات مصدر منصوب سے "حَصْر" کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ جیسے :

اِنَّمَا هٰؤُلَاءِ سَيْرًا سَيْرًا

"یہی تو وہ لوگ ہیں ، جو بہت تیز گام ہیں۔"

21- اِجَابَه

بعض اوقات اِجابت کے الفاظ بھی ، منصوب استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

لَبَّيْكَ رَبِّ وَ سَعْدَيْكَ

"اے میرے رب ! میں بخوشی حاضر ہوں ، حاضر ہوں۔"

(لَبَّيْكَ ، دراصل لَبَّيْ + كَ سے مرکبِ اضافی ہے۔ تاکید کے لیے ، "لَبّ" سے مثنّیٰ لَبَّانِ بنایا گیا۔ اس کی منصوبی حالت لَبَّيْنِ ہے ، جو خفیف ہو کر لَبَّی بن گیا۔ چونکہ یہ مثنیٰ ہے ، اس لیے اس کا ترجمہ دو بار کیا جانا چاہیے۔)

22- اِسْتِنْكَار

بعض اوقات کسی منکر چیز کو چھوڑنے کا حکم ، منصوب اسم سے دیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَللَّهْوَ وَ اَنْتَ فَذُو كِبَر

"لھو و لعب ، اِس بڑھاپے میں !" (چھوڑ دو !)

23- شرط

بعض اوقات، حرفِ شرط (ان) کے بعد، منصوب اسم استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

لِكُلِّ عَلَى السَّوَاءِ نَصِيْبٌ" فِيهِ ، اِنْ ذَا غِنًى ، وَ اِنْ مُعْتَر

"ہر ایک کے لیے اس میں برابر کا حصہ ہے ، چاہے وہ مال دار ہو ، یا مفلس۔"

(یہاں حرفِ شرط اِنْ کے بعد ، مرفوع ذُو غِنًى کے بجائے ، منصوب ذَا غِنًى استعمال ہوا ہے۔)

24- تَوضِیح

بعض اوقات ، توضیح کے لیے بھی ، اسم منصوب استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَللّٰهُ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ دَعْوَةَ الحَقِّ مِنْ لِسَانِ فِطَر

"اللہ ہمارا پروردگار ہے، نہایت رحم والا، حق کی دعوت ہے، فطرت کی آواز ہے۔"

(یہاں توضیح کے لیے ، اسم منصوب دعوۃ استعمال کیا گیا ہے۔)

25- مَشْغُول" عَنْهُ

مَشْغُول" عَنْهُ کی بعض صورتیں منصوب ہوتی ہیں اور بعض مرفوع۔

ان کا ذکر پہلے ، ایک الگ سبق نمبر 156 میں کر دیا گیا ہے۔

مصدر

بعض اوقات ، فعل و فاعل کو حذف کر کے ، صرف 'مفعول بہ' استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی

"میں اپنے ربِ بزرگ وبرتر کی ، بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں۔"

(یہاں سُبْحَانَ ، منصوب ہے ، مفعولِ مطلق (مصدر) ہے اور اس کا فاعل اُسَبِّحُ محذوف ہے۔)اس کا ذکر ، مفعولِ مطلق کے سبق میں ہو چکا ہے۔

خیر مقدم کے لیے ، مندرجہ ذیل منصوب الفاظ بہت معروف ہیں۔

-b اَهْلاً وَّ سَهْلًا وَّ مَرْحَبًا

(یہاں اَفْعَالِ ماضی ، محذوف ہیں اور اصل جملہ یہ ہے۔

اَتَیْتَ اَ هْلًا وَ وَطِئْتَ سَهْلاً وَ صَادَفْتَ مَرْحباً)

اس کا ذکر ، مفعول بہ کے سبق میں کیا جا چکا ہے۔

-c ﴿ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا ﴾ (البقرة:285)

"اے ہمارے رب ! ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں۔"

-d ﴿ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ ﴾ (یس: 83)

"پاک ہے وہ ہستی ، جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے۔"

منصوبات ایک نظر میں

منصوبات اصلیه

1- مفعول به
2- ظرف
3- حال
4- علت
5- تمییز
6- مفعول مطلق

منصوبات مشکله

7- اِنَّ کے اَخَوات کا اسم
8- کَانَ کی خبر
9- لائے نفی جنس کا اسم
10- مستثنیٰ
11- ما اور لا کی خبر
12- منادیٰ کی منصوب صورتیں

منصوبات مخصوصه

13- اِغراء
14- تحذیر
15- اِختصاص
16- مفعول معهٗ
17- مشغول عنهٗ

سماعی منصوبات

18- امر
19- دعا
20- وصف
21- اجابه
22- استنکار
23- شرط
24- توضیح

سبق نمبر : 158

اَسمائے اَعدَاد اور مَعدُودات

اسمائے اعداد بھی ، معرفہ ہی کی قسم ہیں۔

عدد (Number)

عَدَد گنتی کو کہتے ہیں ، عدد کی جمع اَعداد ہے۔
اُردو میں جس طرح ہم ، ایک ، دو ، تین ، چار کہتے ہیں ، اِسی طرح
عربی زبان میں ، وَاحِد" (1) ، اِثْنَان" (2) ، ثَلٰثَة" (3) اور اَرْبَعَة" (4) کہتے ہیں۔

معدود (Counted)

جس شئے کی گنتی کی جائے ، اسے مَعْدُود" کہتے ہیں۔
درج ذیل مثال میں اَیَّام ، اسمِ معدود ہے۔

ثَمَانِيَةُ اَيَّام (آٹھ دن)
عدد معدود

چند بنیادی اعداد

مندرجہ ذیل اعداد پر غور کیجیے اور انہیں یاد کرلیجیے :

واحِد"(1)	اَحَدَ عَشَرَ (11)	واحِد" وَ عِشْرُوْنَ (21)	مِئَتَان (200)
اِثْنَان"(2)	اِثْنَا عَشَرَ (12)	اِثْنَان وَعِشْرُوْنَ (22)	ثَلٰثمِائَةٍ (300)
ثَلٰثَة" (3)	ثَلٰثَةَ عَشَرَ(13)	ثَلٰثَة" وَعِشْرُوْنَ (23)	اَرْبَعَ مِائَةٍ (400)
اَرْبَعَة" (4)	اَرْبَعَةَ عَشَرَ(14)	اَرْبَعَة" وَ عِشْرُوْنَ (24)	تِسْعَ مِائَةٍ (900)
خَمْسَة"(5)	خَمْسَةَ عَشَرَ(15)	تِسْعَة" وَ عِشْرُوْنَ (29)	اَلْف" (1,000)
سِتَّة"(6)	سِتَّةَ عَشَرَ(16)	ثَلاَثُوْنَ (30)	اَلْفَان (2,000)
سَبْعَة"(7)	سَبْعَةَ عَشَرَ(17)	اَرْبَعُوْنَ (40)	عَشَرَةُ الَافٍ (10,000)
ثَمَانِيَة"(8)	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ(18)	خَمْسُوْنَ (50)	خَمْسُوْنَ اَلْفًا(50,000)
تِسْعَة"(9)	تِسْعَةَ عَشَرَ (19)	تِسْعُوْنَ(90)	مِائَةُ اَلْفٍ (100,000)
عَشَرَة"(10)	عِشْرُوْنَ (20)	مِائَة"(100)	اَلفُ اَلْفٍ یا مِلْیُوْن (1,000,000)

عدد کے قواعد

عدد اور معدود کے قواعد ، دوسری چیزوں کی بہ نسبت ، کچھ پیچیدہ ہیں۔

اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ، ضروری ہوتا ہے۔

1- عدد و معدود کی اِعرابی حالت

2- عدد و معدود کی تذکیر و تانیث

3- عدد و معدود کی وحدت و جمع

عدد کی چار (4) بڑی قسمیں ہیں۔

1- **مفرد** ، یک لفظی عدد کو کہتے ہیں۔ جیسے : وَاحِد" وغیرہ

ایک سے دس تک کی گنتی ، مِئَة" (سو) اور اَلْف" (ہزار)

2- **مرکب غیر عطفی** ، گیارہ سے انیس (11-19) تک کی گنتی ہے۔ جیسے :اَحَدَ عَشَرَ

3- **معطوف (مرکب عطفی)** ، اکیس اور اس سے اوپر کی گنتی ہے ، جس میں حرفِ عطف وَ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :اَحَد" وَ عِشْرُونَ

4- **عقود** ، دہائیوں (Double Digits) کو کہتے ہیں۔ عِشْرونَ سے تِسْعُونَ تک کے اعداد ، اکیس (21) تا اُنتیس (29) اسی طرح ننانوے (99) تک۔ جیسے : تِسْعَة" وَّ تِسْعُونَ

معدود کے قواعد

-1 جس چیز کو گنا جائے ، اسے معدود کہتے ہیں۔ معدود کو ، عدد کی تمییز یا مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔

-2 تین سے دس تک معدود ، جمع اور مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: خَمْسَةُ اَوْلَادٍ

-3 گیارہ سے ننانوے تک معدود ، مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَحَدَ عَشَرَ قَلَماً ، تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ كِتَاباً ، تِسْعَ وَ تِسْعُوْنَ رِسَالَةً

-a ﴿ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ﴾

”لہذا یہ ملک ، چالیس سال تک ، ان پر حرام ہے۔

یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے۔“ (المائدہ:26)

-b ﴿ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلاً ﴾ (الاعراف.15)

”حضرت موسیٰ نے ، اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔“

-4 سو(100) سے اوپر کا اسمِ معدود ، مجرور استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

-a ﴿قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ ﴾ (البقرۃ:259)

”فرمایا: تم سو برس اسی حالت میں رہے ہو۔“

-b ﴿وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ ﴾ (الکهف:25)

”اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے۔“

-5 عقود کا معدود ، واحد اور مفرد ہوتا ہے۔ عقود کا عدد ، مذکر و مونث کے

لیے یکساں ہوتا ہے۔

-6 سو(مِائَة") اور ہزار (اَلف") کے تثنیہ اور جمع کا معدود ، واحد اور مجرور ہو گا۔ تذکیر و تانیث سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے :

-a واحد : مِائَةُ وَلَدٍ ، مائَةُ بِنْتٍ

-b مثني : مِئَتَا وَلَدٍ ، مِئَتَا بِنْتٍ

-c جمع : ثَلَاثُ مِائَةِ وَلَدٍ ، ثَلَاثُ مِائَةِ بِنْتٍ

-7 مِئَة" ، اَلْف" اور مِلْيُون" معدود کے ساتھ مضاف کی طرح استعمال ہوتے ہیں اور ان کے تثنیہ اور جمع بھی واحد مجرور۔ جیسے : اَلْفُ وَلَدٍ ، اَلْفُ بِنْتٍ

اَلْفَا نِ + وَلَدٍ = الفا وَلَدٍ

(اَلْفَانِ ، جری اور نَصبی حالت میں ، اَلْفَينِ ہوجاتا ہے۔)

-8 معدود ہمیشہ نکرہ استعمال ہوتا ہے۔

-9 اسم جمع مذکر سالم ، معدود نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ مِنْ لگانا اور معدود کو معرف باللام کرنا ضروری ہوتا ہے۔مِن کے بعد معرف باللام مجرور ہوگا۔ جیسے :

ثَلَاثَة" مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

-10 بعض اوقات ، معدود کو حذف کر دیتے ہیں۔

اِشْتَرَيْتُ السَّيَّارَةَ بِعَشَرَةِ الآفٍ (ريال)

"میں نے دس ہزار میں موٹر خریدی (یعنی دس ہزار ریال میں)۔"

سبق نمبر :159

عددِ مفرد کے احکام

1- مفرد میں ، ایک اور دو کی گنتی کے احکام مختلف ہیں۔ اور تین سے دس تک کی گنتی کے احکام مختلف ہیں۔

2- وَاحِدٌ کی تانیث ، وَاحِدَةٌ ہے۔

3- اِثنَان کی تانیث اثْنَتَانِ ہے۔ یہ رفعی حالت ہے۔

حالتِ نصب وجر میں ، اسے اثنَتينِ پڑھا جاتا ہے۔

4- اِثْنَتَانِ کو ثِنْتَانِ اور اِثْنَتَينِ کو ثِنْتَينِ بھی کہتے ہیں۔

5- جب معدود ، ایک یا دو ہوں تو ، عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا ، صرف معدود کے واحد یا مثنیٰ کا استعمال کافی ہوتا ہے ، البتہ بعض اوقات تاکید کے لیے یا بطورِ صفت ، اسم عدد بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔

جیسے : رَجُلٌ (ایک آدمی) کَوکَبٌ (ایک ستارہ)

رَجُلَانِ (دو آدمی) کَوکَبَانِ (دو ستارے)

a- ﴿ نَفخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴾ "ایک پھونک" (الحاقة:13)

b- ﴿ لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَينِ اثْنَينِ ﴾ (النحل:51)

6- ایک اور دو کے اعداد ، تذکیر و تانیث اور واحد و جمع کے لحاظ سے ، معدود کے مطابق ہوں گے۔ جیسے :

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ، اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ ، اِلٰهَينِ اثْنَينِ .

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (الاعراف:189)

"وہی ہستی ہے جس نے تم لوگوں کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا۔"

وَاحِد" اور اَحَد"

1۔ وَاحِد" گنتی، میں صرف پہلے ہندسے، یا ایک کے مقام پر آتا ہے۔

مرکب اعداد میں، وَاحِد" کی بجائے اَحَدَ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: اَحَدَ عَشَرَ

2- وَاحِد" کی تانیث، وَاحِدَة" ہے۔

3- وَحِيْد"، اکیلا، ایک ہی وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

4- اَحَد" کا استعمال چار طرح ہوتا ہے:

a- اَحَد" (تانیث: اِحْدٰی) بمعنی لاثانی۔ یکتا۔ بے نظیر۔

جیسے: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد"﴾ (الاخلاص.1)

b- دو یا دو سے زیادہ چیزوں میں سے "کوئی" یا "کوئی ایک"۔

یا ان میں سے "ہر ایک"

جیسے: اَحَد" مِّنْكُمْ (النسآء: 43) "تم لوگوں میں سے ایک"

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ (البقرة: 96) "اِن لوگوں میں سے ایک یہ چاہتا ہے۔"

اَحَد" کی تانیث، "اِحْدٰی" استعمال کی جاتی ہے۔

جیسے: ﴿اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ﴾ (التوبة: 52)

"دو بھلائیوں میں سے، کوئی ایک بھلائی۔"

وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ
اَحَدٌ	اِحْدٰی

c- اَحَدٌ کا لفظ ، نفی کے کسی لفظ کے بعد آئے ، تو یکسر نفی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

مَا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا ۔ (المآئدۃ : 20) "کسی کو بھی نہیں دیا ۔"

لَیْسَ فِی الدَّارِ اَحَدٌ ۔ "گھر میں کوئی بھی نہیں ۔"

d- اَحَدٌ ، مرکب اعداد میں ، واحد کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

اَحَدَ عَشَرَ گیارہ۔

مذکر کے لیے : اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ وَلَدًا = اکیس لڑکے۔

مؤنث کے لیے : اِحْدٰی عَشْرَۃَ بِنْتًا = گیارہ لڑکیاں۔

مفرد میں مطابقت تذکیر و تانیث

مذکر معدود		مونث معدود
دِرْھَمٌ وَاحِدٌ	1	جَرِیْدَۃٌ وَاحِدَۃٌ
دِرْھَمَانِ اثْنَانِ	2	جَرِیْدَتَانِ اثْنَتَانِ

تین سے نو کے احکام مختلف ہیں۔ عدم مطابقت

عدد مؤنث ، اور معدود جمع مذکر

عدد مذکر ، اور معدود جمع مؤنث

ثَلاثَةُ اَوْلَادٍ	3	ثَلَاثُ بَنَاتٍ
اَرْبَعَةُ اَقْلَامٍ	4	اَرْبَعُ مُعَلِّمَاتٍ
خَمْسَةُ اَنْهَارٍ	5	خَمْسُ مُسْلِمَاتٍ
سِتَّةُ اَشْهُرٍ	6	سِتُّ وَرَقَاتٍ
سَبْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	7	سَبْعُ بَقَرَاتٍ
ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ	8	ثَمَانِي عَابِدَاتٍ
تِسْعَةُ اَطْفَالٍ	9	تِسْعُ آيَاتٍ
عَشَرَةُ مُعَلِّمِيْنَ	10	عَشْرُ مُعَلِّمَاتٍ

نوٹ: واضح رہے کہ تذکیر و تانیث میں، عربی زبان ہی کا اعتبار ہوگا۔ جیسے: کتاب اردو زبان میں مونث ہے، لیکن عربی میں مذکر ہے۔ چنانچہ "کِتَاب وَاحِد" استعمال ہوگا۔

عددِ مُثَنّٰی کی اعرابی حالت کی مثالیں

-1 قَرَأْتُ **کِتَابَیْنِ اثْنَیْنِ**
مثنی منصوب
"میں نے دو کتابیں پڑھیں۔"

(یہاں اسمِ عدد اور اسمِ معدود دونوں مثنّٰی مذکر ہیں اور دونوں منصوب ہیں۔)

-2 صَدَرَتْ فِی الْمَدِیْنَةِ **صَحِیْفَتَانِ اثْنَتَانِ**
مثنی مرفوع

"شہر سے دو جرائد جاری ہوئے ہیں۔"

(یہاں اسمِ عدد اور اسمِ معدود دونوں مثنیٰ مونث ہیں اور دونوں مرفوع ہیں۔)

تین سے دس کے احکام اور مثالیں

-1 تین سے دس تک کا معدود اسم ، جمع اور مجرور ہوتا ہے۔

جیسے : خَمْسَةُ رِجَالٍ (پانچ آدمی)

سِتَّةُ كَوَاكِبَ (چھ ستارے) یہ غیر منصرف مجرور ہے۔

(یہاں رِجَالٍ اور كَوَاكِبَ دونوں جمع ہیں ، اور دونوں مجرور بھی ہیں۔)

-2 تین سے دس تک ، معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث آئے گا۔ جیسے :

اَرْبَعَةُ مُعَلِّمِيْنَ "چار استاد"

مونث عدد — مذکر معدود جمع مجرور

ثَمَانِيَةُ اَوْلَادٍ "آٹھ لڑکے"۔

مونث عدد — مذکر جمع ، مجرور معدود

-3 تین سے دس تک معدود مؤنث ہو تو عدد مذکر آئے گا۔ جیسے :

ثَلٰثَ لَيَالٍ "تین راتیں"۔ (لَيْلَ مذکر ہے اور لَيْلَةٌ" مونث ہے)

سَبْعَ بَقَرَاتٍ "سات گائیں"۔ (بقرۃ مونث ہے)

سَبْعَ لَيَالٍ "سات راتیں"

مذکر — مونث

-4 عَشْرٌ" کا عدد بھی ، تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس استعمال ہوتا ہے۔

عَشْرَةُ رَجُلٍ "دس آدمی"۔

عَشْرُ نِسَاءٍ "دس عورتیں"۔

a- ﴿ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ﴾

مونث عدد مذکر معدود

"اور جو شخص قربانی نہ پائے ، وہ حج کے ایام میں تین دن روزہ رکھے اور سات دن گھر پہنچ کر" (البقرۃ:196)

b- ﴿ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ﴾ (الاسراء:101)

"اور یقیناً ہم نے موسیٰ ؑ کو نو کھلی نشانیاں عطا کیں۔"

c- ﴿ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ ﴾

مذکر عدد مونث معدود مونث عدد مذکر معدود

(الحاقۃ:7)

"(آندھی کو اللہ نے) قومِ عاد پر سات راتوں اور آٹھ دنوں، تک مسلط رکھا۔"

d- ﴿قَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ ﴾ (یوسف:43)

"بادشاہ نے کہا : میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں۔"

e- سَافَرْنَا عَشْرَةَ أَيَّامٍ وَ عَشْرَ لَيَالٍ

مونث عدد مذکر معدود مذکر عدد مونث معدود

"ہم دس دن اور دس رات سفر کرتے رہے۔"

اوپر کی تمام مثالوں میں ، اسمِ معدود جمع ہے اور مجرور ہے۔

سبق نمبر: 160

عددِ مرکب کے اَحکام

مرکَّب اَعداد کی دو قسمیں ہیں ، اور دونوں کے احکام مختلف ہیں۔

1- گیارہ اور بارہ کے اَحکام (11 + 12)

2- تیرہ سے انیس کے اَحکام (13 to 19)

1- مرکب اعداد، گیارہ سے انیس تک ہیں۔ ان کے درمیان حرفِ عطف نہیں آتا۔ یہ معطوف نہیں ہیں۔ یہ مرکبات، اعدادی یا بنائی کہلاتے ہیں۔

2- گیارہ اور بارہ کے اَعداد کے لئے اسمِ عدد ، مرکب ہوتا ہے ، اور دو اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ بارہ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا مبنی۔

3- گیارہ کے لیے ، وَاحِد" کے بجائے اَحَدَ اور وَاحِدَة" کے بجائے اِحْدٰی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- مذکر : أَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا " گیارہ مہینے "

b- مونث : اِحْدٰی عَشَرَةَ سَنَةً " گیارہ سال "

گیارہ اور بارہ کے اَحکام اور مثالیں

1- گیارہ اور بارہ کے اعداد ، تذکیر و تانیث میں ، معدود کے مطابق ہوتے ہیں۔

-2 گیارہ اور بارہ کے اعداد میں ، اسم عدد کے دونوں حصے مونث ہوتے ہیں۔
(جیسے: اِثْنَتَا عَشْرَةَ) ، یا دونوں حصے مذکر (جیسے: اَحَدَ عَشَرَ)۔
بارہ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مبنی ہوتا ہے۔

-3 رفعی حالت میں ، مذکر کو اِثْنَا عَشَرَ اور مونث کو اِثْنَتَا عَشْرَةَ کہا جاتا ہے۔

-4 نصبی اور جری حالت میں ، اِثْنَي عَشَرَ اور اِثْنَتَي عَشْرَةَ کہا جاتا ہے۔

درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

-a ﴿إِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً﴾ (یوسف: 4)
مذکر — مذکر مبنی — مذکر معدود
"میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔"
(یہاں معدود کوکب مذکر ہے ، اس لئے عدد بھی مذکر اَحَدَ عَشَرَ ، استعمال کیا گیا ہے۔)

-b قَرَأْتُ إِحْدٰى عَشْرَةَ صَحِيْفَةً
مونث — مونث — مونث معدود
"میں نے گیارہ اخبارات پڑھے۔"

-c ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً﴾
مذکر مرفوع — مذکر — واحد منصوب
"اللہ کے نزدیک ، مہینوں کی تعداد بارہ رہی ہے۔" (التوبہ: 36)

-d ﴿وَبَعَثْنَا فِيهِمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْباً﴾ (المائدة: 12)
مذکر منصوب — مذکر — واحد منصوب
"اور ہم نے ، ان لوگوں کے اندر ، بارہ نقیب مقرر کیے۔"

e- ﴿ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً ﴾ (البقرة:60)

مونث منصوب — مونث — واحد منصوب

"چنانچہ اس چٹان سے ، بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔"

(یہاں اسم معدود عین مونث ہے ، اس لئے اسمِ عدد اِثْنَتَا عَشْرَةَ بھی مونث استعمال کیا گیا ہے۔)

اوپر کی تمام مثالوں میں ، اسم معدود ، واحد ہے اور منصوب ہے۔

تیرہ سے انیس کی مثالیں

-1 تیرہ سے انیس کے اعداد ذرا مشکل ہیں۔ یہاں آپ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ یہاں معدود سے متصل عدد کا جز ، معدود کے مطابق ہوتا ہے ، اور پہلا جز ، معدود کے مخالف ہوتا ہے۔

-2 اس عددی مرکب کا دوسرا حصہ ، معدود کے مطابق ، مذکر یا مونث ہوتا ہے۔

-3 لیکن پہلا حصہ ، تذکیر و تانیث میں معدود کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ جیسے :

a- سَبْعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً "سترہ راتیں"

پہلا حصہ مذکر ، دوسرا مونث ، معدود مونث

b- سَبْعَةَ عَشَرَ كِتَاباً "سترہ کتابیں"

پہلا حصہ مونث ، دوسرا مذکر ، معدود مذکر

c- خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلاً (پندرہ لڑکے)

(یہاں معدود طِفْلاً مذکر ہے۔ اس لئے عدد کا دوسرا حصہ ، عَشَرَ مذکر استعمال ہوا ہے۔ لیکن پہلا حصہ خَمْسَةَ مونث استعمال ہوا ہے۔)

-d ثَمَانِيَ عَشْرَةَ بِنْتاً . (اٹھارہ لڑکیاں)

یہاں اسمِ معدود بِنْتاً مونث ہے ، اس لئے اسمِ عدد کا دوسرا حصہ "عَشْرَةَ" بھی مونث استعمال ہوا ہے۔ جب کہ پہلا حصہ "سِتَّ" مذکر ہے۔)

درج ذیل مثالوں کی اعرابی حالت پر غور کیجیے:

-e كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي اللَّيْلَ

ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرَ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ (رکعات)

مذکر مونث مونث

"رسول ﷺ رات میں ، تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے ، جن میں سے پانچ وتر کی ہوتی تھیں۔"

-f قَادَ الْجُيُوشَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ حِجَّةً

مذکر مجرور مونث واحد منصوب مؤنث

" فوجوں نے سترہ (17) سال تک قیادت کی۔"

-g قَرَأْتُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ كِتَاباً

مونث منصوب مذکر واحد منصوب مذکر

"میں نے اٹھارہ (18) کتابیں پڑھیں۔"

-h عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (مَلَكاً) (المدثّر .30)

مونث مذکر محذوف

"اور اس پر انیس (19) (نگران فرشتے) مقرر ہیں۔"

-i كَمْ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ؟ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً

مذکر مونث مونث

"اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے غزوات میں، شرکت کی انیس (19) غزوات میں۔"

اوپر کی تمام مثالوں میں ، اسم معدود ، واحد ہے ، منصوب ہے۔

اسم عدد مرکب ہے ، اسم عدد کا دوسرا حصہ تذکیر و تانیث میں اسم معدود کے مطابق ہے۔اسم عدد کا پہلا حصہ، تذکیر و تانیث میں اسمِ معدود کے بالکل برعکس ہے۔

مونث عدد		مذکر عدد
اِحدیٰ عَشَرَةَ بِنْتاً	11	اَحَدَ عَشَرَ وَلَداً
اِثْنَتا عَشَرَةَ اِمْرَأَةً	12	اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً
تیرہ سے انیس تک احکام مختلف ہیں		
ثَلاَثَ عَشَرَةَ سَنَةً	13	ثَلاَثَةَ عَشَرَ يَوْماً
اَرْبعَ عَشَرَةَ جرِيْدَةً	14	اَرْبَعَةَ عَشَرَ مُعَلِماً
خَمْسَ عَشَرَةَ وَرَقَةً	15	خَمْسَةَ عَشَرَ مَكْتُوباً
سِتَّ عَشَرَةَ دَرَجَةً	16	سِتَّةَ عَشَرَ كَوكَباً
سَبْعَ عَشَرَةَ شَجَرَةً	17	سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَماً
ثَمانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً	18	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَيْتاً
تِسعَ عَشَرَةَ بَقَرَةً	19	تِسْعَةَ عَشَرَ بَلَداً

اوپر کی مثالوں میں ، دو چیزیں ملاحظہ فرمائیے۔

1- پہلے کالم میں ، عدد کا پہلا حصہ مونث ہے ، دوسرا حصہ مذکر ہے۔

2- دوسرے کالم میں، عدد کا پہلا حصہ مذکر ہے ، دوسرا حصہ مونث ہے۔

3- اسمِ معدود ، پہلے کالم میں مذکر ہے ، اور دوسرے کالم میں مونث۔

مرکبِ اضافی کی شکل میں عدد اور معدود

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں معدود ، مجرور ہے۔ مِائَة" اور اَلْف" دونوں مفرد ہیں ، لیکن یہ مرکبِ اضافی کی شکل میں اپنے اسمِ معدود کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

a- ﴿ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ﴾ (النور.2)

"دونوں میں سے ہر ایک کو ، سو کوڑے مارو۔"

b- ﴿ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴾ (القدر.3)

"شب قدر ، ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔"

c- ﴿فَلَبِثَ فِيهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ إِلاَّ خَمْسِيْنَ عَاماً﴾ (العنکبوت:14)

"اور حضرت نوحؑ ، پچاس کم ایک ہزار سال، اُن کے درمیان رہے۔"

سبق نمبر: 161

عددِ معطوف کے احکام

-1 اکیس سے ننانوے تک کے اعداد ، مرکبِ عطفی کی صورت میں ، حرفِ عطف واؤ (و) کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

-a اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ وَلَدًا "اکیس لڑکے"

-b ﴿تِسْعٌ وَ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً﴾ (ص: 23) "ننانوے بھیڑیں"

-2 گیارہ سے ننانوے تک کا معدود اسم ، واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

-a اِحْدٰی عَشْرَةَ . طَيَّارَةً "گیارہ ہوائی جہاز"

-b عِشْرُوْنَ رَجُلًا "بیس (20) آدمی"

-c سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ بُسْتَانًا "ستائیس باغات"

(یہاں اسمِ معدود "رَجُلًا" ہے ، اور واحد استعمال ہوا ہے، اور منصوب ہے)

-3 دہائیاں رفعی حالت میں، عِشْرُوْنَ ، ثَلَاثُوْنَ ، اَرْبَعُوْنَ وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔

-4 دہائیاں نصبی اور جری حالت میں ، عِشْرِيْنَ ، ثَلَاثِيْنَ ، اَرْبَعِيْنَ وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔

-a حَضَرَ وَاحِدٌ (مذکر مرفوع) وَّ عِشْرُوْنَ (مرفوع) طَالِبًا (واحد منصوب مذکر)

"اکیس طالبِ علم حاضر ہوگئے۔"

b- قَرَأْتُ إِحْدَى و عِشْرِينَ صَحِيفَةً
مونث منصوب — منصوب — واحد منصوب مونث

"میں نے اکیس (21) صحیفوں کا مطالعہ کیا۔"

c- مَضَى اثْنَتَانِ وَ عِشْرُونَ لَيْلَةً
مونث مرفوع — مرفوع — واحد منصوب مونث

"بائیس (22) راتیں گزر چکی ہیں۔"

d- قَرَأْتُ اثْنَتَيْنِ وَ عِشْرِيْنَ صَحِيْفَةً
مونث منصوب — منصوب — واحد منصوب مونث

"میں نے بائیس صحیفوں کا مطالعہ کیا۔"

e- صَلَّيْنَا الفَجْرَ وَصَلّىٰ مَعَنَا ثَلَاثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلاً

"ہم نے فجر کی نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ تئیس (23) اور لوگوں نے بھی۔"

f- قَرَأَ الإِمَامُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولىٰ خَمْساً وَّ ثَلَاثِيْنَ آيَةً

"امام نے پہلی رکعت میں ، پینتیس (35) آیتیں تلاوت کیں ۔"

g- دَرَّسْتُ خَمْسَةً وَّ سَبْعِيْنَ طَالِباً

"میں نے پچھتر طلبہ کو پڑھایا۔"

h- اِشْتَرَيْتُ الكِتَابَ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ رُوبِيَةً

"میں نے پچیس روپے میں کتاب خریدی۔"

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے یہ معطوف اعداد ہیں۔

نوٹ کیجیے اسمِ معدود واحد ہے اور بطورِ تمیز منصوب ہے۔

مونث عدد		مذکر عدد
اِحْدیٰ وَعِشْرُوْنَ بِنْتاً	21	اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ وَلَداً
اِثْنَتَانِ وَّ عِشْرُوْنَ امْرَأَةً	22	اِثْنَانِ وَّ عِشْرُوْنَ بَيْتاً
ثَلاَثٌ وَّعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً	23	ثَلاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ بَاباً
اَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً	24	اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ بَلَداً
خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ مَدْرَسَةً	25	خَمْسَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ شَهْراً
سِتٌّ وَّ عِشْرُوْنَ سَنَةً	26	سِتَّةٌ وَّ عِشْرُوْنَ يَوْماً
سَبْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ رِسَالَةً	27	سَبْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلاً
ثَمَانٍ وَّ عِشْرُوْنَ جَرِيْدَةً	28	ثَمَانِيَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ كِتَاباً
تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالِبَةً	29	تِسْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ قَلَماً
ثَلاَثُوْنَ بِنْتاً	30	ثَلاَثُوْنَ وَلَداً

سبق نمبر :162

عقود کے احکام

1- سو (مِائَۃٌ) اور ہزار (اَلْفٌ) کے اعداد کا "معدود اسم" واحد اور مجرور استعمال ہوتا ہے۔

جیسے : مِائَةُ رَجُلٍ (سو آدمی) ۔ یہ مرکب اضافی کی طرح ہے۔

(یہاں اسمِ معدود رَجُلٍ ، واحد ہے ، مجرور ہے۔)

2- دہائیوں ، سو اور ہزار کے اعداد ، مذکر اور مونث دونوں کے لئے یکساں رہتے ہیں۔ جیسے :

a- عِشْرُوْنَ وَلَداً — عِشْرُوْنَ بِنْتاً

b- مِائَةُ وَلَدٍ — مِائَةُ بِنْتٍ

c- اَلْفُ وَلَدٍ — اَلْفُ بِنْتٍ

3- بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد اور تذکیر و تانیث میں ، معدود کے موافق ہوتے ہیں۔

a- اِحْدَی وَ عِشْرُوْنَ بِنْتاً " اکیس لڑکیاں۔"

b- اِثْنَان وَ ثَلٰثُوْنَ طِفْلاً " بتیس لڑکے۔"

4- بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد ، تذکیر و تانیث میں مطابق، تین سے نو کے اعداد اس کے برعکس ہوتے ہیں۔

جیسے : a- خَمْسَةٌ" وَّ اَرْبَعُوْنَ دِیْنَارًا " پینتالیس دینار۔"

(دینار مذکر ہے اور خمسۃ" مونث)

b- سَبْعٌ" وَّ سَبْعُوْنَ رُوْبِیَةً " ستتر روپے۔"

(روبیۃ مونث ہے اور سَبْعٌ" مذکر)

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مونث عدد		مذکر عدد
اِحْدٰی وَ ثَلاَ ثُونَ بِنْتاً	31	اَحَدٌ" وَّ ثَلاَ ثُونَ وَلَداً
اِثْنَتَان وَ ثَلاَ ثُونَ امْرَأَةً	32	اِثْنَان وَ ثَلاَ ثُونَ رَجُلاً
ثَلاَث" وَّ ثَلاَ ثُونَ جَرِيْدَة	33	ثَلاَثَةٌ" وَّ ثَلاَ ثُونَ قَلَماً
اَرْبَعُون وَرَقَةً	40	اَرْبَعُونَ بَاباً
اِثْنَتَان وَ اَرْبَعُون صَحِيْفَةً	42	اِثْنَان وَ اَرْبَعُونَ بَيْتاً
ثَلاَ ث" وَّ اَرْبَعُون حَدِيْقَةً	43	ثَلاَ ثَةٌ" وَّ اَرْبَعُونَ سَبِيْلاً
اِحدٰی وَ تِسْعُونَ قَرْيَةً	91	اَحَدٌ" وَّ تِسْعُونَ سَارِقاً
اِثْنَتَان وَ تِسْعُونَ آيَةً	92	اِثْنَان وَ تِسْعُونَ يَوْماً
ثَلاَ ث" وَّ تِسْعُونَ سَنَةً	93	ثَلاَ ثَةٌ" وَّ تِسْعُونَ شَهْراً
مِائَةُ بِنْتٍ	100	مائَةُ وَلَدٍ

عددِ عقود کی مثالیں

-a ﴿وَ وٰعَدْنَا مُوسیٰ **ثَلٰثِيْنَ** لَيْلَةً﴾ (الاعراف: 142)

منصوب — واحد منصوب مونث

"اور ہم نے موسیٰؑ کو تیس (30) راتوں کے لیے طلب کیا (کوہِ سینا پر)۔"

-b ﴿وَ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ **اَرْبَعِيْنَ** لَيْلَةً﴾

مذکر مجرور — منصوب — واحد منصوب مونث

(الاعراف: 142)

"اور پھر دس (10) کا اور اضافہ کر دیا، چنانچہ ان کے رب کی مقرر کردہ میقات چالیس (40) دن پوری ہو گئی۔"

-c ﴿فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا **سَبْعُوْنَ** ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ﴾

مرفوع — واحد منصوب مذکر

(الحاقة: 32)

"پھر اسے ستر (70) ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔"

-d ﴿وَاخْتَارَ مُوسیٰ قَوْمَهٗ **سَبْعِيْنَ** رَجُلًا﴾ (الاعراف: 155)

مرفوع — واحد منصوب مذکر

"حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کے ستر (70) آدمیوں کو منتخب کیا۔"

-e ﴿إِنَّ هٰذَا اَخِيْ، لَهٗ تِسْعٌ وَّ **تِسْعُوْنَ** نَعْجَةً﴾

مذکر مرفوع — مرفوع — واحد منصوب مونث

(ص: 23)

"یقیناً یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے (99) دنبیاں ہیں۔"

-f إنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْماً (ترمذی)

مونث منصوب منصوب واحد منصوب مذکر

"یقیناً اللہ کے لیے ننانوے نام ہیں۔"

اَلْف" ، الاف" اور اُلوف"

اَلْف" کی جمع ، الاَف" بھی ہے ، اوراُلوف" بھی۔

ان دونوں کے ، استعمالات مختلف ہیں۔ درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

-1 اَلْف" (ہزار) کے ساتھ اگر عدد بھی ہو تو اس کی جمع الآف" ہوتی ہے۔ جیسے :

-a ﴿اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ الٰفٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ﴾

(ال عمران . 124)

"کیا یہ بات تمہارے لیے کافی نہیں ؟ کہ اللہ تین ہزار فرشتے اتار کر ، تمہاری مدد کرے۔"

-b خَمْسَةُ الافٍ "پانچ ہزار"

-2 الف کی جمع ، اُلوْف" (بمعنی ہزار ہا) استعمال کی جاتی ہے ، جب ہزاروں کا مفہوم دینا مطلوب ہو۔ جیسے :

﴿ وَهُمْ اُلُوْفٌ ﴾ (البقرة: 243)

"اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔"

سبق نمبر: 163

ترتیبی اعداد یا وصفی اعداد

-1 ترتیب کے اظہار کے لیے ، پہلے کو "اَوّل" کہا جاتا ہے۔

-3 ترتیب کے اظہار کے لیے ، دو سے دس تک اعداد ، "فاعِل" کے وزن پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

ثَانٍ دوسرا ، "ثَالِث" تیسرا ، "رَابِع" چوتھا

-2 پہلی کو اُولیٰ کہتے ہیں۔ یہ "اَوّل" کی تانیث ہے۔

-4 ترتیبی اعداد پر ، تائے تانیث لگا دینے سے وہ مؤنث بن جاتے ہیں ، اور یہ "فَاعِلَة" کے وزن پر آتے ہیں۔

"ثَانِيَة" ، "ثَالِثَة" ، "رَابِعَة" ، "خَامِسَة" ، "سَادِسَة" ، "سَابِعَة".

-6 تمام ترتیبی اعداد (بجز اُولیٰ) مُعْرَب ہیں۔

-7 ترتیبی اعداد کی جمع ، سالم استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے : الاوّلونَ ، العَاشِرُونَ

-8 الاَوَّلُ کے مقابل "الآخِرُ" آتا ہے۔ اَوّل" کی جمع "اَوائِلُ" ہے۔

-9 اُولیٰ کی جمع ، اُوَلُ اور اُولَيَات" ہے۔

-10 اَعدادِ ترتیبی بعض اوقات ، بطورِ صفت استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اَلْكِتَابُ الاَوَّلُ

-11 اَعدادِ ترتیبی بعض اوقات ، مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے :

﴿ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ﴾ (الكهف:22)

"(وہ تین تھے) ان کا چوتھا ، ان کا کتا تھا۔"

ترتیبی اعداد کے سلسلے میں ، مندرجہ ذیل جدول پر غور کیجیے۔

مذکر عدد	ترتیبی اعداد	مونث عدد
اَوَّل"	پہلا ۔ پہلی	اُولی
ثَانٍ یا اَلثَّانِی	دوسرا ۔ دوسری	ثَانِیَة"
ثَالِث"	تیسرا ۔ تیسری	ثَالِثَة"
رَابِع"	چوتھا۔ چوتھی	رَابِعَة"
خَامِس"	پانچواں ۔ پانچویں	خَامِسَة"
سَادِس"	چھٹا ۔ چھٹی	سَادِسَة"
سَابِع"	ساتواں۔ ساتویں	سَابِعَة"
ثَامِن"	آٹھواں۔ آٹھویں	ثَامِنَة"
تَاسِع"	نواں ۔ نویں	تَاسِعَة"
عَاشِر "	دسواں۔ دسویں	عَاشِرَة"
فَاعِل"	وَزْن	فَاعِلَة"

سبق نمبر :164

ترکیبی اعداد ۔ اجزاء کا مرکب

جب کسی چیز کے بارے میں ، یہ بتانا مقصود ہو کہ یہ کتنے اجزاء سے مرکب ہے تو اس کے لیے ، "فُعَالِیّ" اور "فُعَالِیَّۃ" کے اوزان استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے : فعلِ ثُلاثی تین حروف کا مرکب ہے اور فعلِ رُبَاعی چار حروف کا مرکب ہے۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مذکر		مونث
"فُعَالِیّ"	وزن	"فُعَالِیَّة"
"ثُنَائِیّ"	دو سے مرکب	"ثُنَائِیَّة"
"ثُلَاثِیّ"	تین سے مرکب	"ثُلَاثِیَّة"
"رُبَاعِیّ"	چار سے مرکب	"رُبَاعِیَّة"
"خُمَاسِیّ"	پانچ سے مرکب	"خُمَاسِیَّة"
"عُشَارِیّ"	دس سے مرکب	"عُشَارِیَّة"

سبق نمبر :165

کسری اعداد

1- کسری اعداد سے مراد ، کسی چیز کا بٹا ہوا حصہ (Ratio) ہے۔

2- آدھے (1/2) کے لیے ، "نِصْف" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

3- دو سے دس تک کے لیے "فُعُل" یا "فُعْل" کے وزن پر ، الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

"ثُلُث" = تیسرا حصہ 1/3 ، "رُبُع" = چوتھا حصہ 1/4

"خُمُس" = پانچواں حصہ 1/5 ، "سُدُس" = چھٹا حصہ 1/6

"سُبُع" = ساتواں حصہ 1/7 ، "ثُمُن" = آٹھواں حصہ 1/8

4- کسری اعداد کی جمع ، "أفعال" کے وزن پر استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

"أَخْمَاس" = پانچویں حصے ، "أَسْدَاس" = چھٹے حصے

5- دسویں حصے 1/10 کے لیے ، "عُشُر" یا "مِعْشَار" کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مذکر عدد	کسری اعداد	جمع
نِصْف"	1/2	اَنْصَاف"
ثُلُث" یا ثُلْثُ	1/3	اَثْلَاث"
رُبُع" یا رُبْعُ	1/4	اَرْبَاع"
خُمُس" یا خُمْس"	1/5	اَخْمَاس"
سُدُس" یا سُدْس"	1/6	اَسْدَاس"
سُبُع" یا سُبْع"	1/7	اَسْبَاع"
ثُمُن" یا ثُمْن"	1/8	اَثْمَان"
تُسُع" یا تُسْع"	1/9	اَتْسَاع"
عَشْرَ ، مَعْشَارَ	1/10	اَعْشَار"

حصوں کے مقررہ اجزاء بتانا مقصود ہو ، جیسے : سات حصوں میں سے چار (4/7) تو عربی میں 'اَرْبَعَةُ اَسْبَاعٍ' کہتے ہیں۔ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے

خَمْسَةُ اَثْمَانٍ	5/8	پانچ بٹے آٹھ
سَبْعَةُ اَتْسَاعٍ	7/9	سات بٹے نو
ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ	3/4	تین چوتھائی
ثُلُثَانِ	2/3	دو تہائی

سبق نمبر: 166

دوہری گنتی

3۔ دوہری گنتی کے لیے ، تین سے دس تک کے لیے ، مَفْعَلُ یا فُعَالُ کے وزن پر الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ، یہ اسماء ، معدول ہیں ، جن کا بیان آپ غیر منصرف اسم کے سبق نمبر 143 میں پڑھ چکے ہیں۔

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

فُعَالُ کے وزن پر		مَفْعَلُ کے وزن پر
اُحَادُ	ایک ایک	مَوْحَدُ ، فُرادیٰ
ثُنَاءُ	دو دو	مَثْنیٰ
ثُلاثُ	تین تین	مَثْلَثُ
رُباعُ	چار چار	مَرْبَعُ
خُماسُ	پانچ پانچ	مَخمَسُ
سُدَاسُ	چھ چھ	مَسْدَسُ
سُباعُ	سات سات	مَسْبَعُ
ثُمَانُ	آٹھ آٹھ	مَثْمَنُ
تُساعُ	نو نو	مَتْسَعُ
عُشارُ	دس دس	مَعْشَرُ

سبق نمبر: 167

عدد سے متعلق مختلف الفاظ

كِلَا اور كِلْتَا

1- كِلَا ، لفظ مفرد ہے، لیکن مُثَنّٰی (دو) کا معنی دیتا ہے۔ حالتِ رفعی میں كِلاَ ، اور نصبی اور جری حالت میں ، كِلَیْ استعمال ہوتا ہے۔

2- كِلَا ، اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں صورتوں میں پہلے آتا ہے ۔ جیسے :

a- ﴿ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُ هُمَا اَوْ كِلَا هُمَا ﴾

"اگر وہ (والدین) تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور دونوں میں سے کوئی ایک ، یا دونوں ہی۔" (بنی اسرائیل .23)

3- كِلاَ کا مونث كِلْتَا ہے (جو حالتِ نصبی اور جری میں كِلْتَیْ آتا ہے) جیسے :

b- ﴿ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا ﴾ (الكهف : 33)

"دونوں باغ اپنا پھل دیتے تھے۔"

مَرَّةً ، كَرَّةً

مَرَّةً اور كَرَّةً کے الفاظ ، تعدُّد کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے :

مَرَّةً = ایک بار

اَوَّلَ مَرَّةٍ = پہلی بار = مَرَّةً اُولٰی

مَرَّةً أُخریٰ = دوسری بار = مَرَّةً ثَانِيَةً = تَارَةً أُخْرىٰ

مَرَّتَانِ = مَرَّتَيْنِ = دوبار

ثَلٰثُ مَرَّاتٍ = تین بار

مِرَاراً (جمع) = کئی بار ، بارہا

اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةٍ = گیارہ مرتبہ

مَرَّةً اور كَرَّةً کی کچھ قرآنی مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

a- ﴿قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِىْ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ﴾ (یٰس: 79)

"اس سے کہو ، انہیں وہی زندہ کرے گا، جس نے پہلی مرتبہ انہیں پیدا کیا تھا۔"

b- ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ" بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ" بِاِحْسَانٍ﴾

"طلاق دو بار ہے ، پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے ، یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کر دیا جائے۔" (البقرة:229)

c- ﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئاً وَّهُوَ حَسِيْرٌ"﴾

"باربار نگاہ دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی۔" (الملك:4)

d- ﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرىٰ﴾ (طٰهٰ:55)

"اسی (زمین) سے ہم نے تم لوگوں کو ، پیدا کیا ہے ، اور اسی میں ، ہم تمہیں لوٹائیں گے ، اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔"

بِضْع“ اور بِضْعَة“

بِضْع“ اور بِضْعَة“ کے الفاظ بھی ، تین سے نو (3 to 9) کی تعداد بتانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

a- بِضْعَةُ رِجَالٍ (چند آدمی)

b- بِضْعُ نِسَاءٍ (چند عورتیں)

c- ﴿ غُلِبَتِ الرُّوْمُ o فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ o فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ﴾ (الروم: 2-4)

”رومی قریب کی زمین میں ، مغلوب ہو گئے ہیں۔ لیکن (یہ پیشگوئی کی جاتی ہے) کہ چند سالوں میں (تین سے نو میں) وہ پھر غالب آجائیں گے۔“
قرآن کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور 624 A.D (2ھ) میں ، رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی۔

نَفَر“

نَفَر“ کا لفظ ، تین سے دس (3 to 10) مردوں کی جماعت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَر“ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴾ (الجن: 1)

”اے نبیؐ ! کہو ، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے (تین سے دس پر مشتمل) ایک گروہ نے ، غور سے سنا ، پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا: ”ہم نے ایک بڑا عجیب دلچسپ قرآن سنا ہے۔“

سبق نمبر :168

The Diminutive Noun اِسْمُ التَّصْغِیر

عرب ، کسی اسم کے چھوٹے پن کے اظہار کے لیے ، قلت کے اظہار کے لیے ، یا حقارت کے اظہار کے لیے ، یا قربت اور پیار کے اظہار کے لیے ، اسم کے پہلے حرف پر پیش لگا کر اور دوسرے حرف پر زبر لگا کر اسم کو مُصغَّر کر دیتے ہے۔

یہ اسم ، اسمِ مصغر کہلاتا ہے۔

جیسے "کَلْب" (کتے کو کہتے ہیں) اس سے "کُلَیْب" (چھوٹا سا کتا) بنایا گیا۔

ابْن" سے اسمِ تصغیر ، بُنَیَّ ، قربت اور پیار کے اظہار کے لیے ہے۔

﴿قَالَ یَا بُنَیَّ لاَ تَقْصُصْ رُؤْیَاكَ عَلٰی اِخْوَتِكَ﴾ (یوسف:5)

"حضرت یعقوبؑ نے فرمایا : بیٹا ! اپنا یہ خواب ، اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔"

اسم مُکَبَّر :

اسمِ مُکَبَّر ، وہ اسم ہے ، جس سے اسمِ مُصغَّر بنا کر ، اسے بڑا کر دیا گیا ہے۔

جیسے : کَلْب" ، "حَسَن" ، "فَهد"

اسم مُصَغَّر :

اسمِ مُصغَّر ، وہ اسم ہے ، جو اسمِ مُکَبَّر میں تبدیلی سے چھوٹا بنایا گیا ہے۔

جیسے : کُلَیْب" (چھوٹا سا کتا) ، "حُسَیْن" ، "فُهَیْد"

اسمِ مُصغَّر ، ایک معرب اسم ہے۔

اسمِ تصغیر کے پانچ (5) اوزان

اسمِ تصغیر کے مندرجہ ذیل پانچ (5) اوزان ہیں۔ ان کی تانیث بھی استعمال ہوتی ہے۔

1- فُعَیْل"	2- فُعَیْعِل"	3- فُعَیْعِیْل"	4- فُعَیْلَال"	5- فُعَیْعِلل"
برائے ثلاثی مجرد	برائے ثلاثی مزید، رباعی، خماسی	برائے ثلاثی مزید ، رباعی، خماسی (جب چوتھا حرف علت ہو)	برائے صفت فَعْلَانُ اور برائے جمع مکسر افعال	برائے خماسی مجرد
حُسَیْن"	دُرَیْهِم"	سُلَیْطِیْن"	سُکَیْرَان"	سُفَیْرِجِل"
رُجَیْل"	مُضَیْرِب"	خُدَیْرِیْس"	غُضَیْبَان"	یہ شاذ ہے
عُبَیْد"	جُعَیْفِر"	قُرَیْطِیْس"		
حُبَیْب"	سُفَیْرِج"	مُفَیْعِیْل"	اُفَیْعَال"	
		مُضَیْرِیْب"	اُجَیْمَال"	
			اُصَیْحَاب"	

1- فُعَيْل" یا فُعَیْلَة"

ثلاثی مجرد کے اسماء سے ، تصغیر کے لیے ، فُعَیْل" یا فُعَیْلَة" (مونث) کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ، اس میں معمولی تبدیلی بھی ہو جاتی ہے۔

درج ذیل مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

اسمِ مُکبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مؤنَّث مُصَغَّر
کَلْب"	کُلَیْب"	کُلَیْبَة"
ظِلّ"	ظُلَیْل"	
رَجُل"	رُجَیْل"	
عَبْد"	عُبَیْد"	عُبَیْدَة"
حَسَن"	حُسَیْن"	
فَهَد"	فُهَیْد"	
اَسَد"	اُسَیْد"	
حَضَر"	حُضَیْر"	

a- مَقْطُوْعُ الْآخِرِ (مُخَفَّف) اَسماء کے آخر میں ، یائے مشدد لگا کر "فُعَیّ" کے وزن پر اسمِ تصغیر بنایا جاتا ہے۔ دراصل یہ وزن فُعَیْل" ہی ہے۔ جیسے:

اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر
اُخَیّ"	اَخ"
اُبَیّ"	اَب"
دُمَیّ"	دَم"
بُنَیّ"	اِبْن"

b- مقطوع الآخر (مخفف) اسمائے مونث کے لیے ، تَصْغِیر میں فُعَیَّة" کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر
اُخَیَّة"	اُخْت"
بُنَیَّة"	بِنْت"

c- جن الفاظ کا درمیانی حرف، الف ہو اس کو تَصْغِیر واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے:

اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر
بُوَیْب"	بَاب"
نُوَیْب"	نَاب"
عُوَیْج"	عَاج"

d- جن الفاظ کا درمیانی حرف، واؤ یا یاء ہو، تَصْغِیر میں وہ یائے اضافی کے ساتھ لائے جاتے ہیں۔ جیسے:

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
سُوْق"	سُوَیْق"
ثَوْب"	ثُوَیْب"
بَیْت"	بُیَیْت"

e- مونث اسماء، یا ۃ پر ختم ہونے والے اسماء کی تصغیر، فُعَیلَۃ" کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
تَمْرَۃ"	تُمَیْرَۃ"
بُشْرٰی	بُشَیْرٰی
طَلْحَۃ"	طُلَیْحَۃ"

f- سماعی مونث اسماء، اور فعلِ مثال کے مصادر کی تصغیر، فُعَیْلَۃ" کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
عِدَۃ" (وَعْد")	وُعَیْدَۃ"
زِنَۃ" (وَزْن")	وُزَیْنَۃ"

اَرْض"	اُرَيْضَة"
شَمْس"	شُمَيْسَة"

g- جب تین حرفی اسمِ مکبر کا تیسرا حرف ، حرفِ عِلّت ہو تو اسمِ مُصغَّر ، فُعَیّ" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے :

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصغَّر
عَصَا	عُصَیّ"
دَلْو"	دُلَیّ"

2- فُعَیْلِل" یا فُعَیْلِلَة"

a- رُباعی (چار حرفی اسماءؒ) ، اور فاعل کے وزن پر آنے والے اسماء کا ، اسمِ مصغر ، فُعَیْلِل" کا وزن آتا ہے۔ جیسے : عَقْرَب" سے عُقَیْرِب" خُماسی (پانچ حرفی اسماء) میں ، اگر حرف مَدّہ نہ ہو ، تو اس کی تصغیر کے لیے بھی ، اسی فُعَیْلِل" کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

سَفَرْجَل" سے سُفَیْرِج" ۔(یہاں آخر کا حرف ، لام حذف کر دیا گیا ہے۔)

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصغَّر
عَقْرَب"	عُقَیْرِب"
دِرْهَم"	دُرَيْهِم"

جَعْفَر"	جُعَيْفِر"
سَفَرْجَل"	سُفَيْرِج"

فَاعِل" کے وزن پر آنے والے اسماء کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر مذکر	مُؤَنَّث مُصَغَّر
عَالِم"	عُوَيْلِم"	عُوَيْلِمَة"
ضَارِب"	ضُوَيْرِب"	ضُوَيْرِبَة"
عَاقِل"	عُوَيْقِل"	عُوَيْقِلَة"
حَامِد"	حُوَيْمِد"	حُوَيْمِدَة"
خَالِد"	خُوَيْلِد"	خُوَيْلِدَة"

-b جب چار حرفی اسمِ مکبر کا تیسرا حرف، حرفِ علت ہو، تو اسم مصغر فُعَيِّل" (فُعَيْلِل") کے وزن پر آتا ہے۔

(یہ دراصل فُعَيْلِل" ہی کی مُدغم شکل ہے) جیسے:

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مُؤَنَّث مُصَغَّر
كَرِيْم"	كُرَيِّم"	كُرَيِّمَة"
نَصِيْر"	نُصَيِّر"	نُصَيِّرَة"
عَزِيْز"	عُزَيِّز"	عُزَيِّزَة"

”جَمِیْل“	”جُمَیِّل“	”جُمَیِّلَة“
”اَنِیْس“	”اُنَیِّس“	”اُنَیِّسَة“
مَرْیَم	”مُرَیِّم“	----
”عَجُوْز“	”عُجَیِّز“	
”کِتَاب“	”کُتَیِّب“	

3- ”فُعَیْلِیْل“ یا ”فُعَیْلِیْلَة“

خُماسی (پانچ حرفی اسماء) میں ، اگر حرف مدّہ ہو ، تو اس کی تصغیر کے لیے ، ”فُعَیْلِیْل“ کا وزن لایا جاتا ہے۔

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اوزان
”مِضْرَاب“	”مُضَیْرِیْب“	”مُفَیْعِیْل“
”مِصْبَاح“	”مُصَیْبِیْح“	”مُفَیْعِیْل“
”مَرْهُوْب“ (خوفناک)	”مُرَیْهِیْب“	”مُفَیْعِیْل“
”سُلْطَان“	”سُلَیْطِیْن“	”فُعَیْعِیْل“
”دِیْنَار“	”دُنَیْنِیْر“	”فُعَیْعِیْل“
”قِنْدِیْل“	”قُنَیْدِیْل“	”فُعَیْلِیْل“

خَنْدَرِیس"	خُدَیْرِیس"	فُعَیْلِیل"
قِرْطَاس"	قُرَیْطِیس"	فُعَیْلِیل"
عَصْفُور"	عُصَیْفِیر"	فُعَیْلِیل"

4- فُعَیْلَال" یا فُعَیْعَال"

فُعَیْلَال" : یہ وزن ، اسمائے صفت اور جمع مکسر پر مبنی اسماء کی تصغیر کے لیے خاص ہے۔

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اوزان
اَصْحَاب"	اُصَیْحَاب"	اُفَیْعَال"
اَوْقَات"	اُوَیْقَات"	اُفَیْعَال"
اَجْمَال"	اُجَیْمَال"	اُفَیْعَال"
عُثْمَانُ	عُثَیْمَانُ	فُعَیْلَان"
سَلْمَانُ	سُلَیْمَانُ	فُعَیْلَان"
سَکْرَانُ	سُکَیْرَانُ	فُعَیْلَان"

فُعَیْلَال" کا وزن ، صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اوزان
حَمْرَاءُ	حُمَیْرَاءُ	فُعَیْلَاءُ
سَمْرَاءُ	سُمَیْرَاءُ	فُعَیْلَاءُ
اَسْمَاءُ	اُسَیْمَاءُ	اُفَیْعَالُ

5- فُعَیْلِل"

اسمِ مصغر کا یہ پانچواں وزن ، شاذ ہے ، خماسی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
جیسے : سَفَرْجَل" کا اسمِ تصغیر ، سُفَیْرِجَل"

اسمِ مثنیٰ کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مُؤَنَّث مُصَغَّر
رَجُلَانِ	رُجَیْلَانِ	
مُسْلِمَانِ	مُسَیْلِمَانِ	مُسَیْلِمَتَانِ

جمع مذکر سالم کی تصغیر

مؤنّث مُصغَّر	اسمِ مُصغَّر	اسمِ مُکبَّر
مُوَیْمِنَات"	مُوَیْمِنُونَ	مُؤْمِنُونَ
مُسَیْلِمَات"	مُسَیْلِمُونَ	مُسْلِمُونَ

جمع مکسر کے بعض اسماء کی تصغیر بھی ، اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

مؤنّث مُصغَّر	اسمِ مُصغَّر	اسمِ مُکبَّر
غُلَیْمِنَات"	غُلَیِّمُونَ	غِلْمَانُ
عُوَیْلِمَات"	عُوَیْلِمُونَ	عُلَمَاءُ
شُوَیْعِرَات"	شُوَیْعِرُونَ	شُعَرَاءُ

اسم جمع مونث سالم کی تصغیر

اسمِ مُصغَّر	اسمِ مُکبَّر
حُوَیْمِدَات"	حَامِدَات"
هُنَیْدَات"	هِنْدَات"

مرکبات کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
عَبْدُ اللہِ	عُبَيْدُ اللہِ
خَمْسَةَ عَشَرَ	خُمَيْسَةَ عَشَرَ
مَعْدِی کَرِبُ	مُعَيْدِی کَرِبُ
حَضْرَ مَوْتُ	حُضَيْرَ مَوْتُ
نَفْطَوَيْهِ	نُفَيْطِوَيْهِ

اسمائے نسبت کی تصغیر

نِسْبَت	اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مُؤَنَّث مُصَغَّر
"هِنْد"	"هِنْدِیّ"	"هُنَيْدِیّ"	"هُنَيْدِيَّة"
"بَصْرَة"	"بَصْرِیّ"	"بُصَيْرِیّ"	"بُصَيْرِيَّة"

متفرق اسماء کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مؤنّث مُصَغَّر
حَیٌّ	حُیَیٌّ	حُیَیَّةٌ

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
	حُذَیْفَةٌ	زَعْفَرَانٌ	زُعَیْفِرَانٌ
هِرَّةٌ	هُرَیْرَةٌ	ضُحیٰ	ضُحَیًّا
فَتًی	فُتَیٌّ	شَیْءٌ	شُوَیَّةٌ
اسم اشارہ ذَاكَ	ذَیَّاكَ	اسم موصول اَلَّذِیْ	اَلَّذِیَّا
اَلَّتِیْ	اَلَّتِیَّا	دَرَاهِمُ	دُرَیْهِمَاتٌ
حِمَارٌ	حُمَیْرٌ	اَمَةٌ	اُمَیْمَةٌ
حَمِیْدَةٌ	حُمَیْدَةٌ	اَنِیْسَةٌ	اُنَیْسَةٌ
رَمِیْثَةٌ	رُمَیْثَةٌ	هِنْدَةٌ	هُنَیْدَةٌ
			سُمَیَّةٌ

سبق نمبر :169

The related Adjective اَلإِسْمُ المَنْسُوبُ

-1 اسم کے آخر میں، یائے مُشَدَّد (یّ") لگا کر ، نسبت اور تعلق کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ ایسے اسم کو ، اسمِ منسوب یا اسم النِّسْبَة (The affiliated noun یا The Related Adjective) کہتے ہیں۔ جیسے :

مِصْرِیّ"	(مصر کا باشندہ)	عِلْمِیّ"	(علم سے تعلق رکھنے والا)۔

-2 اسم منسوب ، عموماً اسم جامد ہوتا ہے ، لیکن یائے نسبت لگا دینے سے ، اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ بھی اسمِ صفت کی طرح ، کسی اسم کا وصف بن جاتا ہے۔ جیسے :

-a هٰذَا الرَّجُلُ مِصْرِیّ"

(یہاں مِصْرِیّ" اسمِ نسبت ہے ، لیکن یہ اسمِ صفت بھی بن گیا ہے۔)

-b هٰذِهِ جَرِيْدَة" يَومِيَّة" "یہ ایک روزنامہ اخبار ہے۔"

اسمِ نسبت بعض اوقات ، مبتدأ کی خبر بن جاتا ہے۔ جیسے :

هٰذَا مِصْرِیّ" "یہ ایک مصری آدمی ہے۔" (مونث : مِصْرِيَّة")

اسمِ منسوب بنانے کے طریقے

1- اگر اسم کے آخر میں ، تائے تانیث ۃ موجود ہو تو اسمِ منسوب میں ، اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- مَكَّةٌ" سے اسمِ نسبت مَكِّيٌّ" (مونث : مَكِّيَّةٌ")

b- صِنَاعَةٌ" سے اسمِ نسبت صِنَاعِيٌّ" ؛

c- كُوْفَةٌ" سے اسمِ نسبت كُوفِيٌّ" (مونث : كُوْفِيَّةٌ")

d- خَلْوَةٌ" سے اسمِ نسبت خَلْوِيٌّ"

2- اگر اسمِ مکبر کے آخر میں، تائے مربوطہ ہو، تو اس کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔

جیسے : a- سَنَةٌ" سے اسمِ نسبت سَنَوِيٌّ" (مونث : سَنَوِيَّةٌ")

b- لُغَةٌ" سے اسمِ نسبت لُغَوِيٌّ"

3- لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں، وہ عموماً حذف کر دیئے جاتے ہیں۔

a- مَدِيْنَةٌ" سے اسمِ نسبت مَدَنِيٌّ" (مونث : مَدَنِيَّةٌ")

b- جُهَيْنَةٌ" سے اسمِ نسبت جُهَنِيٌّ"

4- بعض اسم مقطوع الآخر (مخفف) ہوتے ہیں ، اسمِ نسبت بنانے کے بعد ، ان کا اصلی آخری حصہ واپس آجاتا ہے۔ جیسے :

a- اَبٌ" (دراصل اَبُوٌ") سے اسمِ نسبت اَبَوِيٌّ"،

b- دَمٌ" (دراصل دَمْوٌ") سے اسمِ نسبت دَمَوِیٌّ"

c- اَخٌ" (دراصل اَخوٌ") سے اسمِ نسبت اَخوِیٌّ"۔

5- اگر اسم، واؤ پر ختم ہوتا ہو، تو اسمِ نسبت کو مکسور کر لیا جاتا ہے۔ جیسے:

a- عَدُوٌّ"(دشمن) سے اسمِ نسبت عَدُوِیٌّ"

b- دَلْوٌ" (ڈول) سے اسمِ نسبت دَلوِیٌّ"

6- جو الفاظ الف مقصورۃ پر ختم ہوتے ہیں، ان سے اسمائے نسبت واؤ اور یائے مشدّد لگا کر بناتے ہیں۔

a- عصا سے اسمِ نسبت عَصَوِیٌّ"،

b- عِیْسٰی سے اسمِ نسبت عِیْسَوِیٌّ"،

c- مولیٰ سے اسمِ نسبت مَوْلَوِیٌّ"

d- مُصْطَفیٰ سے اسمِ نسبت مُصْطَفِیٌّ" (مُصْطَفَوِیٌّ" بھی جائز ہے)

7- الف ممدودہ پر ختم ہونے والے الفاظ سے، اسمائے نسبت واؤ اور یائے مشدّد زیادہ لگا کر بناتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ ہمزہ زائدہ ہو۔ جیسے:

a- صَفْرَاءُ سے اسمِ نسبت صَفْرَاوِیٌّ".

b- سَمَاءٌ" سے اسمِ نسبت سَمَاوِیٌّ" (سَمَائِیٌّ" بھی جائز ہے)

c- رِدَاءٌ" سے اسمِ نسبت رِدَاوِیٌّ"(رِدَائِیٌّ" بھی جائز ہے)

d- بَیْضَاءٌ" سے اسمِ نسبت بیضاوِیٌّ"۔

8- اگر لفظ کے آخر میں ، الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو ، تو اسمِ نسبت میں بھی ہمزہ کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ جیسے :

a- اِبْتِداء" سے اسمِ نسبت "ابتدائی" (مونث : اِبْتِدَائِیَّة")

b- اِنْتِهَاء" سے اسمِ نسبت اِنْتِهَائی"

c- قُرَّاء" سے اسمِ نسبت قُرَّائی"

9- اسمِ نسبت کی جمع ، عموماً سالم استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

مِصْرِیّ" کی جمع مِصْرِیُّونَ اور اسی طرح عِرَاقِیُّونَ ، فَلَسْطِیْنِیُّونَ ، سُعُودِیُّونَ ، مَغْرِبِیُّونَ وغیرہ۔

10- اسمِ مکبر مَکْسُورُ العین کو، تصغیر میں مفتوح العین کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- مَلِك" سے اسمِ نسبت "مَلَکِیّ" (مونث : مَلَکِیَّة")

b- ظَبْی" سے اسمِ نسبت ظَبْیِیّ" (غزال)

11- بعض اوقات اسمِ نسبت کی جمع ، مکسّر بھی استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

a- فَلْسَفِیّ" کی جمع فلاسِفَة" ،

b- مَغْرِبیّ" کی جمع "مَغَارِبَة"

c- قَبْرَصِیّ" کی جمع قَبَارِصَة"

12- اَفْعَال" کے وزن پر آنے والی جمع مکسر سے ، اسمِ نسبت حسبِ ذیل ہوگی۔

a- اَنْصَار" سے اسمِ نسبت اَنْصَارِیّ" (مونث : اَنْصَارِیَّة")

b- اَنْبَار" سے اسمِ نسبت "اَنْبَارِیّ"

c- اَهْوَاز" سے اسمِ نسبت اَهْوَازِیّ"

13- مرکبات سے اسمِ نسبت کا طریقہ حسبِ ذیل ہے۔

a- مَعْدِی کَرِب" سے اسمِ نسبت مَعْدِیّ" (مَعْدِیْ کَرِبِیّ" بھی جائز ہے)

b- بَعْلَ بَكّ" سے اسمِ نسبت بَعْلِيّ" (بَعْلَبَكِّيّ" بھی جائز ہے)

14- بعض الفاظ کے آخر میں ، الف نون اور یائے مشدّد لگا کر اسمائے نسبت بنائے جاتے ہیں۔ جیسے :

a- حَقّ" سے اسمِ نسبت حَقّانِيّ" (مونث : حَقَّانِيَّة ")

b- تَحْتَ سے اسمِ نسبت تَحْتَانِيّ" (مونث : تَحْتَانِيَّة ")

15- متفرق اسماء سے اسمائے نسبت حسبِ ذیل ہیں۔

طَبِيْعَة" سے طَبِيْعِيّ"

مصر کے (ایک گاؤں کا نام) طحا سے اسمِ نسبت طَحَاوِیّ"

1- شہروں کی نسبت

شہر کا نام	اسمِ منسوب	شہر کا نام	اسمِ منسوب
رے	رازیّ"	جَلَولَاء	جَلُولِيّ"
مَرْو الشاه جهان	مروزیّ"	مُوصِل	مُوصِلِيّ"
بَصْرَة	بَصرِيّ"	دَمِشْق	دمشقيّ"
صَنْعَاء	صَنْعَانِيّ"	حَلَب	حَلَبِيّ"

اَسْیُوط	سُیُوطی ؒ	بَیّوم	بَیُّومی ؒ
طَنْطَة	طنطاوی ؒ	اسکندریة	اسکندری ؒ
قُرطُبَة	قُرْطُبِی ؒ	لاَ هَوِرُ	لاَ هَوْرِی ؒ

2- ملکوں سے نسبت

ملک کا نام	اسمِ منسوب	ملک کا نام	اسمِ منسوب
ھِنْد ؒ	ھِندی ؒ	بَحْرَین	بَحْرَانی ؒ
بُخَارَا	بُخَارِی ؒ	فَارِس ؒ	فَارِسی ؒ
کُوَیْت	کُوَیْتی ؒ	سُعُودِیَّة	سَعُودِی ؒ
عُمَان	عُمَانی ؒ	مغرب (مراکش)	مَغْرِبی ؒ
تونس	تُونُسی ؒ	اردن	اُرْدُنی ؒ
پاکستان	پاکستانی ؒ	افغانستان	اَفْغانی ؒ
فلسطین	فَلَسْطِیْنی ؒ	شام	شَامٍ (شَامی)
یَمَن	یَمَانِ	حضر موت	حَضْرَمی ؒ
طبرستان	طَبَرِی ؒ	تِہَامَة	تِہَامی ؒ
عَرَب ؒ	عَرَبِی ؒ	اَلْمَانُ	اَلْمَانی ؒ

3- قبیلوں سے نسبت

قبیلے کا نام	اسمِ منسوب	قبیلے کا نام	اسمِ منسوب
قریش	قُرَیْشی"	بَنُو اُمَیَّةِ	اُمَوِی"
ثقیف	ثَقَفی"	طے	طَائی
قحطان	قَحْطَانی"	رَبِیْع"	رَبِیْعی"

4- اَفراد سے نسبت

افراد کا نام	اسمِ منسوب	افراد کا نام	اسمِ منسوب
عبدالله	عبدَلی"	عبد قیس	عَبْقَسی"
عبد الدار	عبدَرِی"	عبد شمس	عبشمی"
شَافِعی"	شَافِعِی"	امراة قیس	مَرْقسی
عبد مناف	عبد مُنَافی"	جعفر	جَعْفَرِی"
زَیْد"	زَیْدِی"	فَارُوق	فَارُوقی"

5- علم سے نسبت

علم کا نام	اسمِ منسوب
علمِ صرف	صَرْفِیٌّ
علمِ نحو	نَحوِیٌّ
عِلْم" (سائینس)	عِلْمِیٌّ

6- فقہ و کلام سے نسبت

صاحبِ نسبت	اسمِ منسوب	صاحبِ نسبت	اسمِ منسوب
فقه حنفی	حَنَفِیٌّ	امام شافعی	شَافِعِیٌّ
امام مالك	مَالِکِیٌّ	احمد بن حنبل	حَنْبَلِیٌّ
داوٗد ظاھری	ظَاھِرِیٌّ	سَلَفْ	سَلَفِیٌّ

7- اسمِ نسبت بنانے کے لیے
واؤ اور یائے مشدّد کا اضافہ

اسمِ اصلی	اسمِ منسوب	اسمِ اصلی	اسمِ منسوب
جس کا آخر ی ہو			
عَلِیّ	عَلَوِیّ	نَبِیّ	نَبَوِیّ
صَفِیّ	صَفَوِیّ	دِہْلِیّ	دِہْلَوِیّ
غَزْنِی	غَزْنَوِیّ	تَقِیّ	تَقَوِیّ
الف مقصورہ :			
عِیسیٰ	عِیسَوِیّ	مُوسیٰ	مُوسَوِیّ
رِضیٰ	رِضَوِیّ	عَم	عَمَوِیّ
فَتیً	فَتَوِیّ	دُنْیَا	دُنْیَوِیّ
الف ممدودہ :			
سَمَاء	سَمَاوِیّ	بَیْضَاءُ	بَیْضَاوِیّ
صَفْرَاءُ	صَفْرَاوِیّ	خَضْرَاءُ	خَضْرَاوِیّ
آخر میں ۃ :			
قُونِیَۃ	قُونَوِیّ	ثَوْرَۃ	ثَوْرَو
بَادِیَۃ	بَدَوِیّ (دیہاتی)		

8- اسمِ نسبت بنانے کے لیے
الف نون اور یائے مشدّد کا اضافہ

اسمِ اصلی	اسمِ منسوب	اسمِ اصلی	اسمِ منسوب
حَقّ"	حقّانی"	نور"	نُورَانی"
حُلوان	حُلوانی"	نَاصِرَة"	نَصْرَانی"
رَبّ"	رَبّا نی"	تَحْتَ	تَحتَانی"
فَوْقَ	فوقانی"	كثيرُ الشّعر زیادہ بالوں والا	شَعرا نی"
رُوْح"	رُوْحا نی"	طَبَرِی"	طَبْرَا نی"

سبق نمبر : 170

اَسْمَاءُ الأصواتِ Onomatopoeia

یہ وہ اسماء ہیں ، جن کے ذریعہ ، کسی جانور کی آواز کا تذکرہ کیا جاتا ہے ، یا کسی جانور کی حکایت ، بیان کی جاتی ہے۔ جیسے :

1- غاقِ غاق (کوّے کی آواز کی نقل) کائیں کائیں

اَزْعَجْنَا غاق" "ہم کائیں کائیں سے تنگ آگئے۔"

2- نَخِ نَخّ (وہ آواز ، جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں)

3- شِیْبِ (اونٹ کے پانی پلانے کے لیے آواز)

4- بَخٍّ (اونٹ کو بٹھانے کی آواز)

5- اُحْ احْ (کھانسی کی آواز کی نقل)

6- مَاءِ (ہرن کی آواز)

اصوات کے لیے اسمِ فعل

جانوروں سے گفتگو کے لیے ، اسماءُ الفعل پر مشتمل آوازیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے :

a- هِيدَ ، حَلْ اونٹ کے لیے b- إسَّ ، سعّ مویشیوں کے لیے

c- هَجَا ، هج کتے کے لیے d- هلا ، هال گھوڑوں کے لیے

سبق نمبر :171

اَسْمَاءُ الافْعَالِ Verbal Nouns

بعض الفاظ ، فعل کے معنی دیتے ہیں۔ یہ مختلف کاموں کے نام ہیں۔
یہ اَسْمَاءُ الافعالِ کہلاتے ہیں۔ ان کی دو (2) بڑی قسمیں ہیں۔

1- بعض اسماء الافعال " امر " کے معنی کے لئے ہیں۔
2- بعض اسماء الافعال 'ماضی' کے لیے ہیں ، جو گزشتہ واقعہ کی خبر دیتے ہیں۔

اَمْر کے معنی میں اَسْمَاءُ الأفعالِ

امر کے معنی میں ، جو اَسماء الافعال استعمال ہوتے ہیں ،
وہ اپنے اسم کو منصوب کرتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ اہم ، مندرجہ ذیل ہیں۔

1. عَلَيْكَ Hold Fast

عَلَيْكَ (بمعنی اَلْزِمْ) " لازم کرلو ، اختیار کرلو" کے معنی میں ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ﴾ (المائدہ:105)
"اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو ، اپنی فکر کرو ! "

b- عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ "سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھ !"

c- عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ "اللہ کے تقویٰ کو اختیار کرو !"

d- عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ. (ابو داود)

"میری سنت اور ہدایت یافتہ راشد خلفاء کی سنت کو، مضبوطی سے تھامے رکھو۔"

e- عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ "ہمیشہ نرمی اختیار کر !"

2. دُوْنَكَ Take

دُوْنَكَ (بمعنی خُذْ) یہ لفظ، پکڑ لے، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

a- دُوْنَكَ زَيْداً (زید کو پکڑ لے)

b- دُوْنَكَ التَّمرَ (کھجور لے)

c- دُوْنَكَ اللَّبَنَ (دودھ لے)

(یہاں زیداً، التَّمرَ اور اللَّبَنَ تینوں منصوب ہیں)

3. اٰمِيْن Amen

اٰمِيْن (بمعنی اِسْتَجِبْ) "دعا قبول کر" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

4- رُوَيْدَ Leave it, for a while, slowly,

رُوَيْدَ (بمعنی اَمْهِلْ) "چھوڑ دے، ٹھہر جا، جانے دے"۔ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- رُوَيْدَ زَيْدًا (زید کو جانے دے)

b- رُوَیْدَ بعض اوقات ، بطورِ مصدر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴾ (الطارق: 17)

"ذرا ان (کافروں) کو ، ان کے حال پر چھوڑ دو۔"

5. هَا Take , Hold

هَا (بمعنی خُذْ) " لے ، پکڑ لے " کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- هَا زَيْدًا زید کو پکڑو۔

b- هَا بھی ، دُوْنَ کی مانند استعمال ہوتا ہے۔

هَا کی جمع هَاءُمْ ہے۔ (بعض علماء کے نزدیک یہ هَا + ءُمْ سے مرکب ہے۔ ءُمْ کا مطلب ہے ، او ! جناب !)

﴿ هَاءُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ ﴾ (الحاقة:19)

"لو ! میرا اعمال نامہ پڑھو ! "

6. هَيْتَ Come on

هَيْتَ ، کا مطلب ہے "جلدی آ"۔

a- هَيْتَ ، هَلُمَّ کا معنی دیتا ہے۔

مثلاً ﴿قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللهِ﴾ (یوسف:23)

" وہ بولی ! تو جلدی سے آجا ، یوسفؑ نے کہا : خدا کی پناہ"

b- تثنیٰ اور جمع کے لیے ، هَيْتَ لَكُمَا اور هَيْتَ لَكُمْ استعمال ہوتے ہیں۔

Come , Bring هَلُمَّ .7

-1 هَلُمَّ (لا ، آجا، لے آ، چلے چل) کے معنی میں متعدی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ ﴾ (الانعام:150)

"ان سے کہو" لاؤ اپنے وہ گواہ ، جو شہادت دیں۔"

(یہاں اسمِ شُهَدَاءَ منصوب ہے)

-b ﴿ وَالْقَائِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ﴾ (الاحزاب:18)

"(منافقین) جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ آؤ ! ہماری طرف۔"

-c هَلُمَّ جرًّا (کھینچتا ہوا آگے چل ، اسی طرح آگے سمجھتے جاؤ)

-2 هَلُمَّ فعلِ لازم کے معنی میں بھی ، استعمال ہوتا ہے۔

-3 هَلُمَّ، (ھا + لُمَّ) سے مرکب ہے۔ (دیکھو + تیار ہو جاؤ)

Come تَعَالَ -8

تَعَالَ (بمعنی اِيْتِ) کا مطلب ہے " آجا " جیسے :

﴿قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍم بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ﴾
(آل عمران:64)

"اے نبیؐ کہو ! " اے اہلِ کتاب ! آؤ ! ایک ایسی بات کی طرف ، جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔"

Bring up, Give me, Produce هَاتِ -9

هَاتِ (بمعنی اَعْطِنِیْ) ، مجھے دے دو، لے آؤ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ﴾ (البقرة:111)

"ان سے کہو ، اپنی دلیل پیش کرو ، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔"

(یہاں بُرْهَانَ ، منصوب ہے۔)

Quick, Come on حَيَّ -10

حَيَّ ، حَيَّهَلَا (بمعنی عَجِّلْ ، اَقْبِلْ) کا مطلب ہے "جلدی کرو، دوڑو"

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

"نماز کی طرف دوڑو ، جلدی کرو۔"

Take اِلَيْكَ -11

اِلَيْكَ = خُذْ = "لے لو" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a اِلَيْكَ هٰذَا (بمعنی خُذْ هٰذَا) مطلب ہے " اسے لے لو"

-b اِلَيْكَ عَنِّي (بمعنی تَبَعَّدْ عَنِّي) مطلب ہے " مجھ سے ، دور ہو جاؤ".

فعلِ ماضی کے معنی میں ، اَسْمَاءُ الأفعال

خبر کے معنی رکھنے والے ، اہم اَسْمَاءُ الأ فعال مندرجہ ذیل ہیں۔

یہ ماضی کے معانی میں آتے ہیں۔ ان کے بعد آنے والا اسم ، مرفوع ہوتا ہے۔

12. هَیْهَاتَ Away

هَیْهَاتَ ، بَعُدَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- هَیْهَاتَ زَیدٌ "زید دور ہوا۔"

b- ﴿ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴾ (المؤمنون:36)

بعید ! بالکل بعید ! یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔"

13- شَتَّانَ Seperated

شَتَّانَ ، اِفْتَرَقَ (جُدا ہوا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- شَتَّانَ زَیْدٌ" وَ عَمْرٌو" (زید اور عمرو الگ ہو گئے۔)

(یہاں زید اور عمرو دونوں مرفوع ہیں۔)

b- شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا (ان دونوں میں بڑا فرق ہے)

c- شَتَّانَ مَا بَیْنَ خَمْرٍ وَ خَلٍّ (شراب اور سر کے میں بہت بڑا فرق ہے۔)

(اس مثال میں ، فعل کی بہ نسبت زیادہ مبالغہ ہے۔)

d- شَتَّانَ بَیْنَ العَالِمِ والجَاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہوتا ہے۔)

14- سَرْعَانَ Hasted

سَرْعَانَ ، (اَسْرَعَ) 'اس نے جلدی کی' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

a- سَرْعَانَ زَیْدٌ" "زید نے جلدی کی۔"

b- سَرْعَانَ الشَّيْبُ اِلىٰ ذَوِی الهُمُومِ

متفکر لوگوں پر، بڑھاپا بہت جلد آجاتا ہے۔ (یہاں شیب مرفوع ہے۔)

15- اُفٍّ Fie, Oh

اُفٍّ (میں تو تنگ آ گیا) اُفٍّ، کلمۂ بیزارگی ہے۔ جیسے:

﴿ وَلاَ تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ ﴾ (بنی اسرائیل: 23)

"اور ان دونوں کو اُفّ تک نہ کہو۔"

16 وَیْ Woe

وَیْ (تعجب ہے، افسوس ہے) کلمۂ تعجب و افسوس ہے۔ بیضاوی نے اسے "ویْل" کا مخفف قرار دیا ہے اور بعض علماء، اس کو اِعْلَمْ کے معنی میں، استعمال کرتے ہیں۔

وَیکَاَنَّ، دراصل دو لفظوں سے مرکب ہے۔ وَیْ + کَاَنَّ = وَیکَاَنَّ

﴿ وَیْکَاَنَّهٗ لاَ یُفْلِحُ الْکَافِرُوْنَ ﴾ (القصص: 82)

"افسوس! ہم کو یاد نہ رہا، کہ کافر لوگ فلاح نہیں پایا کرتے۔"

17- مَکَانَکُمْ Stay where you are

مَکَانَکُمْ، 'اپنی جگہ پر رہو' کے معنی میں، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿ نَقُولُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا مَکَانَکُمْ اَنْتُمْ وَشُرَکَاؤُکُمْ ﴾ (یونس: 28)

"قیامت کے دن ہم، اُن لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا ہے، کہیں گے کہ

ٹھیر جاؤ! تم بھی اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی۔“

متفرق اَسْمَاءُ الأفعال

18- بَلْه = دَع = 'چھوڑ دو' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

"بَلْه التَّفَكُّر فِيمَا لاَ يَعْنِيكَ" "بے فائدہ چیزوں میں ، فکر کرنا چھوڑ دو۔"

19- حَيَّهَلَ = اِيْتِ = 'لے آؤ' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

حَيَّهَلَ الثَّرِيد "ثرید لاؤ"

20- مَهْ = اُكْفُفْ = 'رُک جاؤ' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

21- صَهْ = اُسْكُتْ = 'خاموش ہو جاؤ' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

22- فَقَطْ = اِكْتَفِ = بس کرو۔ (اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔)

23- عَلَيَّ بِهِ = جِئْ بِهِ = 'اس کو بھی ساتھ لاؤ' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

24- حَذَارِ = إحْذَرْ = بچ۔

25- نَزَالِ = اَنْزِلْ = نیچے اتر جا ، اتر کر آجا۔

سبق نمبر : 172

اَسْمَاءُ الکِنَایَةِ (Allusive Nouns)

-1 یہ وہ اسماء ہیں ، جن سے کسی مبہم چیز کی تعبیر کی جاتی ہے۔ یہ چار (4) ہیں۔

کنایہ عدد مبہم	کنایہ امر مبہم
-1 کم	-3 کَیْتَ
-2 کذا	-4 ذَیْتَ

-2 کَیْتَ اور ذَیْتَ کا استعمال قرآنِ مجید میں نہیں ہوا ، یہ بات چیت سے کنایہ (Metonym) کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

-a کَیتَ وَ کَیْتَ "ایسا ایسا ہوا ، ایسا ایسا کہا۔"

کسی واقعے یا حادثے کو ، کنایہ اور اشاروں سے بیان کرنے کے لیے ، کَیتَ وَ کَیتَ اور ذَیْتَ وَ ذَیتَ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے :

-b فَعَلْتُ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ "میں نے ایسا ایسا کیا۔"

-c قُلْتُ لَهٗ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ "میں نے ، اس سے ، ایسا ایسا کہا۔"

-3 کم کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدرِ کلام ہو ، یعنی جملے میں پہلے آئے۔

How Many? كم استفهاميه

-1 كم استفهاميه كا اسمِ تمییز ، مفرد ہوتا ہے اور منصوب ۔ جیسے :

-a كَمْ كِتَاباً عِنْدَكَ ؟ (آپ کے پاس کتنی کتابیں ہیں ؟)

-b كَمْ دِرْهَماً عِنْدَكَ؟ (آپ کے پاس کتنے درہم ہیں ؟)

-c كَمْ يَوماً فِيْ الأُسْبُوْعِ؟ (ہفتے میں کتنے دن ہوتے ہیں ؟)

-d كَمْ سَاعَةً نِمْتَ فِيْ اللَّيْلِ (آپ نے رات میں کتنے گھنٹے نیند کی ؟)

-e فِيْ كَمْ عَامٍ تَعَلَّمْتَ الْعَرَبِيَّةَ ؟ آپ نے کتنے سال میں عربی سیکھی ؟

-2 بعض اوقات كَمْ كا اسمِ تمییز محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

كم مَالُكَ (یہ دراصل كَمْ دِيْنَارًا مَالُكَ ہے) یہاں دِيْنَاراً محذوف ہے۔

كَمْ ضَرَبْتَ (یہ دراصل كَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتَ ہے) یہاں ضَرْبَةٍ محذوف ہے۔

Lot of كم خبريه

-1 كم خبريه کے بعد کا اسم ، مجرور استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-2 كم خبريه ، 'بہت' اور 'کئی' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ، کم کے بعد آنے والا اسم ، واحد یا جمع ہوتا ہے، لیکن ال کے بغیر۔ جیسے :

-a كَمْ رُوْبِيَةٍ عِنْدَهُ "اس کے پاس بہت سارو پیہ ہے"

-b كَمْ دِيْنَارٍ عِنْدِيْ "میرے پاس بہت سے دینار ہیں۔"

-c كَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ "میں نے بہت سے لوگوں سے ملاقات کی۔"

3- كَمْ خبریہ میں تعداد کی بہتات کے اظہار کے لیے مِنْ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- كَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ "آسمان میں بہت سے فرشتے ہیں"

b- كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللهِ (اللہ کے حکم سے کئی مرتبہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں ، بڑے بڑے گروہوں پر غالب آگئیں۔)

c- كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا (بہت سی بستیوں کو ہم نے ہلاک کردیا)

d- كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ

(بہت سے لوگوں کو ہم نے ان سے پہلے مختلف ادوار میں ہلاک کیا)

e- كَمْ مِنْ خَادِمٍ لِشُعَيْبٍ (شعیب کے پاس بہت نوکر ہیں)

f- كَمْ مِنْ عَالِمٍ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ (بے شمار عالم ایسے ہیں ، جو ایسی باتیں کرتے ہیں ، جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے)

كَذَا وَ كَذَا So & So

1- کنایہ کی صورت میں ، كَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اس کے ذریعے نا معلوم شے کا کنایہ کیا جاتا ہے۔ اس کا اسمِ تمییز بھی ، مفرد اور منصوب آتا ہے۔ جیسے :

a- قَبَضْتُ كَذَا وَ كَذَا دِرْهَمًا (میں نے اتنے اتنے درہم لے لیے۔)

b- فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا (میں نے یہ اور یہ کیا ، میں نے ایسے ایسے کیا۔)

2- كَذَا عددِ قلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3- غیر عدد کے لیے بھی بطورِ کنایہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

بِمَكَانِ كَذَا وَ كَذَا "فلاں اور فلاں کے مکان پر"۔

اَهٰكَذَا = أ + هَا + كَ + ذَا

اَهٰكَذَا ، كَذَا سے ایک مختلف چیز ہے۔ یہ چار لفظوں سے مرکب ہے۔

اَ = حرفِ استفہام ہے۔ هَا = حرفِ تنبیہ ہے۔

كَ = حرفِ تشبیہ ہے۔ ذَا = اسمِ اشارہ ہے۔ جیسے :

a- ﴿ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ﴾ (النمل: 42)

"ملکہ سے کہا گیا : کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟"

b- رَاَيْتُ زَيْدًا فَاضِلًا وَرَاَيْتُ عَمرًا كَذَا "

"میں نے زید کو فاضل پایا اور اسی طرح عمرو کو بھی۔"

اسی طرح كَذٰلِكَ اور كَذَالِكُمْ بھی مُستعمل ہیں۔

ان کے آخر میں كَ اور كُمْ زائدہ ہیں۔ یہ دونوں

جملے میں فاعل کے مطابق ، تاکید اور تنبیہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

كَاَيِّنْ = كَ + اَيٍّ

کم خبریه کے معنٰی میں ، ایک اور لفظ كَاَيِّنْ بھی استعمال ہوتا ہے۔

(یہ دراصل كَ + أيٍّ ہے) جیسے :

﴿ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ﴾ (آل عمران: 146)

"اس سے پہلے ، کتنے ہی نبی ایسے گزر چکے ہیں ،

جن کے ساتھ مل کر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی۔"

(یعنی بے شمار انبیاء اور متقی افراد نے جہاد میں حصہ لیا)

سبق نمبر: 173

اسمائے جامدہ اور ان کے اوزان

اسمِ جامد ، اسمِ مشتق سے مختلف ہوتا ہے۔ جامد وہ اسم ہے ، جس سے کوئی لفظ برآمد نہ ہو، اور نہ وہ خود ، کسی اسم سے برآمد کیا گیا ہو۔ جیسے : فَرَس" (گھوڑا) ، اسمِ جامد کی تین قسمیں ہیں۔ ثلاثی ، رباعی اور خماسی۔ ذیل کے اوزان پر آتے ہیں۔

اسمِ جامد ثلاثی دس (10) اوزان	اسمِ جامد رُباعی پانچ (5) اوزان	اسمِ جامد خُماسی چار (4) اوزان
فَلْس" (سکے)	جَعْفَر" (نام)	سَفَرْجَل" (بہی)
كَتِف" (کندھا)	زِبْرِج" (آرائش)	قُذَعْمِل" (موٹا اونٹ)
عَضُد" (بازو)	بُرْ ثُن" (شکاری جانور کا پنجہ)	جَحْمَرِش" (بڑھیا)
حِبْر" (عقل مند عالم)	دِرْهَم" (چاندی کا سکہ)	قِرْطَعْب" (تھوڑی چیز)
عِنَب" (انگور)	قِمَطْر" (صندوق)	**اسم خُماسی مزید**
اِبِل" (اونٹ)		عَضْرَفُوط" (بامنی)
قُفْل" (تالا)		خُزَعْبِيل" (باطل)
صُرَد" (کٹورا)		قِرْطَبُوس" (تیز اونٹنی)
عُنُق" (گردن)		قَبَعْثَرى (موٹا اونٹ)
فَرَس" (گھوڑا)		خَنْدَرِيس"(شراب کہنہ

سبق نمبر :174

آٹھ الفاظِ استثناء

The Words of Exclustion

الفاظِ استثناء آٹھ (8) ہیں۔

اِلاَّ ، غَیْرُ ، سِوٰی ، حَاشَا ، عَدَا ، خَلاَ ، مَا عَدَا اور مَا خَلاَ .

1- اِلاَّ

1- اِلاَّ ، حرف ہے ، زیادہ تر استثناء ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے ، لیکن بعض اوقات ، اسے بطورِ صفت بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔

(یہاں اِلاَّ سے مراد بجز Except نہیں ہے، بلکہ علاوہ Other than ہے۔)

a- ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا اٰلِهَةٌ اِلاَّ اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبیاء:22)

"اگر زمین اور آسمان میں ، اللہ کے علاوہ دوسرے خدا ہوتے ، تو ان دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔"

b- لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اَیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُ اللّٰهِ

"اللہ کے علاوہ ، کوئی اور اِلٰہ نہیں ہے۔"

-2 اِلاَّ کے بعد آنے والا اسمِ مستثنیٰ ، دو شرطوں کے ساتھ **منصوب** ہوتا ہے۔

-a اولاً جب جملہ مثبت ہو (منفی نہ ہو)

-b ثانیاً مستثنیٰ منہ موجود ہو۔ جیسے :

﴿ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِكٌ اِلاَّ وَجْھَهٗ ﴾ (القصص:88)

مستثنیٰ منہ — حرفِ استثناء — اسمِ مستثنیٰ منصوب

"ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے ، سوائے اس ذات (اللہ) کے۔"

حروفِ استثناء میں سے ، اِلاَّ کا ذکر جلد اوّل سبق نمبر 75 میں ہو چکا ہے۔

-2 غَیْرُ (اسم)

-1 **غَیْرُ** ، اسم ہے ، زیادہ تر صفت ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے ، لیکن بعض اوقات استثناء کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

-2 غیر کے بعد آنے والا مستثنیٰ ، غیر کا مضاف الیہ ہو کر **مجرور** ہوتا ہے۔ جیسے :

-a جَاءَنِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ

"میرے پاس سب لوگ آئے ، سوائے زید کے۔"

-b ﴿ فَمَا وَجَدْنَا فِیْھَا غَیْرَ بَیْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ (الذاریات:36)

"پھر ہم نے اس بستی میں ، ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔"

-c ھٰٓؤُلَاءِ نَاسٌ غَیْرُ مُھَذَّبِیْنَ

"یہ غیر مہذب لوگ ہیں۔"

3- بعض اوقات ، غَیْرُ ، مخفف ہو کر ، مبنی ہوتا ہے ، جب اس کا مضاف الیہ محذوف ہو۔ جیسے :

مَعِی دِرْهَمٌ لَيْسَ غَيْرُ

"میرے پاس ایک درہم کے علاوہ کچھ نہیں۔"

غیر کا اعراب

لفظ غیر کا اعراب ، اِلاّ کی طرح ، تین طور سے ہو گا۔

1- اَوْقَدْتُ المَصَابِيحُ غَيْرَ وَاحِدٍ

" میں نے ایک کے علاوہ ، سارے چراغ جلا دیئے۔"

2- سَلَّمْتُ عَلَى القَادِمِيْنَ غَيْرَ سَعِيْدٍ

"میں نے ، سعید کے علاوہ ، تمام آنے والوں کو سلام کیا۔"

3- مَا عَادَ المَرِيضَ عَائِدٌ غَيْرَ الطَّبِيبِ يا غَيْرُ الطَّبِيبِ

(یہاں نوٹ کیجیے کہ غیرَ اور غیرُ دونوں جائز ہیں)

"ڈاکٹر کے علاوہ ، کسی اور نے ، مریض کی عیادت نہیں کی۔"

4- لا تَعْتَمِدْ عَلَىٰ اَحَدٍ غَيْرَ اللهِ يا غَيْرِ اللهِ

"اللہ کے علاوہ ، کسی اور ہستی پر اعتماد مت کیا کرو۔"

5- لا يَنَالُ المَجْدَ غَيْرُ العَامِلِينَ

"محنت کرنے والے بنے بغیر ، بلندی تک پہنچا نہیں جا سکتا۔"

6- لَمْ يَفْتَرِسِ الذِّئْبُ غَيْرَ شَاذَّةٍ

"بھیڑیا (ریوڑ سے الگ کی گئی) تنہا بکری کے علاوہ، کسی اور کا شکار نہیں کرتا۔"

غیرُ ، غَیْرَ اور غَیْرِ

مندرجہ ذیل تین مثالوں میں ، غیر کے تینوں اعراب پر غور کیجیے۔

1- مَا جَاءَ نِی غَیْرُ زَیْدٍ

"میرے پاس زید کے علاوہ کوئی اور نہیں آیا۔"

(یہاں غیر فاعل استعمال ہوا ہے ، اس لیے مرفوع ہے۔)

2- مَارَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ

"میں نے زید کے علاوہ، کسی اور کو نہیں دیکھا۔"

(یہاں غیر مفعول بہٖ استعمال ہوا ہے۔اس لیے منصوب ہے۔)

3- مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ

"میں زید کے بغیر، نہیں گزرا۔"

(یہاں غیر حرفِ جر کے بعد آیا ہے، اور مجرور ہے۔)

3- سِوٰی (اسم) Other Than

سِوٰی بھی اسم ہے ، سِوٰی کے بعد آنے والا مستثنٰی ، غَیْر کی طرح ، مضاف الیہ ہو کر مجرور ہوتا ہے۔

سِوٰی کو سِوَاءَ بھی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ جیسے :

a- جَاءَنِی الْقَوْمُ سِوٰی زَیْدٍ

"میرے پاس سب آئے ، سوائے زید کے۔"

b- جَاءَنِی الْقَوْمُ سِوَاءَ زَیْدٍ

"میرے پاس سب آئے ، سوائے زید کے۔"

4- حَاشَا (حرفِ جر یا فعل)

حَاشَا ، حرفِ جر بھی ہے ، اور فعل بھی۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حَاشَا ، کے بعد آنے والا مستثنیٰ ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

a- جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ

"میرے پاس سب آئے ، سوائے زید کے۔"

b- قَطَعْتُ الْاَشْجَارَ حَاشَا النَّخِیْلَ یا حَاشَا النَّخِیْلِ

"میں نے سارے درخت کاٹ دیے ، سوائے کھجور کے درختوں کے۔"

5- خَلَا (حرفِ جر یا فعلِ ماضی)

خَلَا ، حرفِ جر ہے ، یا فعلِ ماضی ہے۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خَلَا ، کے بعد آنے والا مستثنیٰ ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے ، لیکن علماء کی اکثریت منصوب کو ترجیح دیتی ہے۔ جیسے :

قَطَفْتُ الْاَزْهَارَ خَلَا الْوَرْدَ یا خَلَا الْوَرْدِ

"میں نے پھولوں کو توڑا ، بجز گلاب کے۔"

6- عَدَا (حرفِ جر یا فعلِ ماضی)

عَدَا ، حرفِ جر ہے یا فعلِ ماضی۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

عَدَا ، کے بعد آنے والا مستثنٰی ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

a- زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ عَدَا وَاحِداً یا عَدَا وَاحِدٍ

"میں نے سوائے ایک کے ، مدینۂ منورہ کی تمام مسجدوں کی زیارت کی۔"

b- نَجَحَ الطُّلَّابُ ما عَدَا سَمِيرٍ

"سمیر کے علاوہ ، سارے طالب علم کامیاب ہو گئے۔"

c- تَمَرَّدَ الْجُنُودُ عَدَا الْقَائِدِ

"قائدِ لشکر کے علاوہ ، ساری فوج باغی ہو گئی۔"

7- مَا خَلاَ (فعل)

مَا خَلاَ فعل ہے، مَا خَلاَ کے بعد آنے والا ، اسمِ مستثنٰی ، مفعول بہ ہوتا ہے اور لازماً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

a- قَرَأْتُ الْكِتَابَ مَا خَلاَ صَفْحَةً

"میں نے ایک صفحے کے علاوہ ، ساری کتاب پڑھ لی۔"

b- اَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللهَ بَاطِلٌ"

"سن لو ! اللہ کے علاوہ ، ہر چیز باطل ہے (اللہ ہی حق ہے)۔"

8- مَاعَدَا (فعل)

مَا عَدَا فعل ہے، مَا عَدَا کے بعد آنے والا اسمِ مستثنیٰ ، مفعول بہٖ ہوتا ہے اور لازماً منصوب ہوتا ہے۔

a- قَرَأْتُ الْكِتَابَ مَا عَدَا صَفْحَةً

"میں نے ساری کتاب پڑھ ڈالی ، سوائے ایک صفحے کے۔"

b- نَجَحَ الطُّلَّابُ مَا عَدَا سَمِيْرًا

"سمیر کے علاوہ ، سارے طالب علم کامیاب ہو گئے۔"

مستثنیٰ کی قسمیں

مستثنیٰ کی تقسیم تین طرح کی گئی ہے۔

1- متصل اور منقطع

2- مُفَرَّغ اور غَيْرُ مُفَرَّغ

3- مُؤْجَب اور غَيْرُ مُؤْجَب (باعتبار کلام جمله)

مُسْتَثْنىٰ مُتَّصِلْ Attached Exclusion

مستثنیٰ متصل وہ ہے ، جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منه میں داخل ہو ، پھر حرفِ استثناء لا کر خارج کیا گیا ہو۔ جیسے :

جَاءَ	اَلْقَوْمُ	اِلاَّ	زَيْدًا
	مستثنیٰ منه	حرفِ استثناء	اسمِ مستثنیٰ منصوب متصل

"سارے لوگ آگئے ، سوائے زید کے۔"

اوپر کے جملے میں ، زید ، استثناء سے پہلے ، قوم میں داخل تھا ، لیکن آنے کے حکم سے ، بذریعہ حرفِ استثناء اِلاَّ خارج کر دیا گیا ہے۔

Detached Exclusion مُسْتَثْنیٰ منقطع

مستثنیٰ منقطع وہ ہے ، جو نہ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہوا ، اور نہ استثنیٰ کے بعد۔ جیسے :

﴿ فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلاَّ اِبْلِيْسَ ﴾ (الحجر: 31-30)

"چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔"

اوپر کی مثال میں ، ابلیس نہ تو استثناء سے پہلے ، فرشتوں میں داخل تھا ، اور نہ بعد ، بلکہ وہ تو ایک جِنّ ہے (الکھف: 50)، یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔

مُسْتَثْنیٰ کی دو قسمیں

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔

مُفَرَّغْ اور غَیْرُ مُفَرَّغْ

(The Emptied Exclusion) مُسْتَثْنیٰ مُفَرَّغ

مُفَرَّغْ اسمِ مستثنیٰ ہے ، جس کا مُسْتَثْنیٰ مِنْهُ مذکور نہ ہو۔ جیسے :

a- مَا جَاءَنِیْ اِلاَّ زَيْدٌ "میرے پاس زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔"

b- ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوْلٌ ﴾ (آل عمران: 144)

"اور نہیں ہیں محمدؐ ، مگر ایک رسول۔"

مُسْتَثْنٰی غَیْرُ مُفَرَّغْ

غَیْرُ مُفَرَّغ وہ مستثنیٰ ہے ، جس کا مُسْتَثْنٰی مِنْهُ مذکور ہو۔ جیسے :

-a جَاءَ نِیْ **الْقَوْمُ** اِلاَّ زَیْدًا

مُسْتَثْنٰی مِنْهُ

-b ﴿كُلُّ شَيْءٍ **هَالِكٌ** اِلاَّ **وَجْهَهٗ**﴾ (القصص:88)

مستثنیٰ منہ حرفِ استثناء اسمِ مستثنیٰ منصوب

"ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے ، سوائے اس ذات (اللہ) کے۔"

مُسْتَثْنٰی پر مشتمل جملوں کی دو قسمیں

جس جملے میں ، استثناء موجود ہو ، اس کی دو قسمیں ہیں۔

موجب اور غیر موجب

The Certified Exclusion موجب

موجب ، مستثنیٰ پر مشتمل وہ جملہ ہے ، جس میں حرفِ نفی ، نہی یا استفہام موجود نہ ہو۔ جیسے :

﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلاًّ لِّبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ **اِلاَّ** مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ﴾ (آل عمران:30)

" کھانے کی یہ ساری چیزیں ، (جو شریعتِ محمدیؐ میں حلال ہیں) ، بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں ، البتہ بعض چیزیں ایسی تھیں ، جنہیں نزولِ تورات سے پہلے ، حضرتِ یعقوبؑ نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔"

The Non-Certified Exclusion غَیْر مُوجب

غَیْر مُوجب ، مستثنٰی پر مشتمل وہ جملہ ہے ، جس میں حرفِ نفی ، نہی یا استفہام موجود ہو۔ جیسے :

a- مَا جَاءَنِی غَیْرَ زَیْدٍ الْقَوْمُ "

اوپر کا جملہ ، غیر موجب ہے ، یہاں حرفِ نفی مَا موجود ہے۔

b- مَا جَاءَنِی اَحَدٌ" غَیْرَ زَیْدٍ وَ غَیْرُ زَیْدٍ

اوپر کا جملہ بھی غیر موجب ہے اور حرفِ نفی مَا موجود ہے۔ اس جملے میں ، مستثنٰی منہ مذکور ہے ، اس کو دو طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔

غَیْرَ زَیْدٍ کے ساتھ ، اس صورت میں یہ استثناء ہو گا۔

غَیْرُ زَیْدٍ کے ساتھ ، اس صورت میں یہ بدل ہو گا۔

c- ﴿ مَا فَعَلُوهُ اِلاَّ قَلِیْلٌ" مِنْهُمْ ﴾ (النساء:66)

(مَا: حرفِ نفی — اِلاَّ: حرفِ استثناء)

"ان لوگوں میں سے ، چند لوگوں کے سوا ، کسی نے اسے نہ کیا۔"

سبق نمبر 175:

مَحْذُوْفَات Omissions

محذوفات (Elisions) کی کئی قسمیں ہیں۔ مضاف کا حذف ، مضاف الیہ کا حذف ، موصوف کا حذف ، صفت کا حذف ، حروف کا حذف وغیرہ۔ یہاں زیادہ تر مثالیں حضرت شاہ ولی اللہؒ کی مشہور کتاب 'الفوز الکبیر' سے دی جا رہی ہیں۔

مضاف کا حذف

1- ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ﴾ (البقرة:177)

"نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف ، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یومِ آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔"

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ اِیْ ولکن البِرَّ ، بِرُّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

یعنی صحیح نیکی کا اعتبار تو ، اس شخص کی نیکی کا ہے ، جو ایمان لایا۔

(اس مثال میں ، مَنْ کا مضاف ، بِرُّ محذوف ہے)

2- ﴿قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ﴾ (البقرة : 93)

"تمہارے اسلاف نے کہا کہ ہم نے سن لیا ، مگر مانیں گے نہیں۔ اور ان کی باطل پرستی کا یہ حال تھا کہ دلوں میں ان کے بچھڑا ہی بسا ہوا تھا۔"

فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ اى فِي قُلُوبِهِمْ حُبَّ الْعِجْلِ

"یعنی ان کے دل میں بچھڑے کی 'محبت' بسی ہوئی تھی"۔

(اس مثال میں ، العِجْلِ کا مضاف ، "حُبّ" محذوف ہے۔)

3- ﴿وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا﴾ (یوسف : 82)

"آپ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجیے ، جہاں ہم تھے۔ اس قافلے سے دریافت کرلیجیے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔"

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ اى وَ اسْأَلْ اَهلَ الْقَرِيَةِ

"بستی سے پوچھیے ، کا مطلب ہے بستی کے لوگوں سے پوچھیے۔"

(اس مثال میں بھی ، مضاف "اَهل" محذوف ہے۔)

4- ﴿وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ﴾ (البقرة: 102)

"اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے ، جو شیاطین ، سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔"

عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ اى عَلىٰ عَهدِ مُلكِ سُلَيمَانَ

"سلیمان کی حکومت میں" کا مطلب ہے "حضرت سلیمانؑ کی حکومت کے زمانے میں" (اس مثال میں مضاف عَهدِ محذوف ہے۔)

مضاف الیہ کا حذف

بعض اوقات مرکب اضافی میں ، مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

5- رَبِّ اغْفِرْ لِی ۔ رَبِّ کا مضاف الیہ | ی | محذوف ہے۔

6- لِلّٰہِ الْاَمْرُ | مِنْ قَبْلُ | وَ | مِنْ بَعْدُ | میں قبل اور بعد کا | مضاف الیہ | محذوف ہے۔

یعنی مِنْ قَبْلِ (الْغَلْبِ) وَ بَعْدِ (ہٖ) ۔

ایک سے زیادہ مضاف کا حذف

بعض اوقات مرکب اضافی میں ، دو مضاف محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے :

7- ﴿ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ﴾ (طٰہٰ:96)

یہاں مِنْ اَثَرِ کے بعد ، دو لفظ محذوف ہیں۔

یعنی مِنْ اَثَرِ | (حَافِرِ فَرَسِ) | الرَّسُوْلِ۔ رسول کے گھوڑے کے کھر کا نقش.

8- بعض اوقات ، دو سے زیادہ مضاف ، محذوف ہوتے ہیں جیسے :

﴿ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ﴾ (النجم:9)

یہاں ، کَانَ کے بعد کئی لفظ محذوف ہیں ، جو ایک بڑی ترکیب کے مضاف ہیں۔

یعنی فَکَانَ | (مِقْدَارُ مُسَافَةِ قُرْبِہٖ مِثْلَ) | قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۔

یعنی " دو کمانوں ، یا اس سے کم کے برابر ، قربت کی مقدارِ مسافت باقی رہ گئی "۔

موصوف کا حذف

9- ﴿وَ آتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا﴾ (بنی اسرائیل :59)

”اور ثمود کو ہم نے ، علانیہ اونٹنی لا کر دی ، اور انہوں نے اُس پر ظلم کیا۔“

مُبْصِرَةً ای آيَةً مُبْصِرَةً ، لانها مُبْصِرَةً غَيْرَ عَمْيَاء

”اونٹنی لا کر دی ، علانیہ (بطورِ معجزہ ، یا بطورِ آیت یا نشانی)۔“

(اس مثال میں ، مُبْصِرَةً صفت ہے ، جس کا موصوف آيةً محذوف ہے۔ یہاں مُبْصِرَةً ، النَّاقَةَ سے متعلق نہیں ہے۔ مطلب یہ نہیں ہے کہ دیکھنے والی اونٹنی قومِ ثمود کو دی گئی ، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ثمود کو آنکھیں کھول دینے والی نشانی (آيةً) ، اونٹنی کی شکل میں دی گئی۔)

10- ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى﴾ (الانبیاء:101)

”رہے وہ لوگ، جن کے لیے ہماری طرف سے، بھلائی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہو گا۔“

مِنَّا الْحُسْنَى ای مِنَّا الكلمةُ الحُسنى وَ القُدوةُ الحُسنى

” الحسنیٰ ، کا مطلب ہے ، الكلمةُ الحسنیٰ “(یہاں موصوف محذوف ہے۔)

11- ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ﴾ (حم السجدة : 34)

”تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو ، جو بہترین ہو ، تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی ، وہ جگری دوست بن گیا ہے۔“

اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ای اِدْفَعْ بِالخَصْلَةِ التی هِیَ اَحْسَنُ

”احسن (زیادہ بہتر) سے دفع کرو“ کا مطلب ہے ”احسن صفات کے ساتھ دفع کرو۔“

متعلق کا حذف

-12 ﴿أَ فَغَيْرَ دِيْنِ اللهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَّ كَرْهاً وَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾ (آل عمران : 83)

"اب کیا یہ لوگ ، اللہ کی اطاعت کا طریقہ (دین اللہ) چھوڑ کر ، کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ آسمان و زمین کی ساری چیزیں ، چار و ناچار ، اللہ ہی کی تابعِ فرمان (مسلم) ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے؟"

مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اَیْ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ، لِاَنَّ شَیْئًا وَّاحِدًا هُوَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

"جو آسمانوں اور زمین میں ہے" مطلب ہے ، "جو آسمانوں اور جو زمین میں ہے" ، کیونکہ شے واحد ہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اسمِ ظاہر کا حذف

-13 ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر : 1)

"ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔"

أَنْزَلْنَاهُ اَیْ انزلنا القرآنَ وان لم يَسبِقْ له ذكر

(یہاں اَنْزَلْنَاهُ کی ضمیر ، ہٗ سے مراد القرآن ہے ، اگرچہ قرآن کا ذکر پہلے نہیں کیا گیا ، یہ تو پہلی آیت ہے۔)

-14 ﴿وَمَا يُلَقَّاهَا إِلاَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوا﴾ (حم السجدة : 35)

"یہ نصیب نہیں ہوتی ، مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں۔"

يُلَقَّاهَا اى خَصْلَةُ الصَّبْرِ (یعنی یہ ' صِفت ' نصیب نہیں ہوتی ، مگر ....)

(اس مثال میں ، يُلَقَّاهَا کی مونث ضمیر 'هَا' کا اسمِ ظاہر ، خَصْلَةُ الصَّبْرِ ہے ، جو محذوف ہے)

فاعل کا حذف

-15 ﴿فَقَالَ إِنِّي اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ﴾ (ص : 32)

" تو سلیمانؑ نے کہا : میں نے اِس مال کی محبت ، اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے ، یہاں تک کہ وہ (سورج) پردے میں چھپ گیا (اور وہ گھوڑے ، نگاہ سے اوجھل ہو گئے)۔"

تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ اى تَوَارَتِ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ

" یہاں تک کہ 'سورج' پردے میں چھپ گیا"

(یہاں تَوَارَتْ کا فاعل، الشَّمْسُ محذوف ہے)

مفعول بہ کا حذف

-16 ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ﴾ (الاعراف : 152)

" جن لوگوں نے ، بچھڑے کو بنا لیا (معبود)"

اَیْ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ اِلٰهًا

(اس مثال میں ، دوسرا مفعول بہ | اِلٰهًا | محذوف ہے۔)

-17 ﴿وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِيْنَ﴾ (النحل : 9)

"اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا" یعنی اگر تمہاری 'ہدایت' چاہتا ، تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔"

ای وَلَوشَآءَ | هِدَايَتَكُم | لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ

(اس مثال میں ، مفعول بہ | هِدَايَتَكُمْ | حذف کیا گیا ہے۔)

معطوف کا حذف

-18 ﴿قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا | عَنِ الْيَمِيْنِ | ﴾ (الصافات : 28)

" ان کے پیرو کہیں گے "تم ہمارے پاس دائیں طرف سے ، آیا کرتے تھے۔"

عَنَ الْيَمِيْنِ ای عَنِ الْيَمِيْنِ | وَعَنِ الشِّمال |

مطلب ہے ، ہمارے پاس دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے آیا کرتے تھے۔

(یہ مثال حذفِ معطوف کی ہے۔ یہاں | "وَعَنِ الشِّمال" | محذوف ہے۔)

حروفِ جار کا حذف

-19 ﴿وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ﴾ (المائدة : 60)

"اور ان جن میں سے ، بندر اور سور بنائے گئے ، اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی۔"

فیمن قرأ بالنصب ای جَعَلَ منهم مَنْ عَبْدِ الطَّاغُوتِ

(یعنی ان میں سے کچھ ، طاغوت کے بندے بنا دیئے گئے)

اس مثال میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حرفِ جار | مِنْ | محذوف ہے۔

20- ﴿خلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَّ صِهْراً ﴾ (الفرقان : 54)

"پھر اس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا، پھر اس سے نسب اور سسرال کے دو الگ سلسلے چلائے۔"

| فَجَعَلَهُ | ای جَعَلَ | لَهُ |

اس مثال میں ، جَعَلَ سے متصل مفعول ضمیر ہُ سے پہلے ، | لَ | حرفِ جر محذوف ہے۔

21- ﴿وَا خْتَارَ مُوسَى | قَوْمَهُ | سَبْعِينَ رَجُلاً لِمِيقَاتِنَا﴾ (الاعراف:155)

"اور موسیٰؑ نے ، اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ، منتخب کیا ، تاکہ وہ ہمارے دیئے ہوئے وقت پر حاضر ہو جائیں۔"

قَوْمَهُ ای | مِن | قومِهِ (یعنی قوم میں سے ستر ، آدمیوں کو منتخب کیا)

یہ مثال بھی ، نزع خافض یعنی حذفِ جر 'مِنْ' کی ہے۔

22- ﴿أَلاَ إِنَّ عَاداً كَفَرُوا | رَبَّهُمْ | أَلاَ بُعْداً لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ﴾ (هود : 60)

" سنو ! عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ سنو ! عاد دور پھینک دیئے گئے۔"

ای کفروا نِعْمَةَ رَبِّهِمْ او كَفَرُوْا | بِرَبِّهِمْ | (بنزع الخافض)

" یعنی عاد نے اپنے رب کی نعمتوں کا کفر کیا۔ یا پھر اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔"

(یہاں ، یا تو مضاف 'نِعْمَةَ' محذوف ہے، یا پھر حرفِ جر یعنی | بِ | محذوف ہے۔)

حرفِ نفی کا حذف

23- ﴿قَالُوا تَاللهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ﴾ (یوسف :85)

" بیٹوں نے کہا۔ خدارا ! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں۔"

ای لاَ تَفْتَؤُا ومعناه لا تزال

" فتیءَ کے معنی بھولنے کے ہیں۔ اس مثال میں ، حرفِ نفی لا محذوف ہے۔

(یعنی آپ یوسفؑ کو بھولتے ہی نہیں۔ یعنی آپ تو یوسفؑ ہی کو یاد کیے جاتے ہیں۔)

فعلِ مضارع (یقولونَ) کا حذف

24- ﴿وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللهِ زُلْفَى﴾ (الزمر : 3)

" جنہوں نے اللہ کے سوا ، دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں ، (وہ اپنے اس فعل کی توجیہ ، یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت ، صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ، وہ اللہ تک ، ہماری رسائی کرا دیں۔"

مَا نَعْبُدُهُمْ ای يَقُولُونَ مَا نَعْبُدُهُم

(اس مثال میں ، يَقُولُونَ محذوف ہے۔ جس کا مطلب ہے "وہ کہتے ہیں" ، یا وہ یہ توجیہ کرتے ہیں۔)

25- ﴿ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَاماً فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ○ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴾ (الواقعہ: 65-66)

"ہم چاہیں تو ان کھیتیوں کو، بھس بنا کر رکھ دیں، اور تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ، کہ ہم پر تو الٹی چٹی پڑ گئی۔"

إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ای | تَقُولُونَ | إِنَّا لَمُغْرَمُونَ

(یہ مثال بھی، حذفِ قول کی ہے۔ یہاں "تقولون" محذوف ہے۔)

26- ﴿ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَ إِنَّ فَرِيْقاً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُونَ ﴾ (الانفال: 5)

"(اس مالِ غنیمت کے معاملے میں بھی، ویسی ہی صورت پیش آ رہی ہے)، جس طرح، آپ کا رب، آپ کو، حق کے ساتھ، آپ کے گھر سے نکال لایا تھا۔ اور (اس وقت بھی) مومنوں میں سے ایک گروہ کو یہ ناگوار تھا۔"

ای كَمَا | (اَمِضِ) | أَخْرَجَكَ (لوگوں کی ناراضی کو، خاطر میں لائے بغیر، اے نبیؐ! جنگِ بدر کے مالِ غنیمت کی تقسیم کے سلسلے میں اپنا کام جاری رکھیے۔)

(دراصل یہاں، اَخرَجَكَ سے پہلے، | اَمِضِ | محذوف ہے۔)

جملے کے ابتدائی حصے کا حذف

27- ﴿ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴾ (البقرۃ: 147)

"یہ قطعی ایک امر حق ہے، تمہارے رب کی طرف سے لہذا، اس کے متعلق، تم ہر گز کسی شک میں نہ پڑو۔"

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ اى هٰذا الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

(اس مثال میں ، مبتداء هٰذا الْحَقُّ ہے، اسم اشارہ هٰذَا محذوف ہے ، اور مشار" الیه ، الْحَقُّ استعمال ہوا ہے۔)

جوابِ جملہ کا حذف

28- ﴿وَ إِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ٥ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلاَّ كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ﴾

(یس :45-46)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس انجام سے بچو، جو تمہارے آگے آرہا ہے اور جو تمہارے پیچھے گزر چکا ہے، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔(تو یہ اِعراض کرتے ہیں یعنی سنی ان سنی کر جاتے ہیں) ان کے سامنے ان کے رب کی آیات میں جو آیت بھی آتی ہے، یہ اس سے اِعراض کرتے ہیں (یعنی اس کی طرف التفات نہیں کرتے۔)"

و اَعرَضُوا اى اِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا ما بينَ اَيْدِيْكُم وَمَاخَلْفَكُم ،

(اس مثال میں ، وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا کا جواب اَعْرَضُوا محذوف ہے ، جس کی طرف، بعد کی آیت نمبر 46 کا لفظ ، مُعْرِضِيْنَ رہنمائی کر رہا ہے۔)

یہ مثال جوابِ جملہ کے حذف کی ہے۔

خبر کا حذف

29- ﴿لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا﴾

"تم میں سے جو لوگ فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کریں گے برابر نہیں ہیں۔"

اَیْ لَایَسْتَوِیْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ | وَمَنْ اَنْفَقَ مِنْ بَعْدِ الْفَتْحِ |

یہاں "فتح کے بعد خرچ اور جہاد کرنے والوں کے" محذوف ہے اور اس حذف کی طرف بعد کا یہ جملہ رہنمائی کر رہا ہے۔

﴿أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا﴾

(یہ مثال ، جملے کی خبر کے حذف کی ہے۔) (الحدید : 10)

اَنْ مصدریہ سے حرفِ جار کا حذف

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ "اَن" مصدریہ کے آغاز میں ، حرفِ جر (لِ یا بِ) محذوف ہوتا ہے اور کلامِ عرب میں ، یہ حذف بہت ہی عام ہے۔اَنْ کا مطلب ، بعض اوقات ، | لِاَن | ، اور بعض اوقات | بِاَن | ہوتا ہے۔(یعنی اَنْ سے پہلے ، حرفِ جر | لِ | یا | بِ | محذوف ہوتا ہے۔) جیسے :

a- ﴿اِنَّ اللهَ يَاْمُرُكُمْ | اَنْ | تَذْبَحُوْا بَقَرَةً﴾ (البقرۃ:67)

"یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے اس بات کا کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔"

(یہاں اَنْ سے پہلے ، حرفِ جر | بِ | محذوف ہے۔

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً کا مطلب ہے بِاَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً)

b- ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ﴾
(البقرۃ:258)

”کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا؟ جس نے ابراہیمؑ سے جھگڑا کیا تھا۔ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیمؑ کا رب کون ہے؟ اور اس بنا پر کہ اس شخص کو اللہ نے حکومت دے رکھی تھی۔“

(یہاں اَنْ سے پہلے، حرفِ جر لِ محذوف ہے۔
اَنْ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ کا مطلب ہے لِاَنْ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ)

تعجب کے لیے، جوابِ شرط کا حذف

آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ، بعض اوقات جملوں میں، جوابِ شرط کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اہلِ عرب، یہ اسلوب، 'تعجب' کے موقعوں پر اختیار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے، ایسی صورتوں میں، محذوف جوابِ شرط کی تلاش کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ (حضرت شاہ ولی اللہؒ۔ الفوز الکبیر) جیسے

30- ﴿وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ﴾ (الانعام : 93)

”کاش! تم ظالموں کو، اُس حالت میں دیکھ سکو! جب کہ وہ سکراتِ موت میں، ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں، اور فرشتے، ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں، کہ نکالو! اپنی جان!“

(علامہ محی الدین الدرویش نے 'اعراب القرآن' میں لکھا ہے کہ یہاں، حرفِ شرط لَوْ کا جواب، لَرَاَیْتَ اَمْرًا عَظِیْمًا محذوف ہے۔)

اس سبق کے ساتھ، (حذف سے متعلق) سبق نمبر 195 ضرور پڑھ لیجیے۔

سبق نمبر : 176

اسمِ ضمیر کی قسمیں

جلد اول میں آپ ، ضمیر کی مختلف قسمیں پڑھ چکے ہیں۔

1- اِعرابی حالت کے اعتبار سے ، مرفوع ، منصوب اور مجرور۔

2- جڑا رہنے کے اعتبار سے ، متصل اور منفصل۔

3- ظاہری علامت کے اعتبار سے، مستتر اور بارز۔

یہاں چند اور قسموں کا بیان مقصود ہے۔

ضمیرِ شان

1- عام قاعدہ تو یہی ہے کہ ہر ضمیر کے لیے کوئی مَرْجَع ہو۔ بعض اوقات ، مَرْجَع کے ذکر کے بغیر ہی ، ابتداء میں ضمیر استعمال ہوتی ہے۔ یہ ضمیر شان ہے۔ جیسے :

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" (اخلاص:1) ، إِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ(القدر:1)

2- ضمیرِ شان ، مذکر ہوتی ہے ، جملے میں پہلے استعمال ہوتی ہے۔ ضمیرِ شان کے بعد آنے والا جملہ ، ضمیر کی تفسیر کرتا ہے۔ اس اسلوبِ بیان میں ، پہلے مضمون کو ضمیر کے ذریعے ، مبہم رکھا جاتا ہے، پھر اس کی تفسیر کی جاتی ہے ، جس سے مضمون زیادہ دلنشین ہو جاتا ہے۔

a- هُوَ الأَمِيرُ قَادِمٌ" یہ تو وہ ہیں، لو یہ جناب امیر تشریف لا رہے ہیں۔

b- ﴿ إِنَّهُ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴾
(یوسف:87)

"وہ (عظیم الشان ہستی) ! اصل بات یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے تو ، بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔"

(اس مثال میں ، إِنَّهُ ضمیرِ شان ہے۔)

3- ضمیرِ شان کا مقصد تعظیم اور تفخیم ہوتا ہے۔

ضمیرِ قصہ

ضمیر شان ، اگر مونث ہو تو ضمیرِ قصہ کہلاتی ہے۔ یہ بھی جملے سے پہلے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ ﴾ (الحج: 46)

"کیوں کہ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ، بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں۔"

(اس مثال میں ، إِنَّهَا ضمیرِ قصہ ہے۔)

1- بعض اوقات ، ضمیرِ قصہ منفصل ہوتی ہے۔ جیسے :

هِيَ القَبِيلَةُ خَائِنَة"

"یہی ہے ، وہ قبیلہ جو بد عہد ہے۔"

2- بعض اوقات ضمیرِ قصہ متصل ہوتی ہے۔ جیسے :

إِنَّهَا القَنَاعَةُ غِنیً

"بلاشبہ صحیح بات یہی ہے کہ ، قناعت تو نگری ہے۔"

ضمیرِ فَصْل یا ضمیرِ عِمَاد

بعض اوقات ، مبتدأ اور خبر کے درمیان ، یا پھر اسم اور خبر کے درمیان ، جبکہ یہ معرفہ ہوں ، ایک اسمِ ضمیر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس اسمِ ضمیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بعد آنے والا اسم ، خبر ہے ، صفت نہیں ہے۔ ضمیر فصل کو ضمیرِ عماد (Pronoun of Support) بھی کہتے ہیں۔ جیسے :

a- إنَّ الوَلَدَ **هُوَ** المُجْتَهِدُ

"یقیناً یہ لڑکا ، یہی محنتی ہے۔"

b- ﴿ اِنَّهٗ **هُوَ** الغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ (القصص: 16)

"چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی ، اللہ غفور الرحیم ہے۔"

(اس مثال میں ، هُوَ ضمیرِ فصل ہے۔)

c- ﴿ وَ اُولٰئِكَ **هُمُ** المُفْلِحُوْنَ ﴾ (البقرۃ:5)

"اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔"

(اس مثال میں ، هُمْ ضمیرِ فصل ہے۔)

d- اَلْأُمَّهَاتُ **هُنَّ** الفَاضِلَاتُ

"مائیں ، وہی تو فاضلات ہیں۔"

تنبیہ : اس طرح کے جملوں میں ، ضمیرِ فصل نکال دی جائے تو یہ جملہ مرکب توصیفی بن جاتا ہے۔ اس لیے اس ضمیر کو ضمیرِ فاصل کا نام دیا گیا ہے یہ ضمیر خبر اور صفت میں امتیاز کرتی ہے۔

ضمیرِ جمع کی حرکات

ضمیرِ جمع کی ، تین (3) صورتیں ہوتی ہیں۔

1- پہلی صورت میں ، آخری حصہ **ساکن** ہوتا ہے۔ جیسے :

هُمْ ، لَهُمْ ، قَبْلُكُمْ ، جَاءَهُمْ ، اور اِيَّاكُمْ وغیرہ

2- دوسری صورت میں ، آخری حصے میں ، **واوٗ** کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ اَ **نُلْزِمُكُمُوْ** هَا وَاَنْتُمْ لَهَا كَارِهُوْنَ ﴾ (هود: 28)

"کیا ہم (اللہ کی رحمت کو) تم لوگوں پر زبردستی لازم کر دیں؟

جب کہ تم اس رحمت کو ناپسند کرتے ہو۔"

یہاں نُلْزِمُكُمْ کے بجائے نُلْزِمُكُمُوْ استعمال ہوا ہے۔

یعنی ضمیرِ جمع كُمْ کے بجائے كُمُوْ استعمال کی گئی ہے۔

b- ﴿ فَقَدْ **رَاَيْتُمُوْ** هُ ﴾ (آل عمران: 143)

"چنانچہ یقیناً تم لوگوں نے اسے دیکھ لیا۔"

یہاں رأيْتُمْ کے بجائے رأيْتُمُوْ استعمال کیا گیا ہے۔)

3- تیسری صورت میں ، آخری حصے پر **پیش (ضَمَّه)** لگا دیا جاتا ہے ،

جب اسے اَلْ سے ملانا ہو۔ جیسے :

a- ﴿ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ ﴾ (البقرة: 61)

(کہا جاتا ہے ، هُمْ اصل میں هُمُوْ ہے ، واوٗ کو حذف کیا گیا ہے اور

میم کو ساکن ، لیکن اگلے لفظ سے اتصال کے لیے پیش کو لوٹایا گیا ہے۔

b- ﴿فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ﴾ (البقرة:93)

c- ﴿نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ﴾ (سبا:9)

ضمیر غائب کی چار حرکتیں

ضمیرِ غائب ، کے لیے چار (4) حرکتیں استعمال کی جاتی ہیں۔

1- پیش

بعض اوقات ضمیرِ غائب کے لیے، پیش استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے، حرفِ ساکن کے بعد آئے ، یا الف کے بعد آئے ، اس کے بعد اَلْ ہو۔ جیسے :

عِنْهُ ، مِنْهُ ، فَاعْبُدْهُ ، اٰتیناهُ ، اَنْزَلْنَاهُ ،

اَخُوهُ ، اَطْرَحُوهُ ، شَرَوْهُ ، ﴿اَلْقَوْهُ ، اَلَا لَهُ الخَلْقُ وَالاَمْرُ﴾ (الاعراف:54)

2- الٹا پیش

بعض اوقات ، الٹا پیش استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب ضمیر غائب ہٗ سے پہلے آنے والا متحرک حرف ، مفتوح ہو یا مضموم ہو۔ جیسے:

لَهٗ ، رَسُوْلَهٗ ، یَسْمَعُهٗ ، اِنَّهٗ ، کُلُّهٗ ، نِعْمَتَهٗ ، اَکَلَهٗ ،

دَلْوَهٗ ، رَبُّهٗ ، نُعَلِّمَهٗ ، قَمِیصَهٗ ، رَاَیْنَهٗ ، اَکْبَرْنَهٗ

3- زیر

جب ضمیرِ غائب، یا (ی) کے بعد آئے ، یا کَسْرَة کے بعد آئے ، یا

حروفِ جر کے بعد آ جائے ، تو زیر لگائی جاتی ہے۔ جیسے :

a- یاء (ی) کے بعد زیر کی مثالیں :

عَلٰی + هُمْ = عَلَیهِمْ (یہاں هُمْ کو هِمْ پڑھا جائے گا)

یَاتِی + هُمْ = یَاتِیْهِمْ (یہاں هُمْ کو هِمْ پڑھا جائے گا)

b- کسرہ کے بعد زیر کی مثالیں :

بِ + هُمْ = بِهِمْ

فِی + رِحَالِ + هُمْ = فِی رِحَالِهِمْ

اِلٰی + اَهْلِ + هُمْ = اِلٰی اَهْلِهِمْ

اِلٰی + اَبِی + هُم = اِلٰی اَبِیهِمْ

c- حروفِ جر کے بعد کی مثالیں :

اِلَیهِ ، فِیهِ ، عَلَیهِ

4- کھڑی زیر

بعض اوقات ضمیرِ غائب کے لیے، کھڑی زیر استعمال کی جاتی ہے۔ جب ضمیر سے ماقبل متحرک حرف ، مکسور ہو۔ جیسے :

a- حروفِ جر (زیر) کے بعد کھڑی زیر : جیسے

بِ + هٗ = بِهٖ

b- کھڑی زیر بحیثیت مضاف الیہ : جیسے

مِنْ قَبْلِهٖ ، مِنْ بَعْدِهٖ ، فِی اِخْوَتِهٖ ، عَلٰی اَمْرِهٖ ،

عَنْ نَفْسِهٖ ، بِتَاوِیْلِهٖ ، بِدَارِهٖ (بِ + دَار" + ہ = بِدَارِهٖ)

تنبیہ

قرآنِ مجید میں ایک مقام پر ، عَلَیْہِ کے بجائے ، عَلَیْہُ استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ عَلَیْہِ کی ہِ کے بعد ایک ساکن حرف آیا ہے۔ ایسی صورت میں پیش اور زیر دونوں اجازت ہے (اعراب القرآن۔ محی الدین الدرویش)

﴿وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ **عَلَیْہُ** اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (الفتح:10)

"اور جو اس عہد کو وفا کرے گا ، جو اس نے اللہ سے کیا ہے ، اللہ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔"

ضمیرِ یائے متکلم

ضمیرِ یائے متکلم (ی) ، دو (2) صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

1- اسم کے ساتھ : جیسے : دِیْنِی ، **کِتَابِی** ، رَسُوْلِی ، **حُزْنِی**

2- فعل کے ساتھ : جیسے : جَاءَ + یَ = جَاءَنِی

آپ نے نوٹ کیا ، یہاں فعل اور یاء کے درمیان ایک نون کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اِس نون کو ، نونِ وقایہ کہتے ہیں ، جو زبر پر مبنی حرف (ءَ) کو ، یعنی فعلِ ماضی (جَاءَ) کے آخری حرف ءَ کو ، زیر سے بچا رہا ہے۔

Noon of Protection نونِ وقایہ

نونِ وقایہ ، یائے متکلم کو ، فعل سے ، حروف مشابہ بالفعل سے ، یا پھر حرف سے جدا کرتا ہے ، نونِ وقایہ لفظ کے آخری حصے کو تغیّر سے بچالیتا ہے۔

نونِ وقایہ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

1- فعلِ ماضی کے بعد نونِ وقایہ :

اَهْلَكَنِی ، تَوَفَّیْتَنِیْ ، لُمْتُنَّنِیْ ، اَكْرَمَنِی ، عَلَّمَنِی ، بَلَغَنِی

2- فعلِ مضارع کے بعد نونِ وقایہ :

یُهْلِكُنِی ، لَیَحْزُنُنِیْ ، یُعَلِّمُنِی

3- فعلِ امر کے بعد نونِ وقایہ :

اَعْطِینِی ، اٰتُونِی ، فَاتَّقُوْنِی ، عَلِّمْنِی

4- حروف مشبہ بالفعل کے بعد نونِ وقایہ :

a- (اِنَّ + ن + ی) = اِنَّنِی (اِنِّی بھی استعمال ہوتا ہے۔)

b- (اِنَّ + ن + نَا) = اِنَّنَا (اِنَّا بھی استعمال ہوتا ہے۔)

c- (یَالَیْتَ + ن + ی) = یَا لَیْتَنِی

d- (لٰكِنَّ + ن + ی) = لٰكِنَّنِی

5- حروف جر کے بعد نونِ وقایہ :

a- مِنْ + ن + ی = مِنِّی

b- عَنْ + ن + ی = عَنِّی

c- مِنْ + ن + نا = مِنَّا

مِنِّی اِلَی الحَبِیْبِ سَلَامْ"

"میری طرف سے حبیب دوست (محمد ﷺ) کو سلام پہنچے۔"

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا (الحدیث)

"وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے ، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا۔"

سبق نمبر :177

اسم کی تَعْرِیْف Definition of Noun

اَلْ کے ذریعے ، اسم کو مُعَرَّف کیا جاتا ہے۔اسم کی تعریف اور تنکیر میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔آیئے ، اَلْ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

(اَلْ) کی تین قسمیں ہیں۔

1- اَلْ حرفُ التعریف

2- اَلْ اسمِ موصول

3- اَلْ زائدہ

اَلْ حَرْفُ التعریف

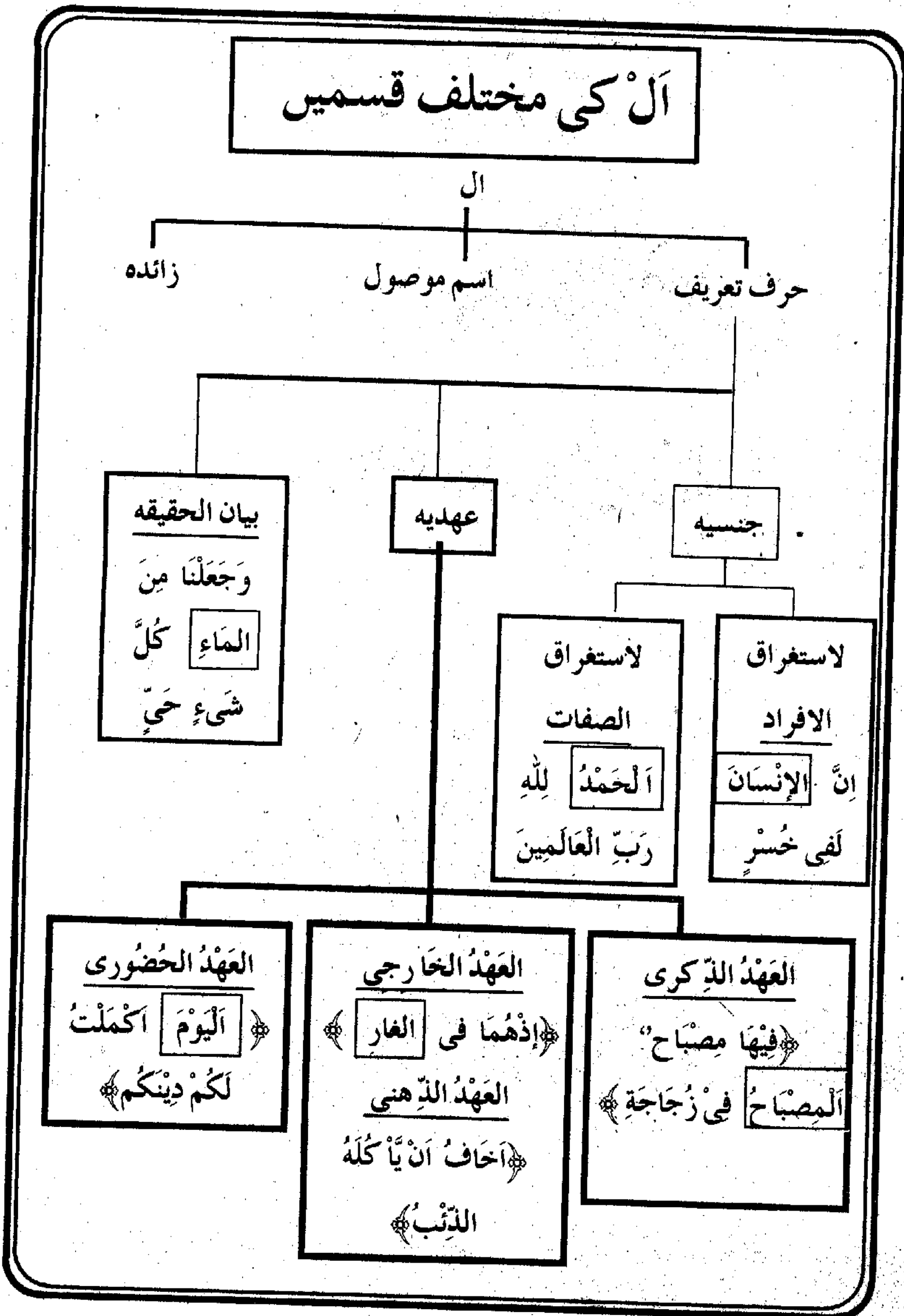
اَلْ حرفِ تعریف ہے ، اِسے لامُ التعریف بھی کہا جاتا ہے۔آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ لام، جب اسمِ نکرہ پر داخل ہو تو ، وہ معرفہ بن جاتا ہے۔

جیسے : کتاب" سے الکِتَابُ ۔

معنی کے لحاظ سے لامِ تعریف کی تین قسمیں ہیں۔

1- اَلْ جِنْسِیَّہ 2- اَلْ عَہْدِیَّہ

3- اَلْ برائے بیانِ حقیقت


اَلْ کی مختلف قسمیں
ال
زائدہ
اسم موصول
حرف تعریف
بیان الحقیقہ
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ
عہدیہ
جنسیہ
لاستغراق الصفات
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لاستغراق الافراد
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ
العَهْدُ الحُضُورى
﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾
العَهْدُ الخَارجى
﴿إذْهُمَا فِى الغَارِ﴾
العَهْدُ الذِّهنى
﴿اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ﴾
العَهْدُ الذِّكرى
﴿فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ﴾

1- لامُ الجِنْس

1- لامُ الجنِس ، کسی جنس کی حقیقت بیان کرتا ہے۔

2- لام الجنس میں ، کوئی مخصوص شخص مقصود نہیں ہوتا ، بلکہ پوری جنس مراد ہوتی ہے۔ لامِ جنس میں استثناء ، جائز نہیں ہوتا۔

3- لام الجنس میں، کسی خاص فرد یا افراد کا خیال، متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔ جیسے : ذیل کی مثال میں ، الرَّجُلُ کا لفظ ، المَرْءَۃ کے مقابل آیا ہے۔

a- اَلرَّجُلُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَرْءَۃِ

"مرد کی جنس، عورت کی جنس سے افضل و برتر ہے۔"

b- الإنْسَانُ "حَیْوَانٌ" نَاطِقٌ"

"انسان ایک بولنے والا جاندار ہے۔"

c- ﴿ خُلِقَ الإنْسَانُ ضَعِيفاً ﴾ (النساء:28)

"انسان کو ، کمزوری کی حالت میں، پیدا کیا گیا ہے۔"

4- لامُ الجنسِیَّۃِ کی دو قسمیں ہیں۔

a- لام الاستغراق برائے افراد

b- لامُ الاستغراق برائے صفات

اِستغراق (Totality) ، ہر فردِ جنس پر، عمومیت کے ساتھ دلالت کرتا ہے۔

a- لامُ الاِ سْتِغْراق برائے افراد

لامُ الإستغراق میں ، اس جِنْس کے تمام افراد مراد ہوتے ہیں۔

جیسے ﴿ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ ﴾ (العصر: 1)

"تمام انسان (افراد) خسارے میں ہیں۔"

یہاں اِنَّ الإنْسَانَ لفی خُسْر کا مطلب ہے ، کُلُّ اِنْسَانٍ فِی خُسْرٍ

نوٹ :بعض علماء نے ، لامُ الجِنس اور لامُ الإ ستِغراق میں فرق کیا ہے ، جب کہ بعض دیگر علماء نے ، لامُ الإ ستِغراق کو ، لامُ الجِنس کی ایک قسم قرار دیا ہے۔

پہلے گروہ کے نزدیک ، لامُ الجِنس میں ، افراد ملحوظ نہیں ہوتے ، لیکن لام الا ستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں ، اسُی لیے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

a- لامُ الاِ سْتِغْراق برائے صفات

یہ لام ، جنس صفات کی حقیقت بیان کرتا ہے۔ جیسے :

a- اَنْتَ الرَّجُلُ "تم ہی مرد ہو۔"

یہاں رَجُل" کی تعریف کا مطلب ہے کہ اَنْتَ میں ، تمام رِجالی صفات موجود ہیں۔

b- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (الفاتحہ)

"تمام تعریفیں ، کائنات کے رب ، اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔"

یہاں حَمْد" کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔ یعنی حمد کی تمام صفات اور حمد کی تمام نوعیتیں اور قسمیں ، صرف اور صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔

c- ﴿ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ﴾ (الصف:9)

"وہی تو ہے ، جس نے اپنے رسول کو ، اَلْهُدٰی (ہدایت) کے ساتھ اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے ، تاکہ اسے پورے کے پورے اَلدِّیْن پر غالب کر دے۔"

یہاں هُدٰی اور دِین دونوں کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔

اسلام کو تمام جنسِ دین پر غالب کرنے کے لیے لازم کیا گیا ہے۔ الدین کا مطلب ، حاکمیت ، غلبہ ، تسلط ، قانون ، ضابطہ ، طریقہ ، رسم و رواج ، جزا و سزا اور قیامت ہے۔ یعنی اِس نوعیت اور اِس جنس کی ساری قسموں پر الدین کا اطلاق ہو گا۔

d- ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ﴾ (الانفال:39)

"ان کافروں سے جنگ کرو ، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے ، اور اَلدِّین پورے کا پورے اللہ کے لیے ہو جائے۔"

(یہاں الدِین سے مراد ، اسلامی حکومت کی ، زندگی کے تمام شعبوں میں ، کامل بالادستی ہے۔ یعنی کافر ، حکومت کو تسلیم کر لیں ، جزیہ ادا کریں ، شورش

سے پرہیز کریں۔)

e- ﴿عَالِمُ الغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ﴾ (الحشر:32)

"تمام چھپی ہوئی اور تمام ظاہر چیزوں کا جاننے والا۔"

f- ﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ (البقرة:2)

"یہ الکِتاب ہے ، اس میں کوئی شک نہیں۔"

(یہاں اَل برائے استغراق ہے، جو تمام افراد کو ، یا تمام صفات کو مستغرق کر لیتا ہے، مطلب ہے قرآن ، تمام کتابوں کی صفات اور خصوصیات کا جامع ہے۔)

2- اَلْ عَهْدِيَّه

لامُ العهديه ، وہ اَلْ ہے ، جو کسی متعین اور مَعْهود کی طرف اشارہ کرتا ہو۔ خواہ مَعْهود کا پہلے ذکر ہوا ہو ، یا مَعْهود محض ذہن میں ہو ، یا مَعْهود حاضر و موجود ہو۔(To indicate previous knowledge)

چنانچہ لامُ العهديه کی تین(3) قسمیں ہیں۔

a- العَهْدُ الذكرى

b- العهدُ الذهنى

c- العهدُ الخارجى

d- العهدُ الحُضُورى

a- لامُ الْعَهْدِ الذکرِی

بعض اوقات ، کلام کا اسلوب ایسا ہوتا ہے کہ پہلے جملے میں ، ایک نکرہ اسم استعمال کیا جاتا ہے ، اور دوسرے جملے میں ، مُعَرَّف باللام۔ یہاں اسم کی تعریف کا مقصد ، پچھلے حوالے کو تازہ کرنا ہوتا ہے۔

سامع اور قاری ، متکلم کی طرح ، اس مُعَرَّف اسم سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔

ایسے مُعَرَّف اسم کو **مَعْهود ذکری** کہتے ہیں۔ اور اَلْ کو ، **لامُ العَهْد الذکری** کہتے ہیں۔ اس اَلْ کے ذریعے ، **معہود** اور متعین شخص یا شئے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

جاءَ **الاَمِیْرُ** (جناب امیر تشریف لے آئے)

یہاں الاَمِیْرُ سے وہ خاص امیر مراد ہے ، جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہیں۔

اس امیر کا ذکر پچھلے جملوں میں یا پچھلی گفتگو میں ہو چکا ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ ، فِيْهَا مِصْبَاحٌ ، **اَلْمِصْبَاحُ** فِي زُجَاجَةٍ﴾ (النور: 35)

"اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے : طاق میں ایک چراغ ، اُس چراغ میں ایک فانوس۔"

اس مثال میں **پہلا مِصْباح نکرہ ہے** ، اور **دوسرا مُعرَّف** ہے۔

چونکہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ، اس لیے یہ **لام العهد الذکری** ہے۔

b- ﴿اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ، **اَلزُّجَاجَةُ** كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ (النور: 35)

"اس چراغ میں ایک فانوس ، اُس فانوس کا یہ حال کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ستارا۔"

اس مثال میں پہلا **زُجَاجَةٍ نکرہ** ہے ، اور **دوسرا مُعرَّف** ہے۔

-c ﴿ اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلاًo فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ﴾ (المزمل: 15-16)

"ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا، فرعون نے اُس رسول کی بات نہ مانی۔"

اس مثال میں پہلا رَسُوْلاً نکرہ ہے ، اور دوسرا الرَّسُوْلَ معرّف ہے۔

-b لَامُ الْعَھْدِ الذِّھْنِیّ

بعض اوقات ، کسی خاص اسم کو مُعَرَّفْ بِاللاَم کیا جاتا ہے ، یہ اسم متکلم کے ذہن میں ہوتا ہے ، اور خارج میں اس کا تعین نہیں ہوسکتا اور متکلم اس کی اہمیت کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ اگرچہ اس اسم کا ذکر پچھلے جملے اور پچھلی گفتگو میں نہیں ہوتا ، لیکن مخاطب سمجھ جاتے ہیں۔ جیسے :

﴿ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِّئْبُ ﴾ (یوسف: 13)

"اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ پھاڑ کھائے۔"

(اس مثال میں ، الذِّئْبُ سے مراد ، حضرت یعقوبؑ کے ذہن میں ، کوئی بھیڑیا تھا ، متعین نہیں ، لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک لام العہد الذہنی ، پر مشتمل اسم ، اسمِ نکرہ ہی کی طرح ہوتا ہے۔)

-c لَام العَھْد الخارجی

لام العہد الخارجی کا خارج میں تعین ہوسکتا ہے۔

-a ﴿ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ ﴾ (التوبہ: 40)

"جب وہ دونوں اس غار میں تھے۔"

اس مثال میں متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہے کہ الغار کون سا غار ہے ؟ اگرچہ اس کا ذکر پہلے نہیں ہوا۔ یہ عهدِ ذکری نہیں ہے۔بلکہ یہ عهدِ خارجی ہے۔ یہ وہی مخصوص غار ہے ، جس میں حضور ﷺ اور ابو بکرؓ تھے۔

b- ﴿اِذْ يُبَا يِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (الفتح: 18)

"جب صحابہؓ ، اس درخت کے نیچے تم سے ، بیعت کر رہے تھے۔"

(متکلم اور مخاطبین کو معلوم تھا کہ الشَّجَرة سے مراد کون سا درخت ہے؟ جس کے نیچے بیعتِ رضوان لی گئی تھی۔)

d- لام العَهْدُ الحُضُورى

بعض اوقات، کسی حاضر چیز کے اظہار کے لیے ، اسم کو مُعَرَّفْ بِاللاَم کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ (المائدہ: 3)

" آج کے دن ، میں نے تمہارے لیے ، تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔"

اس مثال میں ، اَلْيَوْمَ کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ یہ وہ خاص دن تھا ، جس کے بارے میں مخاطبین ، نہ صرف اچھی طرح جانتے تھے۔بلکہ اُس دن حاضر و موجود تھے۔

b- ﴿اَلْيَوم اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتِ﴾ (المائدہ:5)

"آج ، تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئیں۔"

اَلْ برائے بیانِ حقیقت

بعض اوقات، بیانِ حقیقت کے لیے ، اسم کو مُعَرَّفْ بِاللام کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- أُحِبُّ الصِّدْقَ وَ أُبْغِضُ الكَذِبَ

"میں سچائی کو پسند کرتا ہوں اور جھوٹ سے نفرت۔"

b- ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾ (الأنبياء:30)

"اور ہم نے ، ہر زندہ چیز کو ، پانی سے پیدا کیا ہے۔"

یہاں الْمَاءِ کی تعریف ، بیانِ حقیقت کے لیے ہے۔

c- ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ﴾(الانعام:89)

"یہ وہ لوگ تھے ، جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تھی۔"

(یہاں النبوت کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ پہلے مقید الفاظ الکتاب اور الحکم استعمال کیے گئے۔ پھر نبوت کا ایک جامع لفظ استعمال کیا گیا ہے۔)

نوٹ : یاد رہے کہ اَلْ کی یہ اقسام لغوی ہیں، معنوی نہیں ہیں۔

2- اَلْ موصُوله

جو اَلْ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے، وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

یہ اَلْ ، اسمِ موصول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

a- اَلضَّارِبُ زَيْدًا کا مطلب ہے اَلَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا

"جس نے زید کو مارا۔"

b- | اَلْمَضْرُوْبُ | غُلَامُهٗ کا مطلب ہے اَلَّذِی ضُرِبَ غُلَامُهٗ

"جس کے غلام کو مارا گیا۔"

3- اَلْ زائِدہ

اَلْ زائدہ ، اسمِ عَلَم پر داخل ہوتا ہے ، اور زائدہ ہوتا ہے ،
کیونکہ اسمِ علم خود ہی ، پہلے سے معرفہ ہوتا ہے۔
اسمِ عَلَم سے پہلے ، اَلْ لگا کر مزید معرفہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی،
لیکن بعض اوقات اہلِ زبان ، اسم عَلَم پر بھی یہ اَلْ لگا دیتے ہیں۔

عَلَم پر اَلْ زائدہ کی چار (4) قسمیں ہیں۔

1- وہ ال زائدہ ، جو انسانوں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

2- وہ ال زائدہ ، جو ملکوں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

3- وہ ال زائدہ ، جو شہروں پر لگایا جاتا ہے۔

4- متفرق چیزوں پر۔ جیسے :

| اللّٰاتُ | ، | العُزّیٰ | (بتوں کے نام)

النَّجْمُ (مجاہدؒ کے نزدیک ، اِس سے مراد ثُرَیَّا ہے۔)

لوگوں کے نام کے ساتھ ، اَلْ زائِدہ

-1 اسمِ علم پر ، اَلْ زائدہ کی مثالیں حسبِ ذیل ہیں :

اَلْحَسَنُ ، اَلْحُسَیْنُ ، اَلْخَلِیْلُ ، اَلْفَضْلُ ،

اَلْعَبَّاسُ ، اَلنُّعْمَانُ ، اَلْحَارِثُ

-2 یہ بات واضح ہو کہ ہر اسمِ عَلَم پر اَلْ نہیں لگایا جا سکتا۔

اہلِ زبان نے جہاں مناسب سمجھا ، وہیں وہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے : اَلْمُحَمَّدُ ، اَلْمَحْمُوْدُ ہرگز ہرگز نہیں کہا جاتا۔

اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی حسن" صحیح")

"حسنؓ اور حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے دو (2) سردار ہیں۔"

ملکوں کے نام کے ساتھ اَلْ زائدہ

اکثر اوقات ، ملکوں کے نام پر بھی ، اَلْ زائدہ لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلشَّامُ ، اَلرُّوْمُ ، اَلْهِنْدُ ، اَلْيَمَنُ ، الأُرْدُن ، العراق وغیرہ۔

شہروں کے نام کے ساتھ اَلْ زائدہ

-a شہروں کے نام سے پہلے ، اَلْ زائدہ کبھی کبھار آتا ہے۔ جیسے :

اَلْمَدِیْنَةُ ، الجُبَیلُ ، الخُبَرُ ، المُوصِلُ ، الدَّمَّامُ ، اَلْقَاهِرَةُ

(مَدِیْنَة" ہر بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں، لیکن اَلْمَدِیْنَةُ سے مراد ، شہر رسول ﷺ ہے۔)

-b زیادہ تر شہروں کے ناموں کے ساتھ ، لام تعریف نہیں لگایا جاتا۔

جیسے : مَکَّة ، مِصْرُ ، بَغْدَادُ ، لَاهور ، جدّہ ،

مَسْقَطُ ، صَنْعَاء ، عَمَّان ، خَیْبَرُ ، بَارِیس (Paris)

حَصْر کے لیے ، اَلْ کا استعمال

خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے ، لیکن حَصْر کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے ، خبر پر اَلْ لگایا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ (صحیح مسلم)

"دین ، اخلاص مندی ہی کا نام ہے۔"

سبق نمبر :174

اسم کی تنکیر اور اس کی قسمیں

پچھلے سبق میں آپ اَلْ لگا کر اسم کو معرف کر لینے کا اصول پڑھ چکے ہیں۔ اب اسم کی تنکیر ملاحظہ فرمایئے۔

اسم کی تنکیر کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ یہاں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

1- تنکیرِ وحدت

تنکیرِ وحدت ، "ایک" (واحِد) کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ جیسے

﴿ وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَى ﴾ (القصص:20)

"پھر ' ایک آدمی ' شہر کے پرے سرے سے دوڑا ہوا آیا۔"

یہاں رَجُلٌ" کی تنکیر سے مراد ، وحدت یعنی ' ایک آدمی ' ہے۔

2- تنکیرِ نوع

تنکیرِ نوع ، اسم کی نوعیت یا قسم کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے

a- ﴿ هٰذَا ذِكْرٌ ﴾ (ص :49)

میں ذِكْرٌ" کی تنکیر کا مطلب ہے "یہ ذکر کی ایک خاص قسم یا نوع ہے۔"

-b ﴿ عَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ﴾ (البقرة:8)

"ان کی آنکھوں پر ، ایک خاص نوعیت کا پردہ ہے۔"

-c ﴿ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَيٰوةٍ ﴾ (البقرة:96)

"تم ان لوگوں کو ، سب سے بڑھ کر ، جینے کا حریص پاؤ گے۔"

3- تنکیرِ تعظیم

تنکیرِ تعظیم (Enhancement)، کسی چیز کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ جیسے :

-a ﴿ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ ﴾ (البقرة : 279)

"تو آگاہ ہو جاؤ ! (تمہارے خلاف) اعلانِ جنگ ہے!"

یہاں حَرْب" کی تنکیر کا مطلب تفخیم و تعظیم ہے ،

"جنگ ہے ! سنو جنگ ! " کوئی معمولی بات نہیں!

-b ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (اخلاص:1)

"کہو ، وہ اللہ ہے ، یکتا!"

-c ﴿ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (آل عمران: 77)

"تو سخت دردناک سزا ہے! سزا ! "

-d ﴿ وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ ﴾ (مریم:15)

"سلام ہے ان پر! سلام ! جس روز کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ مرے۔"

-e ﴿ سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ﴾ (الصافات:109)

"سلام ہے ابراہیم پر ! سلام ! (معمولی بات نہیں)۔"

f- ﴿ اِنَّ لَهُمْ "جَنَّات" ﴾ (البقرۃ:25)

"ان کے لیے باغات ہیں ! باغات ! "

4- تنکیرِ تحقیر

تنکیرِ تحقیر ، تحقیرِ شان کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿ اِنْ نَّظُنُّ اِلاَّ ظَنًّا ﴾ (الجاثیۃ :32)

" (کافر کہتے ہیں) ہم تو بس ایک (ہلکا سا) گمان سا رکھتے ہیں (یقین نہیں رکھتے)۔"

(اس مثال میں ، ظَنٌّ یعنی گمان کی تنکیر ، حقارت کے لیے ہے۔)

b- ﴿ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ o مِنْ نُّطْفَةٍ ﴾ (عبس:19-18)

"کس (حقیر) چیز سے ، اللہ نے اسے پیدا کیا؟ نطفہ کی ایک بوند سے ؟"

5- تنکیرِ تکثیر

تنکیرِ تکثیر ، کثرت کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے :

﴿ أئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا ؟ ﴾ (الشعراء :41)

" (جادوگروں نے پوچھا؟) کیا ہمارے لیے (کثیر یقینی) انعام ہے؟"

یہاں اَجْر" کی تنکیر کا مطلب ہے، اَجر" وَافِر" جَزِیل " "بہت زیادہ اجر"۔

﴿ فَقَدْ كُذِّبَ "رُسُلٌ" ﴾ (آل عمران:184)

"تو (بہت سے) رسول جھٹلائے جا چکے ہیں۔"

6- تنکیرِ تقلیل

تنکیر تقلیل ، کسی چیز کی قلت کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے

a- ﴿وَ رِضْوَانٌ مِنَ اللهِ اَكْبَرُ﴾ (التوبة :72)

(اور جنت کی ان نعمتوں کے علاوہ انہیں) سب سے بڑھ کر ، اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی۔"

یہاں رِضْوَانٌ کی تنکیر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معمولی سی رضا بھی ، جنت کے باغات اور مساکن سے بہتر ہے۔

b- ﴿ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا ﴾ (الإسراء : 1)

"بے عیب ہے وہ ہستی ، جو اپنے بندے (محمدؐ) کو لے گیا ، ایک رات۔"

میں لَيْلًا کی تنکیر کا مطلب ہے. ليلاً قليلاً يا بَعْضُ لَيْلٍ ۔ (یعنی رات کے ایک بہت ہی چھوٹے سے حصے میں ، مکہ سے فلسطین کا سفر تمام ہوا۔)

7- تنکیرِ تجاھُل

بعض اوقات تنکیر ، تجاھُل کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے :

﴿هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ﴾ (سبا : 7)

"کیا ہم ، تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں ، نہ بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے ؟"

یہاں کافروں نے ، رسول ﷺ کا نام لینے کے بجائے ، تجاھُل سے کام لیا اور رَجُل" کا لفظ استعمال کیا اور پھر الرَّجُلُ کے بجائے رَجُل" کی تنکیر کی گئی۔

8- عدم تعین

بعض اوقات تنکیر ، عدمِ تعیّن کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

هَلْ هُنَا رَجُلٌ ؟

" کیا وہاں کوئی شخص ہے؟ "

9- اِخفاء مُعَامَله

بعض اوقات تنکیر ، اِخفائے مُعَامَله کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

a- قَالَ رَجُلٌ " کسی آدمی نے کہا۔ "

(یہاں مقصود یہ ہے کہ قائل کے نام کو پوشیدہ رکھا جائے۔)

b- وَجَدْتُ شَيْئاً "میں نے ایک چیز پائی۔ "

(یہاں مقصود یہ ہے کہ چیز کی نوعیت کو پوشیدہ رکھا جائے۔)

10- نفی کے بعد عموم

بعض اوقات تنکیر ، نفی کے بعد عموم کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿ مَا لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ (الاعراف : 65)

"اللہ کے علاوہ ، تمہارے لیے کوئی معبود نہیں۔ "

(یہاں پہلے مَا سے ، نفی کی گئی ، پھر إِلٰهٍ کی تنکیر سے ، عمومیت کا اظہار ہوا۔)

11- اثبات کے بعد عموم

بعض اوقات تنکیر ، اِثبات کے بعد عموم کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

عَلِمْتُ کُلَّ نَفْسٍ

"میں نے ہر شخص کو جان لیا۔"

(یہاں عَلِمْتُ سے ، پہلے علم کا اثبات کیا گیا ہے ، پھر نفسٍ کی تنکیر سے ، عمومیت کا اظہار ہوا۔)

سبق نمبر : 179

اسمِ عَلَم کی قسمیں

اسمِ عَلَم ، کسی مخصوص اور متعین اسمِ ذات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اسمِ عَلَم کی پانچ (5) قسمیں ہیں۔

1- مفرد

یک لفظی سادہ نام ہوتا ہے۔ جیسے : مُحَمَّدؐ ، موسیٰؑ ، نوحؑ

2- مرکب Composite

دو (2) الفاظ سے مرکب ہوتا ہے ، یہ مرکبِ اضافی ، مرکبِ اسنادی ، مرکبِ صوتی یا مرکبِ امتزاجی ہو سکتا ہے۔ جیسے : عَبْدُ اللّٰہِ ،

3- اسمِ علم جنسی Proper Noun of Genus

کسی خاص جنس کے لیے ، یہ نام وضع کیا جاتا ہے۔

جیسے : اَبُو اَیُّوبَ (اونٹ کی جنس کو کہتے ہیں)۔

4- کُنیَّت Filiation

جب آدمی کا اصل نام لینے کے بجائے ، اسے اس کے والد ، بیٹے ، بھائی یا کسی اور رشتے دار سے منسوب کیا جائے ، یہ کنیت کہلاتی ہے۔ **کُنیَّت** کی جمع **کُنیٰ** ہے۔ یہ عموماً معزز افراد کے لیے ، استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے : اَبُو القَاسِمِ ، رسول ﷺ کی کنیت ہے۔

علمِ حدیث میں ، کنیت کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعے سے کیجیے۔

ایک دفعہ حضرت امام بخاریؒ (المتوفی 256ھ) نے ، اپنے استاد امام فریابیؒ کی مجلس میں ، استاد سے ایک حدیث سنی ، جس کی سند یہ تھی۔

سفیان عن **ابی عروة** عن **ابی الخطاب** عن **ابی حمزة**

حاضرین میں سے کسی نے بھی ، حضرت سفیانؒ کے اوپر کے راویوں کو نہیں سمجھا ، اس لیے کہ یہ سب نام ، کنیت کے ساتھ مذکور تھے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا :

ابو عروة ، معمر بن راشد (المتوفی 153ھ) ہیں۔

ابو الخطاب ، تابعی قتادہؒ بن دعامہ (المتوفی 118ھ) ہیں۔

ابو حمزہ ، صحابی حضرت انسؓ بن مالک (المتوفی 93ھ) ہیں۔

اس کے بعد ، امام بخاریؒ نے ، مزید وضاحت کی کہ حضرت سفیان ثوریؒ (المتوفی 161ھ) کا قاعدہ ہے کہ وہ مشہور راویوں کا ذکر ، ان کی کنیت کے ساتھ کرتے ہیں۔ (مقدمہ فتح الباری)

5- لقب The Surname, Cognomen

لقب ، دراصل کسی کے تعارف، کسی کی تعظیم ، یا تحقیر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

زَیْنُ العَابِدِیْنَ ، حضرت علیؒ (المتوفی 94ھ) بن حسینؓ بن علیؓ کا لقب ہے۔

بعض القاب ، اگرچہ تحقیر کا پہلو رکھتے ہیں، لیکن اب ان کے استعمال میں تحقیر کا پہلو باقی نہیں رہا۔ جیسے :

a- جَاحِظ" کا مطلب ، وہ آدمی ہے جس کی آنکھ باہر نکلی ہوئی ہو۔ لیکن یہ مشہور نحوی عالم (المتوفی 255ھ) کا لقب ہے۔ اس لیے اب معیوب نہیں رہا۔

b- اَخْفَشُ کا مطلب ، وہ آدمی ہے جس کی نگاہ کمزور ہو۔ لیکن یہ بھی بصرہ کے ایک مشہور نحوی عالم (المتوفی 315ھ) کا لقب ہے۔

اسلام میں ، تحقیر کے لیے ، القاب کا استعمال حرام کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ (الحجرات : 11)

"ایک دوسرے کو ، برے القاب سے مت یاد کرو۔"

اسمائے عَلَم کی پانچ قسمیں اور مثالیں

اسم عَلَم مفرد

سَمِيْرٌ
مَكْحُولٌ
تَمِيْمٌ

اسم عَلَم مرکب

عَبْدُ اللهِ
بَيْتَ لَحْمٍ
تَأَبَّطَ شَرًّا
فَتْحُ اللهِ
بَعْلَبَكَّ

اسم عَلَمٌ جنسي

اَبُو المَضَاءِ (گھوڑا)
اَبُو جَعْدَةَ (بھیڑیا)
ذُؤَالَةُ (بھیڑیا)
ابو الحَارِثِ (شیر)
اُمُّ عَامٍ (بجو)
اُمُّ قَشْعَمٍ (موت)
بِنْتُ طَبَقٍ (کچھوا)
فُجَارِ (فجور)
سُبْحَانَ (تسبیح)

اسم عَلَم کنیت

اَبُو فارِسٍ
اَبُو اُمَامَةَ
اُمُّ المُؤْمِنِيْنَ
اُمُّ كُلْثُوم
ابنُ السوداءِ
بِنْتُ حَارِثٍ
عَمُّ زُبَيْرٍ
خَالُ مُحَمَّدٍ
خَالَةُ زَيْدٍ

اسم عَلَم لقب

زَيْنُ العَابِدِينَ (علی)
سَيْفُ اللهِ (خالد)
اَنْفُ النَّاقَةِ
(جعفر بن قريع)
الرَّشِيدُ (خليفه)
جَاحِظُ (نحوى)
اَخْفَشُ (نحوى)
الشَّنْفَرى
تَغْلَبْ

سبق نمبر: 180

اَسمائے عَلَم کا اعراب

مجرور	منصوب	مرفوع	علم کی قسم
مُحَمَّدٍ	مُحَمَّداً	مُحَمَّدٌ	علم مفرد منصرف
فرعونَ	فرعونَ	فِرعونُ	علم غیر منصرف
عبدِ الرحمن	عَبدَ الرحمن	عبدُ الرحمن	علم مرکب
ابی الحارثِ	ابا الحارثِ	ابو الحارثِ	اسم علم جنسی
اُمِّ المؤمنین	اُمَّ المؤمنین	اُمُّ المؤمنین	اسم علم کی کنیت
زینِ العابدین	زینَ العابدین	زینُ العابدین	اسم علم لقب

سبق نمبر : 181

مرکبِ اضافی کی دو قسمیں

مرکب اضافی کے اسباق ، آپ جلد اول میں پڑھ چکے ہیں۔ ان کا اعادہ کر لیجیے۔

1- مرکب اضافی ، مضاف اور مضاف الیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- مضاف ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔ یعنی

a- مضاف پر تنوین نہیں آتی۔ جیسے : رَبُّ الْعَالَمِیْنَ

b- مضاف پر 'ال' نہیں آتا۔ جیسے : اَمْرُ اللّٰہِ

c- نونِ مثنیٰ ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے : یَدَا اَبِی لَهَبٍ

d- نون جمع سالم مذکر ، ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے : مُلَاقُوا اللّٰہِ

3- مضاف الیہ ، ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

مرکب اضافی کی دو قسمیں ہیں

1- اِضافتِ لفظی

2- اِضافتِ معنوی

اِضافتِ لفظی

اضافتِ لفظی میں ، اسمِ مشتق یعنی اسم فاعل یا اسم مفعول یا اسم صفت ، بطورِ صفت مضاف ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے :

1- اسمِ فاعل کے وزن پر مضاف :

سَالِكُ الطَّرِيقِ ، فَالِقُ الحَبِّ ، بَالِغُ الكَعْبَةِ

مُتَّبِعُ الحقِ ، صَادِقُ الوَعْدِ ، بَالِغُ اَمْرِهٖ

اَلسَّالِكُ طَرِيْقِ البَاطِلِ (غلط راستے کو اختیار کرنے والا۔)

2- اسمِ مفعول کے وزن پر مضاف :

مَقْطُوعُ الیَدِ ، مَخْدُومُ القَوْمِ ، مَغْضُوبُ الغَضَبِ

3- اسمِ صفت کے وزن پر مضاف :

حَسَنُ الوَجْهِ ، بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ ، نَجِيْبُ الطَّرَفَيْنِ

اِضافتِ معنوی

اضافت معنویہ میں مضاف ، ال (لام تعریف) کے بغیر ہی ، معرفہ بن جاتا ہے۔اس لیے اس پر ال کا اضافہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

یاد رکھیے اِضافتِ معنوی میں کبھی اَلْ نہیں آسکتا۔ چنانچہ الدَّرْسُ المَسَاءِ کہنا غلط ہے۔(شام کا درس) بلکہ ، دَرْسُ المَسَاءِ کہنا صحیح ہوگا۔

مرکب اضافی میں معرف باللام مضاف

اضافت لفظی میں مضاف ، معرفہ نہیں بنتا ، اس لیے اس پر بوقتِ ضرورت 'ال' لگایا جاسکتا ہے۔ مضاف ، اسمِ صفت ہوتا ہے ، اور مضاف الیہ معانی کے لحاظ سے ، مضاف کا فاعل ہوتا ہے ، یا مضاف کا مفعول ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں اضافت کو ، اضافتِ لفظی کہتے ہیں اور تین صورتوں میں مضاف پر اَلْ داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے :

-a جب مضاف ، مثنیٰ ہو۔ جیسے :

- الفَاتِحَا بِلاَدِ الشَّامِ خَالِدٌ وَ اَبُو عُبَيْدَةَ
"ملک شام کے دو فاتح ، حضرت خالدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ ہیں۔"
- جَاءَ المُكْرِمَا سَلِيْمٍ "سلیم کی تکریم کرنے والے دو افراد آ گئے۔"

-b جب مضاف ، جمع مذکر سالم ہو۔ جیسے :

- السَّاكِنُوا مَكَّةَ "مکہ کے ساکن کئی افراد۔"
- جَاءَ المُكْرِمُو نَجِيْبٍ "نجیب کی تکریم کرنے والے آ گئے۔"

-c جب مضاف مفرد ہو ، لیکن اس پر ال صرف اس وقت داخل ہو سکتا ہے ، جب مضاف الیہ بھی معرف باللام ہو۔ جیسے :

- جَاءَ الدَّارِسُ النَّحْوِ "نحو پڑھنے والا آ گیا۔"
- جَاءَ القَارِئُ كِتَابِ الصَّرْفِ "کتابِ صرف پڑھنے والا آ گیا۔"

اِضافتِ لفظی اور اِضافتِ معنوی کا فرق ، ایک تقابلی جدول میں ملاحظہ فرمایئے۔

اِضافتِ لفظی اور اضافتِ معنوی کا تقابلی جائزہ

	اِضافتِ لفظی	اِضافتِ معنوی
1	اضافتِ لفظی میں مضاف ، مضاف الیہ سے کوئی معنوی فائدہ حاصل نہیں کرتا۔	اضافتِ معنوی میں مضاف، مضاف الیہ سے معنوی فائدہ حاصل کرتا ہے۔
2	مضاف الیہ سے ، مضاف تخصیص کا فائدہ حاصل نہیں کرتا۔	مضاف الیہ ، اسمِ نکرہ ہو سکتا ہے ، جس سے مضاف ، تخصیص کا فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جیسے : فَكُّ رَقَبَةٍ = ایک گردن کا کھولنا۔
3	مضاف الیہ سے ، مضاف تعریف کا فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ البتہ ، مضاف خفیف ہو جاتا ہے۔ جیسے : عَالِمُ الغَيْبِ = غیب کا جاننے والا۔	مضاف الیہ ،اسمِ معرفہ ہو سکتا ہے ، جس سے مضاف ، تعریف کا فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جیسے : صَيْدُ البَحْرِ = سمندر کا شکار
4	مضاف پر ، تین صورتوں میں اَلْ (لام تعریف) آ سکتا ہے۔ a- جب مضاف مفرد ہو ، اور مضاف الیہ پر بھی اَلْ ہو۔ جیسے : اَلْمُتَّبِعُ الحَقِّ = حق کا پیروکار	مضاف پر ، کبھی اَلْ (لام تعریف) نہیں آسکتا۔ جیسے : شام کا درس صحیح : دَرْسُ المَسَاءِ غلط : اَلدَّرْسُ المَسَاءِ

	b- جب مضاف اسمِ مثنیٰ ہو۔ جیسے : اَلْمُکْرِمَا سَلِیْمٍ = سلیم کا اکرام کرنے والے دو افراد c- جب مضاف اسمِ جمع مذکر ہو۔ جیسے : اَلْمُقِیْمُوا الصَّلٰوۃِ = نماز کو قائم کرنے والے	
5	اضافتِ لفظی میں مضاف ، اسم مشتق ہوتا ہے۔ مضاف الیہ ، معنوی طور پر ، مضاف کا فاعل یا مضاف کا مفعول ہوتا ہے۔ جیسے : صَادِقُ الوَعْدِ= وعدے کو سچ کرنے والا سَلِیْمُ القَلْبِ = دل کی سلامتی والا a- اسم فاعل کے وزن پر : جیسے : بَالِغُ الْکَعْبَۃ = کعبہ تک پہنچنے والا۔ b- اسم مفعول کے وزن پر : جیسے : مَقْطُوعُ الیَدِ = کٹے ہاتھ والا۔ c- اسم صفت کے وزن پر : جیسے : حَسَنُ الوَجْہِ= خوبصورت چہرے والا	اضافتِ معنوی میں مضاف ، اسم جامد ہوتا ہے۔ جیسے : نُورُ القَمَرِ = چاند کی روشنی طَرِیْقُ السَّالِكِ = سالک کا راستہ

اضافتِ لفظی کی قرآنی مثالیں

1- ﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ o الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَا اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (الحج: 35-34)

"اور عاجزانہ روش اختیار کرنے والوں کو۔ جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں ، جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں ، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

(اَلْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اضافتِ لفظی کی مثال ہے۔ یہاں مضاف ، مُقِيْمِيْنَ ، جو فاعل بھی ہے ، خفیف ہو کر مُقِيْمِي ہو گیا ہے۔ معرف باللام بھی ہے ، جس سے وہ الْمُقِيْمِي بن گیا ہے۔ یہاں مضاف الیہ الصَّلٰوةِ مفعول کے معنیٰ میں ہے۔)

2- ﴿يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ﴾ (المائدۃ: 95)

"(اسے مویشیوں میں سے نذر دینا ہو گا) جس کا فیصلہ ، تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ ، کعبہ کو پہنچنے والا ہے۔"

یہاں بَالِغَ مضاف ہے ، فاعل کے وزن پر ہے۔ لیکن اَلْ استعمال نہیں ہوا۔

3- ﴿ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ﴾ (الطلاق :3)

" یقیناً ، اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے (اپنا منصوبہ پورا کرنے والا ہے)۔"

4- ﴿اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ﴾ (الانعام:95)

"یقیناً ، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ، اللہ ہے۔"

5- ﴿ عَالِمُ الغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ﴾ (الحشر: 22)

"غائب اور ظاہر ، ہر چیز کا جاننے والا۔"

6- ﴿اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَہْ ﴾ (الحاقۃ:20)

"میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔"

جمع کی مثالیں :

7- ﴿اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَۃِ فِتْنَۃً﴾ (القمر:27)

"ہم ان کے لیے ، فتنہ بنا کر ، اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں۔"

8- ﴿ اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوا اللّٰہِ ﴾ (البقرۃ:249)

"لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ ایک دن ، اللہ سے ملنے والے ہیں۔"

9- ﴿مُھْطِعِیْنَ مُقْنِعِی رُءُوسِھِمْ ﴾ (ابراھیم :43)

"(قیامت کے دن ظالم) سر اٹھائے ہوئے ، بھاگے چلے جا رہے ہوں گے۔"

(یہاں مُقْنِعِیْنَ ، خفیف ہو کر مُقْنِعِی ہو گیا ہے۔)

10- ﴿وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ﴾ (الصّافات: 36)

"اور یہ لوگ کہتے ہیں: کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں؟ محض ایک دیوانے شاعر کے لیے؟"

11- ﴿وَالْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: 162)

"اور نماز و زکوۃ کی پابندی کرنے والے اور اللہ اور روزِ آخر پر سچا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہم ضرور اجرِ عظیم عطا کریں گے۔"

مثنیٰ کی مثال:

12- ﴿إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ﴾ (طٰہٰ: 47)

"(اور کہو کہ) ہم دونوں، آپ کے رب کے فرستادے ہیں۔"

سبق نمبر: 182

متفرق مرکبات

مرکبات کے بارے میں ، آپ جلد اوّل میں پڑھ چکے ہیں۔
یہاں ، کچھ پرانی چیزوں کا اِعادہ ، اور کچھ نئے مرکبات کا ذکر مقصود ہے۔
دو یا دو سے زیادہ اسماء سے مرکب ، ترکیبیں حسب ذیل ہیں۔

1- مرکبِ اضافی
2- مرکبِ عددی
3- مرکبِ اسنادی
4- مرکبِ صوتی
5- مرکبِ امتزاجی (غیر صوتی)

1- مرکّب اِضافی The Relative Compound

1- مرکبِ اضافی ، دو حصوں پر مشتمل ہو تا ہے۔ مضاف اور مضاف الیہ۔
2- پہلا حصہ عموماً خفیف ہو تا ہے اور دوسرا حصہ لازماً مجرور ہو تا ہے۔ جیسے :
عَبْدُ اللهِ ، أَبُو بَكْرٍ ، رَبُّ العَالَمِيْنَ ، صِيَامُ شَهْرَيْنِ اور مُسلِمُوا مَكَّةَ

2- مرکب عددی The Numerical compound

1- مرکبِ عددی ، (گیارہ سے انیس تک) دو حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جیسے :

أَحَدَ عَشَرَ ، تِسْعَةَ عَشَرَ

2- مرکبِ عددی کے دونوں حصے ، فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتے ہیں۔ البتہ

3- اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مبنی۔

4- مرکبِ عددی کو ، مرکب بنائی بھی کہتے ہیں۔

3- مرکّب اِسنادی The Referential Composite

1- مرکبِ اسنادی ، اسمِ علم ہے۔ پورے جملے پر مشتمل ہوتا ہے۔
دراصل طویل مرکب پر مشتمل ، کسی آدمی ، یا کسی شہر کا نام رکھ دیا جاتا ہے۔

2- مرکبِ اسنادی ، جملۂ فعلیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملۂ اسمیہ بھی۔

3- مرکبِ اسنادی، تینوں حالتوں میں، مبنی ہوتا ہے (یکساں اعراب رکھتا ہے)۔ جیسے :

بَنَى الْمُعْتَصِمُ مَدِيْنَةَ سُرَّمَنْ رَأَى

"عباسی خلیفہ معتصم نے ، شہر سُرَّمَنْ رَأَى کی تعمیر کی۔"

(سُرَّمَنْ رَأَى کا لفظی مطلب ہے ، جس نے دیکھا وہ خوش ہوا، لیکن
یہ عراق کے ایک شہر کا نام ہے اور جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

4- مرکبِ صَوتی The Vocal Compound

1- مرکبِ صوتی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ دوسرا حصہ اسم صوت پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے ، اور دوسرا حصہ ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :

سِیْبَ وَیْهِ = یہ لفظ دراصل ، سِیْبَ اور وَیْهِ سے مرکب ہے۔

سیبویه ، مشہور نحوی عالم ، عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔

اس ترکیب کا دوسرا جزو ، وَیْهِ صَوت یعنی آواز پر مشتمل ہے ، اس لیے یہ مرکبِ صوتی کہلاتا ہے۔

| سِیْبَ وَیْهِ | رَجُلٌ نَحْوِیٌّ |

"سیبویہ ، علم نحو کے ماہر انسان ہیں۔"

5- مرکب اِمتِزَاجی (غیر صوتی) The Mixed Composite

مرکبِ امتزاجی ، کو مرکب مزجی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ غیر صوتی ہوتا ہے۔ اس کا پہلا حصہ ، ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے :

بَعْلَبَكُّ = یہ لفظ دراصل ، بَعْلَ اور بَكٌّ سے مرکب ہے۔ ایک شہر کا نام ہے۔

بَعْلَ ، ایک بت کا نام ہے ، قومِ الیاسؑ اس کی پوجا کیا کرتی تھی۔

بَكٌّ ، اس شہر کے بنانے والے کا نام ہے۔

| بَعْلَبَكُّ | بَلْدَةٌ مَعْرُوفَةٌ |

" بَعْلَبَكُّ (لُبْنَان کے) ایک معروف شہر کا نام ہے (یہاں یہ مرفوع ہے۔)

سبق نمبر: 183

2- مرکب اسنادی Attributive or The Referential Composite

1- مرکبِ اسنادی ، اسمِ علم ہے۔ پورے جملے پر مشتمل ہوتا ہے۔
دراصل طویل مرکب پر مشتمل ، کسی آدمی ، یا کسی شہر کا نام رکھ دیا جاتا ہے۔

2- مرکبِ اسنادی ، **جملۂ فعلیہ** بھی ہو سکتا ہے اور **جملۂ اسمیہ** بھی۔

3- مرکبِ اسنادی ، تینوں حالتوں میں مبنی ہوتا ہے۔

مرکبِ اسنادی کی ، مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- بَنَى الْمُعْتَصِمُ مَدِيْنَةَ **سُرَّ مَنْ رَأَى**

"عباسی خلیفہ معتصم نے ، شہر سُرَّ مَنْ رَأَى کی تعمیر کی۔"

(سُرَّ مَنْ رَأَى کا لفظی مطلب ہے ، جس نے دیکھا وہ خوش ہوا ۔
لیکن یہ عراق کے ایک شہر کا نام ہے اور جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

b- جَاءَ **تَأَبَّطَ شَرًّا**

" تَأَبَّطَ شَرًّا آ گیا۔"

(تَأَبَّطَ شَرًّا کا لفظی مطلب ہے ، حاملِ شر ، لیکن یہ بطورِ کنایہ ،
برے لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

c- مَرَرْتُ بِتَأَبَّطَ شَرًّا

"میں تَأَبَّطَ شَرًّا کے پاس سے گزرا۔" (یہ مجرور ہے۔)

d- هُوَ فَتَحَ اللّٰهُ

"وہ فَتَحَ اللّٰهُ ہے۔"

(فَتَحَ اللّٰهُ کا لفظی مطلب ہے ، اللہ نے کھول دیا ، لیکن یہ کسی آدمی کا نام بھی ہو سکتا ہے اور جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

e- رَاَیْتُ اَلْبَدْرُ طَالِعٌ

"میں نے اَلْبَدْرُ طَالِعٌ کو دیکھا۔"

(اَلْبَدْرُ طَالِعٌ" کا لفظی مطلب ہے ، چودھویں کا چاند طلوع ہو رہا ہے، لیکن یہ کسی آدمی کا نام بھی ہو سکتا ہے اور جملۂ اسمیہ پر مشتمل ہے۔)

سبق نمبر: 184

مرکب صوتی The Vocal Composite

1- مرکبِ صوتی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ دوسرا حصہ اسم صوت پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے ، اور دوسرا حصہ ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :

سِیْبَ وَیْهِ = یہ لفظ دراصل ، سِیْبَ اور وَیْهِ سے مرکب ہے۔

سِیبویه ، مشہور نحوی عالم ، عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔

اس ترکیب کا دوسرا جزو وَیْهِ صوت یعنی آواز پر مشتمل ہے ، اس لیے یہ مرکبِ صوتی کہلاتا ہے۔

a- سِیْبَ وَیْهِ رَجُلٌ نَحْوِیٌّ

"سیبویہ ، علمِ نحو کے ماہر انسان ہیں۔"

b- نَفْطَوَیْهِ

(علامہ ابراہیم واسطیؒ المتوفی 328ھ کا لقب ہے ، نَفْط آبلہ دست کو کہتے ہیں۔ یہ سیبویہ کے مقلد تھے ، لوگوں نے اس نام سے انہیں بدنام کیا اور یہ ان کے نام کا حصہ بن گیا۔)

c- عَمْرَ وَیْهِ

سبق نمبر :185

5- مرکب امتزاجی (غیر صوتی)

The Mixed or Synthetic Composite

مرکب امتزاجی ، کو مرکب مزجي بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دو، حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ غیر صوتی ہوتا ہے۔ اس کا پہلا حصہ ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے :

بَعْلَبَكٌّ =یہ لفظ دراصل ، بَعْلَ اور بَكٌّ کا مرکب ہے۔ایک شہر کا نام ہے۔

بَعْلَ ، ایک بت کا نام ہے ، قومِ الیاسؑ اس کی پوجا کرتی تھی۔

بَكٌّ ، اس شہر کے بنانے والے کا نام ہے۔

a- بَعْلَبَكٌّ بَلْدَةٌ مَعْرُوفَةٌ

" بَعْلَبَكٌّ (لبنان کے)ایک معروف شہر کا نام ہے(یہاں یہ مرفوع ہے۔)

b- اِبراھِیمُ سَاكِنُ بَعْلَبَكٍّ

"ابراہیم، بَعْلَبَكٌّ کے ساکن ہیں(یہاں یہ مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے)۔"

کچھ اور مثالیں یہ ہیں۔

c- مَعْدِی کَرَبَ ،

d- حَضَرَ مَوْتَ

e- اَرْدَ شِیْرَ ، f- قَاضِي خَانَ

سبق نمبر :186

مرکبات کا اِعراب

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے اور مرکبات کی اعرابی حالت پر توجہ دیجیے۔

مرکب کی قسم	مرفوع	منصوب	مجرور
مرکبِ اضافی	عَبدُ البَاسِطِ	عَبدَ البَاسِطِ	عَبدِ البَاسِطِ
	اَبُو هُرَيْرَةَ	اَبَا هُرَيْرَةَ	اَبِی هُرَيْرَةَ
مرکبِ عددی	اَحَدَ عَشَرَ	اَحَدَ عَشَرَ	اَحَدَ عَشَرَ
	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَی عَشَرَ	اِثْنَی عَشَرَ
مرکبِ صوتی	سِيْبَ وَيهِ	سِيْبَ وَيهِ	سِيْبَ وَيهِ
مرکبِ اسنادی	سُرَّ مَنْ رَأَی	سُرَّ مَنْ رَأَی	سُرَّ مَنْ رَأَی
مرکبِ امتزاجی	بَعْلَ بَكُّ	بَعْلَ بَكَّ	بَعْلَ بَكَّ

مُرَکَّبات ایک نظر میں

مُرَکَّبِ اِضَافِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

پہلا حصہ عموماً خفیف ہوتا ہے

دوسرا حصہ لازماً مجرور ہوتا ہے۔

جیسے :

عَبْدُ اللّٰہِ ، اَبُو بَکْرٍ

مُرَکَّبِ اِسْنَادِی

جملۂ فعلیہ یا جملۂ اسمیہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :

سُرَّ مَنْ رَأٰی

فَتَحَ اللّٰہُ

اَلْبَدْرُ طَالِعٌ"

مُرَکَّبِ عَدَدِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔

دوسرا حصہ بھی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :

اَحَدَ عَشَرَ

مُرَکَّبِ صَوتِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔

دوسرا حصہ ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :

سِیْبَ وَیْہِ

مُرَکَّبِ اِمْتِزَاجِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔

دوسرا حصہ ، غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے :

بَعْلَ بَكُّ ، بَعْلَ بَكَّ

سبق نمبر : 187

جملوں کی مختلف اِعرابی حالتیں

آپ کو حیرت ہو گی کہ یہ کیسا عنوان ہے ؟ حالت تو اسم کی ہوتی ہے۔ جملوں کی حالت کیسے ہو سکتی ہے ؟

دراصل بعض جملے ، دوسرے جملوں کے تابع ہوتے ہیں اور کسی اسم کے بجائے استعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسم کی طرح ، مَحلاً مرفوع ، محلاً منصوب یا محلاً مجرور سمجھے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مَحلاً مرفوع جمله۔ قائم مقام مبتدأ

1- وَ اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرة: 184)

مبتدأ مقدم — خبر

محلاً مرفوع جمله

”اور تم روزہ رکھو تو ، یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔“

(اس مثال میں ، اَنْ تَصُومُوا مسند اليه ہے ، مبتدأ ہے ، مُؤَوَّل ہے صِيَامُكُمْ کا قائم مقام ہے اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحَلاًّ مرفوع جملہ ۔ مبتدأ مؤخَّر

-2 سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ (البقرة:6)

خبر مقدم — مبتدأ موخر

محلاً مرفوع

"اِن کے لیے یکساں ہے ، خواہ تم انہیں خبردار کرو۔"

(اس مثال میں ، ءَ اَنْذَرْتَهُمْ مسند الیہ ہے ، جملہ فعلیہ کی صورت میں مبتدأ مؤخر ہے ، اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحَلاًّ مرفوع جملہ قائم مقام خبَر

-3 لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ (الاعراف : 26)

مبتدأ — جملہ اسمیہ

محلاً مرفوع خبر

" بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔"

(اس مثال میں ، ذٰلِكَ خَيْرٌ خبر ہے ، جملہ اسمیہ پر مبنی ہے اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحَلاًّ منصوب جملہ ۔ کان کی خبر

-4 ﴿ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴾ (الاعراف : 162)

فعل ناقص — محلاً منصوب (کَانَ کی خبر)

"ان پر عذاب بھیج دیا۔"

(اس مثال میں ، يَظْلِمُونَ ، كَانَ کی خبر ہے ، جملہ فعلیہ پر مبنی ہے ، اور محلاً مرفوع ہے۔ کیوں کہ فعل ناقص كَانَ کی خبر پر مشتمل اسم منصوب ہوتا ہے۔)

مَحَلاً منصوب جملۂ حالیہ

5- ﴿لاَ تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكَارٰى﴾ (النساء:43)

جملہ حالیہ اسمیہ

محلاً منصوب جملہ

"جب تم نشے کی حالت میں ہو نماز کے قریب نہ جاؤ۔"

(اس مثال میں ، وَ اَنْتُمْ سُكَارٰى حال واقع ہوا ہے ، جملہ اسمیہ حال پر مبنی ہے ، اور چونکہ حال منصوب ہوتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

مَحَلاً منصوب جملہ . قول

قول کا مفعول بہ ، مقولہ ہوتا ہے۔ مقولہ ایک جملے پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ جملہ ، محلاً منصوب ہوتا ہے۔

جیسے : ﴿ قَالَ اَنَا يُوسُفُ ﴾ (یوسف : 90)

مقولہ

مفعول بہ

محلاً منصوب

"اس نے کہا : ہاں میں یوسف ہوں۔"

6- قَالَ | اِنِّی عَبْدُ اللهِ | (مریم: 30)

محلاً منصوب قولیہ جملہ

بچہ بول اٹھا: "میں اللہ کا بندہ ہوں"۔

(اس مثال میں ، اِنِّي عَبْدُ اللهِ قول واقع ہوا ہے ، جملہ اسمیہ پر مبنی ہے ، اور چونکہ قول منصوب ہوتا ہے ، اس لیے یہ جملہ (مقولہ) بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

محلاً منصوب جملہ ۔ مفعول

7- فَاعْلَمُوا | اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ | (المائدہ: 34)

محلاً منصوب جملہ

"تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

(اس مثال میں ، اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مفعول واقع ہوا ہے ، جملۂ اسمیہ پر مبنی ہے ، اور چونکہ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی ، محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

محلاً مرفوع تابع جملہ ۔ فاعل

8-﴿ وَاَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ | لَّا بَيْعٌ فِيْهِ ﴾(البقرۃ: 254)

متبوع موصوف مرفوع | تابع صفت جملہ محلاً مرفوع

"جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے ، اس میں سے خرچ کرو ، قبل اس کے کہ

وہ دن آئے ، جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی۔"

(اس مثال میں ، لَا بَيْعٌ" فِيْهِ تابع واقع ہوا ہے ، اور چونکہ تابع ، متبوع ہی کا اعراب رکھتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً مرفوع سمجھا جائے گا۔ چونکہ یہاں یَوْمٌ" متبوع ہے ، اسم فاعل ہے ، مرفوع ہے۔)

مُحَمَّدٌ"	يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	،	ثُمَّ	يَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
مبتدأ	محلاً مرفوع خبر		حرف عطف	محلاً مرفوع معطوف
				محلاً مرفوع (خبر)

"محمد قرآن پڑھتا ہے پھر مدرسہ جاتا ہے۔"

محلاً منصوب تابع جملہ ۔ مفعول بہٖ

9- ﴿ وَاتَّقُوْا يَوْماً لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ" عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً ﴾ (البقرة: 48)

يَوْماً	لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ" عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً
موصوف متبوع	تابع صفت جملہ
منصوب	محلاً منصوب

"اور ڈرو اس دن سے ، جب کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔"

(اس مثال میں ، لَا تَجْزِىْ نَفْسٌ" عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً ، تابع واقع ہوا ہے ، اور چونکہ تابع ، متبوع کا اعراب رکھتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔ چونکہ یہاں یَوْماً متبوع ہے ، مفعول بہ ہے ، منصوب ہے)

محلاً مجرور متبوع جملے

-10 ﴿رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ﴾ (آل عمران:9)

لِيَوْمٍ: متبوع موصوف — مجرور

لَّا رَيْبَ فِيهِ: تابع صفت جملہ — محلاً مجرور

"اے ہمارے رب ! تو یقیناً سب لوگوں کو ایک روز جمع کرنے والا ہے ، جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔"

(اس مثال میں ، لَا رَيْبَ فِيهِ تابع واقع ہوا ہے ، اور چونکہ تابع ، متبوع کا اعراب رکھتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً مجرور سمجھا جائے گا۔ یہاں لِيَوْمٍ متبوع ہے اور مجرور۔)

محلاً مضاف الیہ (مجرور) ۔ جملۂ اسمیہ

-11 جملہ مضاف الیہ : خواہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ ، یہ محلاً مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً

﴿وَاذْكُرُوا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيلٌ﴾ (الانفال:26)

اِذْ: مضاف

اَنْتُمْ قَلِيلٌ: محلاً مضاف الیہ (مجرور) — جملہ اسمیہ

"یاد کرو ! وہ وقت ، جبکہ تم تھوڑے تھے۔" (یہاں اِذْ بمعنی حِيْنَ ہے)

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ﴾ (النصر:1)

اِذَا: مضاف

جَآءَ نَصْرُ اللهِ: محلاً مضاف الیہ مجرور — جملہ فعلیہ

"جب ، اللہ کی مدد آ جائے۔"

محلاً مضاف (مجرور) جملہ فعلیہ

12- ﴿ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴾ (المرسلات : 35)

مضاف — محلاً مضاف الیہ (مجرور جملہ) جملۂ فعلیہ

"یہ وہ دن ہے ، جس میں وہ نہ کچھ بولیں گے۔"

محلاً مجزوم جزائیہ جملہ

13- مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجیے۔ شرطیہ جملوں اور جزائیہ جملوں کے دونوں افعال مضارع مجزوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں شرطیہ جملے کا فعل مضارع تو مجزوم ہے ، لیکن جزائیہ جملے میں ، فعلِ مضارع موجود نہیں ہے۔ اس لیے یہ محلاً مجزوم سمجھا جائے گا۔

a- ﴿ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ، فَلَا هَادِیَ لَهٗ ﴾ (الاعراف : 186)

شرطیہ جملہ — پہلا مجزوم فعل مضارع

جزائیہ جملہ — محلا مجزوم جملہ

"جس کو اللہ رہنمائی سے محروم کر دے اس کے لیے پھر کوئی رہنما نہیں ہے۔"

b- ﴿ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ ، فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرة:215)

شرطیہ جملہ — ف + جزائیہ جملہ اسمیہ — محلا مجزوم

" اور جو بھلائی بھی تم کرو گے ، اللہ اس سے باخبر ہو گا۔"

c- ﴿ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴾

شرطیہ جملہ — محلاً مجزوم

(الروم:36)

”اور جب ان کے اپنے کرتوتوں سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یکایک وہ مایوس ہونے لگتے ہیں۔“

جملہ بدلیہ کی حالت

14- آپ جانتے ہیں ، مبدل منہ اسم اور اسم بدل کا اعراب ، ایک جیسا ہوتا ہے ، ذیل کے جملے میں ،الذی اِسم موصول ہے ، مفعول بہ ہے ، منصوب ہے۔ اس کا صلہ بھی ،محلاً منصوب ہے اور اس کے بعد آنے والا جملہ بھی محلاً منصوب ہے۔

﴿ وَاتَّقُوا الَّذِيْ أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴾

الَّذِيْ	أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ	أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ
مفعول بہ	مبدل منہ	بدل
منصوب	منصوب	جملہ بدلیہ
موصول	صلہ	محلاً منصوب

(الشعراء:132-133)

”ڈرو اس ہستی سے ! جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ہے ، جو تم جانتے ہو۔ تمہیں جانور دیئے ، اولادیں دیں۔“

جملۂ استثنائیہ ۔ محلاً منصوب

15- آپ جانتے ہیں ، اسم مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ یہاں الاّ کے بعد اسم مستثنیٰ کے بجائے ، ایک جملہ استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ بھی ، محلاً منصوب ہے۔

﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ اِلاَّ مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ﴾(الغاشیہ : 22-23)

محلاً مستثنیٰ

محلاً منصوب جملہ

"آپ ، کچھ اِن (تمام لوگوں پر) جبر کرنے والے نہیں ہیں ، البتہ (اِن لوگوں میں سے) جو شخص منہ موڑے گا اور انکار کرے گا۔"

سبق نمبر: 188

جملوں کی مختلف قسمیں

اپنے محلِ وقوع اور صفات کے اعتبار سے ، جملوں کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

1- جملہ اِبْتِدَائِیہ Introductive Sentence

جملۂ ابتدائیہ ، ابتدائے کلام میں آتا ہے۔ یہ جملہ کسی جملے کا جزو نہیں ہوتا جیسے :

a- ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (الاخلاص : 1)

"کہو ! وہ اللہ ہے ، یکتا۔"

b- ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ (الفاتحہ:1)

"تمام تعریفیں ، کائنات کے رب ، اللہ کے لیے ہیں۔"

2- جملہ مُستَأنِفَہ Sentence of Renewal

استئناف (Inception) کا مطلب ، پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کرنا ہے۔ جملۂ مستأنفہ ، وہ نیا جملہ ہے ، جو پہلے جملے سے منقطع ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴾ (الحج:1)

جملہ ابتدائیہ — جملہ مستأنفہ

"لوگو ! اپنے رب کے غضب سے بچو ! حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ ،

بڑی (ہولناک) چیز ہے۔"

b- ﴿وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا﴾ (یونس :65)

جملہ ابتدائیہ — جملہ مستأنفہ

"وہ تجھے رنجیدہ نہ کریں ، عزت ساری کی ساری خدا کے اختیار میں ہے۔"

اگر دو (خبریہ اور انشائیہ) جملوں کے درمیان ، حرف واؤ (و) یا حرف فاء (ف) آجائے تو یہ دونوں حروف واؤ مستانفہ اور فاء مستانفہ کہلاتے ہیں۔

جیسے :

c- سَافَرَ زَيْدٌ — فَلَيْتَنِي عَرَفْتُ بِسَفَرِهِ

جملۂ خبریہ ابتدائیہ — فَ کے بعد جملۂ انشائیہ مستانفہ

"زید سفر پر روانہ ہو گیا ، کاش ! مجھے اس کے سفر کا علم ہو تا۔"

d- خَرَجْتُ — فَاِذَا الْمَطَرُ يَنْهَمِرُ

جملۂ خبریہ ابتدائیہ — فَ کے بعد جملۂ مستانفہ

"میں باہر نکلا اور اچانک موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔"

e- وَ اَنْتَ اَيْضًا تُسَاعِدُهُ

وَ مستانفہ + جملۂ مستانفہ

"اور آپ بھی ، آپ اس کی مدد کر رہے ہیں۔"

3- جملہ مُعْتَرِضَۃ Inserted Sentence

جملہ معترضہ یا اعتراضیہ ، اُس جملہ کو کہتے ہیں ، جو دو ایسے کلموں کے درمیان لایا جائے ، جن میں باہم گہرا تعلق ، بلکہ تلازم ہو۔ اور یہ جملہ ، گو دونوں کے درمیان

ایک اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے ، مگر اس سے مضمونِ کلام کی تقویت اور تائید ہوتی ہے۔

a- شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان ، جملۂ معترضہ کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا | وَلَنْ تَفْعَلُوْا | فَاتَّقُوا النَّارَ (البقرة:24)

شرطیه جمله | جملۂ معترضه | جزائیه جمله

"لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا ، (اور یقیناً کبھی نہیں کر سکتے) تو ڈرو اس آگ سے۔"

موصوف اور صفت کے درمیان ، جملۂ معترضہ کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

b- وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ | وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ | قَالُوا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ

شرطیه جمله | جملۂ معترضه | جزائیه جمله

(النحل:101)

"جب ہم ایک آیت کی جگہ ، دوسری آیت نازل کرتے ہیں (اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرے۔) تو یہ لوگ کہتے ہیں "تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو۔"

c- "اِنَّهٗ لَقَسَمٌ | لَّوْ تَعْلَمُوْنَ | عَظِيْمٌ" (الواقعة:76-77)

موصوف | جملۂ معترضه | صفت

"یقیناً قسم ہے (اگر تم سمجھو) تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔"

4- جمله مُفَسِّره یا مُبَيِّنَة Explanatory Sentence

3- جملہ مفسرہ یا تفسیریہ، وہ جملہ ہے، جو اپنے ما سبق جملے کی تفسیر کرتا ہو۔ جیسے :

﴿اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ | خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ﴾ (آل عمران:59)

جملۂ مفسَّره | جملۂ مفسِّره

"اللہ کے نزدیک، عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے (اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا۔)"

Sentence of Causality جُملۂ مُعَلِّلَہ -5

جملۂ مُعَلِّلَة ، وہ دوسرا جملہ ہوتا ہے ،
جو پہلے جملے کی عِلّت بیان کرتا ہے۔ پہلے جملے کو "مُعَلَّلَة" کہتے ہیں۔
جیسے رسول ﷺ نے فرمایا :

-a لا تصُومُوا فِي هٰذِهِ الأيَّام ، فَانَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وشُرْبٍ
جملۂ مُعَلَّلَة — جملہ مُعَلِّلة

"ان پانچ دنوں (عیدین + ایام تشریق) میں تم لوگ روزہ نہ رکھو ! اس لیے کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔"

-b ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ ، فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج:32)
جملۂ مُعَلَّلَة — جملۂ مُعَلِّلَة

"اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے ، تو یہ (علامت) دلوں کے تقویٰ سے ہے۔"

Attached Sentence جملہ معطوفہ -6

بعض اوقات دو جملے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پہلا جملہ معطوف علیہ ہوتا ہے : جیسے

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ (الحجر:9)
معطوف علیہ جملہ — معطوف جملہ

"رہا یہ ذکر ، تو اس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔"

7- جملۂ حالیہ Statutory Sentence

بعض جملے، اپنے سے پہلے آنے والے جملوں کی، 'حالت بیان کرتے ہیں'۔ اور حالیہ کہلاتے ہیں۔ جیسے:

﴿وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ﴾ (الکهف: 18)

جملۂ حالیہ

" تم سمجھتے کہ یہ جاگ رہے ہیں، حالانکہ، وہ سو رہے تھے۔"

متفرق قسمیں

8- صِلَة پر مُشْتَمَل جملہ
The conjunctive Sentence

اسم موصول کے بعد صِلَہ واقع ہوتا ہے صِلَة، جملۂ خبریہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جملۂ خبریہ کی ضمیر، اسمِ موصول کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے:

﴿رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ﴾ (فصلت: 29)

فعل — اسم — صلہ

مفعول بہ — موصول

"اے ہمارے رب! ذرا ہمیں دکھا دے! ان جنوں اور انسانوں کو، جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔"

-9 قسمیہ جملے Sentence of Oath

قسم کے لیے حروف ، باء ، تاء ، لام اور واؤ استعمال کیے جاتے ہیں۔

جیسے : بِاللّٰہِ ، تَاللّٰہِ ، لِلّٰہِ ، وَاللّٰہِ

قسم کے لیے الفاظ اُقْسِمُ ، قَسَمِي ، لَعَمْرِی وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

قسمیہ جملے ، دو جملوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جیسے :

-1 وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ، اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (یس : 3-2)

قسم — جملہ جواب قسم

"گواہی ہے ! حکمت والے قرآن کی ، تم یقیناً رسولوں میں سے ہو۔"

-2 ﴿ لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ﴾ (الحجر : 72)

قسم — جملہ جواب قسم

"تیری جان کی قسم ! اے نبیؐ ! اس وقت ان پر ، ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا۔"

لَعَمْرُکَ (مبتدأ) کے بعد قَسَمِي (میری قسم) خبر محذوف ہے۔

-3 ﴿ لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ﴾ (القیامہ : 1)

"نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں ، قیامت کے دن کی۔"

-4 ﴿ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ﴾ (البلد : 1)

"نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں ، اس شہر کی۔"

(اوپر کی دو مثالوں میں ، لَا نافیہ ، ان لوگوں کے خیالات کی نفی اور تردید کے لیے استعمال ہوا ہے ، جو جواب قسم کے مضمون پر ، عقیدہ نہیں رکھتے۔

5- ﴿ تَا للهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴾ (الانبياء : 57)
قسم — جوابِ قسم
"خدا کی قسم! میں تمہاری غیر موجودگی میں، ضرور تمہارے بتوں کی خبر لوں گا۔"

6- ﴿ وَ يَسْتَنْبِؤُ نَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَ رَبِّی اِنَّهٗ لَحَقٌّ ﴾ (یونس : 53)
"پھر پوچھتے ہیں ، کیا واقعی یہ سچ ہے؟ جو تم کہہ رہے ہو؟ کہو" میرے رب کی قسم، یہ بالکل سچ ہے۔"

7- لَعَمْرُكَ "تمہاری جان کی قسم۔"

8- هَا للهِ "اللہ کی قسم۔"

9- ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ﴾ (النساء:65)
"پس نہیں اے نبیؐ! تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے ، جب تک کہ وہ آپس کے نزاعی معاملات میں ، تمہیں فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں۔"

10- جملۂ شرطیہ اور جملۂ جزائیہ

Conditional Sentence & Its Sanction

بعض اوقات جملۂ شرطیہ ، غیر جازم ہوتا ہے ، چنانچہ جزائیہ جملہ میں ، فعل مضارع نہیں ہوتا کہ اسے مجزوم کیا جائے۔ ذیل کی مثال میں جزائیہ جملہ فعل ماضی پر مشتمل ہے۔

6- جملہ جو شرط غیر جازم کے جواب میں ہو۔ جیسے :

﴿ لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ اٰلِهَةً ، مَّا وَرَدُوْهَا ﴾ (الانبیاء : 99)

شرطیہ جملہ — جزائیہ جملہ

" اگر یہ واقعی خدا ہوتے ، تو وہاں (جہنم میں) نہ جاتے۔"

11- تابع جملہ Following Sentence

7- بعض جملے ، پہلے جملوں کے تابع ہو کر ، کلام میں زور پیدا کرتے ہیں ، اور تاکید کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

﴿ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴾ (الحج:78)

متبوع جملہ — تابع جملہ
مؤکَّد — مؤکِّد

"بہت ہی اچھا ہے ، وہ مولیٰ ، اور بہت ہی اچھا ہے ، وہ مددگار۔"

پہلا جملہ ، مُؤکَّد ہے اور دوسرا جملہ مُؤکِّد ہے۔

12- امریہ جملہ اور اس کی قسمیں

آپ کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ فعلِ امر پر مشتمل جملہ ، صرف حکم دینے کے لیے استعمال نہیں ہوتا ، بلکہ دیگر مختلف اغراض و مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں چند ایک مثالیں دی جا رہی ہیں۔

مشق : مثالوں کی روشنی میں ، قرآنِ مجید کے مختلف امریہ جملوں پر غور کیجیے اور بیس (20) امریہ جملے لکھیے اور بتایئے کہ ان کے استعمال کا کیا مقصد ہے ؟

-1 جملۂ امریہ برائے اِباحت

جملۂ امریہ کا مقصد ، اباحت یعنی جواز ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ كُلُوا وَ اشْرَبُوا ﴾ (البقرة:60)

"کھاؤ اور پیو (حلال ہے ، جائز ہے ، کس نے حرام کیا ہے ؟)۔"

﴿ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ﴾ (المائدہ:2)

اور جب تم حالتِ احرام ختم کر دو تو شکار کرو! (یعنی شکار کر سکتے ہو اجازت ہے)

-2 جملۂ امریہ برائے تہدید

جملۂ امریہ کا مقصد ، تہدید یعنی ڈرانا ، دھمکانا اور سرزنش ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ﴾ (فصلت:40)

" (ٹھیک ہے) جو چاہے کرو ! (ہماری پکڑ سے نہیں بچ سکو گے)۔"

-3 جملۂ امریہ برائے امتنان

جملۂ امریہ کا مقصد ، امتنان یعنی احسان مندی کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلٰلاً طَيِّباً ﴾ (المائدہ:88)

" اور اللہ نے تم لوگوں کو جو حلال اور پاک رزق دیا ہے ، اس میں سے کھاؤ۔"

4- جملۂ امریہ برائے اِکرام

جملۂ امریہ کا مقصد ، اِکرام یعنی عزت افزائی ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اُدْخُلُوھَا بِسَلَامٍ اٰمِنِیْنَ ﴾ (الحجر: 46)

" جنت میں بے خوف و خطر ، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔"

5- جملۂ امریہ برائے تعجیز

جملۂ امریہ کا مقصد ، تعجیز یعنی سننے والے کی عدم استطاعت اور عجز کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَأْتُوا بِسُوْرَةٍ مِنْ مِثْلِهٖ ﴾ (البقرة: 23)

"تو اس کے مانند ، ایک ہی سورت لے آؤ ! (تمہارے لیے ممکن نہیں)۔"

6- جملۂ امریہ برائے تَسْوِیَہ

جملۂ امریہ کا مقصد ، تَسْوِیَہ یعنی دونوں امور میں برابری کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ﴾ (الطور: 16)

" تم لوگ صبر کرو یا نہ کرو (برابر ہے)۔"

7- جملۂ امریہ برائے احتقار

جملۂ امریہ کا مقصد ، احتقار یعنی مخاطب کے کمال کی تحقیر کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے

﴿ اَلْقُوْا مَا اَنْتُمْ مُلْقُوْنَ ﴾ (الشعراء: 43)

"موسیٰؑ نے کہا ! پھینکو ! جو تمہیں پھینکنا ہے (کہاں معجزہ اور کہاں جادوگری)۔"

8- جملۂ امریہ برائے مشورہ

جملۂ امریہ کا مقصد ، مشورہ دینا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی ﴾ (الصافات:102)

"(حضرت ابراہیمؑ نے خواب کے بارے میں کہا) بیٹا ! بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے ؟"

9- جملۂ امریہ برائے اعتبار

جملۂ امریہ کا مقصد، اعتبار یعنی کسی دوسری چیز سے حصولِ عبرت ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اُنْظُرُوا اِلٰی ثَمَرِهٖ اِذَا اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ﴾ (الانعام:99)

" جب درخت پھلتے ہیں ، تو ان میں پھل آنے ، اور پھر ان کے پکنے کی کیفیت ، ذرا غور کی نظر سے دیکھو (اور عبرت حاصل کرو)۔"

10- جملۂ امریہ برائے دعا

جملۂ امریہ کا مقصد ، دعا اور عرض ہوتا ہے۔ دعاء صرف اللہ تعالیٰ سے جائز ہے۔ مخلوق سے کسی کام کا سوال کیا جائے تو اسے عَرْض کہتے ہیں۔

عَرْض ، اپنے سے بڑی عمر رکھنے والے ، یا بلند مرتبہ رکھنے والے سے کی جاتی ہے۔ دعا کی مثال ملاحظہ فرمایئے۔

﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي ﴾ (ص :35)

" اے میرے رب ! میری مغفرت فرما۔"

11- جملۂ امریہ برائے التماس

جملۂ امریہ کا مقصد ، التماس یعنی اپنے کسی ہم عمر ، یا ہم مرتبہ سے کسی کام کا سوال ہوتا ہے۔ جیسے :

نَاوِلْنِی اَلْقَلَمَ "ذرا وہ قلم تو مجھے دیجیے۔"

12- جملۂ امریہ برائے ارشاد

ارشاد کے حکم کا مقصد ، دینی مصلحت نہیں ، بلکہ دنیوی اور ذاتی مصلحت ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاكْتُبُوْہ ﴾ (البقرۃ:282)

"جب تم لوگ ، کسی مقررہ مدت کے لیے ، آپس میں قرض کا لین دین کرو ، تو اسے لکھ لیا کرو !"

13- جملۂ امریہ برائے اِستِبْشَار

جملۂ امریہ کا مقصد ، اِستِبْشَار یعنی خوش خبری سنانا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمْ ﴾ (التوبۃ:111)

" پس خوشیاں مناؤ ! اپنے اس سودے پر (جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے)۔"

14- جملۂ امریہ برائے اِیذَاء

جملۂ فعلیہ کا مقصد ، اِیذَاء یعنی تکلیف میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴾ (الزمر:24)

"(قیامت کے دن کہا جائے گا) چکھو مزا ! اس کمائی کا جو تم کرتے رہے تھے۔"

15- جملۂ امریہ برائے تخییر

جملۂ امریہ کا مقصد ، تخییر ہوتا ہے۔ یعنی یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ تمہیں آزادی حاصل ہے، جو چاہے کر سکتے ہو۔ جیسے:

﴿ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ اِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ ﴾ (فصلت:40)

" جو چاہے کرتے رہو ! تمہاری ساری حرکتوں کو اللہ دیکھ رہا ہے۔"

16- جملۂ امریہ برائے نَدْب

جملۂ امریہ کا مقصد ، نَدْب ہوتا ہے۔ یعنی کسی کام کی دعوت دینا اور پھر اس کے لیے آمادہ کرنا۔ جیسے:

﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاَنْصِتُوا ﴾ (الاعراف:204)

" اور جب قرآن پڑھا جائے ، تو اس کو غور سے سنو اور توجہ دو۔"

17- جملہٗ امریہ برائے تسخیر (تذلیل)

جملہٗ امریہ کا مقصد ، تسخیر (تذلیل) ہوتا ہے۔ یعنی ذلت کے ساتھ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل کر دینا ، یہ چیز اہانت سے بھی بلند ہے۔ جیسے :

﴿ كُونُوا قِرَدَةً ﴾ (البقرہ:65)

" (تم لوگ) بندر ہو جاؤ۔"

18- جملہٗ امریہ برائے تکوین

جملہٗ امریہ کا مقصد ، تکوین ہوتا ہے۔ یعنی عدم سے وجود میں لے آنا۔ تکوین ، تسخیر سے زیادہ عام ہے۔ جیسے :

﴿ كُنْ فَيَكُونُ ﴾ (البقرۃ:117)

" (میں کہتا ہوں) وجود میں آجا ! تو وہ وجود میں آجاتی ہے۔"

19- جملہٗ امریہ برائے اِنذار

جملہٗ امریہ کا مقصد ، اِنذار ہوتا ہے۔ یعنی ڈرانا۔ جیسے :

﴿ قُلْ تَمَتَّعُوا ﴾ (ابراھیم :30)

" آپ کہہ دیجیے ! مزے کر لو (دنیا کی چند روزہ زندگی میں)۔"

20- جملۂ امریہ برائے عَجَب

جملۂ امریہ کا مقصد ، عَجَب ہو تا ہے۔ یعنی تعجب خیزی اور حیرت انگیزی کا اظہار۔ جیسے :

﴿ أُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ ﴾ (الاسراء: 48)

" دیکھو ! یہ لوگ تم پر کیسی باتیں چھانٹتے ہیں۔"

21- جملۂ امریہ برائے تعجب

جملۂ امریہ کا مقصد ، تعجب ہو تا ہے۔ یعنی بظاہر جملہ ، انشائیہ ہو تا ہے لیکن جیسا کہ سکاکی نے کہا ہے ، جملہ خبریہ ہو تا ہے۔ جیسے :

﴿ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ ﴾ (مریم : 38)

" (قیامت کے دن) وہ خوب سن رہے ہوں گے اور خوب دیکھ رہے ہوں گے۔"

13- نَهِيَّه جملہ اور اس کی قسمیں

امریہ جملوں کی طرح ، نہی پر مشتمل جملوں کی بھی ، اغراض و مقاصد کے اعتبار سے اسی طرح مختلف قسمیں ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

1- جملۂ نہیہ برائے توبیخ

بعض اوقات نہی کا مقصد ، زجر و توبیخ ہو تا ہے۔ جیسے :

﴿ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ﴾ (الاعراف: 56)

" اب جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے ، زمین میں فساد برپا نہ کرو۔"

2- جملۂ نہیہ برائے تحقیر

بعض اوقات نہی کا مقصد ، تحقیر ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ﴾ (التوبة:66)

"اب عذرات نہ تراشو! تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔"

b- ﴿ وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ اَزْوَاجاً مِنْهُمْ ﴾

"اور دنیوی زندگی کی شان و شوکت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو ! جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو دے رکھی ہے۔" (طٰہٰ:131)

3- جملۂ نہیہ برائے دعا

بعض اوقات نہی کا مقصد ، دعا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا ﴾ (البقرة:286)

" اے ہمارے رب ! ہماری گرفت نہ کرنا۔"

4- جملۂ نہیہ برائے ارشاد

بعض اوقات نہی کا مقصد ، ارشاد ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ لَا تَسْأَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾ (المائدہ:101)

" ایسی باتیں نہ پوچھا کرو ! جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔"

b- ﴿ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ﴾ (بنی اسرائیل:36)

"کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو! جس کا تمہیں علم نہ ہو۔"

-5 جملۂ نہیہ برائے اہانت

بعض اوقات نہی کا مقصد ، اہانت ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴾ (المومنون :108)

"دور ہو جاؤ میرے سامنے سے ! اسی (دوزخ) میں پڑے رہو ! اور مجھ سے بات نہ کرو !"

14- استفہامیہ جملہ اور اس کی قسمیں

استفہامیہ جملوں کے بارے میں ، یہ بات یاد رکھیے کہ ان کا مقصد ، ہمیشہ معلومات کا حصول نہیں ہوتا ، بلکہ مخاطب سے کسی بات کا اقرار کرانا ، یا انکار کرانا ، شوق پیدا کرنا وغیرہ کئی دوسری چیزیں ہوتی ہیں۔ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

-1 استفہامیہ جملہ برائے اقرار

بعض اوقات استفہام، اقرار کے لیے ہوتا ہے۔ یہ استفہامِ اقراری کہلاتا ہے۔ جیسے

-a ﴿ اَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ ﴾ (الاعراف:172)

"کیا میں تم لوگوں کا رب نہیں ہوں ؟"

-b ﴿ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا ؟ ﴾ (الشعراء:18)

"فرعون نے کہا ! کیا ہم نے ، تجھ کو اپنے ہاں ، بچہ سا نہیں پالا تھا؟"

-2 استفہامیہ جملہ برائے انکار Implying a Negation

بعض اوقات استفہام، انکار کے لیے ہوتا ہے۔ یہ استفہامِ انکاری کہلاتا ہے۔ جیسے

﴿ اَ غَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ؟ ﴾ (الانعام :40)

"(ایسے وقت میں) کیا تم کسی غیر اللہ کو پکارتے ہو ؟"

3- استفہامیہ جملہ برائے نفی

بعض اوقات استفہام ، نفی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

هَلِ الدَّهْرُ اِلاَّ غَمْرَه

"نہیں ہے زمانہ مگر ایک سیلاب۔"

4- استفہامیہ جملہ برائے تسویہ

بعض اوقات استفہام ، تسویہ (برابری) کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ﴾ (البقرة:6)

"ان لوگوں کے لیے برابر ہے ، آپ انہیں ڈرائیں ، یا نہ ڈرائیں۔"

5- استفہامیہ جملہ برائے نہی

بعض اوقات استفہام ، نہی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَتَخْشَوْنَهُمْ ؟ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ ﴾ (التوبه:13)

"کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟ اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو۔"

6- استفہامیہ جملہ برائے تشویق

بعض اوقات استفہام ، تشویق کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ؟ ﴾ (الصف:10)

"کیا میں تمہیں، ایک ایسی تجارت نہ بتاؤں ؟ جو تمہیں عذابِ الیم سے نجات دے۔"

7- استفہامیہ جملہ برائے توبیخ

بعض اوقات استفہام ، توبیخ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَ عَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ؟ ﴾ (الاعراف:150)

"کیا تم نے اتنی جلد بازی کی رب کے حکم میں ؟ (انتظار کرتے !)

8- استفہامیہ جملہ برائے تَہَکُّم Irony

بعض اوقات استفہام ، تَہَکُّم (Irony) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی تکبر کے ساتھ ، دوسرے کی بے عزتی کرتے ہوئے ، اس پر پھبتی کسنا۔ جیسے :

﴿ اَ صَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ؟ ﴾ (ھود: 87)

"(اے شعیب !) کیا تمہاری نماز ، تمہیں یہ سکھاتی ہے ؟ کہ ہم ان ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔"

9- استفہامیہ جملہ برائے تمنا

بعض اوقات استفہام ، تمنا کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا ؟ ﴾ (الأعراف: 53)

"پھر کیا ہمیں اب کچھ سفارشی ملیں گے ؟ جو ہمارے حق میں سفارش کریں۔"

10- استفہامیہ جملہ برائے تعجب

بعض اوقات استفہام ، تعجب کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ مَالِیَ لَآ اَرَی الْھُدْھُدَ ؟ ﴾ (النمل: 20)

"کیا بات ہے؟ میں فلاں ھُدھُد کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔"

11- استفہامیہ جملہ برائے تنبیہ

بعض اوقات استفہام ، تنبیہ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ ؟ ﴾ (التکویر : 26)

"پھر تم لوگ کدھر چلے جا رہے ہو؟"

12- استفہامیہ جملہ برائے استعباد

بعض اوقات استفہام ، استعباد کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی یہ نہایت مشکل اور ناممکنات میں سے ہے۔ جیسے :

﴿ اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَھُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴾ (الدخان: 13)

" ان کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے؟ حالانکہ ان کے پاس رسولِ مبین آگیا ہے۔"

سبق نمبر : 189

مبتدأ کی مختلف صورتیں

مبتدأ ، چار (4) مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

1- اسمِ صریح کی صورت میں
2- مصدرِ مؤوّل کی صورت میں
3- فاعل کے وزن پر
4- مفعول کے وزن پر

1- بعض اوقات مبتدأ ، اسمِ صریح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً: اَللّٰهُ رَبُّنَا (اللہ ہمارا رب ہے)

یہاں اَللّٰهُ مبتدأ ہے ، اور اسمِ صریح ہے۔

2- بعض اوقات مبتدأ ، مصدر مؤوّل کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

﴿وَ أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (البقرہ:184)

(اور اگر تم روزہ رکھ لو ، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے)

اس مثال میں ، أَنْ تَصُومُوا مبتدأ ہے، جو مصدرِ مؤول کی صورت میں واقع ہے۔دراصل یہ جملہ اس طرح ہے۔ صِيَامُكُمْ (مبتدأ) خَيْرٌ لَّكُمْ (خبر)

3- بعض اوقات مبتدأ، 'اسم فاعل' کے وزن پر ہوتا ہے، جس کے بعد آنے والا اسم ، فاعل کے اعراب (رفع) کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

جیسے : أ **مُسَافِرٌ** اَخَوَا كَ ؟

(کیاآپ کے دونوں بھائی ، سفر کرنے والے ہیں؟) اس مثال میں

a- **مُسَافِرٌ** مبتدأ ہے ، نکرہ ہے، **فَاعِلٌ** کے وزن پر ہے۔ مُفْرَد ہے۔

b- مبتدأ سے پہلے ، حرفِ استفہام همزه ہے۔

c- مبتدأ کے بعد آنے والا اسم ، اَخَوَانِ اسم مُثنیٰ ہے ، مرفوع ہے اور قائم مقام خبر ہے ، جو مضاف بن کر خفیف ہو گیا ہے۔

4- بعض اوقات مبتدأ ، اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے ، اور اس کے بعد آنے والا اسم ، فاعل کی طرف سے نائب فاعل ہو کر، مرفوع واقع ہوتا ہے

مَا **مَكْرُوهٌ** المُخْلِصُونَ (مخلص لوگ ، ناپسند نہیں کئے جاتے)

اس مثال میں

a- **مَكْرُوهٌ** مبتدأ ہے ، نکرہ ہے، **مفعولٌ** کے وزن پر ہے۔ مُفْرَد ہے۔

b- مبتدأ سے پہلے ، حرفِ نفی مَا ہے۔

c- مبتدأ کے بعد آنے والا اسم ، المُخْلِصُونَ اسم جمع ہے ، نائب فاعل کی حیثیت سے مرفوع ہے اور قائم مقام خبر ہے۔

5- بعض اوقات مبتدأ محذوف ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- الهِلالُ واللهِ !

اس جملے میں مبتدأ ، هٰذَا محذوف ہے ، جملہ کچھ اس طرح ہوگا۔

هٰذَا الهِلالُ واللهِ ! خدا کی قسم ! یہ نیا چاند ہے۔

b- ﴿ سُورَةٌ اَنْزَلْنَا هَا وَ فَرَضْنَا هَا ﴾ (النور: 1)

"یہ وہ سورت ہے ، جسے نازل کیا گیا ہے، اور جسے فرض کیا گیا ہے۔"

(یہاں مبتدأ ، هٰذِهِ محذوف ہے)

خلاصہ۔ مبتدأ کے قواعد

1- بعض اوقات مبتدأ ، اسمِ صریح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

2- بعض اوقات مبتدأ ، مصدر مؤوّل کی صورت میں واقع ہوتا ہے

3- بعض اوقات مبتدأ ، صفت کی صورت میں ، فاعل ، مفعول یا صفت مشبہ کے وزن پر آتا ہے۔ ایسی صورت میں

a- مبتدأ سے پہلے حرفِ نفی یا حرفِ استفہام ہوتا ہے۔

b- مبتدأ مفرد ہوتا ہے۔

c- مبتدأ کے بعد آنے والا اسم ، مثنیٰ یا جمع ہوتا ہے۔

d- مبتدأ کے بعد آنے والا اسم ، فاعل یا نائب فاعل کی حیثیت سے مرفوع ہوتا ہے۔

e- مبتدأ کے بعد آنے والا اسم ، خبر کا قائم مقام ہوتا ہے۔

4- بعض اوقات مبتدأ ، محذوف ہوتا ہے۔

سبق نمبر : 190

خبر (Predicate) کی مختلف صورتیں

1- بعض اوقات خبر ، مُفْرَد کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
(یعنی ، وہ نہ تو جملہ ہوتی ہے ، اور نہ ہی شبہ جملہ) جیسے

﴿ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ "فِتْنَةٌ" ﴾ (التغابن : 15)

"تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں۔"

(اس مثال میں ، "فِتْنَةٌ" خبر ہے اور مُفْرَد ہے)

2- بعض اوقات خبر ' جملۂ اسمیہ ' کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے

هُوَ "اللّٰهُ اَحَدٌ" (الاخلاص : 1) وہ ، اللہ یکتا ہے۔

اسم ضمیر — مبتدأ

اللّٰهُ: مبتدأ ، اَحَدٌ: خبر — جملۂ اسمیہ — خبر

(اس مثال میں ، "اللّٰهُ اَحَدٌ" مُرَكَّب خبر ہے ، اور جملۂ اسمیہ ہے)

-3 بعض اوقات ، خبر 'جملہ' فعلیہ' کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔ جیسے

اَلشَّمْسُ | تَجْرِی | لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا (یس:38)

مبتدأ — فعل + فاعل محذوف (جملہ فعلیہ کی صورت میں خبر) — متعلق فعل

(اس مثال میں "تجری" خبر ہے ، اور جملہ فعلیہ ہے)

-4 بعض اوقات خبر، شِبْهُ جُمْلَةٍ (ظرف) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے : وَ الرَّكْبُ (كَانَ) اَسْفَلَ مِنْكُم (الانفال:41)

مبتدأ — مُسْتَقَرٌّ یا اِسْتَقَرَّ (خبر محذوف) — ظرف (متعلق خبر محذوف)

-5 بعض اوقات خبر شبهُ جملةٍ (جار مجرور) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے : اَلْحَمْدُ (ثابت") لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ

مبتدأ — خبر محذوف — جار مجرور متعلق خبر

-6 بعض اوقات ایک مبتدأ کی ، کئی خبریں ہوتی ہیں

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

﴿وَ هُوَ الغَفُورُ الوَدُودُ ذُوالعَرْشِ المَجِيدُ﴾

مبتدأ — پہلی خبر — دوسری خبر — تیسری خبر — چوتھی خبر

اور وہ بخشنے والا ہے ، محبت کرنے والا ہے ، عرش کا مالک ہے ، بزرگ و برتر ہے۔

7- بعض اوقات خبر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے :

مندرجہ ذیل مثالوں اور ان کی تحلیل پر غور کیجیے۔

خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبْعُ ! (وَاقِف")

میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درندہ ہے (سامنے کھڑا)

خَرَجْتُ	فَاِذَا	السَّبْعُ !	(وَاقِف")
فعل+فاعل جملۂ فعلیہ	فجائیہ	مبتدأ	خبر محذوف

8- لولا امتناعیہ کے بعد، مبتدأ آجائے تو، لازماً خبر حذف کر دی جاتی ہے۔

a- ﴿لَولاَ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ﴾ (سبا: 31)

اَنْتُمْ: مبتدأ

"(کمزور کیے گئے لوگ، بڑے بننے والوں سے کہیں گے) اگر تم لوگ نہ ہوتے، تو ہم مومن ہوتے۔" یعنی تم جیسے گمراہ کرنے والے

یعنی لَولاَ اَنْتُمْ (مُضِلُّوْنَ مَوْجُوْدُوْنَ) لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ

b- لَولاَ الْاَمَلُ ، بَطَلَ العَمَلُ (یعنی لَولاَ الاملُ فِی الدُّنْیَا مَوْجُوْد")

" اگر امید نہ ہوتی، تو عمل بے کار ہوتا۔"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں ، اَنْتُمْ اور الاملُ مبتدأ ہیں۔

دونوں لَولاَ کے بعد آئے ہیں اور دونوں کی خبر محذوف ہے۔)

9- اگر مبتدأ قسمِ صریح پر مشتمل ہو تو ، خبر محذوف ہوتی ہے۔

a- ﴿ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴾ (الحجر: 72)
مبتدأ

"تیری جان کی قسم ! (اے نبیؐ) ! اس وقت قومِ لوط پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا ، جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔"

اس مثال میں ، لَعَمْرُكَ مبتدأ ہے اور اس کی خبر قَسَمِي محذوف ہے۔

b- يَمِيْنُ اللهِ ! لَأُسَاعِدَنَّ الْمُحْتَاجَ

"خدا کی قسم ! میں ضرور بہ ضرور ، محتاج کی مدد کروں گا۔"

(یہاں يَمِيْنُ اللهِ مبتدأ ہے اور اس کی خبر بھی قَسَمِي محذوف ہے)

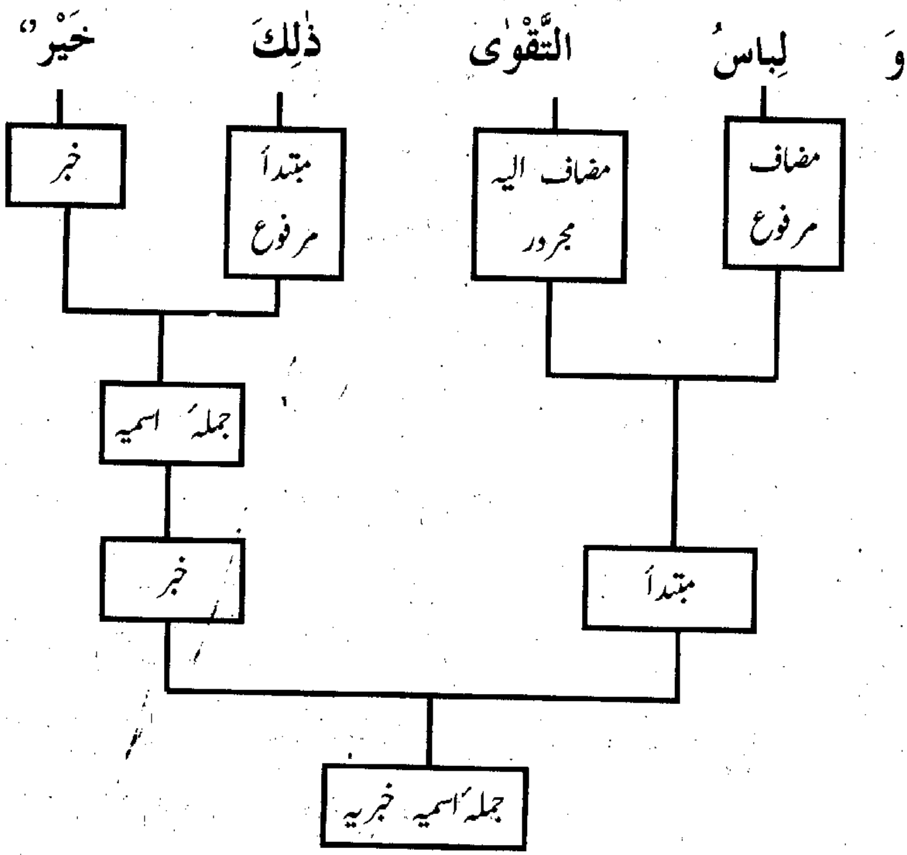
خلاصہ۔ خبر کی مختلف صورتیں

1- بعض اوقات خبر ، مفرد کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
2- بعض اوقات خبر ، جملہ اسمیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
3- بعض اوقات خبر ، جملہ فعلیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
4- بعض اوقات خبر شبہ جملہ (جار مجرور یا ظرف) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
5- بعض اوقات ایک مبتدا کی ، کئی خبریں ہوتی ہیں۔
6- بعض اوقات خبر محذوف ہوتی ہے۔
7- لولا امتناعیہ کے بعد مبتدأ ہو تو ، خبر محذوف ہوتی ہے۔
8- اگر مبتدأ ، صریح قسم پر مبنی ہو تو ، خبر محذوف ہوتی ہے

جملہٗ اسمیہ کی صورت میں مُرکّب خبر

﴿ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (الاعراف:26)

"اور بہترین لباس، تقویٰ کا لباس ہے۔"

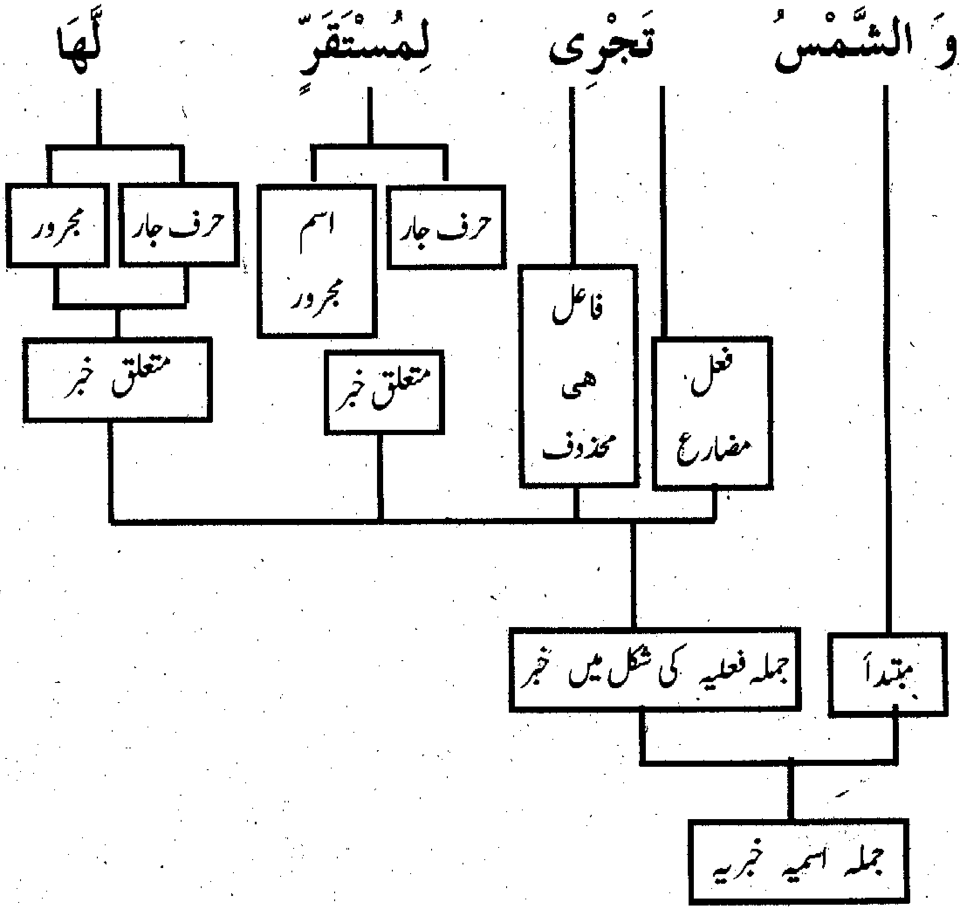


(اس مثال میں، ذٰلِكَ خیرٌ مرکب خبر ہے اور جملہٗ اسمیہ کی صورت میں ہے)

جملۂ فعلیہ کی صورت میں مرکب خبر

﴿ وَالشَّمْسُ تَجْرِی لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ﴾ (یس: 38)

اور سورج وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔

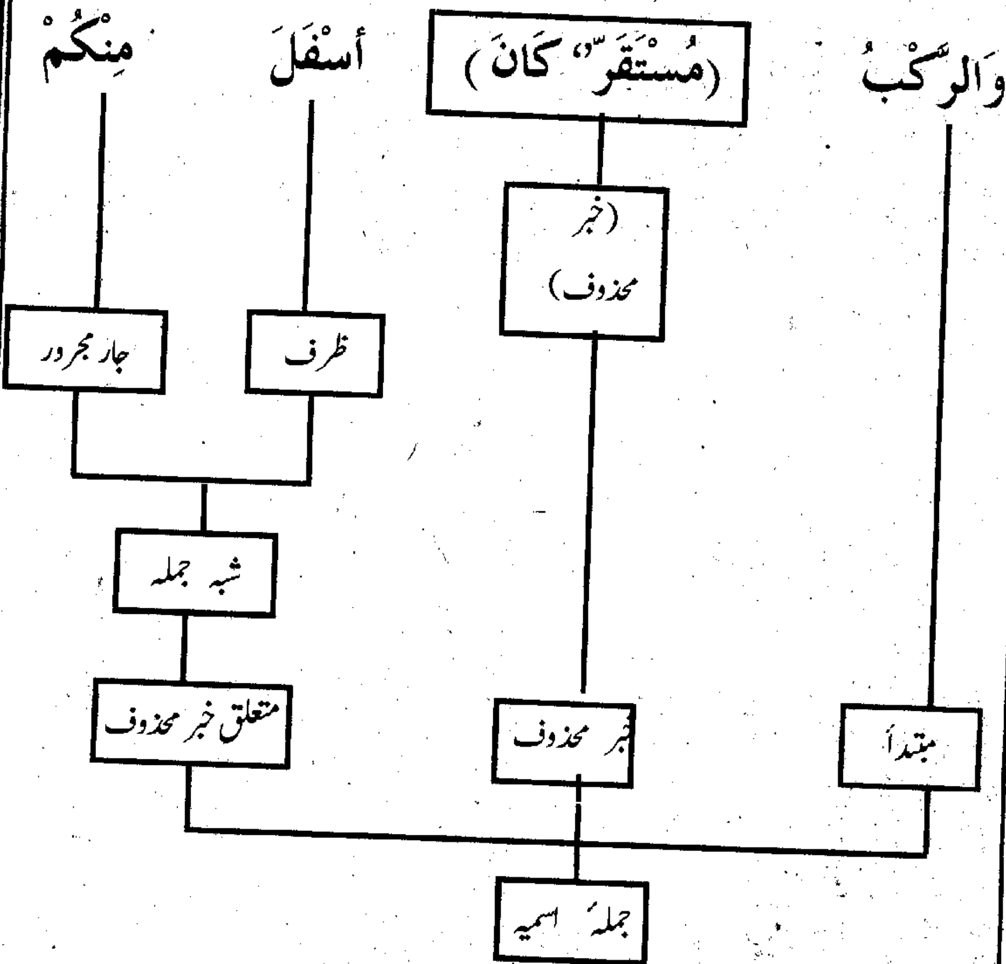


(اس مثال میں، تَجْرِی، **جملۂ فعلیہ** کی صورت میں خبر ہے،
جس کا فاعل (ھِیَ) محذوف ہے)

شبہ جملہ (ظرف) کی صورت میں خبر

﴿ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ﴾ (الانفال : 42)

(اور قافلہ تم سے نیچے (ساحل) کی طرف تھا۔)

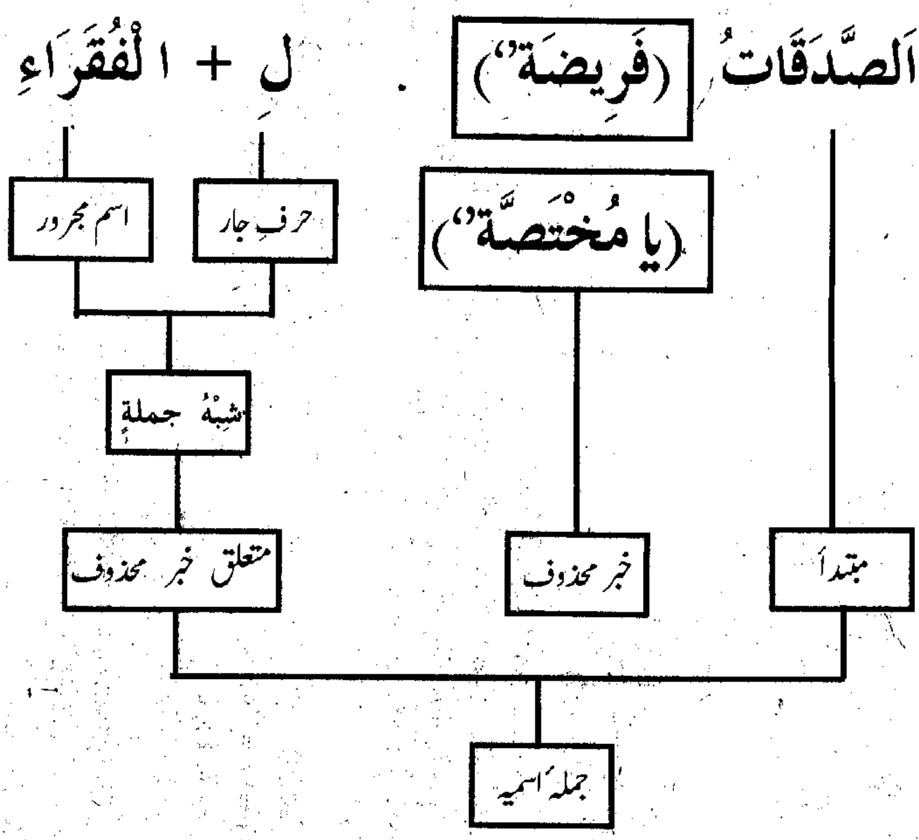


(اس مثال میں، اَسْفَلَ مِنْكُمْ، شبہ جملہ (ظرف) کی شکل میں، خبر محذوف کا قائم مقام ہے۔)

شبهُ جملةٍ (جار مجرور) کی صورت میں خبر

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ (التوبة : 60)

(یہ صدقات تو فقراء کے لیے ہیں۔)



اس مثال میں ، شبہ جملہ (جار مجرور) کی شکل میں ، خبرِ محذوف کا قائم مقام ہے۔

خبر کی مختلف صورتوں کی تحلیل

مندرجہ ذیل جملوں اور ان کی تحلیل پر غور کیجیے اور نحوی ساخت پر توجہ دیجیے۔

تمام مثالوں میں، فرحان مبتدأ ہے۔ لیکن خبر کہیں مفرد ہے اور کہیں مرکب۔

خبر کہیں موصوف ہے اور کہیں معطوف۔

1- فَرحانُ (مبتدأ) — عالِمٌ (خبر)

2- فَرحانُ (مبتدأ) — عالِمٌ (پہلی خبر) — فاضِلٌ (دوسری خبر) — عاقِلٌ (تیسری خبر)

3- فَرحانُ (مبتدأ) — رَجُلٌ (موصوف) عالِمٌ (صفت) = خبر

4- فَرحانُ (مبتدأ) — عالِمٌ (معطوف) وَ فاضِلٌ (معطوف) وَ عاقِلٌ (معطوف علیه)؛ فاضِلٌ وَ عاقِلٌ = معطوف علیه؛ عالِمٌ وَ فاضِلٌ وَ عاقِلٌ = خبر

5- فَرحانُ (مبتدأ) — رَجُلٌ (موصوف) عالِمٌ (پہلی صفت) فاضِلٌ (دوسری صفت) عاقِلٌ (تیسری صفت)؛ عالِمٌ فاضِلٌ عاقِلٌ = صفت؛ رَجُلٌ عالِمٌ فاضِلٌ عاقِلٌ = خبر

سبق نمبر : 191

مبتدأ کی لازمی تقدیم

وہ صورتیں ، جن میں' مبتدأ کا مقدم ہونا لازمی ہے۔

-1 اصولی طور پر ، مبتدأ (Subject) کو ہمیشہ مُقَدَّم ہونا چاہیے، لیکن اہلِ زبان ، بعض اوقات اسے مُؤَخَّر کر لیتے ہیں۔

-2 مبتدأ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ (فعل مبتدأ نہیں ہو سکتا)

-3 مبتدأ ، جملہ نہیں ہو سکتا اور شبہ جملہ بھی نہیں ہو سکتا ، البتہ کبھی کبھی اگر کسی مفرد کی تاویل میں ہو تو جملہ ، مبتدأ بن جاتا ہے۔ جیسے :

﴿الَّذِيْنَ كَفَرُوا وصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد:1)

مبتدأ (مؤولة" بجائے مفرد) خبر

"جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔"

-4 صدرِ کلام کا پہلے آنا ضروری ہے (چاہے مبتدأ کی صورت میں ، یا خبر کی صورت میں۔ مَنْ اور مَا استفہامیہ ، صدرِ کلام بن کر پہلے آتے ہیں اور مبتدأ بنتے ہیں۔ جبکہ اَيْنَ ، كَيْفَ ، اَنّٰى ، مَتٰى اور اَيَّانَ جیسے الفاظ ظروف کی حیثیت سے، صدرِ کلام بن کر پہلے آتے ہیں لیکن خبر (Predicate) ہوتے ہیں۔)

-5 بعض صورتوں میں ، مبتدأ کو مقدم کرنا لازمی ہوتا ہے ، اور بعض صورتوں میں مبتدأ کو مؤخر کرنا جائز ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

1- جب جملے کا آغاز ایسے اہم الفاظ سے ہو ، جن سے کلام کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہو تو ایسی صورت میں، مبتدأ کا تقدُّم لازمی ہوتا ہے۔

جیسے : جب ، حرف لام برائے ابتداء یا اسمائے شرط یا اسمائے استفہام سے جملوں کا آغاز ہو۔

a- ﴿لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُوْرِهِمْ﴾ (الحشر : 13)

”ان کے دلوں میں ، اللہ سے بڑھ کر ، تمہارا خوف ہے۔“

b- ﴿وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾ (یوسف: 109).

”اور آخرت کا گھر ، ان لوگوں کے لیے زیادہ بہتر ہے ، جنہوں نے (پیغمبروں کی بات مان کر) تقویٰ کی روش اختیار کی۔“

اوپر کی دونوں مثالیں ، لام ابتداء سے شروع ہو رہی ہیں۔اس لیے مبتدأ (لَ + اَنْتُمْ اور لَ + دارُ الاخرة) کو مقدم کیا جانا ضروری اور لازمی تھا۔

2- اسمائے شرط ، یا اسمائے استفہام سے جملے کا آغاز ہو تو ، مبتدأ کا مقدّم ہونا لازمی ہوتا ہے۔

جیسے : a- ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا ، يُّجْزَبِه﴾ (النساء : 123)

”جو بھی برائی کرے گا ، وہ اس کا پھل پائے گا۔“

b- مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ ، اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهٗ (الحدیث)

”جس کو اللہ سے ملاقات محبوب ہو، اللہ کو بھی ، اُس کی ملاقات محبوب ہوتی ہے۔“

c- | مَا | إسْمُ وَلَدِكَ ؟ "تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے؟"

(اوپر کی مثالوں میں ، مَنْ اسمِ شرط ہے اور مَا اسمِ استفہام ہے اور مبتدأ ہیں ، اس لیے ان کا پہلے آنا لازمی تھا)

3- جب مبتدأ و خبر ، دونوں معرفہ ہوں ، یا دونوں نکرہ ہوں یعنی تعریف و تنکیر میں برابر ہوں تو ، مبتدأ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

جیسے : a- | كِتَابِي | رَفِيقِي

"میری کتاب ، میری رفیق ہے۔"

b- | عَلِيٌّ | صَدِيقِي ،

"علی میرا دوست ہے۔"

c- | اَكْبَرُ | منك سنًّا ، اكثرُ مِنْكَ تجربةً

عمر میں آپ سے بڑا اور تجربے میں آپ سے زیادہ ہے۔"

(اس مثال میں ، علي اور صديقي دونوں معرفہ ہیں اور اكبر اور اكثر دونوں نکرہ ہے ، اس لیے مبتدأ کو مقدم کیا گیا ہے۔

اسی طرح ذیل کی مثالیں ہیں۔

d- | زَيْدٌ | اَخُوكَ

"زید ، تمہارا بھائی ہے۔"

e- | اَفْضَلُ مِنِّي | ، اَفْضَلُ مِنْكَ

"جو مجھ سے بہتر ہے ، وہ تم سے بھی بہتر ہے۔"

4- جب مبتدأ کو ، خبر میں محدود و محصور کرنا مقصود ہو ، یعنی حصْر کا مفہوم مطلوب ہو تو، مبتدأ کا مقدَّم ہونا ضروری ہو تا ہے۔

جیسے : a- ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ ﴾ (آل عمران : 144)

"اور نہیں ہیں محمدؐ، مگر ایک رسول"

(اس مثال میں ، مُحَمَّدٌ کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا ، ورنہ مفہوم بدل جائے گا اور مقصودِ کلام کے خلاف ہو گا (کہ "نہیں ہے کوئی رسول ، مگر محمدؐ") اور جو خلافِ واقعہ بھی ہو گا۔)

b- مَا خَالِقٌ اِلاَّ اللّٰہُ (نہیں ہے کوئی خالق ، مگر صرف اللہ)

(اس مثال میں بھی خَالِقٌ مبتدأ ہے ، اس کو مقدم کرنا ضروری ہے۔ ورنہ مفہوم مختلف ہو جائے گا۔)

c- ﴿ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ ﴾ (الرعد: 7)

"تم تو محض خبردار کرنے والے ہو۔"

d- ﴿ اِنَّمَا اَنْتَ نَذِيْرٌ ﴾ (ھود: 12)

"آپؐ تو بس ڈرانے والے ہیں۔"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں ، اَنْتَ مبتدأ ہے۔ اس کی تقدیم لازمی ہے۔ یہاں إِنَّمَا سے حصر کا مفہوم پیدا ہو رہا ہے۔)

e- سَلْمَانُ مِنَّا (الحدیث)

"حضرت سلمانؓ فارسی ، ہم (اہلِ بیت) میں سے ہیں۔"

-5 جب خبر ، جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہو ، جس کی ضمیرِ مستتر ، مبتدأ کی طرف لوٹتی ہو تو، مبتدأ مقدم ہوتا ہے۔

جیسے : -a سَعِيدٌ حَضَرَ (سعید حاضر ہو گیا)

-b صَالِحٌ سَافَرَ (صالح سفر پر روانہ ہو گیا)

(اوپر کی دونوں مثالوں میں ، سَعِيدٌ اور صَالِحٌ مبتدأ ہیں۔ دونوں کی خبر ، جملہ ہائے فعلیہ پر مشتمل ہے ، اور ان کے اندر ضمیرِ فاعل (هُوَ) مستتر ہے۔ اس لیے ان کا مقدم ہونا لازمی تھا۔ اگر خبر کو مقدم کرتے ، تو خبر ، خبر نہ رہتی، بلکہ یہ فعل ، جملۂ فعلیہ بن جاتا اور مبتدأ ، جملۂ فعلیہ کا فاعل بن جاتا۔)

-c الشَّمْسُ تَجْرِي (یس : 28)

مبتدأ — خبر (جملہ فعلیہ)

خلاصہ۔ مبتدأ کی لازمی تقدیم

پانچ (5) صورتوں میں ، مبتدأ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

-1 جب جملے کا آغاز ایسے الفاظ سے ہو ، جو صدرِ کلام بنتے ہیں۔ جیسے : لامِ ابتداء

-2 جب اسمائے شرط یا اسمائے استفہام سے جملے کا آغاز ہو۔ جیسے : مَنْ اور مَا

-3 جب مبتدأ اور خبر ، دونوں معرفہ ، یا دونوں نکرہ ہوں۔

-4 جب مبتدأ کو ، خبر میں محدود کرنا مطلوب و مقصود ہو۔

-5 جب خبر ، جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہو۔

سبق نمبر :192

خبر کی تقدیم و تاخیر

خبر (Predicate) کے سلسلے میں تین (3) باتیں یاد رکھیے۔

1- خبر عموماً ، مؤخّر کی جاتی ہے اور مبتدأ کے بعد آتی ہے۔

جیسے : اَللّٰہُ اَحَدٌ

2- بعض اوقات ، خبر کو مُقدّم کرنا جائز ہوتا ہے۔ یعنی تقدیم و تاخیر (Hysteron-Proteron) کی دونوں صورتیں مساوی ہوتی ہیں۔

3- بعض اوقات البتہ ، خبر کو خلافِ قاعدہ مقدّم کرنا ، لازمی اور ضروری ہو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

خبرِ مقدم جائز

بعض صورتیں جس میں ، خبر کو مقدّم کرنا جائز ہوتا ہے۔

جیسے : فِي الدَّارِ مُحَمَّدٌ

مُحَمَّدٌ فِي الدَّارِ

ان دونوں مثالوں میں ، فِي الدَّارِ خبر ہے۔ ایک میں مقدم ہے۔ اور دوسری میں مؤخّر ، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ معنی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

خبر مقدم ملزوم

1- خبر کا مقدم کیا جانا، ضروری اور لازمی ہوتا ہے، جب خبر ایسے اہم الفاظ پر مشتمل ہو، جن سے کلام کا آغاز ہو، کیوں کہ صدرِ کلام کا پہلے آنا، لازمی ہے۔

جیسے: ذیل کی مثالوں میں، اسمائے استفہام سے کلام کا آغاز ہوا ہے، اسمائے استفہام ہمیشہ صدرِ کلام بنتے ہیں۔

كَيْفَ، أَنّٰى، مَتٰى، أَيْنَ اور أَيَّانَ ظرف کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں، اس لیے ہمیشہ خبر بنتے ہیں۔ اِن کو موخر اس لیے نہیں کیا جا سکتا کہ اسمائے استفہام، ہمیشہ صدرِ کلام کی حیثیت سے جملے کے آغاز میں آتے ہیں۔ (جبکہ مَنْ اور مَا استفہام کے معنی میں ہمیشہ مبتدأ ہوتے ہیں۔)

a- أَيْنَ الْكِتَابُ ؟ کتاب کہاں ہے ؟
خبر مقدم مبتدأ مؤخر

b- ﴿ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴾ ؟ (الْقِيامة: 10) جائے پناہ کہاں ہے ؟

c- مَتَى الْاِمْتِحَانُ ؟ امتحان کب ہے ؟

d- كَيْفَ حَالُكَ ؟ آپ کا کیا حال ہے ؟

e- أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ (الذّاريات: 12) جزاو سزا کا دن کب ہو گا ؟

مندرجہ بالا مثالوں میں اینَ ، متی اور کیف اسمائے استفہام ہیں اور خبر ہیں۔
ان خبروں کا پہلے آنا لازمی اور ضروری ہے۔

2- جب خبر ، جار مجرور پر مشتمل ہو اور مبتدأ نکرہ ہو ،
خبر کی تقدیم ضروری ہے

a- ﴿ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴾ (الرعد: 7)
خبر جار مجرور مبتدأ مؤخر نکرہ
"ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔"

اس مثال میں ، لِكُلِّ جار مجرور پر مشتمل قائم مقام خبر ہے۔ اس کا مبتدأ موخر ہے اور نکرہ ہے۔ اس لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہو گیا۔

b- فی کلّ کبدٍ رطبةٍ اَجْرٌ (حدیث).
مبتدأ مؤخر نکرہ
"ہر تر جگر میں ، اجر ہے"

3- جب خبر ظرف پر مشتمل ہو اور مبتدأ نکرہ ہو ،
خبر کا پہلے آنا ضروری ہے۔

﴿ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴾ (یوسف : 65)
ظرف خبر مقدم مبتدأ مؤخر نکرہ
"اور ہر صاحب علم سے بڑا ایک جاننے والا ہے"

(اس مثال میں ، فَوْقَ ظرف ہے ، قائم مقام خبر ہے ، اس کا مبتدأ

عَلِیم" نکرہ ہے، اور موخر ہے ، اس لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہو گیا۔)

4- جب خبر کو مبتدأ میں محصور و محدود کرنا مقصود ہو ، یعنی حصر کا مفہوم مطلوب ہو ، تو خبر کو مقدم کیا جاتا ہے۔

جیسے : جب مبتدأ اِلاَّ کے بعد آئے ، خبر کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

مَا خَاسِرٌ اِلاَّ الكَسْلاَنُ

خبر مقدم — مبتدأ مؤخر برائے حصر

" کوئی اور خسارہ اٹھانے والا نہ ہو گا ، مگر کاہل"

5- جب مبتدأ میں کوئی ضمیر ہو ، جو خبر کی طرف لوٹتی ہو۔ خبر کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا (کھجور پر اتنا ہی مکھن ہے۔)

خبر مقدم جار مجرور — مبتدأ مؤخر مع ضمیر

﴿ اَمْ عَلٰى قُلُوبٍ اَقْفَالُهَا ؟ ﴾ (محمد:24)

خبر مقدم جار مجرور — مبتدأ مؤخر مع ضمیر

"یا پھر ، کیا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں؟"

اس مثال میں ، عَلٰى قُلُوبٍ ، خبر ہے۔ اس کا مبتدأ اَقْفَالُهَا ہے ، مؤخر ہے اور جس کی ضمیر مؤنث ھا ، قُلُوبٍ کی طرف لوٹ رہی ہے ، اسی لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہو گیا۔

خلاصہ ۔ خبر کی تقدیم لازم

پانچ (5) صورتوں میں ، خبر کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

1- جب خبر ، صدرِ کلام پر مبنی ہو۔ یعنی جب ، اَینَ ، مَتیٰ ، کَیْفَ ، اَنّیٰ اور اَیَّانَ وغیرہ جیسے ظرف پر مبنی اسمائے استفہام سے، جملے کا آغاز ہو۔

2- جب خبر ، جار مجرور پر مشتمل ہو۔

3- جب خبر ، ظرف پر مشتمل ہو۔

4- جب خبر کو ، مبتدأ میں محصور اور محدود کرنا مطلوب و مقصود ہو۔

5- جب مبتدأ میں کوئی ایسی ضمیر واقع ہو، جو خبر کی طرف رجوع کر رہی ہو۔

سبق نمبر:193

کیا مبتدأ نکرہ بھی ہو سکتا ہے؟

1- مبتدأ کے لیے عام قاعدہ تو یہی ہے کہ وہ لازماً معرفہ ہو۔
جیسے : مُحَمَّدٌ نبیُّنا (محمدؐ ہمارے رسول ہیں)
اس مثال میں ، مُحَمَّدٌ مبتدأ ہے۔ معرفہ ہے۔

2- لیکن مبتدأ ، نکرۂ مخصوصہ بھی ہو سکتا ہے۔
(واضح ہو کہ محض نکرہ اسم ، کبھی مبتدأ نہیں ہو سکتا۔)

3- مبتدأ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسم ہو (جملہ ، یا شبہ جملہ ،مبتدأ نہیں ہو سکتا۔)
مندرجہ ذیل صورتوں میں ، مبتدأ کو نکرہ لایا جاتا ہے۔

1- حرفِ استفہام کے بعد کا مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے: a- ﴿ أَ إِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ ؟ ﴾ (النمل : 60)
"کیا اللہ کے ساتھ ، کوئی اور اِلٰہ بھی ہے؟"

؟ اللّٰهِ	مَعَ	إِلٰهٌ	أَ
		مبتدأ نکرہ	حرفِ استفہام

(یہاں پہلے حرفِ استفہام ہمزہ استعمال کیا گیا ہے ،
اس لیے إِلٰهٌ مبتدأ ، نکرہ استعمال کیا گیا ہے۔)

-b ﴿ فَهَلْ مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا ؟ ﴾ (الاعراف : 53)

"پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے، جو ہمارے حق میں شفاعت کریں گے ؟"

(یہاں پہلے حرفِ استفہام هَلْ آیا ہے۔اس لیے مبتدأ نکرہ شُفَعَاء استعمال ہوا ہے۔)

-c أ "رَجُلٌ" فِي الدَّارِ اَمْ اِمْرَأَةٌ" ؟

"اس گھر میں ، مرد ہے یا عورت؟"

(اس مثال میں ، رَجُلٌ" اگرچہ نکرہ ہے ، لیکن فِي الدَّار کی قید نے ، اِس کو خاص کر دیا ہے۔اس لیے یہ بطورِ نکرہ مبتدأ استعمال ہوا ہے۔)

-2 حرفِ نفی کے بعد کا مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے :

-a مَا اَحَدٌ" غائب" کوئی شخص بھی، غائب نہیں ہے (یعنی سب موجود ہیں)

(اس مثال میں اَحَدٌ" نکرہ مبتدأ ہے اور حرفِ نفی مَا کے بعد آیا ہے)

-b مَا اَحَدٌ" خَيْرٌ" مِنْكَ تم سے بہتر کوئی نہیں ہے۔

(اس مثال میں ، اَحَدٌ" نکرہ ہے ، لیکن حرفِ نفی مَا کی وجہ سے خاص ہو گیا ہے اور بطورِ مبتدأ نکرہ استعمال ہوا ہے۔)

-3 جب مبتدأ صفت ہو ، بطور نکرہ اس کا استعمال جائز ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں مبتدأ اگرچہ نکرہ ہے ، لیکن صفت کے ساتھ آیا ہے ، اس لیے یہ نکرہ خاص ہو گیا ہے۔

-a وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ (البقرة: 221)

-b ایک مومن لونڈی ، مشرک شریف زادی سے بہتر ہے۔

وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (البقرة: 221)

ایک مومن غلام ، مشرک شریف سے بہتر ہے۔

یہاں عَبْدٌ نکرہ ہے ، لیکن مُؤْمِنٌ کی صفت کی وجہ سے ، اس میں تخصیص پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے یہ ، نکرہ ہونے کے باوجود ، مبتدأ بن گیا ہے۔

-4 جب مبتدأ مضاف ہو جائے ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے : خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ (پانچ نمازیں ہیں، جنہیں اللہ نے فرض ٹھیرایا ہے۔)

خَمْسُ	صَلَوَاتٍ	كَتَبَهُنَّ	اللّٰهُ
نكره مضاف	مضاف اليه	فعل + مفعول به	فاعل

(اس مثال میں ، خَمْسُ اگرچہ نکرہ ہے ، لیکن مضاف کی وجہ سے یہ خاص ہو گیا ہے۔)

5- جب مبتدأ کو مؤخر کر دیا جائے اور خبر کو مقدم اور خبر ظرف کی شکل میں آئے، تب بھی مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔ جیسے :

جیسے : a- ﴿ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴾ (الرعد : 7)

مبتدأ مؤخر

"اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔"

(یہاں هَادٍ ، نکرہ ہے ، مبتدأ مُؤخَّر ہے)

b- ﴿ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ﴾ (البقرة : 7)

"اور ان کی آنکھوں پر ، پردہ پڑ گیا۔"

(یہاں غِشَاوَةٌ ، نکرہ ہے ، مبتدأ مُؤخّر ہے)

6- جب مبتدأ ، دُعا یا بد دعا پر مشتمل ہو ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے : a- ﴿ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ﴾ (الرعد : 24)

"تم پر سلامتی ہو۔" (یہاں دعائیہ کلمہ سَلَامٌ ، نکرہ ہے اور مبتدأ ہے)

بعض علماء کا خیال ہے کہ سَلَامٌ دراصل سَلَامِی ہے۔ اور یہ ، یائے متکلم کی طرف مضاف ہے ، اور ی کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اضافت کی وجہ سے ، یہ خاص ہو گیا ہے۔

b- ﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴾ (المطففين : 1)

"تباہی ہے ، ڈنڈی مارنے والوں کے لیے۔"

(یہاں وَيْلٌ بد دعا ہے ، نکرہ ہے اور مبتدأ ہے)

7- مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے ، جب وہ تنوع پر دلالت کرے۔

جیسے : يَوْمٌ لَكَ وَ يَوْمٌ عَلَيْكَ

"ایک دن آپ کا ہوتا ہے ، ایک دن آپ کے خلاف جاتا ہے۔"

(یہاں بطورِ مبتدأ ، نکرہ اسم ، يَوْمٌ کا لفظ ، دو مرتبہ استعمال کیا گیا۔
لیکن اس میں تنوع ہے۔ ایک آپ کے لیے خیر کا باعث بنتا ہے اور دوسرا مصیبت لے کر آتا ہے۔ اس لیے نکرہ ہے۔)

8- مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے ، جب وہ عموم پر دلالت کرے۔

جیسے : a- ﴿ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ﴾ (بنی اسرائیل :84)

" ہر ایک اپنے طریقے پر عمل کر رہا ہے۔"

b- ﴿ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴾ (الروم: 26)

"سب کے سب ، اسی کے تابع فرمان ہیں۔"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں ، كُلٌّ مبتدأ ہے اور عموم پر دلالت کر رہا ہے ، اس لیے نکرہ ہے۔)

9- مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے ، جب وہ مَنْ استفهاميه کے ذریعے ، عموم پر دلالت کرے۔

جیسے : a- ﴿ مَنْ فعَلَ هٰذَا ؟ ﴾ (الانبياء : 59)

"یہ کس نے کیا؟"

b- ﴿ مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ؟ ﴾ (يس : 52)

"کس نے ہمیں خواب گاہ سے اٹھا دیا؟"

(یہاں اسم استفهام مَنْ ، مبتدأ ہے ، نکرہ ہے، اور عموم پر دلالت کر رہا ہے)

10- مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے ، جب وہ مَنْ شرطیہ کے ذریعے ، عموم پر دلالت کرے۔

جیسے : a- ﴿ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَبِهٖ ﴾ (النساء : 123)

"جو بھی برائی کرے گا ، اس کا پھل پائے گا۔"

b- ﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴾ (الزلزال : 7)

"پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی ، وہ اس کو دیکھ لے گا۔"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں مَنْ مبتدأ ہے ، نکرہ ہے ، لفظِ شرط ہے اور عموم پر دلالت کر رہا ہے)

خلاصہ۔ نکرہ مبتدأ کی صورتیں

دس (10) صورتوں میں ، مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

1- حرفِ استفہام کے بعد مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

2- حرفِ نفی کے بعد مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

3- جب مبتدأ کسی صفت کے ساتھ آئے ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

4- جب مبتدأ مضاف ہو جائے ، مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔

5- جب خبر ، ظرف یا جار مجرور پر مشتمل ہو اور مبتدأ کو ، مؤخر کر دیا جائے تو مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔

6- جب مبتدأ ، دعا یا بد دعا پر مشتمل ہو ، تو مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

7- جب کل کے ذریعے ، مبتدأ عموم پر دلالت کرے ، تو مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔

8- جب مَنْ استفهاميه کے ذریعے ، یا مَنْ شرطيه کے ذریعے مبتدأ عموم پر دلالت کرے ، تو مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

اس سبق سے پہلے ، تعریف و تنکیر کے اسباق نمبر 177 اور 178، دوبارہ ضرور پڑھ لیجیے۔

سبق نمبر : 194

فاعل کی تقدِیم لازم

جملہ فعلیہ کے قواعد میں بتایا جا چکا ہے کہ عموماً فعل کے بعد ، فاعل آتا ہے اور پھر اس کے بعد مفعول بہٖ۔ لیکن بعض اوقات فاعل سے پہلے ، مفعول بہٖ بھی آسکتا ہے۔

مندرجہ ذیل تین (3) صورتوں میں فاعِل کی تقدیم، لازمی ہوتی ہے۔

1- جب فاعل اور مفعول بہٖ دونوں ، اسمِ مقصور پر مبنی ہوں۔ جیسے :

دَرَّسَ مُوسی عِیسی — "موسیٰ نے ، عیسیٰ کو پڑھایا۔"

(مُوسی: فاعل — عِیسی: مفعول بہ)

2- جب مفعول بہٖ ، اِلاّ کے بعد واقع ہو ، فاعل کی تقدیم لازمی ہے۔ جیسے :

a- مَا اَکَلَ الفَارُ اِلاَّ خُبْزاً

(الفَارُ: فاعل — خُبْزاً: مفعول بہٖ)

"چوہے نے روٹی کے علاوہ ، کچھ نہیں کھایا۔"

b- لاَ الرَّجُلُ قَاطِعٌ اِلاَّ شَجَرَۃً

(الرَّجُلُ: فاعل — شَجَرَۃً: مفعول بہ)

"آدمی درخت کے علاوہ ، کچھ اور نہیں کاٹنے والا۔"

3- جب فعل کے ساتھ فاعِل ، ضمیر متصل کی صورت میں موجود ہو۔ جیسے :

﴿ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً ﴾ (النبأ : 11)

(جَعَلْنَا: فعل+فاعل — النَّهَارَ: مفعول بہٖ)

"اور ہم نے دن کو ، معاش کا وقت بنایا"

سبق نمبر : 195

فعل اور فاعل کا حذف

بعض اوقات ، جملے میں صرف منصوب اسماء ہوتے ہیں۔ منصوب اسم ، یا تو صرف ظرف ہوتا ہے ، یا مفعول بہٖ فقط۔

بعض اوقات ، صرف فعل محذوف ہوتا ہے ، اور بعض اوقات ، فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔ (اِغراء ، تحذیر اور اختصاص کے اسباق نمبر 152, 153 اور 154 کا دوبارہ جائزہ لیجیے۔)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

1- ﴿ اَيَّاماً مَّعْدُودَاتٍ ﴾ (البقرة:184)

"یہ متعین دن ہیں (جن میں تمہیں روزہ رکھنا ہے)۔"

(یہاں فعل صُومُوا محذوف ہے)

2- ﴿وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصَارىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً﴾ (البقرة: 135)

"یہودی کہتے ہیں : یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے۔ عیسائی کہتے ہیں : عیسائی ہو ، تو ہدایت ملے گی۔ ان سے کہو : "نہیں بلکہ سب کو چھوڑ کر ابراہیمؑ کا طریقہ (اختیار کرو)۔"

(اس مثال میں ، مِلَّةَ منصوب ہے ، اس کا فعل اَلزِمُوا یا اِتَّبِعُوا یا نَتَّبِعُ محذوف ہے)

3- سوال کے جواب میں ، فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

مَنْ ضَرَبَ ؟ (ضَرَبَ) زَيْدٌ

"کس نے مارا؟ زید نے (مارا)۔"

(یہاں جواب میں صرف ، زید نے کہا گیا۔ مطلب ہے ، زید نے مارا۔)

4- بعض اوقات ، فعل کا حذف لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ﴾ (التوبة: 6)

"اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص ، پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو ، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے ، پھر اسے اس کے مامن تک پہنچا دو۔"

(یہاں جملہ شرطیہ ہے ، پہلے حصے میں فاعل (اَحَدٌ) آیا ہے اور فاعل سے پہلے (اِسْتَجَارَ) فعل محذوف ہے۔ اس فعل کا حذف کیا جانا، ضروری اور لازمی تھا ، کیونکہ اگلے جملے سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے۔)

5- سوال کے جواب میں نَعَم یا بَلٰی آئیں ، تو فعل اور فاعل دونوں محذوف ہو جاتے ہیں۔ جیسے:

أ قَامَ زَيْدٌ ؟ نَعَم. (قَامَ زَيْدٌ)

"کیا زید کھڑا ہو گیا؟ ہاں۔ (یعنی واقعی کھڑا ہو گیا۔)"

6- ﴿ صِبْغَةَ اللّٰهِ ﴾ (البقرہ: 138)

"اللہ کا رنگ اختیار کرو۔" (صِبْغَةَ" مصدر ہے۔ اگر اسے مفعول مطلق تسلیم کیا

جائے ، تو اسی مادے سے ، کوئی فعل جیسے صَبَغنَا محذوف تسلیم کیا جائے گا۔
یہ جملہ صَبَغنَا اللّٰہُ صِبْغَۃً ہو سکتا ہے۔
یا پھر دوسری صورت میں ، بطورِ اِغراء ، منصوب صِبْغَۃَ کا فعل اَلزِمُوا یا
اِخْتَارُوا محذوف سمجھا جائے گا۔)

-7 ﴿ فَضَرْبَ الرِّقَابِ ﴾ (محمد:4)
"(کافروں سے مڈبھیڑ ہو تو تمہارا کام) گردنیں مارنا ہے۔"
غالبًا یہ جملہ ، کچھ اس طرح ہے۔ فَاضْرِبُوا الرِّقَّابَ ضَرْباً
(یہاں فعل کے بجائے ، مصدر منصوب ضَرْب" کا استعمال ہوا ہے۔)

-8 ﴿اَلاَ بُعْداً لِمَدْيَنَ﴾ (ھود:95)
بالائی جملہ کچھ اس طرح ہو سکتا ہے۔ اَبْعَدَ اللّٰہُ مَدْيَنَ بُعْداً
"سنو مدین والے دور پھینکے گئے۔"
یہاں بھی فعل کے بجائے ، مصدر منصوب بُعْداً استعمال کیا گیا ہے۔

-9 ﴿ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإمَّا مَنّاً بَعْدُ و إمَّا فِدَاءً ﴾ (محمد:4)
"پھر قیدیوں کو مضبوط باندھو ، اس کے بعد تمہیں اختیار ہے کہ احسان کرو ، یا
فدیے کا معاملہ کرو۔"
یہاں دو منصوب اسماء ہیں۔ مَنًّا ، فِداءً ان دونوں کے فعل اور فاعل محذوف ہیں۔
یہ جملہ کچھ اس طرح ہو سکتا ہے۔
فَشُدُّوا الوَثَاقَ ، فَإمَّا تَمنُّونَ مَنّاً ، اَوْ تُفْدُونَ فِداءً
"پھر قیدیوں کو مضبوط باندھو ! اس کے بعد ، تمہیں اختیار ہے ، احسان کرو ، یا
فدیے کا معاملہ کرو۔"

10- ﴿ فَسُحْقاً لِّاَصْحَابِ السَّعِيْرِ ﴾ سُحْق" = دوری (الملك:11)
"لعنت ہے اِن دوزخیوں پر۔" اس جملے کو کھول دیا جائے تو وہ یوں ہو گا۔

اَسْحَقَ اللہُ اَصْحَابَ السَّعِيرِ سُحْقاً

یہاں بھی فعل کے بجائے ، مصدر منصوب سُحْقاً استعمال کیا گیا ہے۔

حذف کے مقاصد

حذف قرآنِ مجید میں ، بہت عام ہے۔ علمائے بلاغت نے حذف کے مختلف مقاصد بیان کیے ہیں۔ یہاں چند ایک مقاصد کا ذکر کیا جارہا ہے :

1- غیر مخاطب سے معاملہ کو مخفی رکھنا :

بعض اوقات حذف کا مقصد ، غیر مخاطب سے معاملہ کو مخفی رکھنا ہوتا ہے۔ جیسے : مخاطب سے کہنا "اَقْبَلَ" (وہ آ گیا) جبکہ متکلم و مخاطب کے درمیان کسی خاص آدمی کا ذکر ہو اور وہ اس موقع پر ، اس کا نام لینا مناسب نہ سمجھیں۔

2- ضیق مقام یعنی موقع ذکر کا متحمل نہ ہو :

بعض اوقات حذف کا مقصد ، ضیق مقام ہوتا ہے۔ یعنی جب موقع ، ذکر کا متحمل نہ ہو، اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مخاطب کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

a- جیسے شاعر نے کہا:

قَالَ لِي : كَيْفَ اَنْتَ ؟ قُلْتُ عَلِيل" سَهْر" دَائِم" وَ حَزْن" طَوِيل"

" اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: بیمار۔
مستقل بے خوابی اور صدمات کی طوالت۔"

اس شعر میں، کہنے والے نے یہ نہیں کہا کہ یہ سب (مستقل بے خوابی) مجھ کو لاحق ہے۔ شاعر نے دوسرے مصرع میں حذف سے کام لیا ہے۔

b- حذف کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وقت ہی اس کی اجازت نہ دیتا ہو۔ یہ موقع، اِغْرَاء یا تحذیر کا ہوتا ہے اور اَلْزِمْ یا اِحْذَرْ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

شکاری اپنے ساتھی سے کہے: ظَبْياً ! ظَبْياً ! "ہرن! ہرن!"۔

یا کسی سے کہا جائے: حَيَّةٌ ! حَيَّةٌ ! "سانپ! سانپ!"

3- اختصار کے ذریعہ بات کو عام کرنا:

بعض اوقات حذف کا مقصد، اختصار کے ذریعہ بات کو عام کرنا ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْ اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ﴾ (یونس:25)

"اور اللہ، امن کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے۔" (ساری مخلوق کو)

اس میں "يَدْعُوْ" کے مفعول بہٖ کو، تعمیم کی غرض سے حذف کر دیا گیا ہے۔

4- متعدی کو لازم کا درجہ دینا :

بعض اوقات حذف کا مقصد ، متعدی کو لازم کا درجہ دینا ہوتا ہے ، اس وجہ سے کہ معمول و مفعول بہ سے ، غرض کا کوئی تعلق نہ ہو، جیسے :

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِينَ لاَ يَعْلَمُوْنَ﴾ (الزمر:9)

"ان سے پوچھو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے ،دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟"

اس مثال میں ، يَعْلَمُوْنَ کے مفعول کو ، اس لیے حذف کر دیا گیا ہے کہ یہاں غرض، معمول سے نہیں ہے ، بلکہ محض فعل سے ہے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ بھی ، حذف کے کچھ مزید دواعی اور مقاصد ہو سکتے ہیں۔ جیسے :

5- فاعل کو حذف کر کے ، فعل کی اسناد ، نائب فاعل کی طرف کرنا :

بعض اوقات حذف کا مقصد ، فاعل کو حذف کر کے ، فعل کی اسناد ، نائب فاعل کی طرف کرنا ہوتا ہے۔ یہ حذف ، فاعل کے خوف کی وجہ سے ہو سکتا ہے ، یا اس پر خوف کے طاری ہو جانے کی وجہ سے ہو سکتا ہے ، یا پھر یہ کہ اُس کو ، فاعل کا علم ہی نہیں ہوتا۔ ان تمام صورتوں میں فعل مجہول استعمال کیا جاتا ہے۔

6- بعض اوقات حذف کا مقصد ، سامع کی بیداریٔ ذہن کو ، یا اُس کی مقدار و معیار کو آزمانا ہوتا ہے۔

7- بعض اوقات حذف کا مقصد ، تعظیم ہوتا ہے۔

8- بعض اوقات حذف کا مقصد ، تحقیر ہوتا ہے۔

9- بعض اوقات حذف کا مقصد ، ضرورت کے مواقع پر انکار ہوتا ہے۔

10- بعض اوقات حذف کا مقصد ، تعین ہوتا ہے۔

11- بعض اوقات حذف کا مقصد ، دعویٰ تعین ہوتا ہے۔

12- بعض اوقات حذف کا مقصد ، وزن و سجع وغیرہ کی رعایت و حفاظت ہوتا ہے۔ اور بالعموم ، یہ بات شاعری میں رائج ہے۔

قرآن مجید میں بھی ، چنانچہ ضمیر متکلم ی کو حذف کیا گیا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ اِلَيْهِ | مَتَابِ | (مَتَابِی) ﴾ (الرعد:30)

”اور وہی میرا ملجا و ماویٰ ہے۔“

b- ﴿فَكَيْفَ كَانَ | عِقَابِ | (عِقَابِی) ﴾ (الرعد:32)

”پھر دیکھ لو ، کہ میری سزا کیسی سخت تھی؟“

c- ﴿ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ | يَشْفِيْنِ | (يَشْفِيْنِي) ﴾ (الشوریٰ:80)

”اور جب بیمار ہو جاتا ہوں ، تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“

سبق نمبر : 196

مفعول بہٖ کی مختلف صورتیں

مفعول بہٖ ، وہ منصوب اسم ہے ، جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔

مفعول بہٖ ، پانچ مختلف صورتوں میں آتا ہے۔

1- مفعول بہٖ۔ اسم صریح معرب

بعض اوقات مفعول بہٖ ، اسم صریح معرب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں الإنْسَانَ ، الأرْضَ ، ذَلُولاً اور
المَعْرِفَةَ مفعول بہٖ ہیں اور منصوب ہیں۔ اسمِ صریح ہیں ، معرب ہیں۔

a- ﴿عَلَّمَ الإنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ (العلق:5)

"اس نے انسان کو ، وہ کچھ سکھایا ، جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

b- ﴿جَعَلَ لَكُمُ الأرْضَ ذَلُولاً﴾ (الملك:15)

"اس نے تمہارے لیے ، زمین کو تابع کر دیا۔"

c- نَطْلُبُ المَعْرِفَةَ

" ہم حصولِ معرفت کے لیے کوشاں ہیں۔"

2- مفعول بہٖ۔اسمِ ضمیر منفصل

بعض اوقات مفعول بہٖ ، ضمیرِ منفصل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔اسمِ ضمیر منفصل اِیَّاكَ اور اِیَّایَ استعمال کی گئی ہیں۔ فعل سے پہلے آئی ہیں۔مفعول بہٖ ہیں۔ منصوب ہیں۔مُقَدَّم برائے حصر ہیں۔

a- ﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ (الفاتحہ:4)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔"

b- ﴿ وَ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴾ (البقرة:40)

"اور تم لوگ ، مجھ ہی سے ڈرو۔"

3- مفعول بہٖ۔اسمِ ضمیر متصل

بعض اوقات مفعول بہٖ ، ضمیرِ متصل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

اسمِ ضمیر متصل ہٗ ، هُنَّ اور كَ استعمال کی گئی ہیں۔ یہ ضمیریں فعل کے بعد آئی ہیں۔مفعول بہٖ ہیں۔ منصوب ہیں۔

a- وَعَدَ هٗ

"اُس نے ، اُس سے وعدہ کیا۔"

b- اٰتَیتُمُو | هُنَّ |

"تم لوگوں نے ، اُن عورتوں کو دیا ہے۔"

c- ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ﴾(فَ+ سَ+ يَكْفِي+ | كَ | + | هُمْ |) (البقرہ:137)

"لہٰذا اُن لوگوں کے مقابلے میں، اللہ تمھاری (حمایت کے لیے) کافی ہو گا۔"

4- مفعول بہ۔اسم ظاہر مبنی

بعض اوقات مفعول بہ ، اسمِ مبنی پر مشتمل ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔ یہاں اسمِ صریح معرب کے بجائے ، اسم مبنی | هٰذِهِ | استعمال کیا گیا ہے۔جو مفعول بہ ہے، محلاً منصوب ہے۔

دَرَسَ التِّلمِیذُ | هٰذِهِ القَصِیدَةَ |

مفعول بہ

"شاگرد نے ، یہ قصیدہ سیکھ لیا۔"

5- مفعول بہ ۔ مؤول

بعض اوقات مفعول بہ ، جملے کی صورت میں ، مؤول طور پر آتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

عَرَفْتُ | أنَّكَ قَادِمٌ | (مجھے علم تھا کہ آپ آنے والے ہیں۔)

مفعول بہ مؤول

عَرَفْتُ (مجھے علم تھا) فعل اور فاعل پر مشتمل ہے۔اس کے بعد ، ایک پورا

جملۂ اسمیہ أَنَّكَ قادِمٌ ہے۔ جو محلاً منصوب ہے۔ اور مفعول بہٖ کا قائم مقام ہے۔ اگر اسمِ منصوب استعمال کیا جاتا تو جملہ اس طرح ہوتا۔

عَرَفْتُ | قُدُومَكَ | (مفعول بہٖ)

(مجھے ، آپ کی آمد کا علم تھا۔)

خلاصہ۔ مفعول بہٖ کی پانچ قسمیں

1- مفعول بہٖ ، اسم صریح معرب ہو سکتا ہے۔

2- مفعول بہٖ ، ضمیر منفصل ہو سکتا ہے۔

3- مفعول بہٖ ، ضمیر متصل ہو سکتا ہے۔

4- مفعول بہٖ ، مبنی (جیسے اسمِ اشارہ) ہو سکتا ہے۔

5- مفعول بہٖ ، مؤوّل (جیسے جملۂ اسمیہ) ہو سکتا ہے۔

سبق نمبر :197

مفعول بہ کی تقدیم

درج ذیل صورتوں میں ، مفعول بہ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے ، اگرچہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر ترتیب یوں ہوتی ہے ، پہلے فعل ، پھر فاعل ، پھر مفعول بہ۔

قَتَلَ + دَاوٗدُ + جَالُوتَ

فعل + فاعل + مفعول بہ

-1 جب فاعل کے ساتھ ، فاعلی ضمیر ایسی ہو ، جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو ، تو مفعول بہ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

اَکْرَمَ الأُسْتَاذَ تِلْمِیْذُہٗ

فعل + مفعول بہ + فاعل

"شاگرد نے ، استاد کا اکرام کیا۔"

-2 جب مفعول کی ضمیر ، فعل کے ساتھ متصل ہو ، تو مفعول بہ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے جیسے :

اَکْرَمَنِي الامیرُ

فعل + مفعول بہ (ضمیر) + فاعل

" امیر نے ، میرا اکرام کیا۔"

3- جب فاعل پر حصر کیا جائے، تو مفعول بہٖ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے : جیسے

﴿إِنَّمَا يَخْشَى | اللهَ | مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر: 28)

"حقیقت یہ ہے ، کہ اللہ کے بندوں میں سے ، صرف علم رکھنے والے لوگ ہی ، ڈرتے ہیں۔"

4- جب مفعول ایسا لفظ ہو ، جس کا صدرِ کلام ہونا ضروری ہے ، تو مفعول بہٖ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اسمائے استفہام، مَنْ وغیرہ کو ، بطورِ مفعول بہٖ ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ یہ صدرِ کلام ہوتے ہیں۔ جیسے :

مَنْ	رأيتَ ؟
مفعول بہٖ مقدم	فعل + فاعل

b- اسمائے شرط ، مَا وغیرہ کو ، بطورِ مفعول بہٖ ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا	تَفْعَلِ مِنْ خَيْرٍ ، تُجْزَ بِهٖ
مفعول بہٖ	

c- کم استفھامیہ کو بھی بطورِ مفعول بہٖ ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

كَمْ | كِتَابًا قَرَأْتَ ؟ "آپ نے کتنی کتابیں پڑھیں ؟"

d- كَمْ خبریہ کو بھی، بطورِ مفعول بہٖ ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

كَمْ | كِتَابٍ قَرَأْتُ "میں نے بہت سی کتابیں پڑھ لیں۔"

مفعول بہ کی تقدیم کی مثالیں

a- ﴿ فَرِيْقاً هَدٰى وَ فَرِيْقاً حَقَّ عَلَيهِمُ الضَّلٰلَةُ ﴾ (الاعراف:30)

”ایک گروہ کو تو اس نے ، سیدھا راستہ دکھا دیا ہے ، مگر دوسرے گروہ پر ، گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے۔“

b- ﴿ اَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴾ (الصافات:146)

”اس پر ، ایک بیلدار درخت اگا دیا۔“

c- ﴿فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴾ (الضحی:9)

”لہذا یتیم پر سختی نہ کرو۔“

d- ﴿وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ (المدثر:3)

”اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔“

e- ﴿وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ (المدثر:4)

”اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔“

f- ﴿ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾ (المدثر:5)

”اور گندگی سے دور رہو۔“

g- ﴿ وَ الظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً اَلِيْماً ﴾ (الانسان:31)

”اور ظالمین کے لیے ، ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

سبق نمبر : 198

مفعول بہٖ کی لازمی تاخیر

مفعول بہٖ کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں تین (3) باتوں کو ذہن میں رکھیے۔

1- بعض صورتوں میں ، مفعول بہٖ کی تاخیر لازمی ہوتی ہے۔

2- بعض صورتوں میں ، تقدیم و تاخیر دونوں کی اجازت ہوتی ہے۔

3- بعض صورتوں میں ، مفعول بہٖ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

مفعول بہٖ کی لازمی تاخیر

جب فاعل اور مفعول بہٖ میں التباس ہو ، تو مفعول کو لازماً مؤخر کرنا چاہیے۔ جیسے :

أَنَّبَ مُوْسىٰ عِيْسىٰ "موسیٰ نے ، عیسیٰ کو ، ڈانٹ پلائی۔"

اوپر کے جملے میں دونوں اسماء ، مقصور ہیں۔ اور فاعل اور مفعول بہٖ میں التباس ہو سکتا ہے۔ ایسی صورتوں میں ، متکلم کے لیے لازمی اور ضروری ہے کہ وہ فاعل کو پہلے رکھے اور مفعول بہٖ کو مؤخر کر دے۔

www.KitaboSunnat.com

مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر کی جائز صورتیں

-1 بعض صورتوں میں ، جب دونوں اسماء مقصور ہوں ، اور التباس کا بھی اندیشہ نہ ہو تو فاعل کو موخر کیا جا سکتا ہے۔ جیسے :

أَكَلَ كُمَّثْرٰى يَحْيٰى "یحیٰ نے ، ناشپاتی کھائی۔"

-2 اسی طرح بعض صورتوں میں ، مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ متکلم اور کاتب ، آہنگ کی مناسبت سے کوئی ایک صورت اختیار کرتا ہے۔ جیسے :

مفعول بہ کی تاخیر : كَتَبَ سَلِيمٌ الدَّرْسَ

مفعول بہ کی تقدیم : كَتَبَ الدَّرْسَ سَلِيمٌ

"سلیم نے ، درس کو لکھ لیا۔"

سبق نمبر : 199

مفعول بہٖ کی تقدیمِ لازم

چار صورتوں میں ، مفعول بہٖ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

-1 جب فاعل کے بعد ، کوئی ضمیر ہو ، جو مفعول بہٖ کی طرف راجع ہو۔

-2 جب مفعول بہٖ کی ضمیر ، فعل سے متصل ہو۔

-3 جب فاعل پر ، حصر مقصود ہو۔

-4 جب مفعول بہٖ ، صدرِ کلام پر مشتمل ہو (یعنی صدرِ کلام الفاظِ شرط ، الفاظِ استفہام یا کم خبریہ پر مشتمل ہو۔)

-1 جب فاعل کے ساتھ ضمیر ہو

-1 مفعول بہٖ کو پہلے لایا جاتا ہے ، جب فاعل کے بعد ، ایسی ضمیر ہو ، جو مفعول بہٖ کی طرف راجع ہو۔ جیسے :

اَکْرَمَ **الأُستاذَ** تِلْمِیذُہٗ

"اُستاد کا ، اس کے شاگرد نے اکرام کیا۔"

اوپر کی مثال میں ، **تِلْمِیذُہٗ** مرکب اضافی ہے۔ اس کی ضمیر ، مفعول بہٖ (الأُسْتَاذَ) کی طرف رجوع کر رہی ہے۔ اس لیے مفعول بہٖ کو مقدم کیا گیا ہے۔

2- جب فعل سے ضمیر متصل ہو

2- مفعول بہٖ کو ، پہلے لایا جاتا ہے ، جب مفعول بہ کی ضمیر (ی)، فعل سے متصل ہو۔ جیسے :

أَكْرَمَنِي الأميرُ

"امیر نے میرا اکرام کیا۔"

أَكْرَمَنِي	الأميرُ
فعل + ضمیر منصوب	فاعل
مفعول بہٖ مقدم	

3- جب فاعل پر حصر مقصود ہو

مفعول بہٖ کو ، پہلے لایا جاتا ہے ، جب فاعل پر حصر مقصود ہو۔ جیسے :

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾

"اللہ کے بندوں میں سے ، اللہ کا ڈر تو صرف ، اس کے جاننے والے بندے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

ذیل کی مثال میں ، الْعُلَمَاءُ فاعل ہے۔ اور اللّٰہ مفعول بہ مقدم ہے۔ جملے کے اندر ، إِنَّمَا سے حصر پیدا ہوا ہے۔ یہاں فاعل پر حصر مطلوب و مقصود ہے۔ اس لیے مفعول بہٖ کو مقدم کیا گیا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تکوینی طور پر تو ساری مخلوق عِباد میں شامل ہے۔ لیکن صحیح علم و شعور رکھنے والے عِباد ہی ، اللہ کا صحیح خوف اور تقویٰ اختیار کر سکتے ہیں۔

إِنَّمَا يَخْشَى **اللّٰهَ** مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

مفعول بہ مقدم — فاعل

4- جب مفعول بہ صدرِ کلام ہو

مفعول بہ کو پہلے لایا جاتا ہے ، جب مفعول بہ صدرِ کلام پر مشتمل ہو۔

یعنی جب مفعول بہ ، اسمِ استفہام ہو ، اسمِ شرط ہو یا کم خبریہ ہو۔

اسمِ استفہام (مفعول بہ مقدم) کی مثالیں :

a- **مَنْ** رَأَيْتَ ؟ آپ نے کس کو دیکھا؟

مفعول بہ مقدم — فعل + فاعل

اوپر کی مثال میں ، مَنْ اسمِ استفہام ہے ، مفعول بہ مقدم ہے۔ صدرِ کلام ہے۔

اس لیے اس کو پہلے استعمال کیا گیا ہے۔

b- **مَاذَا** تُرِيدُ ؟ آپ کیا چاہتے ہیں ؟

مفعول بہ مقدم — فعل + فاعل

اسمِ شرط (مفعول بہ مقدم) کی مثال :

c- **مَا** تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ ، تُجْزَ بِهِ

اسم شرط مفعول بہ مقدم — شرطیہ جملہ — جزائیہ جملہ

"آپ بھلائی کا جو بھی کام کریں گے ، اس کا اجر دیا جائے گا۔"

اس مثال میں ، مَا اسمِ شرط ہے۔ مفعول بہ مقدم ہے۔ جس کے بعد شرطیہ اور جزائیہ جملے استعمال کیے گئے ہیں۔ اس لیے مفعول بہ کو پہلے استعمال کیا گیا ہے۔

مفعول بہٖ مقدم ۔ کم استفھامیہ

کَمْ استفھامیہ بھی ، صدرِ کلام کی حیثیت سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔

کَمْ استفھامیہ کا اسم منصوب ہوتا ہے۔ اور بطور تمیز استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-d	کَمْ	کِتَاباً	قَرَأْتَ ؟
	مفعول بہٖ مقدم	اسمِ تمییز	فعل + فاعل

"آپ نے کتنی کتابیں پڑھیں ؟"

اس مثال میں ، کَمْ استفھامیہ ، مفعول بہٖ مقدم ہے۔ صدرِ کلام ہے۔ اس لیے اسے پہلے لایا گیا ہے۔

مفعول بہٖ مقدم ۔ کم خبریہ

کَمْ خبریہ بھی ، صدرِ کلام کی حیثیت سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔

کَمْ خبریہ کا اسم مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

-e	کَمْ	کِتَابٍ	قَرَأْتَ
	مفعول بہٖ مقدم		فعل + فاعل

" آپ نے ، بہت سی کتابیں ، پڑھ لیں۔"

اس مثال میں ، کَمْ خبریہ ، مفعول بہٖ مقدم ہے۔ صدرِ کلام ہے۔ اس لیے اسے پہلے لایا گیا ہے۔

قرآنی مثالوں کی تحلیل

1- ﴿وَ الظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً اَلِیْماً﴾

عَذَاباً اَلِیْماً	لَهُمْ	اَعَدَّ	وَ الظّٰلِمِیْنَ
مفعول بہٖ ثانی	ضمیر مجرور محلاً منصوب	فعل + فاعل (ضمیر مستتر)	مفعول بہٖ مقدم

(الدھر: 31)

"اور ظالموں کے لیے ، اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

2- ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾

نَسْتَعِیْنُ	اِیَّاکَ	وَ	نَعْبُدُ	اِیَّاکَ
فعل + فاعل	مفعول بہٖ مقدم برائے حصر		فعل + فاعل (ضمیر مستتر)	مفعول بہٖ مقدم برائے حصر

(الفاتحہ: 3)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔"

3- فَرِیْقاً هَدٰی وَ فَرِیْقاً حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ

الضَّلٰلَةُ	عَلَیْهِمُ	حَقَّ	فَرِیْقاً	وَ	هَدٰی	فَرِیْقاً
فاعل		فعل+فاعل	مفعول بہٖ مقدم		فعل + فاعل	مفعول بہٖ مقدم

(الاعراف: 30)

"ایک گروہ کو تو اس نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے ، مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے۔"

سبق نمبر : 200

تقدیم و تاخیر کے مقاصد

تقدیم و تاخیر کے ، کئی مقاصد ہو سکتے ہیں۔ یہاں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

1- تشویق Enthusiasm

تقدیم و تاخیر (Hysteron-proteron) کا مقصد ، بعض اوقات مؤخر کے بارے میں ، شوق پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات:13)

"یقیناً ، تمہارا معزز ترین آدمی ، اللہ کے نزدیک ، وہ شخص ہے ، جو تم لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہے۔"

یہاں اَكْرَمَكُمْ کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ خبر کے بارے میں شوق پیدا ہو کہ وہ کون ہیں؟

2- تعجیل Haste

بعض اوقات ، تقدیم و تاخیر کا مقصد ، کسی رنج یا خوشی کی بات کو ، جلد از جلد مخاطَب تک پہنچانا ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اَلْعَفْوُ عَنْكَ صَدَرَ بِهِ الْاَمْرُ

"معافی ! آپ کی معافی کا حکم جاری ہو گیا۔"

b- اَلْقِصَاصُ ، حَكَمَ بِهِ الْقَاضِی

"قِصاص ! قاضی نے آپ کے قصاص کا فیصلہ صادر کیا ہے۔"

3- حصر و تخصیص Confinement

بعض اوقات ، تقدیم و تاخیر کا مقصد ، کسی بات کو محصور کرنا ، اور کسی کے لیے خاص کرنا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ (الفاتحہ:4)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں ، اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔"

(یہاں مفعول بہٖ اِيَّاكَ کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ حصر کا مفہوم پیدا ہو۔)

4- اہمیت Importance

بعض اوقات ، تقدیم و تاخیر کا مقصد ، کسی چیز کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہوتا ہے۔

جیسے :

a- ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَائِیِ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ﴾(یوسف:38)

"اور میں نے تو ، اپنے آباء کا راستہ اختیار کیا ہے، ابراہیمؑ ، اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ کا۔"

(یہاں اٰبَائِیِ کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ اہمیت کا اظہار ہو۔)

b- ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الاخلاص:4)

"اور نہیں ہے ، اس کی ہم سر ، کوئی (دوسری ہستی)۔"

قواعدِ زبانِ قرآن

حصہ دوم

اَلْفِعْلُ

The Verb

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

سبق نمبر 201

فعلِ ثُلاثی مجرد کے چھ (6) ابواب کا خلاصہ

جلد اول میں چھ ابواب کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔

یہاں آگے بڑھنے سے پہلے خلاصہ ، ایک نظر میں ملاحظہ فرمایئے۔

(1) باب نَصَرَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مفتوح العین ہے ، اور مضارع مضموم العین ہے۔

نوعیتِ فعل	مادہ	ماضی	مُضارِعْ	اَمر
سَالِمْ	ن ص ر	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ
اَجْوَفْ	ق و ل	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ
نَاقِصْ	د ع و	دَعَا	يَدْعُو	اُدْعُ
مَهْمُوْزُ الفاء	ء ك ل	اَكَلَ	يَأْكُلُ	كُلْ
مَهْمُوْزُ اللام	ب و ء	بَآءَ	يَبُوءُ	بُؤْ
مُضَاعَفْ	م دد	مَدَّ	يَمُدُّ	اُمْدُدْ يا مُدَّ
مَهْمُوْزْ اَجْوَفْ	ء و ل	اٰلَ	يَؤُولُ	اُلْ
مَهْمُوْزْ مُضَاعَفْ	ء س س	أَسَّ	يَؤُسُّ	أُس

(2)

باب ضَرَبَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مفتوح العین ہے ، اور مضارع مکسور العین ہے۔

نوعیتِ فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِعْ	اَمر
سَالِمْ	ض ر ب	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	اِضْرِبْ
مِثَال وَاوِی	و ص ل	وَصَلَ	یَصِلُ	صِلْ
اَجْوَفْ	ب ی ع	بَاعَ	یَبِیْعُ	بِعْ
نَاقِصْ	ہ د ی	ھَدٰی	یَھْدِی	اِھْدِ
مَھْمُوزْ	ء ث ر	اَثَرَ	یَأْثِرُ	اِیْثِرْ
مِثَال مَھْمُوزْ	و ء د	وَئَدَ	یَئِدُ	اِدْ
اَجْوَفْ مَھْمُوزْ	ء ی د	اٰدَ	یَئِیْدُ	اِدْ
مُضَاعَفْ	ف ر ر	فَرَّ	یَفِرُّ	اِفْرِرْ
لَفِیفْ مَقْرُوْن	ر و ی	رَوٰی	یَرْوِی	اِرْوِ
لَفِیفْ مَقْرُوْن	ط و ی	طَوَی	یَطْوِی	اِطْوِ
لَفِیفْ مَفْرُوْق	و ق ی	وَقٰی	یَقِی	قِ

(3)

باب فَتَحَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مفتوح العین ہے ، اور مضارع بھی مفتوح العین ہے۔

نوعیتِ فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِع	اَمر
سَالِمْ	ف ت ح	فَتَحَ	یَفْتَحُ	اِفْتَحْ
مِثَالْ	و د ع	وَدَعَ	یَدَعُ	دَعْ
نَاقِصْ	س ع ی	سَعٰی	یَسْعٰی	اِسْعَ
مَهْمُوْزُ العین	س ء ل	سَاَلَ	یَسْاَلُ	سَلْ
مَهْمُوْزُ الفاء	ء ل ہ	اَلَهَ	یَاْلَهُ	اِئْلَهْ
مَهْمُوْزُ اللام	ب د ء	بَدَاَ	یَبْدَءُ	اِبْدَأْ
مَهْمُوْزْ نَاقِص	ء ذ ی	اَذٰی	یَاذٰی	اِئْذَ
مُضَاعَفْ	خ ص ص	خَصَّ	یَخَصُّ	اِخْصَصْ
مَهْمُوْزْ نَاقِصْ	ر ء ی	رَاٰی	یَرٰی	رَ

(4) باب سَمِعَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مکسور العین ہے ، اور مضارع مفتوح العین ہے۔

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِعْ	اَمر
سَالِمْ	س م ع	سَمِعَ	یَسْمَعُ	اِسْمَعْ
1- مِثَال	و ج ل	وَجِلَ	یَوْجَلُ	اِیْجَلْ
2- اَجْوَفْ	ع و ج	عَوِجَ	یَعْوَجُ	اِعْوَجْ
3-نَاقِصْ	خ ش ی	خَشِیَ	یَخْشَی	اِخْشَ
نَاقِصْ	ب ق ی	بَقِیَ	یَبْقَی	اِبْقَ
مُضَاعَفْ	م س س	مَسَّ	یَمَسُّ	اِمْسَسْ
مَهْمُوزُ الفاء	ء ل ف	اَلِفَ	یَأْلَفُ	اِءْلَفْ
مَهْمُوزُ العین	ب ء س	بَئِسَ	یَبْئَسُ	اِبْئَسْ
مَهْمُوزُ اللام	خ ط ء	خَطِئَ	یَخْطَأُ	اِخْطَأْ
لَفِیْف مَقْرُوْن	ر و ی	رَوِیَ	یَرْوِی	اِرْوَ
لَفِیْف مَقْرُوْن	ق و ی	قَوِیَ	یَقْوَی	اِقْوَ
لَفِیْف مَقْرُوْن	ح ی ی	حَیِیَ	یَحْیَا	اِحْیَ
مِثَال مَهْمُوزْ	و ط ء	وَطِئَ	یَطَأُ	طَأْ
اَجْوَف مَهْمُوزْ	ا و ب	اَوِبَ	یَأْوَبُ	اِءْوَبْ
نَاقِصْ مَهْمُوزْ	ا س ی	اَسِیَ	یَأْسَی	اِءْسَ

(5)

باب کَرُمَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مضموم العین ہے ، اور مضارع بھی مضموم العین ہے۔

نوعیتِ فعل	مادہ	ماضی	مُضارِع	اَمر
سَالِمْ	ك ر م	كَرُمَ	يَكْرُمُ	أُكْرُمْ
مِثَال وَاوی	و ح د	وَحُدَ	يَوْحُدُ	أُوحُدْ
مِثَال یَائی	ی س ر	يَسُرَ	يَيْسُرُ	أُوسُرْ
اجوف	ه ی ء	هَيُؤَ	يَهْيُؤُ	أُهْيُؤْ
ناقص	ح ل و	حَلُوَ	يَحْلُوْ	أُحْلُ
مُضَاعَفْ	ه م م	هَمَّ	يَهُمُّ	هُمَّ یا أُهْمُمْ
مَهْمُوزُ الفاء	ء د ب	اَدُبَ	يَأْدُبُ	أُؤْدُبْ
مَهْمُوزُ العين	ل ء م	لَؤُمَ	يَلْؤُمُ	أُلْؤُمْ
مَهْمُوزُ اللام	ب ط ء	بَطُوءَ	يَبْطُؤُ	أُبْطُؤْ

باب کَرُمَ لازم ہوتا ہے۔اس کا مجہول نہیں آتا۔

(6)

بابِ حَسِبَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مکسور العین ہے ، اور مضارع بھی مکسور العین ہے۔

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِع	اَمر
سَالِمْ	ح س ب	حَسِبَ	یَحْسِبُ	اِحْسِبْ
مِثَال وَاوِی	و ر ث	وَرِثَ	یَرِثُ	رِثْ
مِثَال یَائی	ی ب س	یَبِس	یَیْبِسُ	اِیْبِسْ
لَفِیْف مَفْرُوق	و ر ی	وَرِیَ	یَرِی	رِ
لَفِیْف مَفْرُوق	و ل ی	وَلِیَ	یَلِی	لِ

نوٹ : بابِ حَسِبَ میں ، اَجْوَفْ اور نَاقِصْ کے افعال استعمال نہیں ہوتے۔

سبق نمبر :202

فعل ثُلاثی مُجَرَّد اور ثُلاثی مَزِید کا فرق

اَلِفَ . یَاْلَفُ . اِیْلَفْ پر غور کیجئے۔ یہ باب سَمِعَ سے **ثُلاثی مجرّد** ہے۔
اس کا مادّہ (ا ل ف) ہے۔
اس کا **فاعل** ، آلِف" (مانوس ہونے والا) ہے۔
مَفْعُول ، مَاْلُوف" (جس کو مانوس کیا گیا یا خوگر بنایا گیا) ہے۔
اس کا اسم مصدر اُلْفَةٌ ہے۔ جس کے معنی ہیں خوگر ہونا ، مانوس ہونا ۔

فعلِ ثُلاثی مجرد کی مثال (مادّہ ا ل ف)

فعلِ ماضی	مُضَارِع	اَمر	مَصْدَر	معانی	اسم فاعل	مفعول
اَلِفَ	یَاْلَفُ	اِیْلَفْ	اَلْف" یا اُلْفَة"	مانوس ہونا	اٰلِف"	مَاْلُوف"

فعلِ ثُلاثی مزید کے مختلف ابواب

مندرجہ ذیل گردانوں پر غور کیجئے۔

اسی مادّے (ا ل ف) کے حروف میں اضافہ ملے گا اور معنی میں تبدیلی محسوس ہوگی۔

معانی	فعلِ ماضی	مُضارِع	اَمر	مَصْدَر	بابِ مزید
خوگر بنانا	آلَفَ	یُولِفُ	آلِفْ	اِیلاف	"اِفْعَال"
جمع کرنا دلجوئی کرنا	اَلَّفَ	یُؤَلِّفُ	اَلِفْ	تَأْلِیف	"تَفْعِیل"
باہم الفت کرنا	آلَفَ	یُؤَالِفُ	آلِفْ	مُؤَالَفَة	"مُفَاعَلَة"
اکٹھا ہونا	تَأَلَّفَ	یَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفْ	تَأَلُّف	"تَفَعُّل"
اکٹھا ہونا	تَآلَفَ	یَتَآلَفُ	تَآلَفْ	تَآلُف	"تَفَاعُل"
مُتَّحِدْ ہونا	اِیْتَلَفَ	یَأْتَلِفُ	اِیتَلِفْ	اِیتِلاف	"اِفْتِعَال"
الفت چاہنا	اِسْتَأْلَفَ	یَستَأْلِفُ	اِسْتَالِفْ	اِسْتِئْلاف	"اِسْتِفْعَال"

سبق نمبر :203

ثُلاثی مَزید کے بارہ (12) ابواب

صرفِ صغیر

مندرجہ ذیل آٹھ (8) ابواب کثیر الاستعمال ہیں۔

باب	مَعْرُوف			مَجْهُول			فعل	
مزید	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
اِفْعَالٌ	اَفْعَلَ	يُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	اُفْعِلَ	يُفْعَلُ	مُفْعَلٌ	اَفْعِلْ	اِفْعَالٌ
تَفْعِيلٌ	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فُعِّلَ	يُفَعَّلُ	مُفَعَّلٌ	فَعِّلْ	تَفْعِيلٌ تَفْعِلَةٌ
مُفَاعَلَةٌ	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فُوعِلَ	يُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	فِعَالٌ مُفَاعَلَةٌ
تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تَفَاعُلٌ	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تُفُوعِلَ	يُتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ
اِفْتِعَالٌ	اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعِلٌ	اُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	مُفْتَعَلٌ	اِفْتَعِلْ	اِفْتِعَالٌ
اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	اُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	اِسْتَفْعِلْ	اِسْتِفْعَالٌ
اِنْفِعَالٌ	اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	Nil	Nil	Nil	اِنْفَعِلْ	اِنْفِعَالٌ

فعلِ مزید کے چار (4) قلیل الاستعمال ابواب

سلسلہ نمبر	باب مزید	مَعْرُوف ماضی	مَعْرُوف مضارع	مَعْرُوف اسم فاعل	مَجْہُول ماضی	مَجْہُول مضارع	مَجْہُول اسم مفعول	فعل امر	مصدر
9	اِفْعِلاَل“	اِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	مُفْعَلّ“	×	×	×	اِفْعَلِلْ	اِفْعِلَال“
10	اِفْعِيْعَال“	اِفْعَوعَلَ	يَفْعَوْعِلُ	مُفْعَوعِل“	×	×	×	اِفْعَوعِلْ	اِفْعِيْعَال“
11	اِفْعِوَّال“	اِفْعَوَّلَ	يَفْعَوِّلُ	مُفْعَوِّل“	×	×	×	اِفْعَوِّلْ	اِفْعِوَّال“
12	اِفْعِيْلَال“	اِفْعَالَّ	يَفْعَالُّ	مُفْعَالّ“	×	×	×	اِفْعَالِلْ	اِفْعِيْلَال“

1- مزید کے تمام ابواب کے فعلِ امر میں ، عین کلِمَہ مجرور ہے ، سوائے باب تَفَعُّلْ اور تَفَاعُلْ کے ، ان دو ابواب کے فعلِ امر میں ، عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

2- ابتدائی آٹھ ابواب میں اسم فاعل کا عین کلمہ ، مکسور ہوتا ہے اور اسم مفعول کا عین کلمہ ، مفتوح ہوتا ہے۔

3- آخری پانچ ابواب میں ، فعلِ مجہول نہیں آتا ، جس میں باب اِنْفِعَال بھی شامل ہے۔ اس لیے ان ابواب میں ، اسمِ مفعول نہیں لکھا گیا۔

سبق نمبر: 204

باب

اِفعَال''

ماضی	مضارع	اسمِ فاعل	فعلِ امر	مادہ
اَنْزَلَ	یُنْزِلُ	مُنْزِل''	اَنْزِلْ	ن ز ل

ماضی مجہول	ضارع مجہول	اسمِ معول	مصدر
اُنْزِلَ	یُنْزَلُ	مُنْزَل''	اِنْزَال''

قواعد و خاصِیَّات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصِیّات باب اِفْعَال

(اَکْرَمَ ، یُکْرِمُ ، مُکْرِم" ، اِکْرَام")

تنبیہ

خاصیاتِ ابواب کے سلسلے میں ، یہ بات یاد رکھیے کہ یہ تمام تر سماعی ہیں۔ ان کا کوئی خاص لگا بندھا ضابطہ نہیں ہے۔ ذیل میں دی گئی خاصیات پر توجہ دیجیے اور ہر خاصیت کی مختلف مثالیں یاد کر لیجیے۔

1- تَعْدِیَة" Transitivity

a- فعلِ لازم کو ، متعدی بنانے کا عمل تَعْدِیَة" کہلاتا ہے۔

بابِ افعال ، زیادہ تر ، تعدیہ ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

b- تعدیہ کے عمل سے فاعل ، مفعول ہو جاتا ہے۔ جیسے :

• جَلَسَ حَامِد" "حامد بیٹھ گیا" جَلَسَ فعلِ لازم ہے اور حامِد" فاعل ہے۔

اگر فعلِ لازم جَلَسَ کو ، متعدی بنائیں گے تو وہ اَجْلَسَ ہو جائے گا۔ جیسے :

اَجْلَسَ حَامِداً "اس نے ، حامد کو بٹھا دیا۔"

c- تعدیہ کے عمل سے ؛ اگر فعل پہلے سے متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہو

جاتا ہے۔ دو فعل والا متعدی ، تین فعل والا متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے :

اَخْرَجْتُ بَکْرًا "میں نے بکر کو ، نکال دیا۔"

اَفْهَمْتُ زَیْدًا الْمَسْأَلَةَ "میں نے زید کو ، مسئلہ سمجھا دیا۔"

اَعْلَمْتُ زَیْدًا بَکْرًا مُطِیْعًا میں نے زید کو بتا دیا، کہ بکر مطیع ہے۔

باب افعال کے ، مُتَعَدِّی اَفعال کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

	لازم (مجرد)		متعدی (باب افعال میں)
صحیح	خَرَجَ (وہ نکلا)	سے	اَخْرَجَ (اس نے نکالا)۔
	ذَهَبَ (وہ گیا)	سے	اَذْهَبَ (وہ لے گیا)۔
	بَصُرَ (اس نے دیکھا)	سے	اَبْصَرَ (اس نے دکھایا)۔
	نَزَلَ (وہ اترا)	سے	اَنْزَلَ (اس نے اتارا)۔
	هَلَكَ (وہ ہلاک ہو گیا)	سے	اَهْلَكَ (اس نے ہلاک کیا)۔
	حَفَرَ (کھودا)	سے	اَحْفَرَ (اس نے کھدوایا)
اجوف:	زَاغَ (وہ بھٹکا)	سے	اَزَاغَ (اس نے بھٹکا دیا)۔
	قَامَ (وہ کھڑا ہوا)	سے	اَقَامَ (اس نے کھڑا کیا یا سیدھا کیا)۔
ناقص:	غَنِيَ (وہ مالدار ہوا)	سے	اَغْنٰی (اس نے مالدار کیا)۔
مضاعف:	ضَلَّ (وہ گمراہ ہوا)	سے	اَضَلَّ (اس نے گمراہ کیا)۔

2-ابتداء Origin

فعلِ مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو پہلے فعلِ مجرّد میں ، موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے :

فعلِ مجرد میں معنی		افعال کے فعلِ مزید میں نئے معنی
شَفِقَ (وہ مہربان ہوا)	سے	اَشْفَقَ (وہ ڈر گیا)۔
اَمُنَ (وہ دیانت دار ہوا)	سے	اٰمَنَ (وہ ایمان لایا)۔
سَلِمَ (وہ ٹھیک ہوگیا)	سے	اَسْلَمَ (وہ مسلمان ہوگیا)۔
عَرَضَ (اس نے درخواست کی)	سے	اَعْرَضَ (اس نے منہ پھیرا)۔
سَرِفَ (وہ غافل ہوا)	سے	اَسْرَفَ (اس نے فضول خرچی کی)
نَذَرَ (اس نے نذر مانی)	سے	اَنْذَرَ (اس نے ڈرایا)
قَسَمَ (اس نے تقسیم کی)	سے	اَقْسَمَ (اس نے قسم کھائی)

3- وِجْدَان یا مُصَادَفه

کسی چیز کو ماخذ سے موصوف پانا ، یا کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا موجود ہونا وِجْدَان یا مُصَادَفه کہلاتا ہے۔ دراصل یہاں ، فاعل مفعول کو ، کسی مشتق صفت سے متصف پاتا ہے۔ وِجْدَان میں یقین اور اعتماد پایا جاتا ہے ، جبکہ حِسبان میں شک۔ جیسے :

a- بَخِلَ فعلِ مجرد سے اَبْخَلَ فعلِ مزید۔ (بُخْل" = کنجوسی)

اَبْخَلْتُهٗ "میں نے اس شخص کو ، بخیل پایا۔"

یعنی اس کو بخل کی صفت سے متصف پایا۔

-b عَظُمَ فعلِ مجرد سے اَعْظَمَ فعلِ مزید۔

اَعْظَمْتُهٗ "میں نے اسے ، صاحب عظمت پایا۔"

-c اَکْبَرْتُهٗ "میں نے اس کی ، بڑائی بیان کی۔"

4- سَلْب Seize

کسی شے سے ماخذ کو دور کرنا یعنی اصل معنی کو رفع کرنے کا نام سَلْب ہے۔*
دراصل سَلْب کے عمل میں ، فاعل مفعول سے ، فعل کی اصل صفت کو سلب کر لیتا ہے ، یا زائل کر دیتا ہے۔ جیسے

-a شَکٰی سے اَشْکٰی

شَکٰی "اس نے شکایت کی" اَشْکَیْتُهٗ "میں نے اس کی شکایت دور کر دی۔"

-b اَشْفٰی المرِیْضُ "مریض اچھا ہو گیا۔ (یعنی شفاء کی ضرورت نہیں رہی)

-c اَقْذَیْتُ عَیْنَ زَیْدٍ "میں نے ، زید کی آنکھ سے ، تنکے کو دور کر دیا۔"

-d اَقْسَطَ عَلِیٌّ "علی نے ، اپنے نفس سے ظلم (قسوط) کو دور کر لیا۔"

5- صَیْرُوْرت

صَیْرُوْرت کے تین مفہوم ہیں۔

-1 کسی شے کا صاحبِ ماخذ ہونا۔ جیسے :

اَلْبَنَتِ النَّاقَةُ "اونٹنی دودھ والی ہو گئی۔"

(لَبَنْ" ماخذ ہے ، اَلْبَنَ سے ناقة صاحبِ ماخذ ہو گئی۔)

2- کسی ایسی چیز کا مالک ہونا ، جس میں ماخذ کی صفت پائی جاتی ہو۔ جیسے :

اَجْرَبَ الرَّجُلُ "آدمی خارشی اونٹوں کا مالک ہو گیا۔"

(جَرْب" ماخذ ہے اور اونٹ میں جَرْب کی صفت پائی جاتی ہے۔)

3- ماخذ میں کسی چیز کو حاصل کرنا۔ جیسے :

اَخْرَفَتِ الشَّاةُ "بکری خریف کے موسم میں ، بچے والی ہو گئی۔"

فاعل کا صاحبِ ماخذ ہو جانا بھی صَیْرُوْرَت کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- فَقْرَ سے ...... اَفْقَرَ اَفْقَرَ الْبَلَدُ "شہر خالی ہو گیا۔"

b- ثَمَرَ سے اَثْمَرَ........ اَثْمَرَ الشَّجَرُ" "درخت پھلدار ہو گئے۔"

c- اَلْبَنَ الْجَامُوسُ "بھینس دودھ والی ہو گئی۔"

6- تَصْيِيْر"

صاحبِ ماخذ بنا دینے کو تَصْيِيْر" کہتے ہیں۔

جیسے (عربی میں شِرَاك جوتے کے تسمے کو کہتے ہیں۔) اس سے اَشْرَكَ بنایا۔

a- اَشْرَكْتُ النَّعْلَ "میں نے تسمے والی جوتی بنائی۔"

b- اَلْحَمَ سَمِيْر" "سمیر ، گوشت والا ہو گیا۔"

c- اَطْفَلَتْ مَرْيَمُ "مریم ، بچے والی ہو گئی۔"

7- مُبالَغہ یا تکثیر

کسی چیز کی کیفیت ، یا مقدار کی بلندی کا اظہار ، مبالغہ کہلاتا ہے۔

مُبالَغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ یہاں ماخذ کو کثرتِ مقدار یا شدتِ کیفیت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- سَفَرَ سے اَسْفَرَ .... اَسْفَرَ الصُّبْحُ "صبح خوب روشن ہوگئی۔"

b- اَثْمَرَ النَّخْلُ "کھجور کے درخت پر بہت زیادہ کھجوریں لگ گئیں۔"

c- اَشْغَلْتُهٗ "میں نے اسے بہت مصروف کر دیا۔"

8- تعریض

فاعل کی طرف سے مفعول کو ، ماخذ کے محل اور موقع پر لے جانے کا نام تعریض ہے۔ تعریض میں فاعل ، مفعول کو فعل کے اصل معنی کے لیے پیش کرتا ہے۔ جیسے :

a- بَاعَ سے اَبَاعَ..... اَبَعْتُ الْفَرَسَ۔ "میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا۔"

b- اَرْهَنْتُ الدَّارَ "میں نے گھر کو ، رہن کے لیے پیش کر دیا۔"

c- اَبَعْتُ الثَّوبَ "میں نے کپڑے کو ، بیع کے لیے پیش کر دیا۔"

9- اِعْطَاءِ مَاخذ

یہ کسی لفظ کو ، ماخذ کا رتبہ عطا کرنے کا نام ہے۔ ماخذ سے مراد وہ لفظ ہے ، جو مصدر نہ ہو۔ جیسے :

a- شَوِی سے اَشْوٰی (شِوَاء" = بھنا ہوا گوشت ہے۔)

اَشْوَيْتُهٗ "میں نے اس کو ، بھنا گوشت دیا۔"

b- قضیب کی جمع قُضْبَاناً ہے جس کے معنی شاخ کے ہیں۔

اَقْطَعْتُہٗ قُضْبَاناً "میں نے اسے ، شاخیں تراشنے کی اجازت دی۔"

10- بُلوغ

ماخذ میں آنے اور پہنچنے کا نام بلوغ ہے۔بلوغ مکانی بھی ہو سکتا ہے اور زمانی بھی۔ بعض اوقات بلوغ ، عددی ہوتا ہے۔ جیسے :

بلوغِ مکانی : اَعْرَقَ "وہ عراق میں پہنچا۔"

اَحْجَزَ "وہ حجاز میں پہنچا۔"

بلوغِ زمانی : اَصْبَحَ زَیْدٌ "زید صبح کے وقت آیا۔"

بلوغِ عددی : اَعْشَرَتِ الدَّرَاھِمِ "دِرْھَم ،دس کی گنتی تک پہنچ گئے۔"

11- لیاقت

کسی چیز کے مدلول کا ، ماخذ کے لائق ہونے کا نام لیاقت ہے۔ جیسے :

لَؤُمَ سے اَلْأَمَ

اَلْاَمَ الفَرْعُ "سردار ، لائق ملامت ہوا۔"

12- مُطَاوَعَتْ Reflexive

مطاوعت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ مفعول نے، فاعل کا اثر قبول کر لیا۔ جیسے :

a- بَشَّرَ کے بعد اَبْشَرَ

بَشَّرْتُہٗ فَاَبْشَرَ "میں نے اس کو خوش خبری دی، تو وہ خوش ہو گیا۔"

b- فَطَّرْتُہٗ فَافْطَرَ "میں نے اس کو افطار کرایا ، تو اس نے افطار کر لیا۔"

13- مُوَافَقَتْ

فعل وہی معنی دیتا ہے، جو مزید کے دوسرے ابواب میں ہیں، یا پھر فعلِ مجرد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی باب افعال کا فعل ، فَعَلَ ، تَفَعَّلَ اور اِسْتَفْعَلَ ان تین ابواب کے ہم معنی ہو جاتا ہے۔ جیسے :

a- اَعْظَمْتُهٗ = اِسْتَعْظَمْتُهٗ "میں نے اس کو بڑا تصور کیا۔"

b- اَقَلْتُ البَیعَ = قُلْتُهٗ "میں نے بیع کا معاہدہ منسوخ کر دیا۔"

c- دَجَا اللَّيْلُ = اَدْجَی اللَّيْلُ "رات، تاریک ہو گئی۔"

14- حَيْنُونَتْ

کسی بات کے ماخذ کے وقت واقع ہو جانے، یا اُس وقت کے آجانے کو حَیْنُوْنَت کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں فاعل کا، اصلِ فعل میں داخل ہو جانے کا وقت قریب آجاتا ہے تو اس کے لیے، بابِ اِفْعال استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- حَصَدَ سے اَحْصَدَ

اَحْصَدَ الزَّرْعُ "کھیتی کاٹنے کا وقت آگیا۔"

b- اَصْرَمَ النَّخْلُ "کھجوروں کے توڑنے کا وقت قریب آگیا۔"

15- لُزُوم Adherence, Intransitivity

بعض اوقات ، باب افعال سے آنے والا فعل بھی ، لازم ہو جاتا ہے ، جبکہ وہ مجرد میں فعلِ متعدی رہتا ہے۔ جیسے :

	فعلِ مجرد متعدی	فعلِ مزید لازم۔ بابِ افعال سے
a-	نَسَلْتُ رِيْشَ الطَّائِرِ	اَنْسَلَ الرِّيْشُ
	"میں نے پرندہ کے پر کو اکھیڑا"	"پر اکھڑ گیا۔"
b-	كَبَبْتُ زَيْداً	اَكَبَّ زَيْدٌ
	"میں نے زید کو اوندھا کیا"	"زید اوندھا ہو گیا۔"
c-	قَلَعتُ الْفَسِيلَ	اَقْلَعُ الْفَسِيْلُ
	"میں نے پودے کو اکھیڑا"	"پودا اکھڑ گیا"
d-	ضَرَبْتُ زَيْداً	اَضْرَبَ زَيْدٌ
	"میں نے زید کو مارا"	زید نے اعراض کیا (زید نے ہڑتال کی)۔

16- تَمْكِين

جب فاعل ، مفعول کو کسی چیز پر قادر بناتا ہے تو اس عمل کو تَمْكِين کہتے ہیں۔ جیسے :

أَحْفَرْتُهُ الْبِئرَ . "میں نے اس کو ، کنواں کھودنے پر قادر بنایا۔"

باب اِفْعَال میں ہمزة

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعال میں ہمزة ، ہمیشہ **همزة القطع** ہوتا ہے (یعنی مکتوب اور ملفوظ) یہ لکھا بھی جاتا ہے ، اور پڑھا بھی جاتا ہے۔ جیسے :

"**اَحْسَنَ** ، اَحْسِنْ اور **اِحْسَان**"

"اَکْرَمَ ، **اَکْرِمْ** اور اِکْرَام"

باب اِفعَال" کی قرآنی مثالیں

1- ﴿وَاِذَا **اَظْلَمَ** عَلَيْهِمْ قَامُوا﴾ (البقرة:20)

" اور جب ان (منافقین) پر اندھیرا چھا جاتا ہے ، تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

(یہاں فعل ماضی اَظْلَمَ استعمال ہوا ہے)

2- ﴿**اَنْعَمْتَ** عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحه:7)

" ان پر تو نے انعام فرمایا۔"

(یہاں فعل ماضی اَنْعَمْتَ استعمال ہوا ہے)

3- ﴿اِنَّا **اَنْزَلْنَاهُ** فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر:1)

" ہم نے اس (قرآن) کو ، شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔"

(یہاں فعل ماضی اَنْزَلْنَا استعمال ہوا ہے)

4- ﴿ اِنَّا | اَنْذَ رْنَا | كُمْ عَذَاباً قَرِيْباً ﴾ (النبا:40)

" ہم نے تم لوگوں کو قریبی عذاب سے ڈرادیا ہے۔"

(یہاں فعل ماضی اَنْذَ رْنَا استعمال ہوا ہے)

5- ﴿ وَ | اُشْرِبُوا | فِيْ قُلُوبِهِمُ العِجْلَ ﴾ (البقرۃ: 93)

" اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت بسی ہوئی تھی۔"

(یہاں فعل ماضی مجہول اُشْرِبُوا استعمال ہوا ہے)

7- ﴿اِنَّ اللّٰهَ لاَ | يُخْلِفُ | الْمِيْعَادَ ﴾ (آل عمران:9)

" یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے سے ٹلنے والا نہیں ہے۔"

(یہاں فعل مضارع يُخْلِفُ استعمال ہوا ہے)

8- ﴿ اِنَّهُ لاَ | يُفْلِحُ | الْمُجْرِمُوْنَ ﴾ (یونس:17)

" یقیناً ، مجرم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔"

(یہاں فعل مضارع يُفْلِحُ استعمال ہوا ہے)

9- ﴿ | يُهْلِكُوْنَ | اَنْفُسَهُمْ ﴾ (التوبہ: 42)

" وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يُهْلِكُوْنَ استعمال ہوا ہے)

10- ﴿ وَ | يُطْعِمُوْنَ | الطَّعَامَ ﴾ (الدھر:8)

" اور وہ کھانا کھلاتے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يُطْعِمُوْنَ استعمال ہوا ہے)

12- ﴿ فَارْسِلْ مَعِیَ بَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ ﴾ (الاعراف:105)

"اے فرعون! بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔"

(یہاں فعل امر واحد اَرْسِلْ استعمال ہوا ہے)

13- ﴿ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﴾ (البقرة: 195)

" اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔"

(یہاں فعل امر جمع اَنْفِقُوْا استعمال ہوا ہے)

14- ﴿ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴾ (البقرة:11)

" ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔"

(یہاں اسم فاعل جمع مُصْلِحُوْنَ استعمال ہوا ہے)

15- ﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ﴾ (البقرة:12)

" خبردار ! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں۔"

(یہاں اسم فاعل جمع مُفْسِدُوْنَ استعمال ہوا ہے)

بابِ اِفعال" کی مشق۔ خالی کالم پر کیجیے۔

مادّہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
افعال	أَحْرَمَ	يُحْرِمُ	مُحْرِمٌ	أُحْرِمَ	يُحْرَمُ	مُحْرَمٌ	أَحْرِمْ	إِحْرَامٌ
ك ر م	أَكْرَمَ	يُكْرِمُ	مُكْرِمٌ	أُكْرِمَ	يُكْرَمُ	مُكْرَمٌ	أَكْرِمْ	إِكْرَامٌ
ف ہ م	أَفْهَمَ	يُفْهِمُ	مُفْهِمٌ	أُفْهِمَ	يُفْهَمُ	مُفْهَمٌ	أَفْهِمْ	إِفْهَامٌ
س ل م	أَسْلَمَ	يُسْلِمُ	مُسْلِمٌ	أُسْلِمَ	يُسْلَمُ	مُسْلَمٌ	أَسْلِمْ	إِسْلَامٌ
ل ھ م	أَلْهَمَ							
ل ز م	أَلْزَمَ							
ف س د	أَفْسَدَ							
ش ھ د	أَشْهَدَ							
ج ھ د	أَجْهَدَ							
ص ل ح	أَصْلَحَ							
ر خ ص	أَرْخَصَ							
ر ح ض	أَرْحَضَ							
س ر ف	أَسْرَفَ							
س ك ت	أَسْكَتَ							
ر ك س	أَرْكَسَ							
ر ھ ب	أَرْهَبَ							
س ق ط	أَسْقَطَ							
ح س ن	أَحْسَنَ							
ن ط ق	أَنْطَقَ	يُنْطِقُ	مُنْطِقٌ	أُنْطِقَ	يُنْطَقُ	مُنْطَقٌ	أَنْطِقْ	إِنْطَاقٌ

اِفْعَال" سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ب ش ر	اَبْشَرَ	يُبْشِرُ	مُبْشِر"	اَبْشِرْ	اِبْشَار"
ب ص ر	اَبْصَرَ	يُبْصِرُ	مُبْصِر"	اَبصِرْ	اِبصَار"
ب ل س	اَبْلَسَ	يُبْلِسُ	مُبْلِس"	اَبْلِسْ	اِبْلَاس"
ب ل غ	اَبْلَغَ	يُبْلِغُ	مُبْلِغ"	اَبْلِغْ	اِبْلَاغ"
ت ب ع	اَتْبَعَ	يُتْبِعُ	مُتْبِع"	اَتْبِعْ	اِتْبَاع"
ت ر ف	اَتْرَفَ	يُتْرِفُ	مُتْرِف"	اَتْرِفْ	اِتْرَاف"
ت ق ن	اَتْقَنَ	يُتْقِنُ	مُتْقِن"	اَتْقِنْ	اِتْقَان"
ب س ل	اَبْسَلَ	يُبْسِلُ	مُبْسِل"	اَبْسِلْ	اِبْسَال"
ث ب ت	اَثْبَتَ	يُثْبِتُ	مُثْبِت"	اَثْبِتْ	اِثْبَات"
ث خ ن	اَثْخَنَ	يُثْخِنُ	مُثْخِن"	اَثْخِنْ	اِثْخَان"
ث م ر	اَثْمَرَ	يُثْمِرُ	مُثْمِر"	اَثْمِرْ	اِثْمَار"
ج ر م	اَجْرَمَ	يُجْرِمُ	مُجْرِم"	اَجْرِمْ	اِجْرَام"
ب ذ ل	اَبْذَلَ	يُبْذِلُ	مُبْذِل"	اَبْذِلْ	اِبْذَال"
ظ ف ر	اَظْفَرَ	يُظْفِرُ	مُظْفِر"	اَظْفِرْ	اِظْفَار"

ظ ھ ر	اَظْهَرَ	يُظْهِرُ	مُظْهِرٌ”	اَظْهِرْ	اِظْهَار”

﴿ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ﴾ (الصف: 9)

”تاکہ اسے ، پورے کے پورے دین پر ، غالب کر دے۔“

ع ت ب	اَعْتَبَ	يُعْتِبُ	مُعْتِبٌ”	اَعْتِبْ	اِعْتَاب”

﴿ وَ اِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴾ (حم السجدة: 24)

”اور اگر وہ رجوع کا موقع چاہیں ، تو کوئی موقع انہیں نہیں دیا جائے گا۔“

ع ج ب	اَعْجَبَ	يُعْجِبُ	مُعْجِبٌ”	اَعْجِبْ	اِعْجَاب”

﴿ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ﴾ (المنافقون: 4)

”اور جب انہیں دیکھو، تو ان کے جثّے ، تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں گے۔“

ع ج ز	اَعْجَزَ	يُعْجِزُ	مُعْجِزٌ”	اَعْجِزْ	اِعْجَاز”

﴿ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ ﴾ (فاطر: 44)

”اور اللہ کو کوئی چیز ، عاجز کرنے والی نہیں ہے۔“

ع ج ل	اَعْجَلَ	يُعْجِلُ	مُعْجِلٌ”	اَعْجِلْ	اِعْجَال”
ع ص ر					اِعْصَار”
ع ل ن					اِعْلَان”
م ش ج	اَمْشَجَ				اِمْشَاج”

ب س ل	اَبْسَلَ				اِبْسَا ل"

﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ **اُبْسِلُوا** بِمَا كَسَبُوا لَهُمْ شَرَاب" مِنْ حَمِيْمٍ﴾

"یہ لوگ تو خود ، اپنی کمائی کے نتیجے میں ، پکڑے جائیں گے ، اِن کے لیے تو کھولتا ہوا پانی ہے۔" (الانعام:70)

م ك ن	اَمْكَنَ	يُمْكِنُ	مُمْكِن"	اَمْكِنْ	اِمْكَان"

﴿ فَقَدْ خَانُوْا اللهَ مِنْ قَبْلُ **فَاَمْكَنَ** مِنْهُمْ ﴾ (الانفال: 71)

"تو اس سے پہلے ، وہ اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں چنانچہ (اس کی سزا اللہ نے انہیں دی کہ) وہ تیرے قابو میں آگئے۔"

ن ط ق	اَنْطَقَ	يُنْطِقُ	مُنْطِق"	اَنْطِقْ	اِنْطَاق"

﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا **مَنْطِقَ** الطَّيْرِ ﴾ (النمل: 16)

"لوگو ! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں۔" (یہ اسم ظرف ہے۔)

ن ب ت	اَنْبَتَ	يُنْبِتُ	مُنْبِت"	اَنْبِتْ	إِنْبَا ت"

﴿ وَاللهُ **اَنْبَتَكُمْ** مِّنَ الْاَرْضِ نَبَا تًا﴾ (نوح:17)

"اور اللہ نے ، تم کو زمین سے عجیب طرح اگایا۔"

ن غ ض	اَنْغَضَ	يُنْغِضُ	مُنْغِض"	اَنْغِضْ	اِنْغَاض"

﴿ **فَسَيُنْغِضُوْنَ** اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ﴾ (بنی اسرائیل 51)

"وہ سر ہلا ہلا کر پوچھیں گے۔ کون ہے ؟ وہ ، جو ہمیں زندگی کی طرف پلٹا کر لائے گا۔"

ن ق ذ	اَ نْقَذَ	يُنْقِذُ	مُنْقِذ”	اَ نْقِذْ	اِ نْقَاذ”

-a ﴿ اَفَاَنْتَ **تُنْقِذُ** مَنْ فِى النَّارِ ﴾ (الزمر: 19)

”جو آگ میں ہے ، کیا تم اُسے بچا سکتے ہو ؟“

-b ﴿ وَلاَ هُمْ **يُنْقَذُوْنَ** ﴾ (یس: 43)

”اور نہ کسی طرح یہ چھڑائے جا سکیں گے۔“

ن ك ر	اَ نْكَرَ	يُنْكِرُ	مُنْكِر”	اَنْكِرْ	اِ نْكَار”

﴿ اِنَّهُم لَيَقُوْلُوْنَ **مُنْكَرًا** مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ﴾ (المجادلہ:2)

”یہ لوگ ، ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔“

ھ ل ك	اَهْلَكَ	يُهْلِكُ	مُهْلِك”	اَهْلِكْ	اِهْلاَك”

﴿ يَقُوْلُ **اَهْلَكْتُ** مَالاً لُّبَدًا ﴾ (البلد:6)

”کہتا ہے : میں نے ڈھیروں مال اُڑا دیا۔“

م ل ق	أَمْلَقَ				إِمْلاَق”
م ھ ل	أَمْهَلَ				إِمْهَال”
ن ذ ر	أَنْذَرَ				اِنْذَار”
ن ف ق	اَ نْفَقَ				اِنْفَاق”
ن ك ح	أَ نْكَحَ				اِ نْكَاح”
ھ ر ع	اَهْرَعَ				اِهْرَا ع”

اِفْعَال" مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ض ع	أَوْضَعَ	یُوْضِعُ	مُوضِع"	اَوْضِعْ	"اِیْضَاع"

﴿ وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ﴾ (التوبة: 47)

"(منافقین کچھ نہ کرتے مگر) وہ تمھارے درمیان فتنہ پردازی کے لئے دوڑ دھوپ کرتے۔"

و ع د	اَوْعَدَ	یُوْعِدُ	مُوعِد"	اَوْعِدْ	"اِیْعَاد"
و ع ظ	اَوْعَظَ	یُوْعِظُ	مُوعِظ"	اَوْعِظْ	"اِیْعَاظ"
و ث ق	اَوْثَقَ	یُوثِقُ	مُوثِق"	اَوْثِقْ	"اِیْثَاق"
و ج س	اَوْجَسَ	یُوْجِسُ	مُوْجِس"	اَوْجِسْ	"اِیْجَاس"
و ج ف	اَوْجَفَ	یُوجِفُ	مُوجِف"	اُوْجِفْ	"اِیْجَاف"
ور ث	اَوْرَثَ	یُورِثُ	مُورِث"	اَورِثْ	"اِیْرَاث"
و ر د	اَوْرَدَ				"اِیْرَاد"

﴿ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ﴾ ف + اُوْرَدَ + هُمْ (هود: 98)

"اور (قیامت کے دن فرعون) اپنی پیشوائی میں ، انہیں دوزخ کی طرف لے جائے گا۔"

وزع	اَوْزَعَ				"اِیْزَاع"

﴿ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ﴾ (النمل: 19)

"اے میرے رب! مجھے قابو میں رکھ ! کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا رہوں۔"

و س ع	اَوْسَعَ				اِیْسَاع"
و ق د					اِیْقَاد"
و ق ع					اِیْقَاع"
ی ق ن	اَیْقَنَ	یُوقِنُ	مُوقِن"	اَیْقِنْ	اِیْقَان"

اِفْعَال" اَجْوَفْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ر و د	اَرَادَ	یُرِیْدُ	مُرِیْد"	اَرِدْ	اِرَادَة"
م و ت	اَمَاتَ	یُمِیْتُ	مُمِیْت"	اَمِتْ	اِمَاتَة"
ت و ب	اَنَابَ				
ہ و ن	اَهَانَ				اِهَانَة"
ب و ن	اَبَانَ				اِبَانَة"

﴿لَا یَکَادُ **یُبِیْنُ**﴾ (الزخرف:52)

"(اور وہ اپنی بات بھی) کھول کر بیان نہیں کر سکتا؟"

ث و ب	اَثَابَ				اِثَابَة"

﴿فَاَثَابَکُمْ غَمًّا بِغَمٍّ﴾ فَ + **اَثَابَ** + کُمْ (آل عمران:153)

"(اس روش کا بدلہ ، اللہ نے تمہیں یہ دیا کہ) تم کو رنج پر رنج دیئے۔"

ج و ب	اَجَابَ				اِجَابَةٌ

﴿قَالَ قَدْ **أُجِيْبَتْ** دَعْوَتُكُمَا﴾ (یونس:89)

"اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔"

ج و ر	اَجَارَ				اِجَارَةٌ

﴿وَهُوَ **يُجِيْرُ** وَلَا **يُجَارُ** عَلَيْهِ﴾ (المؤمنون:88)

"(اور کون ہے؟) وہ جو پناہ دیتا ہے، اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔"

ط و ق	اَطَاقَ				اِطَاقَةٌ

﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ **يُطِيْقُوْنَهٗ** فِدْيَةٌ﴾ (البقرة:184)

"اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔"

ع و د	اَعَادَ				اِعَادَةٌ

﴿اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ **يُعِيْدُهٗ**﴾ (یونس:4)

"بے شک! پیدائش کی ابتدا وہی کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔"

ع و ذ	اَعَاذَ				اِعَاذَةٌ

﴿وَاِنِّيْ **اُعِيْذُهَا** بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ (آل عمران:36)

"اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

اِفْعَال "نَاقِص" کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ن ہ ی	اَنْهٰی	يُنْهِي	مُنْهٍ	اَنْهِ	"اِنْهَاء"

﴿ أ لَمْ أَنْهَا كُمَا ﴾ (الاعراف:22) (یہ واحد متکلم مجرد کی مثال ہے۔)

" کیا میں نے تم دونوں کو، اس درخت سے نہیں روکا تھا؟"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ن س ی	اَنْسٰی	يُنْسِي	مُنْسٍ	اَنْسِ	"اِنْسَاء"
ن ج ی	اَنْجٰی				"اِنْجَاء"
م س ی	اَمْسٰی				"اِمْسَاء"
م ل ی	اَمْلٰی				"اِمْلَاء"

﴿ اَلشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَ اَمْلٰی لَهُمْ ﴾ (محمد: 25)

"ان کے لئے شیطان نے، اس روش کو سہل بنا دیا ہے

اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
م ن ی	اَمْنٰی				"اِمْنَاء"

ع ط ی	اَعْطٰی	.			اِعْطَاء"

﴿قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی﴾ (طٰهٰ:50)

"موسیٰ نے جواب دیا ! ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی ، پھر اس کو راستہ بتایا۔"

ب ق ی	اَبْقٰی				اِبْقَاء"

﴿وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی﴾ (طٰهٰ:73)

" اللہ ہی اچھا ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔" (یہ افعل التفضیل ہے)

ب ک ی	اَبْکٰی				اِبْکَاء"

﴿وَجَاءُوْ اَبَاهُمْ عِشَاءً یَّبْكُوْنَ﴾ (یوسف:16)

"شام کو وہ ، روتے پیٹتے ، اپنے باپ کے پاس آئے۔"

ب ل ی	اَبْلٰی				اِبْلَاء"

﴿یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ﴾ مجهول (الطارق :9)

"جس روز ، پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہو گی۔"

اِفْعَال“ نَاقِصْ مهموز کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِیْتَاء“	اتِ	مُؤْتٍ	یُؤْتِی	آتی	ء ت ی

﴿ یُؤتی الْحِکْمَةَ مَن یَّشَاءُ ﴾ (البقرة:269)

”وہ جس کو چاہتا ہے ، (فیاضی کی) حکمت عطا فرماتا ہے۔“

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِیْذَاء“	اذِ	مُؤْذٍ	یُؤْذِی	آذیٰ	ء ذ ی

﴿ وَلاَ تَکُوْنُوا کَالَّذِیْنَ آذَوْا مُوسیٰ ﴾ (الاحزاب:69)

”اے مسلمانو ! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا ، جنھوں نے موسیٰ ؑ کو اذیت پہنچائی تھی (اور ان کے ساتھ جہاد پر جانے سے انکار کر دیا تھا)۔“

اِفْعَال“ مہموز کی مثالیں

اَذِنَ . یَاذَنُ = اجازت دینا ، آذِنَ . یُوذِنُ = اطلاع دینا
اَذَّنَ . یُؤَذِّنُ = اعلان کرنا ، اسْتَاْذَنَ = اجازت طلب کرنا

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِیْذَان“	آذِنْ	مُؤْذِن“	یُؤْذِنُ	آذَنَ	ا ذ ن

﴿ فَقُلْ اٰذَنْتُکُمْ عَلَی سَوَآءٍ ﴾ (الانبیاء:109)

”کہہ دو میں نے علی الاعلان تم کو خبر دار کر دیا ہے۔“

﴿ قَالُوْآ اٰذَنّٰکَ مَامِنَّا مِنْ شَهِیْدٍ ﴾ (حم السجدة:47)

”انہوں نے کہا ! ہم آپ سے عرض کر چکے ہیں ، آج ہم میں سے کوئی ، اس کی گواہی دینے والا ، نہیں ہے۔“

ء م ن	آ مَنَ	يُؤ مِنُ	مُؤ مِن"	آ مِنْ	اِيمان"
ا ن س	آ نَسَ	يُونْسِ	مُؤ نِس"	آ نِسْ	إِ يْنَا س"

﴿ اٰ نَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ﴾ (القصص: 29)

"طور کی جانب اس کو ایک آگ نظر آئی۔"

ا ث ر	آ ثَرَ	يُؤْثِرُ	مُؤْ ثِر"	اِيْثِرْ	إِيْثَار"
ن ش ء	اَ نْشَاَ	يُنْشِئُ	مُنْشِئ"	اَ نْشَأْ	اِ نْشَا ء"

﴿ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰ تُ فِيْ الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴾ (الرحمن:24)

"اور یہ جہاز اسی کے ہیں ، جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں۔"

اِفْعَال"مُضَاعَفْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ھ ل ل	اَھَلَّ	يُهِلُّ	مُهِل"	اَهْلِلْ	اِهْلَال"

﴿ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ﴾ (البقرة: 173)

"اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ ، جس پر اللہ کے سوا ، کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔"

ھ م م	اَهَمَّ	يُهِمُّ	مُهِم"	اَهْمِمْ	اِهْمَام"

﴿ وَطَآئِفَة" قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ ﴾ (آل عمران: 154)

"مگر ایک دوسرا گروہ ، جس کے لئے ساری اہمیت ، بس اپنی ذات کی تھی"

ح ل ل	اَحَلَّ	يُحِلُّ	مُحِلٌّ	اَحْلِلْ	اِحْلَال

﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرة:275)

"حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے، اور سود کو حرام ٹھیرایا ہے۔"

ت م م	اَتَمَّ				اِتْمَام

﴿وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ (الفتح:2)

"اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھائے۔"

ظ ل ل	اَظَلَّ				اِظْلَال

﴿فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ﴾ (الشوریٰ:33)

"اور یہ سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔"

ع د د	اَعَدَّ				اِعْدَاد

﴿وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النساء:92)

"اس پر اللہ کا غضب، اور اس کی لعنت ہے، اور اللہ نے اس کے لیے، سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔"

اِفْعَال" مفروق کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِیْصَاء"	اَوْصِ	مُوْصٍ	یُوصِی	اَوْصٰی	و ص ی

﴿ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴾ (مریم:31)

"اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا، جب تک میں زندہ رہوں۔"

اِیْعَاء"	اَوْعِ	مُوعٍ	یُوعِی	اَوْعٰی	و ع ی

﴿ وَجَمَعَ فَاَوْعٰی ﴾ (المعارج:18)

"اور اس نے مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔"

﴿ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ﴾ (انشقاق:23)

"اور جو کچھ یہ (اپنے نامۂ اعمال میں) جمع کر رہے ہیں، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔"

اِیْحَاء"	اَوْحِ	مُوحٍ	یُوْحِی	اَوْحٰی	و ح ی

﴿ فَاَوْحٰی اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ لَنُھْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (ابراھیم:13)

"تب ان کے رب نے ان پر وحی بھیجی کہ "ہم ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔"

اِیْرَاء"	اُوْرِ	مُورٍ	یُوْرِی	اَوْرٰی	و ر ی

﴿ اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴾ (الواقعہ:71)

"کبھی تم نے خیال کیا، یہ آگ جو تم سلگاتے ہو؟"

وف ی	اَوْفیٰ	یُوفِی	مُوفٍ	اُوفِ	اِیْفَاء

-a ﴿ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللهِ ﴾ (التوبة: 111)

"اور کون ہے ، جو اللہ سے بڑھ کر ، اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو ؟"

(یہاں اَوْفٰی ، فعلِ ماضی نہیں ہے ، بلکہ اَفعلُ التفضیل ہے۔)

-b ﴿ وَ اَوْفُوا بِعَهْدِی اُوفِ بِعَهْدِكُمْ ﴾ (البقرة: 40)

" میرے ساتھ تمہارا جو عہد تھا ، اسے تم پورا کرو ، تو میرا جو عہد تمہارے ساتھ تھا ، اسے میں پورا کروں گا۔" (یہ اَوْفُوا فعلِ امر جمع ہے ، اور اُوفِ فعلِ مضارع متکلم مجزوم ہے)

-c ﴿ وَ الْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوا ﴾ (البقرة: 177)

"اور نیک وہ لوگ ہیں ، کہ جب عہد کریں ، تو اسے وفا کریں۔"

(یہ الْمُوفُونَ اسمِ فاعل جمع کی مثال ہے)

اِفْعَال" مقرون کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِهْوَاء"	اَهْوِ	مُهْوٍ	يُهْوِي	اَهْوٰى	ه و ی

﴿ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴾ (النجم:53)

"اور اوندھی کرنے والی بستیوں کو اٹھا پھینکا۔"

اِغْوَاء"	اَغْوِ	مُغْوٍ	يُغْوِي	اَغْوٰى	غ و ی
اِحْيَاء"	اَحْيِ	مُحْيٍ	يُحْيِي	اَحْيٰى	ح ی ی

﴿ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ﴾ (البقرة:73)

"اسی طرح ، اللہ مُردوں کو زندگی بخشتا ہے۔"

﴿ وَهُوَ الَّذِيْ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ﴾ (الحج: 66)

"اور وہی ہے ، جس نے تمہیں زندگی بخشی ہے ، وہی تم کو موت دیتا ہے اور وہی پھر تم کو زندہ کرے گا۔"

سبق نمبر :205

تَفْعِیْل/تَفْعِلَۃ"

ماضی	مضارع	اسمِ فاعل	فعلِ امر	مادہ
نَزَّلَ	یُنَزِّلُ	مُنَزِّل"	نَزِّلْ	ن ز ل

ماضی مجھول	مضارع مجھول	اسمِ مفعول	مصدر
نُزِّلَ	یُنَزَّلُ	مُنَزَّل"	تَنْزِیْل"

قواعد و خاصِیَّات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصِیّات باب تفْعِیل

1- تعْدِیَة" Transitivity

لازم کو متعدی بنانے کا عمل تعْدِیَة" کہلاتا ہے۔ اس عمل سے اگر فعل پہلے سے متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ فعل ثلاثی مجرد سے مزید کے باب تَفْعِیْل" میں مُتَعَدِّی اَفعال کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

a- نَزَلَ (اُترا) سے نَزَّلْتُهٗ (میں نے اس کو اتارا)۔

b- فَرِحَ (وہ خوش ہوا) سے فَرَّحَ اس نے خوش کیا۔

c- قَدَمَ (وہ آگے ہوا) سے قَدَّمَ (اس نے آگے کیا)۔

d- بَانَ (وہ واضح ہوا) سے بَیَّنَ (اس نے واضح کیا)۔

e- زَکیٰ (وہ نیک ہوا) سے زَکّیٰ (اس نے پاکیزہ کیا)۔

f- کَذَبَ (اس نے جھوٹ بولا) سے کَذَّبَ (اس نے جھٹلایا)۔

2- تَصْیِیْر"

صاحبِ ماخذ بنا دینے کو تَصْیِیْر" کہتے ہیں۔ جیسے:

a- فَرِحَ (خوش ہوا) سے فَرَّحَ

فَرَّحْتُهٗ "میں نے اس کو خوشی والا بنایا۔"

b- وَتَّرَ القَوْسَ "اس نے کمان کو زرہ دار بنا دیا۔"

3- سَلْب و اِزالہ Seize

کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا، یعنی اصل معنی کو رفع کرنے کا نام سَلْب ہے۔ جیسے :

a- قَشَّرْتُ العُوْدَ "میں نے ، لکڑی کا چھلکا اُتارا۔"

b- قَرَّدَ الاِبِلَ "اس نے ، اونٹ سے چیچڑی دور کی۔"

c- جَرَّبَ اللّٰہُ البَعِیْرَ "اللہ نے ، اونٹ کی خارش دور کر دی۔"

4-مُبا لَغہ یا تکثیر

کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی بلندی کا فاعلی اظہار مبالغہ کہلاتا ہے۔ مُبا لَغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ مُبَالَغہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ فعل میں ، فاعل میں اور مفعول میں۔ جیسے :

فعل میں مبالغہ :

a- صَرَّحَ "اس نے اچھی طرح ظاہر کر دیا۔"

b- جَوَّلَ "وہ بہت زیادہ گھوما پھرا۔"

فاعل میں مبالغہ :

c- طَوَّفْتُ "میں نے بہت زیادہ طواف کیا۔"

d- مَوَّتَتِ الإبِلُ "بہت زیادہ اونٹ مر گئے۔"

e- بَرَّکَتِ الإبِلُ "بہت زیادہ اونٹ بیٹھ گئے۔"

f- غَلَّقَتِ الأبْوَابَ "اس عورت نے بہت زیادہ دروازے بند کیے۔"

مفعول میں مبالغہ :

g- قَطَّعْتُ الثِّیَابُ "میں نے بہت کپڑے کاٹے۔"

5- صَیْرُوْرَت

کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا صَیْرُوْرَت کہلاتا ہے۔ جیسے :

نَوْرٌ شگوفہ یا سفید کلی کو کہتے ہیں۔

نَوَّرَ الشَّجَرُ "درخت شگوفہ دار ہو گیا۔"

6- بُلوغ

ماخذ میں آنے اور پہنچنے کا نام بلوغ ہے۔ جیسے :

a- عَمَّقَ الْمَاءُ "پانی عمق یعنی گہرائی میں پہنچا۔"

b- خَيَّمَ زَيْدٌ "زید خیمے میں آ گیا۔"

7- نسبت بماخذ

کسی چیز کا ماخذ کی طرف منسوب ہونا نسبت بماخذ ہے۔ جیسے :

a- فَسِقَ سے فَسَّقَ

فَسَّقْتُهٗ "میں نے اسے فسق کی طرف منسوب کیا۔"

فَسَّقَنِي "اس نے مجھے بدکار کہا یعنی فاسق کہا۔"

b- كَفَّرْتُهٗ "میں نے اسے کفر سے منسوب کیا۔"

8- تخلیط

کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ ملانے اور آراستہ کرنے کو تخلیط کہتے ہیں۔

ذَھَب" سونے کو کہتے ہیں۔

ذَ ھَبْتُهٗ "میں نے سونے کا ملمع کیا۔ یا سنہرا بنا دیا۔"

9- اِلباسِ ماخذ

کسی چیز کو ماخذ کے پہنانے کا نام اِلباس ماخذ ہے۔

جیسے جَلَّلَ ، تَجْلِیْل"

جَلَّلْتُ الفَرَسَ "میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔"

10- قَصْر Abbreviation

کسی بات کو مختصر کرنے کے لیے ، پورے جملے کے بجائے ، صرف ایک لفظ استعمال کرنا قَصْر کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- هَلَّلَ "اس نے لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللہ کہا۔"(تہلیل کی)

b- کَبَّرَ "اس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا۔" (تکبیر پڑھی)

c- سَبَّحَ "اس نے سُبْحَانَ اللہ کہا۔" (تسبیح کی)

11- تحویل

کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنا دینے کا نام تحویل ہے۔ جیسے :

نَصَّرْتُهٗ "میں نے اس کو دینِ عیسوی کی تعلیم دی یا نصرانی بنادیا۔"

12- ابتداء Origin

فعلِ مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو فعلِ مجرّد میں ، پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے :

-a کَلَّمْتُهٗ "میں نے اس سے گفتگو کی"۔

کَلِمَ (اس نے زخمی کیا) سے کَلَّمَ (اس نے گفتگو کی)

-b سَبَحَ (اس نے تیراکی کی) سے سَبَّحَ (اس نے تسبیح کی)۔

عَذَبَ (اس نے منع کیا) سے عَذَّبَ (اس نے عذاب دیا)۔

13- تَوَجُّه

فعل کے ماخذ کی طرف متوجہ ہونے کا نام ، توجہ ہے۔ جیسے :

شَرَّقَ زَیْدٌ" وَ غَرَّبَ زَیْدٌ"

"زید مشرق اور مغرب کی طرف متوجہ ہوا۔"

14- تدریج Gradualism

اس باب کی ایک خصوصیت ، تدریج بھی ہے۔ جیسے :

نَزَّلَ اللّٰہ "اللہ نے بتدریج نازل کیا۔"

15- موافقت

a- مجرد کی موافقت: تَمَرْتُهٗ = تَمَّرْتُهٗ "میں نے اس کو کھجور دی۔"

b- اِفعال کی موافقت: تَمَّرَ = اَتْمَرَ "تر کھجور خشک ہو گئی۔"

c- تفعُّل کی موافقت: تَرَّسَ = تَتَرَّسَ "ڈھال کو کام میں لے آیا۔"

باب تَفعِیْل کے دو مصادر

باب تَفْعِیْلْ کے مصادر ، عموماً دو اوزان پر آتے ہیں۔ تَفْعِیْل" اور تَفْعِلَة"

1- اگر فعل کا لام کلمہ ، حرفِ صحیح پر مشتمل ہو ، تو مصدر تَفْعِیْل کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے : تَقْدِیس" ، تَفْسِیْر" ، تَسْبِیْح" ، تَأْوِیْل" وغیرہ

2- اگر فعل مهموز اللام ہو ، تو مصدر دونوں اوزان پر آسکتا ہے۔ جیسے :

تَخْطِئَة" اور تَخْطِیْء" ، تَبْرِئَة" اور تَبْرِیْء" ، تَهْنِئَة" اور تَهْنِیْء"

3- اگر فعل ، معتل اللام ہو ، تو مصدر تَفْعِلَة" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے :

تَزْكِیَة" ، تَسْمِیَة" ، تَرْبِیَة" ، تَجْزِیَة" ، تَصْلِیَة" وغیرہ۔

4- بعض اوقات ، باب تَفْعِیْل کا مصدر ، فِعَّال" اور اس کی تخفیف کے ساتھ فِعَال" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے : كِذَّاب" اور اس کی تخفیف كِذَاب"

﴿ وَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴾ (النباء: 28)

”اور ان لوگوں نے ، ہماری آیات کو بالکل ہی جھٹلا دیا۔“

باب تَفْعِیْل/تَفْعِلَة“ کی قرآنی مثالیں

1- ﴿ بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ ﴾ (الحجر: 55)

”ہم نے آپ کو برحق بشارت دی ہے۔“

(یہاں فعل ماضی بَشَّرْنَا استعمال ہوا ہے)

2- ﴿ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ﴾ (الصافات: 105)

” اے ابراہیمؑ ! تو نے خواب سچ کر دکھایا۔“

(یہاں فعل ماضی صَدَّقْتَ استعمال ہوا ہے)

3- ﴿ وَ فَضَّلْنَاكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الجاثیة: 16)

”اور ہم نے بنی اسرائیل کو دنیا بھر کے لوگوں پر فضیلت عطا کی۔“

(یہاں فعل ماضی فَضَّلْنَا استعمال ہوا ہے)

4- ﴿ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ ﴾ (البقرة: 57)

”اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا۔“

(یہاں فعل ماضی ظَلَّلْنَا استعمال ہوا ہے)

5- ﴿ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ﴾ (لقمان: 24)

”ہم تمھیں (دنیا میں) مزے کرنے کے لیے، تھوڑی مہلت دے رہے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع نُمَتِّعُ + هُمْ استعمال ہوا ہے)

6- ﴿ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ﴾ (البقرة:30)

"اور آپ کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر رہے ہیں۔"

(یہاں دو افعالِ مضارع نُقَدِّسُ اور نُسَبِّحُ استعمال ہوئے ہیں)

7- ﴿ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴾ (الاحزاب:33)

" اور (اللہ چاہتا ہے کہ اہلِ بیت کو) پوری طرح پاک کرے۔"

(یہاں فعل مضارع يُطَهِّرُ استعمال ہوا ہے ، اور تطہیر مصدر ہے۔)

8- ﴿ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ﴾ (النحل:103)

"اس شخص (محمدؐ) کو تو (نعوذباللہ) ایک آدمی سکھاتا پڑھاتا ہے۔"

(یہاں فعل مضارع يُعَلِّمُهٗ استعمالِ ہوا ہے)

9- ﴿ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ ﴾ (القصص:4)

"وہ ان کے لڑکوں کو قتل کیا کرتا تھا۔"

(یہاں فعل مضارع يُذَبِّحُ استعمال ہوا ہے)

11- ﴿ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ﴾ (النساء:46)

"یہودی الفاظ کو ، ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع يُحَرِّفُوْنَ استعمال ہوا ہے)

12- ﴿ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابَ ﴾ (البقرة:162)

"ان کے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی۔"

(یہاں فعل مضارع يُخَفَّفُ استعمال ہوا ہے)

13- ﴿ مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ ﴾ (الفاطر: 11)

"کوئی عمر پانے والا (مُعَمَّرٍ)، عمر نہیں پاتا۔"

(یہاں فعل مضارع يُعَمَّرُ اور اسم مفعول مُّعَمَّرٍ استعمال ہوا ہے)

14- ﴿ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ (الضحیٰ: 11)

"اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔"

(یہاں فعل امر فَ + حَدِّثْ استعمال ہوا ہے)

15- ﴿ وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴾ (الاحزاب: 42)

"اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔"

(یہاں فعل امر سَبِّحُوْا + هُ استعمال ہوا ہے)

باب تَفْعِيْل/تَفْعِلَةٌ کی مشق

مادّہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر 1	مصدر 2
م ل ك	مَلَّكَ	يُمَلِّكُ	مُمَلِّكٌ	مُلِّكَ	يُمَلَّكُ	مُمَلَّكٌ	مَلِّكْ	تَمْلِيْكٌ	تَمْلِكَةٌ
م ز ق	مَزَّقَ							تَمْزِيْقٌ	تَمْزِقَةٌ
س ل م	سَلَّمَ							تَسْلِيْمٌ	تَسْلِمَةٌ
ح ر ض	حَرَّضَ							تَحْرِيْضٌ	تَحْرِضَةٌ
ص د ق	صَدَّقَ							تَصْدِيْقٌ	تَصْدِقَةٌ
ه د م	هَدَّمَ							تَهْدِيْمٌ	تَهْدِمَةٌ
ش ر ف	شَرَّفَ							تَشْرِيْفٌ	تَشْرِفَةٌ
و ج ه	وَجَّهَ							تَوْجِيْهٌ	تَوْجِهَةٌ
ف ر ق	فَرَّقَ							تَفْرِيْقٌ	تَفْرِقَةٌ
م ن ع	مَتَّعَ							تَمْنِيْعٌ	تَمْنِعَةٌ
س ر ح	سَرَّحَ							تَسْرِيْحٌ	تَسْرِحَةٌ
ز ی ن	زَيَّنَ							تَزْيِيْنٌ	تَزْيِنَةٌ
ح ر م	حَرَّمَ	يُحَرِّمُ	مُحَرِّمٌ	حُرِّمَ	يُحَرَّمُ	مُحَرَّمٌ	حَرِّمْ	تَحْرِيْمٌ	تَحْرِمَةٌ
ق س م	قَسَّمَ							تَقْسِيْمٌ	تَقْسِمَةٌ
م ه د	مَهَّدَ							تَمْهِيْدٌ	تَمْهِدَةٌ
ن ش ف	نَشَّفَ							تَنْشِيْفٌ	تَنْشِفَةٌ
ق ل د	قَلَّدَ							تَقْلِيْدٌ	تَقْلِدَةٌ
ن ق د	نَقَّدَ							تَنْقِيْدٌ	تَنْقِدَةٌ
م ح ص	مَحَّصَ							تَمْحِيْصٌ	تَمْحِصَةٌ

تَفْعِیل" سالم کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَنْکِیْس"	نَکِّسْ	مُنَکِّس"	یُنَکِّسُ	نَکَّسَ	ن ك س

﴿ وَمَنْ نُّعَمِّرْہُ نُنَکِّسْہُ فِی الْخَلْقِ ﴾ (یسن: 68)

"جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں، اس کی ساخت کو ہم الٹ ہی دیتے ہیں۔"

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَنْکِیْل"		مُنَکِّل"	یُنَکِّلُ	نَکَّلَ	ن ك ل
تَهْدِیْم"		مُهَدِّم"	یُهَدِّم	هَدَّمَ	ہ د م
تَبْتِیل"	بَتِّلْ	مُبَتِّل"	یُبَتِّلُ	بَتَّل	ب ت ل
تَبْدِیْل"	بَدِّلْ	مُبَدِّل"	یُبَدِّلُ	بَدَّلَ	ب د ل
تَبْذِیْر"	بَذِّرْ	مُبَذِّر"	یُبَذِّرُ	بَذَّرَ	ب ذ ر
تَبْشِیر"	بَشِّرْ	مُبَشِّرٌ	یُبَشِّرُ	بَشَّرَ	ب ر ش
تَبلیغ"	بَلِّغ	مُبَلِّغ"	یُبَلِّغُ	بَلَّغَ	ب ل غ
تَعْبِیْد"		مُعَبِّد"	یُعَبِّدُ	عَبَّدَ	ع ب د
تَعْدِیْد"			یُعَدِّدُ	عَدَّدَ	ع د د
تَعْزِیْر"			یُعَزِّرُ	عَزَّرَ	ع ز ر

﴿ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْابِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ ﴾ (الاعراف: 157)

"لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں۔"

ع ط ل	عَطَّلَ				“تَعْطِيْل”
ع ظ م	عَظَّمَ				“تَعْظِيْم”
ط ل ق	طَلَّقَ				“تَطْلِيْق”
ع ق د	عَقَّدَ				“تَعْقِيْد”

﴿ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ﴾ (المائدة: 89)

”مگر وہ قسمیں، جو تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے مواخذہ کرے گا۔“

ع ل ق	عَلَّقَ				“تَعْلِيْق”
ع ل م	عَلَّمَ				“تَعْلِيْم”
ع ق ب	عَقَّبَ				“تَعْقِيْب”
ت ب ر	تَبَّرَ	يُتَبِّرُ	“مُتَبِّر”	تَبِّرْ	“تَتْبِيْر”
ث ب ت	ثَبَّتَ	يُثَبِّتُ	“مُثَبِّت”	ثَبِّتْ	“تَثْبِيْت”
ج ه ز	جَهَّزَ	يُجَهِّزُ	“مُجَهِّز”		“تَجْهِيْز”

﴿ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ ﴾ (يوسف: 59)

”اور پھر جب (حضرت یوسفؑ نے) ان کا سامان تیار کروادیا۔“

م ك ن	مَكَّنَ	يُمَكِّنُ	“مُمَكِّن”	مَكِّنْ	“تَمْكِيْن”

﴿ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ ﴾ (الكهف: 95)

”ذوالقرنین نے کہا! جو کچھ میرے رب نے، مجھے دے رکھا ہے، بہت ہے۔“

تَفْعِیْل" مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و د ع	وَدَّعَ	یُوَدِّعُ	مُوَدِّع"	وَدِّعْ	"تَوْدِیْع

﴿ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ﴾ (الضحیٰ: 3)

"اے نبی! تمہارے رب نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے ، اور نہ وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔"

و ج ہ	وَجَّهَ	یُوَجِّهُ	مُوَجِّه"	وَجِّهْ	"تَوْجِیْه

﴿ اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ ﴾ (الانعام: 79)

"میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ (اس ہستی کی طرف کر لیا)۔"

و ص ل	وَصَّلَ	یُوَصِّلُ	مُوَصِّل"	وَصِّلْ	"تَوْصِیْل

﴿ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ ﴾ (القصص: 51)

"اور نصیحت کی بات ، پے در پے ہم انہیں پہنچا چکے ہیں۔"

و ق ت	وَقَّتَ	یُوَقِّتُ	مُوَقِّت"	وَقِّتْ	"تَوْقِیْت
و ق ر	وَقَّرَ	یُوَقِّرُ	مُوَقِّر"	وَقِّرْ	"تَوْقِیْر
و ك ل	وَكَّلَ				"تَوْكِیْل

﴿ قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ﴾ (السجدہ: 11)

"ان سے کہو ! موت کا وہ فرشتہ ، جو تم پر مقرر کیا گیا ہے ، (تم کو پورے کا پورا اپنے قبضے میں لے لے گا)۔" یہ مجہول کی مثال ہے۔

ی س ر	یَسَّرَ				تَیْسِیْر"

﴿ وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی﴾ (الاعلیٰ: 8)

"اور ہم تمہیں، آسان طریقے کی سہولت دیتے ہیں۔"

و ف ق	وَفَّقَ				تَوْفِیْق"

﴿ ثُمَّ جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِیْقًا ﴾ (النساء: 62)

"پھر یہ تمہارے پاس، قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں، اور کہتے ہیں خدا کی قسم ہم تو صرف بھلائی چاہتے تھے، اور ہماری نیت تو فریقین میں موافقت کی تھی۔"

تفعِیْل" اَجْوَف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ی ت	بَیَّتَ	یُبَیِّتُ	مُبَیِّت"	بَیِّتْ	تَبْیِیْت"

﴿فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ﴾ (النساء: 81)

"مگر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں، تو ان میں سے ایک گروہ، راتوں کو جمع ہو کر تمہاری باتوں کے خلاف، مشورے کرتا ہے۔"

ب ی ن	بَیَّنَ	یُبَیِّنُ	مُبَیِّن"	بَیِّنْ	تَبْیِیْن"

﴿كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدۃ: 89)

"اس طرح، اللہ اپنے احکام، تمہارے لیے واضح کرتا ہے، شاید کہ تم شکر ادا کرو۔"

ط و ق	طَوَّقَ	يُطَوِّقُ	مُطَوِّقٌ	طَوِّقْ	تَطْوِيْقٌ

﴿ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ ﴾ (آل عمران: 180)

"(جو وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے تھے) وہی روزِ قیامت ان کے گلے کا پھندا بن جائے گا۔"

ع و ق	عَوَّقَ	يُعَوِّقُ	مُعَوِّقٌ	عَوِّقْ	تَعْوِيْقٌ

﴿ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ ﴾ (الاحزاب:18)

"اللہ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے ، جو (جنگ کے کام میں) رکاوٹیں پیدا کرنے والے ہیں۔"

تَفْعِيْلٌ "نَاقِصْ" کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ن ج ی	نَجَّی	يُنَجِّي	مُنَجٍّ	نَجِّ	تَنْجِيَةٌ

﴿ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ ﴾ (العنکبوت: 33)

" ہم تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بچالیں گے۔"

م ن ی	مَنَّی	يُمَنِّي	مُمَنٍّ	مَنِّ	تَمْنِيَةٌ

a- ﴿ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ﴾ (النساء:120)

" وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔"

b- ﴿ وَ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ ﴾ (النساء:119)

"میں انہیں بہکاؤں گا ، میں انہیں آرزوؤں میں اُلجھاؤں گا۔"

ج ل ی	جَلّٰی	یُجلّی	مُجلٍّ	جَلِّ	تجلِیَۃ"

﴿ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴾ (الشمس: 3)

"اور دن کی قسم ! جبکہ وہ (سورج کو) نمایاں کر دیتا ہے۔"

تَفْعِیل" مهموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ب و ء	بَوَّأ	یُبَوِّأُ	مُبَوِّء"	بَوِّءْ	تَبْوِیۃ"

﴿ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ﴾ (آل عمران: 121)

"اور (احد کے میدان میں) آپؐ مسلمانوں کو ، جا بجا مامور کر رہے تھے۔"

ا ج ل	اَجَّلَ	یُؤَجِّلُ	مُؤَجِّل"	اَجِّلْ	تَأ جِیْل"

﴿ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ﴾ (الانعام: 128)

"اور اب ہم اس وقت پر آپہنچے ہیں ، جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر دیا تھا۔"

ا ذ ن	اَذَّنَ	یُؤَذِّنُ	مُؤَذِّن"	اَذِّنْ	تَأذِین"
ا خ ر	أخَّرَ	یُؤَخِّرُ	مُؤَخِّر"	اَخِّرْ	تَأخِیر"
ا ل ف	أَلَّفَ	یُؤَلِّفُ	مُؤَلِّف"	اَلِّفْ	تَأْلِیف"

﴿ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ ﴾ (التوبة: 60)

"اور (یہ صدقات ، ان لوگوں کے لیے بھی ہیں) جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہے۔"

ن ب ء	نَبَّأَ	يُنَبِّأُ	مُنَبِّئٌ	نَبِّئْ	تَنْبِيَة"

a- ﴿ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰی ﴾ (النجم: 36)

کیا اسے ان باتوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی ؟ جو موسیٰ کے صحیفوں (اور اس ابراہیمؑ کے) صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں۔

b- ﴿ قَدْ نَبَّاَ نَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ﴾ (التوبہ: 94)

"یقیناً اللہ نے ، ہم کو تمھارے حالات بتا دیئے ہیں۔"

تَفْعِيْل" مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
س ب ب	سَبَّبَ	يُسَبِّبُ	مُسَبِّب"	سَبِّبْ	تَسْبِيْب"
ع ز ز	عَزَّزَ				تَعْزِيْز"

﴿ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ ﴾ (یس: 14)

"پھر ہم نے ، تیسرے (رسول کو) مدد (کے لیے) بھیجا۔"

ا س س	اَسَّسَ				تَأْسِيْس"

﴿ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ ﴾ (التوبۃ: 109)

"پھر تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ بہتر انسان وہ ہے ، جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ، خدا کے خوف اور اس کی رضا کی طلب پر رکھی ہو۔"

ط ف ف	طَفَّفَ				"تَطْفِيف"
ظ ل ل	ظَلَّلَ				"تَظْلِيْل"

تَفْعِيْل" مَفْرُوق کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ص ی	وَصّٰی	یُوَصّی	مُوَصِّ	وَصِّ	"تَوْصِیَة"

﴿ وَ وَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ ﴾ (البقرۃ: 132)

"اسی طریقے پر چلنے کی ہدایت ، حضرت ابراہیمؑ نے ، اپنی اولاد کو کی تھی۔"

و ف ی	وَفّٰی	یُوَفّی	مُوَفِّ	وَفِّ	"تَوْفِیَة"

﴿ وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی ﴾ (النجم: 37)

"اور ابراہیمؑ ، جس نے وفا کا حق ادا کر دیا۔"

و ل ی	وَلّٰی	یُوَلّی	مُوَلِّ	وَلِّ	"تَوْلِیَة"

﴿ وَلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ﴾ (النمل: 10)

"(حضرت موسیٰؑ) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔"

تَفْعِیْل" مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ح ی ی	حَیَّا	یُحَیِّی	مُحَیٍّ	حَیِّ	تَحِیَّة"

﴿ وَ یُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّ سَلٰماً ﴾ (الفرقان:75)

" اور جنت میں ان کا استقبال ، آداب اور تسلیمات سے ہو گا۔"

سبق نمبر :206

باب

فِعَال" = مُفَاعَلَة"

ماضی	مضارع	اسمِ فاعل	فعلِ امر	مادہ
جَاهَدَ	يُجَاهِدُ	مُجَاهِد"	جَاهِدْ	ج ھ د .

ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسمِ مفعول	مصدر
جُوهِدَ	يُجَاهَدُ	مُجَاهَد"	جِهَاد" يا مُجَاهَدَة"

قواعد و خاصِيَّات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصِیَّات باب مُفَاعَلَة"

1- مُشَارَکَت Association, Homonymy

فاعل اور مفعول دونوں کے کسی کام میں شریک ہونے کو مُشَارَکَتْ کہتے ہیں،

لیکن ان دونوں میں سے ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول۔ جیسے:

a- کَتَبَ (اس نے لکھا) مجرد سے کَاتَبَ (اس نے خط و کتابت کی) مزید۔

b- قَتَلَ (اس نے قتل کیا) مجرد سے قَاتَلَ (اس نے جنگ کی) مزید۔

قَاتَلَ زَیْدٌ (فاعل) عَمْرًا (مفعول)۔ "زید نے اور عمرو نے باہم جنگ کی۔"

فعلِ ثلاثی لازم، باب مُفَاعَلَة" میں آکر، متعدی ہو جاتا ہے،

اور ایک مفعول والا متعدی فعل، دو متعدی فعل والا بن جاتا ہے۔ جیسے:

متعدی (باب مفاعلة میں)	لازم	
کَارَمْتُ عَلِیًّا	کَرُمَ عَلِیٌّ	a-
"میں نے، علی کی تکریم کی۔"	"علی شریف بن گیا۔"	
جَاذَبْتُ عَلِیًّا ثَوْبَهُ	جَذَبْتُ ثَوْبَهُ	b-
"میں نے اور علی نے، اس کے کپڑے پر کھینچا تانی کی۔"	"میں نے اس کا کپڑا کھینچا"	

مُشَارکت میں، بعض اوقات غیر فاعل کو، فاعل کے مرتبے میں لایا جاتا

ہے۔ جیسے:

﴿ يُخَادِعُونَ اللهَ وَالَّذِيْنَ امَنُوا ﴾ (البقرہ:9)

"یہ منافقین ، اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ ، دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔"

2-موا فقتِ مُجرَّد

بعض اوقات ، مُفَاعَلَة" کا فعل ، فعلِ مجرد کی موافقت کرتا ہے۔ جیسے :

سَفَرَ سے سَافَرَ (دونوں ہم معانی ہیں)

a- سَافَرَ = سَفَرَ (اس نے سفر کیا۔)

b- جَهَدَ سے جَاهَدَ (اس نے انتہائی کوشش کی)۔

3-موافقت اَفْعَلَ

بعض اوقات ، مُفَاعَلَة" کا فعل ، فعلِ اَفْعَلَ کی موافقت کرتا ہے۔ جیسے :

a- اَبْعَدَ (دور ہوا) سے بَاعَدَ (دونوں ہم معانی ہیں)

بَاعَدْتُهُ = اَبْعَدْتُهُ "میں نے اسے دور کر دیا۔"

b- عَافَاكَ اللهُ "اللہ آپ کی حفاظت فرمائے۔"

4-موافقت فَعَّلَ

بعض اوقات ، مُفَاعَلَة" کا فعل ، فِعلِ تَفْعِيل کی موافقت کرتا ہے۔ جیسے :

ضَعَّفَ (کئی گنا کرنا) سے ضَاعَفَ (دونوں ہم معانی ہیں)۔

5- ابتداء Origin

فعلِ مزید میں ، کسی بالکل نئے معنیٰ کو ظاہر کرنا ، جو فعلِ مجرّد میں ، پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ باب مُفَاعَلَة" بھی بعض اوقات ابتداء کا

مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

-a بَشَرَ (وہ خوش ہوا) سے بَاشَرَ (اس نے صحبت کی)۔

-b ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا) سے ضَاعَفَ (اس نے کئی گنا کیا)۔

-c قَسَا (بدن کا خشک ہونا) سے قاساہُ (اس نے اسے برداشت کیا)۔

6- مُبالغه یا تکثیر

باب مُفَاعَلَۃ" بھی بعض اوقات ، مُبالغہ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

-a طَاوَلْتُهٗ "میں اس سے زیادہ لمبا ہو گیا۔"

-b ضَاعَفْتُ اَجْرَهٗ "میں نے اس کی اجرت زیادہ کر دی۔"

7- مُوَالات

باب مُفَاعَلَۃ" بھی بعض اوقات موالات کا مفہوم دیتا ہے۔ موالات ، فعل کے یکے بعد دیگرے ہونے کو کہتے ہیں۔ جیسے :

-a وَالَيْتُ الصَّوْمَ "میں نے یکے بعد دیگرے روزے رکھے۔"

-b تَابَعْتُ القِرَاءَةَ "میں نے پڑھائی کو پے در پے جاری رکھا۔"

باب مُفَاعَلَة" کے دو مصادر

باب مُفَاعَلَة کے مصادر ، دو اوزان پر آتے ہیں۔ فِعَال" اور مُفَاعَلَة"

-1 عام طور پر ، مصدر دونوں اوزان پر آتا ہے۔ جیسے :

قِتَال" اور مُقَاتَلَة" ، جِهَاد" اور مُجَاهَدَة" ، جِدَال" اور مُجَادَلَة"

نِقَاش" اور مُنَاقَشَة" سِلَام" اور مُسَالَمَة" ، خِصَام" اور مُخَاصَمَة"

ضِرَاب" اور مُضَارَبَة" وغیرہ۔

-2 اگر فعل کا فاء کلمہ ، یاء (ی) پر مشتمل ہو تو مصدر ، صرف ایک وزن

مُفَاعَلَة" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے :

(ی م ن سے) مَيَامَنَة" ، (ی س ر سے) مَيَاسَرَة" ، وغیرہ۔

باب فِعَال"/مُفَاعَلَة" کی قرآنی مثالیں

-1 ﴿ اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (التوبة:4)

"مشرکین میں سے وہ لوگ ، جن سے تم نے معاہدہ کیا۔"

(یہاں فعل ماضی عَاهَدْتُّمْ استعمال ہوا ہے)

-2 ﴿ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ﴾ (آل عمران:200)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! صبر سے کام لو ، باطل پرستوں کے مقابلے میں

پامردی دکھاؤ ، اور حق کی خدمت کے لیے کمربستہ رہو۔"

(یہاں دو افعال امر جمع صَابِرُوْا اور رَابِطُوْا استعمال ہوئے ہیں)

-3 ﴿ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﴾ (المائدة:33)

”اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع یُحَارِبُوْنَ استعمال ہوا ہے)

-4 ﴿ اَلَّتِیْ تُجَادِلُكَ ﴾ (المجادلة:1)

”وہ عورت ، جو آپؐ سے تکرار کر رہی تھی۔“

(یہاں فعل مضارع مونث تُجَادِلُ + كَ استعمال ہوا ہے)

-5 ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴾ (الانشقاق:8)

”تو اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔“

(یہاں فعل مضارع مجہول یُحَاسَبُ استعمال ہوا ہے)

-6 ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ (الحج:38)

”یقیناً اللہ ایمان لانے والے لوگوں کی طرف سے مدافعت کرتا ہے۔“

(یہاں فعل مضارع یُدَافِعُ استعمال ہوا ہے)

-7 ﴿ يُضٰعَفُ لَهُ الْعَذَابُ ﴾ (الفرقان:69)

”اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا۔“

(یہاں فعل مضارع مجہول یُضَاعَفُ استعمال ہوا ہے)

-8 ﴿ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ﴾ (المجادلة:2)

”تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع جمع یُظَاهِرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

9- ﴿ وَ جَاهِدُوْا فِيْ اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ﴾ (الحج:78)

"اللہ (کی راہ) میں تم سب لوگ جہاد کرو، جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔"

(یہاں فعل امر جمع جَاهِدُوْا استعمال ہوا ہے اور مصدر جہاد")

10- ﴿ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ﴾ (النحل:126)

"اور اگر تم بدلہ لو، تو بس اُسی قدر لو، جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہے۔"

(یہاں فعل امر فَعَاقِبُوْا اور ماضی مجہول عُوْقِبْتُمْ استعمال ہوا ہے)

11- ﴿ وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ﴾ (لقمان:15)

"لیکن دنیا میں (اپنے مشرک والدین کے ساتھ) نیک برتاؤ کرتے رہنا۔"

(یہاں فعل امر صَاحِبْ + هُمَا استعمال ہوا ہے)

12- ﴿ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ (النساء:19)

"اور بیویوں کے ساتھ، بھلے طریقے سے، زندگی بسر کرو۔"

(یہاں فعل امر جمع عَاشِرُوْهُنَّ استعمال ہوا ہے)

13- ﴿ بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا ﴾ (السبا:19)

"ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کر دے۔"

(یہاں فعل امر واحد بَاعِدْ استعمال ہوا ہے)

14- ﴿ وَ ظَاهَرُوْا عَلٰى إِخْرَاجِكُمْ ﴾ (الممتحنہ : 9)

" (ان لوگوں سے دوستی مت کرو) جنھوں نے تمھارے اخراج میں، ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔"

(یہاں فعل ماضی جمع ظَاهَرُوْا استعمال ہوا ہے)

15- ﴿وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ﴾ (الحج: 51)

"اور جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کریں گے۔"

(یہاں اسم فاعل جمع مُعٰجِزِيْنَ استعمال ہوا ہے)

16- ﴿يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ﴾ (التوبہ: 30)

"ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے۔"

(یہاں فعلِ مضارع جمع يُضَاهِئُوْنَ استعمال ہوا ہے)

17- ﴿لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا﴾ (الکهف: 49)

"کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی ، جو اس میں درج نہ ہو گئی ہو۔"

(یہاں فعلِ مضارع واحد يُغَادِرُ استعمال ہوا ہے)

18- ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ﴾ (آل عمران: 146)

"اس سے پہلے کتنے ہی نبی ، ایسے گزر چکے ہیں ، جن کے ساتھ مل کر ، بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی۔" (فعلِ ماضی واحد قَاتَلَ استعمال ہوا ہے)

19- ﴿وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ﴾ (الاعراف: 21)

"اور اس نے قسم کھا کر اُن دونوں سے کہا ! کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔"

(یہاں فعلِ ماضی واحد قَاسَمَ + هُمَا استعمال ہوا ہے)

مُفَاعَلَة" سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ب ش ر	بَاشَرَ	يُبَاشِرُ	مُباشِر"	بَاشِرْ	مُباشَرَة"

﴿ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾ (البقرة:187)

"اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو ، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ج د ل	جَادَلَ	يُجَادِلُ	مُجَادِل"	جَادِلْ	مُجَادَلَة"

﴿ اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ﴾ (المومن:35)

"اور اللہ کی آیات میں جھگڑے کرتے ہیں ، بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی سند یا دلیل آئی ہو۔" (یہ فعل مضارع جمع ہے)

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ج ہ د	جَاهَدَ	يُجَاهِدُ	مُجَاهِد"	جَاهِدْ	مُجَاهَدَة" یا جِهَاد"

﴿ وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ﴾ (العنکبوت:6)

"جو شخص بھی مجاہدہ کرے گا ، اپنے بھلے کے لیے ہی کرے گا۔"

(یہاں پہلے فعل ماضی ہے ، پھر فعل مضارع استعمال کیا گیا ہے۔)

باب فِعَال "/مُفَاعَلَة" کی مشق

	معروف			مجہول					
مادّہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر ۱	مصدر ۲
س ل م	سَالَمَ	یُسَالِمُ	مُسَالِمٌ	سُوْلِمَ	یُسَالَمُ	مُسَالَمٌ	سَالِمْ	مُسَالَمَةٌ	سِلَامٌ
ق س م	قَاسَمَ							مُقَاسَمَةٌ	قِسَامٌ
ك ل م	كَالَمَ							مُكَالَمَةٌ	كِلَامٌ
ف ت م	فَاتَمَ							مُفَاتَمَةٌ	فِتَامٌ
ق د م	قَادَمَ							مُقَادَمَةٌ	قِدَامٌ
ق ت ل	قَاتَلَ							مُقَاتَلَةٌ	قِتَالٌ
ج د ل	جَادَلَ							مُجَادَلَةٌ	جِدَالٌ
ص ل ح	صَالَحَ							مُصَالَحَةٌ	صِلَاحٌ
ب ح ث	بَاحَثَ							مُبَاحَثَةٌ	بِحَاثٌ
ج ه د	جَاهَدَ	یُجَاهِدُ	مُجَاهِدٌ	جُوْهِدَ	یُجَاهَدُ	مُجَاهَدٌ	جَاهِدْ	مُجَاهَدَةٌ	جِهَادٌ
ص ب ر	صَابَرَ							مُصَابَرَةٌ	صِبَارٌ
ظ ه ر	ظَاهَرَ							مُظَاهَرَةٌ	ظِهَارٌ
س ق ر	سَاقَرَ							مُسَاقَاةٌ	سِقَاةٌ
ح د ث	حَادَثَ							مُحَادَثَةٌ	حِدَاثٌ
غ د ر	غَادَرَ							مُغَادَرَةٌ	غِدَارٌ
ض ر ب	ضَارَبَ							مُضَارَبَةٌ	ضِرَابٌ
ص ح ب	صَاحَبَ							مُصَاحَبَةٌ	صِحَابٌ
ش ر ك	شَارَكَ							مُشَارَكَةٌ	شِرَاكٌ
ب ل غ	بَالَغَ	یُبَالِغُ	مُبَالِغٌ	بُوْلِغَ	یُبَالَغُ	مُبَالَغٌ	بَالِغْ	مُبَالَغَةٌ	بِلَاغٌ

''مُفَاعَلَة'' سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ظ ہ ر	ظَاهَرَ	يُظَاهِرُ	مُظَاهِرٌ''	ظَاهِرْ	ظِهَار'' یا مُظَاهَرَة''
ع ج ز	عَاجَزَ				
ع ش ر	عَاشَرَ				
ع ق ب	عَاقَبَ				
ع ہ د	عَاهَدَ				
ن ف ق	نَافَقَ				
ہ ج ر	هَاجَرَ				مُهَاجَرَة''

''مُفَاعَلَة'' مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ع د	وَاعَدَ	يُوَاعِدُ	مُوَاعِدٌ''	وَاعِدْ	مِيْعَاد'' یا مُوَاعَدَة''

﴿ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ﴾ (البقرة: 51)

''یاد کرو جب ، ہم نے موسیٰ کو چالیس شبانہ روز کی قرار داد پر بلایا تھا۔''

(یہاں فعل ماضی جمع استعمال کیا گیا ہے۔)

و ف ق	وَافَقَ	يُوَافِقُ	مُوَافِقٌ''	وَافِقْ	وِفَاق'' یا مُوَافَقَة''

مُفَاعَلَة" اَجْوَفْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ج و ر	جَاوَرَ	يُجَاوِرُ	مُجَاوِر"	جَاوِرْ	جِوَار" ، مُجَاوَرَة"

a- ﴿ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ اِلاَّ قَلِيْلاً ﴾ (الاحزاب: 60)

"پھر وہ منافقین اس شہر میں ، مشکل ہی سے تمھارے ساتھ رہ سکیں گے۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ج و ز	جَاوَزَ	يُجَاوِزُ	مُجَاوِز"	جَاوِزْ	جِوَاز" یا مُجَاوَزَة"

b- ﴿ وَ جَاوَزْنَا بِبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ ﴾ (الاعراف: 138)

"بنی اسرائیل کو ہم نے ، سمندر سے گزار دیا۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ح و ر	حَاوَرَ	يُحَاوِرُ	مُحَاوِر"	حَاوِرْ	حِوَار" یا مُحَاوَرَة"

c- ﴿ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ ﴾ (الکهف: 34)

"یہ کچھ پاکر ، ایک دن وہ اپنے ہمسائے سے ، بات کرتے ہوئے کہنے لگا۔"

(یہاں فعل مضارع واحد مذکر يُحَاوِرُ استعمال کیا گیا ہے)

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ش و ر	شَاوَرَ	يُشَاوِرُ	مُشَاوِر"	شَاوِرْ	شِوَار" یا مُشَاوَرَة"

d- ﴿ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ﴾ (آل عمران: 159)

"اے نبیؐ ! اور دین کے کام میں ، ان (صحابہؓ) کو بھی شریکِ مشورہ رکھو۔"

(یہاں فعلِ امر شَاوِرْ + هُمْ استعمال ہوا ہے)

مُفَاعَلَة" نَاقِصْ کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
مُنَاجَاة" یا نِجَاء"	نَاجِ	مُنَاجٍ	يُنَاجِي	نَاجٰى	ن ج ی

﴿ اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ ﴾ (المجادلہ : 13)

"جب تم رسول ﷺ سے ، تخلیہ میں بات کرو۔"

مُنَادَاة" یا نِدَاء"	نَادِ	مُنَادٍ	يُنَادِي	نَادٰى	ن د ی

﴿ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴾ (مریم:3)

"جب (حضرت زکریاؑ) نے ، اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا۔"

﴿ حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ ﴾ (الکھف:96)

"آخر (ذوالقرنین نے) جب، دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو ، پاٹ دیا۔"

مُفَاعَلَة" مثال مُضَاعَفْ کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
مُوَادَّة"	وَادِدْ	مُوَادّ"	يُوَادُّ	وَادَّ	و د د

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾

"تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں ، وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔" (المجادلہ:22)

ح ض ض	حَاضَّ	يُحَاضُّ	مُحَاضٌّ	حَاضِضْ	مُحَاضَّةٌ

﴿ وَلاَ تَحَاضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴾ (الفجر: 18)

"اور مسکین کو کھانا کھلانے ، پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے۔"

ح ج ج	حَاجَّ	يُحَاجُّ	مُحَاجٌّ	حَاجِجْ	مُحَاجَّةٌ

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاجَّ اِبْرَاهِيْمَ فِىْ رَبِّهٖ ﴾ (البقرة: 258)

'کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا؟ جس نے ابراہیمؑ سے جھگڑا کیا تھا؟ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیمؑ کا رب کون ہے؟' (یہ فعل ماضی کی مثال ہے)

ح د د	حَادَّ	يُحَادُّ	مُحَادٌّ	حَادِدْ	مُحَادَّةٌ

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل و خوار کر دیئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل و خوار کیے جا چکے ہیں۔" (المجادلہ: 5)

ش ق ق	شَاقَّ	يُشَاقُّ	مُشَاقٌّ	شَاقِقْ	مُشَاقَّةٌ

﴿ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ﴾ (النحل: 27)

"بتاؤ ! اب کہاں ہیں ، میرے وہ شریک ؟ جن کے لیے تم (اہل حق سے) جھگڑے کیا کرتے تھے۔" (فعل مضارع جمع استعمال کیا گیا ہے)

ض ر ر	ضَارَّ	يُضَارُّ	مُضَارٌّ	ضَارِرْ	مُضَارَّةٌ

﴿ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ﴾ (البقرة:282)

"کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے۔"

﴿ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا ﴾ (البقرة:233)

"نہ تو ماں کو ، اس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچہ اُس کا ہے۔"

مُفَاعَلَةٌ" مہموز کی مثال

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ا خ ذ	آخَذَ	يُؤَاخِذُ	مُؤَاخِذٌ	آخِذْ	مُؤَاخَذَةٌ

﴿ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ ﴾ (البقرة:225)

"جو بے معنی قسمیں ، تم بلا ارادہ کھا لیا کرتے ہو ، اللہ ان پر مواخذہ نہیں کرے گا۔"

مُفَاعَلَةٌ" مثال مہموز کی مثال

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ط ء	وَاطَأَ	يُوَاطِىءُ	مُوَاطِىءٌ	وَاطِئْ	مُوَاطَاةٌ

﴿ لِيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ﴾ (التوبه:37)

"تاکہ ، اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کی تعداد ، پوری کریں۔"

مُفَاعَلَة" مفرُوق کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ر ی	وَارٰی	یُوَارِیْ	مُوَارٍ	وَارِ	مُوَارَاۃ"

﴿ کَیْفَ یُوَارِی سَوْءَۃَ اَخِیْہِ ﴾ (المائدۃ:31)

" اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے؟"

(یہاں فعل مضارع واحد یُوَارِیْ استعمال کیا گیا ہے)

مُفَاعَلَة" مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ق و ی	قَاوٰی	یُقَاوِی	مُقَاوٍ	قَاوِی	مُقَاوَاۃ"

قَاوَاہُ = وہ اس پر طاقت آزمائی کر کے غالب آ گیا۔

اس نے ، اس پر قابو پا لیا۔

سبق نمبر : 207

باب

تَفَعُّلٌ

مادہ	فعلِ امر	اسمِ فاعل	مضارع	ماضی
د ب ر	تَدَبَّرْ	مُتَدَبِّرٌ	يَتَدَبَّرُ	تَدَبَّرَ

مصدر	اسمِ مفعول	مضارع مجهول	ماضی مجهول
تَدَبُّرٌ	مُتَدَبَّرٌ	يُتَدَبَّرُ	تُدُبِّرَ

قواعد و خاصیّات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصِیّات باب تَفَعُّل

1- مُطَاوَعَتْ فَعَّلَ

بابِ تَفَعُّلْ کا فعل ، باب تَفْعِیْل کے فعل کی مطاوعت کرتا ہے۔ جیسے :

a- قَطَّعْتُهُ فَتَقَطَّعَ "میں نے اسکو کاٹا ، تو وہ کٹ گیا۔"

b- عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ "میں نے اسے سکھایا ، تو سیکھ گیا۔"

c- اَدَّبْتُهُ فَتَأَدَّبَ میں نے اس کو ادب سکھایا تو وہ مودّب ہو گیا۔

d- هَذَّبْتُهُ فَتَهَذَّبَ میں نے اسے تہذیب سکھائی تو مہذب ہو گیا۔

e- خَرَّجْتُهُ فَتَخَرَّجَ "میں نے اسے نکالا تو وہ نکل گیا۔"

2- تَکَلُّف

ماخذ کے ظاہر کرنے میں تصنع اختیار کرنے کو تَکَلُّفْ کہتے ہیں۔ بعض اوقات فاعل ، فعل کو بہ تکلف حاصل کرتا ہے۔ تَکَلُّفْ ، تخییل سے ملتی جلتی چیز ہے۔ لیکن تَکَلُّفْ میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے وہ مرغوب اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تخییل میں جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے ، وہ دھوکہ دہی اور ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے :

a- مَرِضَ (وہ بیمار ہوا) سے تَمَرَّضَ (وہ بیمار بن گیا)

b- شَجُعَ سے تَشَجَّعَ اس نے بہادر بننے کی کوشش کی۔

c- جَلَدَ سے تَجَلَّدَ "وہ منجمد ہو گیا۔"

d- کَرُمَ سے تَکَرَّمَ "اس نے بہ تکلف کرم حاصل کیا۔"

e- حَلَمَ سے تَحَلَّمَ "اس نے بہ تکلف حلم کا مظاہرہ کیا۔"

3- صَیْرُوْرت

کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا صَیْرُوْرَتْ کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- تَموَّلَ "وہ صاحبِ مال ہو گیا۔"

b- تَاَیَّمَتِ المَرْاَۃُ "خاتون اَیِم یعنی بیوہ ہو گئی۔"

4- تَجَنُّب

ماخذ سے بچنے اور پرہیز کرنے کے عمل کو تَجَنُّب کہتے ہیں۔ جیسے :

a- حَابَ سے تَحَوَّبَ زَیْدٌ "(زید نے گناہ سے پرہیز کیا۔)

(حُوْب" = گناہ)

b- اَثِمَ سے تَاَثَّمَ عَلِی" (علی گناہوں سے بچ گیا)۔

5- اِتِّخَاذ

کسی چیز کو ماخذ بنانے یا ماخذ میں لے لینے کو اِتّخَاذ کہتے ہیں۔ دراصل یہاں اسم سے فعل بنایا جاتا ہے۔ اور فاعل ، مفعول کو فعل کے معنی میں استعمال کرتا ہے۔ جیسے :

a- باب سے تَبَوَّبَ "اس نے دروازہ بنایا۔"

b- ابط سے تَاَبَّطَ "اس نے بغل میں لیا۔"

c- ابن سے تَبَنَّیْتُ اَحْمَدَ "میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا۔"

d- وسد سے تَوَسَّدَ "اس نے ، وِسادہ یعنی تکیہ لیا۔"

e- تَوَسَّدْتُ یَدِی "میں نے ، اپنے ہاتھ کا تکیہ بنا لیا۔"

6- تعَمُّل

ماخذ کو کام میں لانے یا ماخذ سے کام لینے کو تعَمُّل کہتے ہیں۔

جیسے خَیَّمَ سے **تَخیَّمَ** زَیْدٌ" (زید خیمہ کام میں لایا۔)

7- تدریج Gradualism

کسی کام کو رفتہ رفتہ یا آہستہ آہستہ کرنے کے عمل کو تدْرِیج کہتے ہیں۔ جیسے :

a- حفِظَ سے **تَحفَّظَ** "اس نے آہستہ آہستہ یاد کیا۔"

b- **تَحفَّظْتُ** المَسْأَلَةَ "میں نے مسئلہ کو بتدریج یاد کیا۔"

c- جَرَعَ سے **تَجرَّعَ** "اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔"

d- نَزَلَ سے **تَنزَّلَ** "اس نے بتدریج اتارا۔"

8- تَحوُّل"

کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثلِ ماخذ ہونا تَحوُّل کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- نَاصِرَہ سے **تَنصَّرَ** "وہ نصرانی ہو گیا۔"

b- بحر سے **تَبحَّرَ** "وہ دریا کی طرح ہو گیا۔"

9- ابتداء Origin

فعلِ مزید میں ، کسی بالکل نئے معنٰی کو ظاہر کرنا ، جو فعلِ مجرّد میں ، پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- کَلِمَ (اس نے زخمی کیا) سے **تَکلَّمَ** زَیْدٌ"(زید نے گفتگو کی)

b- طَارَ (اس نے جلدی کی) سے **تَطیَّرَ** (اس نے برا شگون لیا۔)

10- لِبْسِ مَأْخَذْ

ماخذ کو پہننے کا عمل لِبْسِ مَأْخَذْ کہلاتا ہے۔
جیسے: خَاتِم (انگوٹھی) سے تَخَتَّمَ زَیْد" زید نے انگوٹھی پہنی۔

11- تَعْدِیَة" Transitivity

لازم کو متعدی بنانے کا عمل تَعْدِیَة" کہلاتا ہے۔ جیسے:
a- عَلِمَ (اس نے جانا) سے تَعَلَّمَ (اس نے سیکھا۔)

12- طَلَب Demand

فاعل اسمِ فعل کو طلب کرتا ہے۔ جیسے:
a- تَعَجَّلَ الشَّیْءَ " اس نے اس چیز کے بارے میں عجلت چاہی۔"
﴿ وَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ﴾ (البقرة:203)
"اور جو شخص منیٰ میں صرف دو دن ٹھہرا، اس پر کوئی گناہ نہیں۔"
b- بیان سے تَبَيَّنَهُ "اس نے اس کو بالکل واضح کر دینا چاہا۔"
c- کبر سے تَكَبَّرَ زَيْد "زید نے بڑائی طلب کی۔"
d- یقن سے تَيَقَّنَ "اس نے یقین طلب کیا۔"

13- شِکَایت

باب تَفَعُّل کبھی کبھار شکایت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:
ظلم سے تَظَلَّمَ " اس نے ظلم کی شکایت کی۔"

باب تَفَعُّل کی قرآنی مثالیں

-1 ﴿ وَ اِنَّ مِنَ الحِجَارَةِ لَمَا **يَتَفَجَّرُ** مِنْهُ الْاَنْهَارُ ﴾ (البقرة:74)

"کیوں کہ پتھروں میں سے تو کوئی ایسا بھی ہوتا ہے ، جس میں سے چشمے پھوٹ بہتے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع يَتَفَجَّرُ استعمال ہوا ہے)

-2 ﴿ **فَيَتَعَلَّمُوْنَ** مِنْهُمَا ﴾ (البقرة:102)

"پھر (بابل کے لوگ) ، (ہاروت اور ماروت) ان دونوں سے جادو سیکھتے تھے۔"

(یہاں فعل مضارع فَ + يَتَعَلَّمُوْنَ استعمال ہوا ہے)

-3 ﴿يومَ **تُبَدَّ لُ** الْاَرْضُ غيرَ الأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ ﴾ (ابراهيم:48)

"اس دن زمین اور آسمان ، بدل کر کچھ سے کچھ کر دیئے جائیں گے۔"

(یہاں فعل مضارع مجہول تُبَدَّ لُ استعمال ہوا ہے)

-4 ﴿ **تَقَطَّعَتْ** بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴾ (البقرة:166)

"اور ان کے سارے اسباب ووسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا۔"

(یہاں فعل مضارع مونث تَقَطَّعَتْ استعمال ہوا ہے)

-5 ﴿ كَمَا يَقُومُ الَّذِىْ **يَتَخَبَّطُهُ** الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ﴾ (البقرة:275)

"(سود خوروں کی مثال) اس شخص کی سی ہے ، جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔"

(یہاں فعل مضارع يَتَخَبَّطْ + هُ استعمال ہوا ہے۔)

6- ﴿ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ﴾ (آل عمران: 191)

"اور جو زمین و آسمان کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع یَتَفَکَّرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

7- ﴿ وَ الْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ ﴾ (البقرة: 228)

"طلاق شدہ عورتیں ، تین مرتبہ ایامِ ماہواری آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع یَتَرَبَّصْنَ استعمال ہوا ہے)

8- ﴿ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَائِفًا يَّتَرَقَّبُ ﴾ (القصص: 18)

"دوسرے روز وہ صبح سویرے شہر میں ڈرتا ہوا اور ہر طرف سے خطرہ بھانپتا ہوا (جا رہا تھا)۔"

(یہاں فعل مضارع یَتَرَقَّبُ استعمال ہوا ہے)

9- ﴿ اَلَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ﴾ (النور: 63)

"جو لوگ ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے سٹک جاتے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع یَتَسَلَّلُوْنَ استعمال ہوا ہے)

10- ﴿ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ﴾ (محمد: 24)

"کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر سے کام نہیں لیتے ؟"

(یہاں فعل مضارع جمع یَتَدَبَّرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

11- ﴿ تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ ﴾ (مريم: 90)

"قریب ہے کہ اس (بے ہودہ ، شرکیہ بات) سے آسمان پھٹ پڑیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَفَطَّرْنَ استعمال ہوا ہے)

12- ﴿ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴾ (ابراهيم: 30)

"ان سے کہو! اچھا مزے کر لو ، آخر کار تمہیں پلٹ کر جانا دوزخ ہی میں ہے۔"

(یہاں فعل امر جمع تَمَتَّعُوْا استعمال ہوا ہے)

13- ﴿اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا ﴾ (المجادلة: 11)

"جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلس میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو۔"

(یہاں فعل امر جمع تَفَسَّحُوْا استعمال ہوا ہے)

باب تَفَعُّل" (سالم) کی مشق

	معروف			مجہول				
مادّہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
غ ی ر	تَغَیَّرَ	یَتَغَیَّرُ	مُتَغَیِّرٌ	تُغُیِّرَ	یُتَغَیَّرُ	مُتَغَیَّرٌ	تَغَیَّرْ	تَغَیُّرٌ
ف ک ر	تَفَکَّرَ							تَفَکُّرٌ
د ب ر	تَدَبَّرَ							تَدَبُّرٌ
ب د ل	تَبَدَّلَ							تَبَدُّلٌ
ح م ل	تَحَمَّلَ							تَحَمُّلٌ
ج م ل	تَجَمَّلَ							تَجَمُّلٌ
ب د ل	تَبَدَّلَ							تَبَدُّلٌ
ن ق ل	تَنَقَّلَ							تَنَقُّلٌ
م ز ق	تَمَزَّقَ							تَمَزُّقٌ
ح ز ب	تَحَزَّبَ							تَحَزُّبٌ
ہ ذ ب	تَهَذَّبَ							تَهَذُّبٌ
ص ر ف	تَصَرَّفَ							تَصَرُّفٌ
ر ب ص	تَرَبَّصَ	یَتَرَبَّصُ	مُتَرَبِّصٌ	تُرُبِّصَ	یُتَرَبَّصُ	مُتَرَبَّصٌ	تَرَبَّصْ	تَرَبُّصٌ
ر ح م	تَرَحَّمَ							تَرَحُّمٌ
ر ج م	تَرَجَّمَ							تَرَجُّمٌ
ق د م	تَقَدَّمَ							تَقَدُّمٌ
م ح ص	تَمَحَّصَ							تَمَحُّصٌ
ف ح ص	تَفَحَّصَ	یَتَفَحَّصُ	مُتَفَحِّصٌ	تُفُحِّصَ	یُتَفَحَّصُ	مُتَفَحَّصٌ	تَفَحَّصْ	تَفَحُّصٌ

تَفَعُّل" سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ب ت ل	تَبَتَّلَ	يَتَبَتَّلُ	مُتَبَتِّل"	تَبَتَّلْ	تَبَتُّل"

﴿ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلاً ﴾ (المزمل:8)

" اور سب سے کٹ کر ، اُسی کے ہو رہو !"(یہ فعلِ امر ہے)

ج ن ب	تَجَنَّبَ	يَتَجَنَّبُ	مُتَجَنِّب"	تَجَنَّبْ	تَجَنُّب"

﴿ وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴾ (الاعلیٰ: 11)

"اور جو اس (نصیحت) سے گریز کرے گا ، وہ انتہائی بد بخت ہے۔"

ط ہ ر	تَطَهَّرَ	يَتَطَهَّرُ	مُتَطَهِّر"	تَطَهَّرْ	تَطَهُّر"

﴿ اِنَّهُمْ اُنَاس" يَتَطَهَّرُوْنَ ﴾ (الاعراف:82)

"یہ لوگ تو بڑے پاکباز انسان بن رہے ہیں۔"

(یہاں فعلِ مضارع جمع يَتَطَهَّرُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

ن ز ل	تَنَزَّلَ	يَتَنَزَّلُ	مُتَنَزِّل"	تَنَزَّلْ	تَنَزُّل"

﴿ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِيْنُ ﴾ (الشعراء: 210)

"اور اس (کتابِ مبین) کو ، شیاطین لے کر نہیں اترے۔"

ب س م	تَبَسَّمَ	يَتَبَسَّمُ	مُتَبَسِّم"	تَبَسَّمْ	تَبَسُّم"

ج ر ع	تَجَرَّعَ	يَتَجَرَّعُ	مُتَجَرِّعٌ	تَجَرَّعْ	تَجَرُّعٌ

﴿ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ ﴾ (ابراهیم:17)

"جسے وہ زبردستی ، حلق سے اتارنے کی کوشش کرے گا۔"

ب ر ج	تَبَرَّجَ	يَتَبَرَّجُ	مُتَبَرِّجٌ	تَبَرَّجْ	تَبَرُّجٌ

﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى ﴾ (الاحزاب:33)

"اور سابق دورِ جاہلیت کی سی ، سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔"

ع ج ل	تَعَجَّلَ	يَتَعَجَّلُ	مُتَعَجِّلٌ	تَعَجَّلْ	تَعَجُّلٌ

﴿ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ﴾ (البقرة:203)

"پھر جو کوئی جلدی کر کے ، دو ہی دن میں ، (منیٰ سے) واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں۔"

ع ل م	تَعَلَّمَ	يَتَعَلَّمُ	مُتَعَلِّمٌ	تَعَلَّمْ	تَعَلُّمٌ

﴿ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ﴾ (البقرة:102)

"وہ ایسی چیز سیکھتے تھے ، جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں ، بلکہ نقصان دہ تھی۔"

ع م د	تَعَمَّدَ	يَتَعَمَّدُ	مُتَعَمِّدٌ	تَعَمَّدْ	تَعَمُّدٌ

﴿ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ﴾ (الاحزاب:5)

"لیکن ! اس بات پر ضرور گرفت ہے ، جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔"

ہ ج د	تَهَجَّدَ	يَتَهَجَّدُ	مُتَهَجِّدٌ	تَهَجَّدْ	تَهَجُّدٌ

﴿ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ﴾ (بنی اسرائیل:79)

تَفَعُّل" مثال کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَوَسُّم"	تَوَسَّمْ	مُتَوَسِّم"	يَتَوَسَّمُ	تَوَسَّمَ	و س م
تَوَكُّل"	تَوَكَّلْ	مُتَوَكِّل"	يَتَوَكَّلُ	تَوَكَّلَ	و ك ل

﴿ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (الانفال: 49)

"حالانکہ اگر کوئی اللہ پر بھروسہ کرے، تو اللہ بڑا زبردست اور دانا ہے۔"

﴿ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ یہ امر ہے۔ (آل عمران: 160)

"پس جو سچے مومن ہیں، اُن کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔"

تَفَعُّل" مثال مُضَاعَفْ کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَيَمُّم"	تَيَمَّمْ	مُتَيَمِّم"	يَتَيَمَّمُ	تَيَمَّمَ	ی م م

﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ﴾ (البقرة: 267)

"ایسا نہ ہو کہ (خیرات و صدقات کے لیے) بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو۔"

تَيَمُّم" = قصد و ارادہ کرنا، مقصود بنانا۔

یہ فعلِ نہی جمع کی مثال ہے۔

تَفعُّل" اَجْوَفْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ط و ع	تَطَوَّعَ	یَتَطَوَّعُ	مُتَطَوِّعٌ	تَطَوَّعْ	تَطَوُّعٌ

﴿ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرۃ: 158)

"اور جو کوئی برضا ورغبت، بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ط ی ر	تَطَیَّرَ	یَتَطَیَّرُ	مُتَطَیِّرٌ	تَطَیَّرْ	تَطَیُّرٌ

﴿ قَالُوْآ اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ﴾ (یس: 18)

"بستی والے (رسول سے) کہنے لگے" ہم تو تمہیں اپنے لئے فالِ بد سمجھتے ہیں۔"

تَفعُّل" اَجْوَفْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
م ی ز	تَمَیَّزَ	یَتَمَیَّزُ	مُتَمَیِّزٌ	تَمَیَّزْ	تَمَیُّزٌ

-a ﴿ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ﴾ (الملك: 8)

"(دوزخ) شدّتِ غضب سے، پھٹی جاتی ہوگی۔" (یہ فعلِ ماضی ہے۔)

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ق و ل	تَقَوَّلَ	یَتَقَوَّلُ	مُتَقَوِّلٌ	تَقَوَّلْ	تَقَوُّلٌ

-b ﴿ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴾ (الحاقۃ: 44)

"اور اگر اس (رسولؐ) نے، خود گھڑ کر ہماری طرف کوئی بات منسوب کی ہوتی۔۔۔۔"

تَفَعُّل" اَجْوَفْ مَعْ اِدْغَام کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ط و ف	تَطَوَّفَ	يَتَطَوَّفُ	مُتَطَوِّف"	تَطَوَّفْ	تَطَوُّف"

﴿ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ (البقرة: 158)

" اُس کے لئے ، کوئی گناہ کی بات نہیں ، کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں (صفااور مروۃ) کے درمیان سعی کرلے۔" (يَتَطَوَّفُ = يَطَّوَّفُ)

یہ اِطَّوَّفَ ، يَطَّوَّفُ ، مُطَّوِّف" اِدْغَام کی مثال ہے ، تفصیل اگلے باب میں آ رہی ہے۔

تَفَعُّل" نَاقِصْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
م ن ی	تَمَنّٰی	يَتَمَنّٰی	مُتَمَنٍّ	تَمَنَّ	تَمَنٍّ

﴿ وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّيْطَانُ فِیْ اُمْنِيَّتِه ﴾ (الحج : 52)

" اور اے نبی ﷺ تم سے پہلے ہم نے کوئی رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی (جس کے ساتھ یہ معاملہ نہ پیش آیا ہو کہ) جب اس نے تمنا کی ، شیطان اس کی تمنا میں خلل انداز ہو گیا۔"

م ط ی	تَمَطّٰی	يَتَمَطّٰی	مُتَمَطٍّ	تَمَطَّ	تَمَطٍّ

و ل ی	تولّٰی	یتولّٰی	مُتولٍّ	تولَّ	تولٍّ

-a ﴿ وَاِذَا **تَوَلّٰی** سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا﴾ (البقرۃ : 205)

"جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے ، تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ ، فتنوں کے لیے ہی ہوتی ہے۔" (یہ فعلِ ماضی کی مثال ہے)

-b ﴿ وَاِنْ **تَوَلَّوْا** فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ﴾ (البقرۃ: 137)

"اور اگر اس سے منہ پھیریں تو کھلی بات ہے کہ وہ ہٹ دھرمی میں پڑ گئے ہیں۔"

ل ق ی	تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	مُتلَقٍّ	تَلَقَّ	تَلَقٍّ

-c ﴿ **فَتَلَقّٰی** اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمَاتٍ﴾ (البقرۃ:37)

"(اس وقت) آدم نے اپنے رب سے ، چند کلمات سیکھ کر ، توبہ کی۔"

ج ل ی	تَجَلّٰی	یَتَجَلّٰی	مُتَجَلٍّ	تَجَلَّ	تَجَلٍّ

-d ﴿فَلَمَّا **تَجَلّٰی** رَبُّهٗ﴾ (الاعراف: 143)

"چنانچہ ان کے (موسیٰ کے) رب نے ، جب (پہاڑ پر) تجلی کی۔"

ع د ی	تَعَدّٰی	یَتَعَدّٰی	مُتَعَدٍّ	تَعَدَّ	تَعَدٍّ

-e ﴿وَمَنْ **یَّتَعَدَّ** حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (البقرۃ:229)

"اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں ، وہی ظالم ہیں۔"

(یہ فعلِ مضارع مجزوم کی مثال ہے۔ حرفِ شرط مَنْ کی وجہ سے فعل مضارع **یَتَعَدّٰی** ، یَتَعَدَّ ہو گیا ، اور ی ساقط ہو گئی۔)

تَفعُّل" مہموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ا خ ر	تَأَخَّرَ	يَتَأَخَّرُ	مُتَأَخِّر"	تَأَخَّرْ	تَأَخُّر"

﴿ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ﴾ (البقرة: 203)

" اور (منیٰ میں) جو شخص کچھ دیر ٹھیر کر پلٹا ، تو بھی کوئی حرج نہیں۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ا ذ ن	تَأَذَّنَ	يَتَأَذَّنُ	مُتَأَذِّن"	تَأَذَّنْ	تَأَذُّن"
ب ر ء	تَبَرَّأَ	يَتَبَرَّأُ	مُتَبَرِّء"	تَبَرَّءْ	تَبَرُّء"

﴿ اِذْ تَبَرَّءَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا ﴾ (البقرة: 166)

" جب وہ سزا دے گا ، اُس وقت کیفیت یہ ہو گی کہ وہی پیشوا اور رہنما ، جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی ، اپنے پیروؤں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ت ك ء	تَوَكَّأَ	يَتَوَكَّأُ	مُتَوَكِّيء"	تَوَكَّأْ	تَوَكُّأ"

﴿ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ ﴾ (طٰه: 18)

"میں اس لاٹھی پر ٹیک لگا کر چلتا ہوں ، اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں۔"

تَفعُّل" مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
خ ف ف	تَخَفَّفَ	يَتَخَفَّفُ	مُتَخَفِّف"	تَخَفَّفْ	تَخَفُّف"

ح د د	تَحَدَّ دَ	يَتحَدَّ دُ	مُتحَدِّ دٌ	تحَدَّ دْ	تَحَدُّ دٌ
ع دد	تَعَدَّ دَ	يَتعَدَّ دُ	مُتعَدِّ دٌ	تَعَدَّ دْ	تَعَدُّ دٌ
ج س س	تَجَسَّسَ	يَتَجَسَّسُ	مُتَجَسِّسٌ	تَجَسَّسْ	تَجَسُّسٌ

﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضاً﴾ (الحجرات:12)

"تجسّس نہ کرو ، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔"

تَفَعُّل" مفروق کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ف ی	تَوَفّٰی	يَتَوَفّٰی	مُتَوَفٍّ	تَوَفَّ	تَوَفٍّ

a- ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ﴾ (النساء:97)

"جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے ، ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں۔"

b- ﴿ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ﴾ (المائدہ:117)

"جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو آپ ان پر نگران تھے اور آپ تو ساری ہی چیزوں پر نگران ہیں۔" تَوَفَّيْتَنِي = تَوَفَّيْتَ + نِي

c- ﴿ وَ تَوَفَّنَا مَعَ الاَبْرَارِ ﴾ (آل عمران:193)

"اور (اے ربّ !) ہمارا خاتمہ ، نیک لوگوں کے ساتھ کر ۔

(یہ تَوَفَّنَا فعلِ امر جمع کی مثال ہے۔ تَوَفَّ + نَا)

تَفَعُّل" مقرون کی مثال

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَرَوٍّ	تَرَوَّ	مُتَرَوٍّ	یَتَرَوَّی	تَرَوَّی	ر و ی۔

تَرَوّیٰ = اس نے سیراب کیا۔ اس نے غور و فکر کیا۔

سبق نمبر : 208

باب "تفعُّل" کے تائی تغیرات

باب "تَفَعُّل" میں، بعض تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے۔

جب فعلِ ثُلاثی کا پہلا کلمہ (فا کلمہ) ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ص اور ط ہو، تو پہلے حرف کو مشدد کر دیا جاتا ہے اور ساکن الاول سے پہلے، همزةُ الوَصْلِ بڑھا دیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ حروف، قریبُ المَخْرَج ہوتے ہیں، اس لیے اہلِ زبان اس طرح کے تصرفات کر لیتے ہیں۔ جیسے:

تَدَثُّر سے اِدَّثُّر

(یہاں ت کو د سے بدل کر مشدد کر دیا۔ اور پہلے ہمزہ بڑھا دیا)

a- (مادّہ س م ع) سے تَسَمَّعَ سے اِسَّمَّعَ

b- (مادّہ ذ ك ر) سے تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ

c- (مادّہ ص د ق) سے تَصَدَّقَ سے اِصَّدَّقَ

d- (مادّہ ز م ل) سے تَزَمَّلَ سے اِزَّمَّلَ

e- (مادّہ ط ه ر) سے تَطَهَّرَ سے اِطَّهَّرَ

f- (مادّہ ج ن ب) سے تَجَنَّبَ سے اِجَّنَّبَ

g- (مادّہ ض ر ع) سے تَضَرَّعَ سے اِضَّرَّعَ

مُتَدَثِّر" کے بجائے مُدَّثِّر"

-1 ﴿ یاَیُّھا الْمُدَّثِّرُ o قُمْ فَاَنْذِرْ o ﴾ (المدثر :2-1)

"اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے ! اٹھو اور خبر دار کرو۔"

(یہ دراصل مُتَدَثِّر" ہے۔ جو مُتَفَعِّل" کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّل" کا اسمِ فاعل ہے۔) یہاں ت کا د بنا کر د کو مشدّد کر دیا ہے۔

تَدَثَّرَ ، یَتَدَثَّرُ ، مُتَدَثِّر" (مُدَّثِّر") تَدَثَّرْ ، تَدَثُّر" ،

-2 ﴿ یاَیُّھا الْمُزَّمِّلُ o قُمِ الَّیْلَ اِلاَّ قَلِیْلاً o ﴾ (المزمل :2-1)

"اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے ! رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر کم۔"

(یہ دراصل مُتَزَمِّل" ہے۔ جو مُتَفَعِّل" کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّل" کا اسمِ فاعل ہے۔) یہاں بھی ت کو د سے بدل کر مشدّد کر دیا گیا ہے۔ تَزَمَّلَ ، یَتَزَمَّلُ ، مُتَزَمِّل" (مُزَّمِّل") ، تَزَمَّلْ ، تَزَمُّل"

یَتَذَکَّرُ کے بجائے یَذَّکَّرُ

-3 ﴿ اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی ﴾ (عبس : 4)

"یا وہ نصیحت پر دھیان دے ، اور نصیحت کرنا ، اس کے لیے نافع ہو۔"

(یہ دراصل یَتَذَکَّرُ ہے۔ جو مُتَفَعِّل" کے وزن پر ہے۔اور یہ باب تَفَعُّل" کا فعلِ مُضارع ہے۔)

تَذَکَّرَ ، یَتَذَکَّرُ (یَذَّکَّرُ) ، مُتَذَکِّر" ، تَذَکَّرْ ، تَذَکُّر"

4- ﴿ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴾ (الاعراف:94)

"شاید وہ عاجزی پر اتر آئیں۔"

(یہ دراصل یَتضرَّعُونَ ہے۔ جو یَتفعَّلُونَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّل" کافعلِ مضارِع جمع ہے۔)

تَضرَّعَ ، یَتَضرَّعُ (یَضَّرَّعُ) ، مُتَضرِّع" ، تَضرَّعْ ، تَضرُّع"

تَزَیَّنَتْ کے بجائے ازَّیَّنَتْ

5- ﴿ اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ ﴾ (یونس:24)

"پھر عین اس وقت ، جب کہ زمین اپنی بہار پر تھی ، اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں۔"

(یہ دراصل تَزَیَّنَ ہے۔ جو تَفعَّلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفعُّل" کا فعلِ ماضی مونث ہے۔) یہاں ت کے بجائے پہلے حرف ز کو مشدّد کر کے همزۃ الوصل کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تَزَیَّنَ سے اِ زَّیَّنَ ہو گیا۔

تَزَیَّنَ ، یَتَزَیَّنُ ، مُتَزَیِّن" ، تَزَیَّنْ ، تَزَیُّن" ،

تَطَیَّرْنَا کے بجائے اِطَّیَّرْنَا

6- ﴿ قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَعَكَ ﴾ (النمل:47)

"(قومِ ثمود نے) کہا : ہم نے تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو بد شگونی کا نشان پایا ہے۔"

(یہ ا تَطَیَّرَ دراصل تَطَیَّرَ ہے۔ جو تَفَعَّلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب

تَفَعُّل" کا فعلِ ماضی ہے۔) یہاں ت کے بجائے ط کو مشدّد کر دیا گیا ہے اور ھمزۃ الوصل کا اضافہ کیا گیا ہے۔

تَطَيَّرَ ، يَتَطَيَّرُ ، مُتَطَيِّرٌ ، تَطَيَّرْ ، تَطَيُّرٌ ،

اِطَّيَّرَ ، يَطَّيَّرُ ، مُطَّيِّرٌ ،

اَتَصَدَّقُ کے بجائے اَصَّدَّقُ

7- ﴿ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ (المنافقون:10)

"کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔"

(یہ دراصل اَتَصَدَّقُ ہے۔ جو اَتَفَعَّلُ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّل" کا فعلِ مضارع متکلم ہے۔)

تَصَدَّقَ ، يَتَصَدَّقُ ، مُتَصَدِّقٌ ، تَصَدَّقْ ، تَصَدُّقٌ ،

يَتَطَوَّفُوا کے بجائے يَطَّوَّفُوا

8- ﴿ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴾ (الحج:29)

"اور پھر ان لوگوں کو ، اِس قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیے۔"

a- (یہ دراصل يَتَطَوَّفُ ہے۔ جو يَتَفَعَّلُ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعُّل" کا فعلِ مضارع ہے۔)

b- يَتَطَوَّفُ سے يَتَطَوَّفُوْنَ بنا۔

c- لامِ امر (لِ) کی وجہ سے يَتَطَوَّفُوْنَ مجزوم ہو کر يَتَطَوَّفُوا ہوا۔

d- يَتَطَوَّفوا میں تِ کے بجائے طِ کے مشدد ہو جانے سے يَطَّوَّفوا بن گیا۔

باب تَفعُّل" کا ایک ذیلی باب اِفَّعُّل"

بعض علمائے صرف نے ، باب تَفعُّل" کے اِنْ تائی تغیرات کو ، ایک الگ باب اِفَّعُّل" قرار دیا ہے۔ ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجیے۔

مادّہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر
ط ہ ر	اِطَّهَّرَ	يَطَّهَّرُ	مُطَّهِّر"	اِطَّهَّرْ	اِطَّهُّر" یا تَطَهُّر"
ز م ل	اِزَّمَّلَ	يَزَّمَّلُ	مُزَّمِّل"	اِزَّمَّلْ	اِزَّمُّل" یا تَزَمُّل"
ج ن ب	اِجَّنَّبَ	يَجَّنَّبُ	مُجَّنِّب"	اِجَّنَّبْ	اِجَّنُّب" یا تَجَنُّب"
ض ر ع	اِضَّرَّعَ	يَضَّرَّعُ	مُضَّرِّع"	اِضَّرَّعْ	اِضَّرُّع" یا تَضَرُّع"
د ث ر	اِدَّثَّرَ	يَدَّثَّرُ	مُدَّثِّر"	اِدَّثَّرْ	اِدَّثُّر" یا تَدَثُّر"
ذ ك ر	اِدَّكَّرَ	يَدَّكَّرُ	مُدَّكِّر"	اِدَّكَّرْ	اِدَّكُّر" یا تَذَكُّر"
ص د ق	اِصَّدَّقَ	يَصَّدَّقُ	مُصَّدِّق"	اِصَّدَّقْ	اِصَّدُّق" یا تَصَدُّق"
ط و ف	اِطَّوَّفَ	يَطَّوَّفُ	مُطَّوِّف"	اِطَّوَّفْ	اِطَّوُّف" یا تَطَوُّف"
ز ی ن	اِزَّيَّنَ	يَزَّيَّنُ	مُزَّيِّن"	اِزَّيَّنْ	اِزَّيُّن" یا تَزَيُّن"
ط ی ر	اِطَّيَّرَ	يَطَّيَّرُ	مُطَّيِّر"	اِطَّيَّرْ	اِطَّيُّر" یا تَطَيُّر"

سبق نمبر :209

باب

تَفَاعُل"

ماده	فعلِ امر	اسمِ فاعل	مضارع	ماضی
ب ر ك	تَبَا رَكْ	مُتَبَا رِك"	يَتَبَا رَكُ	تَبَا رَكَ

مصدر	اسمِ مفعول	مضارع مجهول	ماضی مجهول
تَبَا رُك"	مُتَبَا رَك"	يُتَبَا رَكُ	تُبُو رِكَ

قواعد و خاصِیّات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیّات باب تَفَاعُل"

1- تَشَارُك" Mutual Participation

کسی کام کے ہونے میں دو افراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا تَشَارُك" کہلاتا ہے ، اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فَاعِل ہوں۔(جبکہ مشارَکتْ میں ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول)

مُشَارَکت کا اظہار ، باب مُفَاعَلَة" کے فعل سے کیا جاتا ہے اور تَشارُك کا اظہار ، باب تَفَاعُل سے کیا جاتا ہے۔

باب تَفَاعُلْ میں مفعول کم ہوتے جاتے ہیں۔ متعدی ، لازم ہو جاتا ہے۔ جیسے :

باب مُفَاعَلَة"	باب تَفَاعُل
a- جَاذَبَ زَيْدٌ" بَكْراً (1) ثَوْباً (2)	تَجَاذَبَ زَيْدٌ" وَبَكْرٌ" ثَوْباً (1)
b- خَاصَمَ زَيْدٌ" بَكْراً	تَخَاصَمَ زَيْدٌ" وَ بَكْرٌ" (لازم)

شَتَمَ سے تَشَاتَمَ

c- تَشَاتَمَ زَيْدٌ" عَمْرواً ، زید و عمر نے آپس میں گالی گلوچ کی۔

ضَارَبَ سے تَضَارَبَ

d- تَضَارَبَ خَالِدٌ" وَ عَابِدٌ" (خالد اور عابد دونوں نے باہم مار پیٹ کی۔)

2- تَخْیِیل

غیر کو اپنے ماخذ کا حصول دکھلانا ، یعنی خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا ، جو موجود نہ ہو ، تخییل کہلاتا ہے۔

تخییل ، تکَلُّفْ سے ملتی جلتی چیز ہے۔ لیکن تکَلُّفْ میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے ، وہ مرغوب اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تخییل میں ، جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے ، وہ دھوکہ دہی اور ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے :

a- مَرِضَ سے تمارَضَ

تَمارَضَ سَلْمَانُ "سلمان نے خود کو ، بیمار ظاہر کیا۔"

b- تَجاهَلَ زَیْدٌ "زید نے لا علمی کا تاثر دیا۔"

c- تَناوَمَ عَلِیٌّ "علی نے بہ تکلف سونے کی کوشش کی۔"

3- مُطَاوِعَتِ فَاعَلَ

یعنی باب مُفَاعَلَة" کا فعل فَاعَلَ کے بعد ، باب تَفَاعُلْ کے فعل تَفَاعَلَ کا آنا تاکہ پہلے فعل کا اثر ظاہر کیا جا سکے۔ جیسے :

a- نَاوَلَ سے تَنَاوَلَ

نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ "میں نے اسے دیا ، تو اس نے لے لیا۔"

b- بَاعَدَ سے تَبَاعَدَ

بَاعَدْتُهُ فَتَبَاعَدَ "میں نے اس کو دور کیا ، تو وہ دور ہو گیا۔"

c- تَابَعْتُهُ فَتَتَابَعَ "میں نے اسے پیچھے چلایا ، تو وہ پیچھے چل پڑا۔"

4- اِبْتَداء Origin

فعلِ مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو فعلِ مجرّد میں ، پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- بَرَكَ (اونٹ بیٹھ گیا) سے تَبَارَكَ (وہ با برکت ہوا۔)

تَبَارَكَ اللهُ (اللہ تعالیٰ بہت ہی با برکت اور فیض رساں ہستی ہے۔)

b- نَزَعَ (مرنے کے قریب ہوا) سے تَنَازَعَ (ایک دوسرے سے جھگڑا کیا۔)

c- وَصٰی (وہ کامل ہوا) سے تَوَاصٰی (ایک دوسرے کو وصیت کی۔)

5- تدریج Gradualism

باب تَفَاعُلْ ، بعض اوقات تدریج کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ فعل بتدریج حاصل ہوا ہے۔ جیسے :

a- تَوَارَدَ القومُ "لوگ یکے بعد دیگرے آتے گئے۔"

b- تَزَايَدَ النِّيْلُ "دریائے نیل بتدریج بڑھتا گیا۔"

6- مُطابقت فعل مجرد

باب تَفَاعُلْ بعض اوقات ، مجرد ہی کا مطلب دیتا ہے۔ جیسے :

تَعَالٰی ، عَلَا (بلند ہوا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

﴿ فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾ (الاعراف:190)

"اللہ بہت بلند وبرتر ہے ، ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔"

باب تَفَاعُل" کی قرآنی مثالیں

-1 ﴿ تَقَاسَمُوْا بِاللهِ ﴾ (النمل:49)

"(نو جتھے داروں نے آپس میں کہا) خدا کی قسم کھا کر عہد کر لو۔"

(یہاں فعل ماضی جمع تَقَاسَمُوْا استعمال ہوا ہے)

-2 ﴿ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ ﴾ (الطلاق:6)

"لیکن اگر تم نے (دودھ کی اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا۔"

(یہاں فعل ماضی جمع تَعَاسَرْتُمْ استعمال ہوا ہے)

-3 ﴿ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴾ (النبا:1)

"یہ لوگ کس چیز کے بارے میں آپس میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں؟"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَسَآءَلُوْنَ استعمال ہوا ہے)

-4 ﴿ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ﴾ (یونس:45)

"(ہم دنیا میں محض ایک گھڑی بھر) آپس میں جان پہچان کرنے کو ٹھیرے تھے۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَعَارَفُوْنَ استعمال ہوا ہے)

-5 ﴿ تَظَاهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ﴾ (البقرة:85)

"ظلم و زیادتی کے ساتھ، ان کے خلاف آپس میں جتھے بندیاں کرتے ہو۔"

(یہاں فعل مضارع جمع تَظَاهَرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

-6 ﴿ وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴾ (القلم:23)

"اس حال میں کہ وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔"

(یہاں فعل مضارع جمع یَتَخَافَتُوْنَ استعمال ہوا ہے)

-7 ﴿ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴾ (ص:64)

"اہل دوزخ میں ، باہمی جھگڑے ہوں گے۔"

(یہاں مصدر تَخَاصُمُ استعمال ہوا ہے)

-8 ﴿ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ﴾ (الحجرات:11)

"اور ایک دوسرے کو ، برے القاب سے مت یاد کرو۔"

(یہاں فعل نہی جمع لَا تَنَابَزُوْا استعمال ہوا ہے)

-9 ﴿ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا ﴾ (الانفال:46)

"اور آپس میں ، مت جھگڑو ، ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی۔"

(یہاں فعل نہی جمع لَا تَنَازَعُوْا استعمال ہوا ہے)

-10 ﴿ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ﴾ (البقرة:25)

"اور اسی طرح کے (پھل) ہمیں دنیا میں بھی دیئے جاتے تھے۔"

(یہاں اسم فاعل مُتَشَابِهًا منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے)

11- ﴿اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ﴾ (الحدید:20)

" یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل ، دل لگی اور ظاہری ٹپ ٹاپ اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا ہے۔"

(یہاں مصدر تَفَاخُرٌ استعمال ہوا ہے)

12- ﴿وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ﴾ (الحدید:20)

"اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے ، بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔"

(یہاں مصدر تَكَاثُرٌ استعمال ہوا ہے)

13- ﴿ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ (التغابن:9)

" (قیامت کا دن) ایک دوسرے کے مقابلے میں ، لوگوں کی ہار جیت کا دن ہوگا۔" (یہاں مصدر التَّغَابُن استعمال ہوا ہے)

14- ﴿رَجُلًا فِيْهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ﴾ (الزمر:29)

" ایک غلام ، جس میں کئی مختلف الاغراض آقا شریک ہیں (ہر آقا ، اپنی اپنی غرض کے لیے ، بیچارے غلام کو) اپنی اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔"

(یہاں اسم فاعل جمع مُتَشَاكِسُوْنَ استعمال ہوا ہے)

15- ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ﴾ (النساء:60)

"مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے ، طاغوت کی طرف رجوع کریں۔" (یہاں فعلِ مضارع مجزوم يَتَحَاكَمُوْا استعمال ہوا ہے)

16- ﴿ لَوْ لَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ﴾ (القلم:49)

"اگر اس کے رب کی مہربانی ، اس کے شامل حال نہ ہو جاتی۔"

17- ﴿ اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ ﴾ (البقرة:282)

"جب کسی مقرر مدت کے لیے تم آپس میں ، قرض کا لین دین کرو۔"

18- ﴿ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴾ (مطففين:30)

"جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے۔"

19- ﴿ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ o ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ o وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ o عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ o مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِيْنَ o ﴾ (الواقعه:16)

"نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے کم۔ مُرَصَّع تختوں پر تکیے لگائے ، آمنے سامنے بیٹھیں گے۔"

(یہاں اسمِ فاعل مُتَقَابِل" کی جمع مُتَقَابِلُون ، نصبی حالت میں آئی ہے۔)

20- ﴿فَاِنْ اَرَادَا فِصَالاً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾

"لیکن اگر فریقین (میاں بیوی) باہمی رضا مندی اور باہمی مشورے سے ، دودھ چھڑانا چاہیں ، تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔" (البقرة:233)

(یہاں رَضِیَ کے مادے سے ، باب تفاعل ناقص میں تَرَاضٍ مصدر ہے ، اور ش و ر کے مادے سے باب تفاعل اجوف میں تَشَاوُر" مصدر ہے۔)

باب تَفَاعُل" کی مشق

	معروف			مجہول				
مادّہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر
ح ص ل	تحاصَلَ							تحاصُل"
غ ف ل	تَغافَلَ							تَغافُل"
م ی ل	تَمایَلَ							تَمایُل"
ن و ل	تَناوَلَ							تَناوُل"
ق ت ل	تَقاتَلَ							تَقاتُل"
ش ر ك	تَشارَكَ							تَشارُك"
د ر ك	تَدارَكَ							تَدارُك"
ض ر ب	تَضارَبَ							تَضارُب"
ق ر ب	تَقارَبَ							تَقارُب"
ح و ب	تَحاوَبَ							تَحاوُب"
ج ر ب	تَجارَبَ							تَجارُب"
ق س م	تَقاسَمَ							تَقاسُم"
د ب ر	تَدابَرَ							تَدابُر"
م ط ر	تَماطَرَ							تَماطُر"
ف خ ر	تَفاخَرَ							تَفاخُر"
غ ی ر	تَغایَرَ							تَغایُر"
ع و ن	تَعاوَنَ	یَتعاوَنُ	مُتعاوِن"	تُعُووِنَ	یُتعاوَنُ	مُتعاوَن"	تَعاوَنْ	تَعاوُن"
ح د ث	تَحادَثَ							تَحادُث"
ز ح م	تَزاحَمَ							تَزاحُم"

خالی کالموں کو پُر کیجئے اور با آواز بلند پڑھیے تاکہ آپ کو تصرفات کا بخوبی علم ہو جائے۔

تَفَاعُل" سالم کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَتَابُع"	تَتَابَعْ	مُتَتَابِع"	يَتَتَابَعُ	تَتَابَعَ	ت ب ع

﴿ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ﴾ "تو پھر دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے۔" (النساء: 92)

تَجَانُف"	تَجَانَفْ	مُتَجَانِف"	يَتَجَانَفُ	تَجَانَفَ	ج ن ف

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ﴾ (المائدہ:3)

"(لہٰذا حرام و حلال کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں ان کی پابندی کرو) البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان میں سے کوئی چیز کھالے۔" (یہ اسمِ فاعل ہے)

تَظَاهُر"	تَظَاهَرْ	مُتَظَاهِر"	يَتَظَاهَرُ	تَظَاهَرَ	ظ ھ ر

﴿ قَالُوْا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا ﴾(القصص:48) (یہ فعلِ ماضی تثنیٰ کی مثال ہے)

"انہوں نے کہا "دونوں جادوگر ہیں، جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔"

تَعَاسُر"	تَعَاسَرْ	مُتَعَاسِر"	يَتَعَاسَرُ	تَعَاسَرَ	ع س ر

﴿ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ اُخْرٰى ﴾ (الطلاق:6)

"لیکن اگر تم نے (اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا، تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلالے گی۔"

ن ز ع	تَنَازَعَ	يَتَنَازَعُ	مُتَنَازِعٌ	تَنَازُعْ	تَنَازُعٌ

﴿ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ ﴾ (الکھف: 21)

"اُس وقت وہ ، آپس میں اِس بات پر جھگڑ رہے تھے۔"

ن ص ر	تَنَاصَرَ	يَتَنَاصَرُ	مُتَنَاصِرٌ	تَنَاصَرْ	تَنَاصُرٌ

﴿ مَالَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴾ (الصّافّات: 25)

"تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اب کیوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟"

ن ف س	تَنَافَسَ	يَتَنَافَسُ	مُتَنَافِسٌ	تَنَافَسْ	تَنَافُسٌ
ن ب ز	تَنَابَزَ	يَتَنَابَزُ	مُتَنَابِزٌ	تَنَابَزْ	تَنَابُزٌ
ج ن ف	تَجَانَفَ	يَتَجَانَفُ	مُتَجَانِفٌ	تَجَانَفْ	تَجَانُفٌ
ت ب ع	تَتَابَعَ	يَتَتَابَعُ	مُتَتَابِعٌ	تَتَابَعْ	تَتَابُعٌ۔

﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللهِ ﴾ (النساء: 92)

"پھر جو غلام نہ پائے ، وہ پے در پے ، دو مہینے کے روزے رکھے ، یہ اس گناہ پر ، اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے۔"

یہ اسم فاعل "مُتَتَابِعٌ" کی جمع ، مُتَتَابِعُوْنَ کی نصبی حالت (مثنیٰ) ہے۔

تَفَاعُل" مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ع د	تَوَاعَدَ	يَتَوَاعَدُ	مُتَوَاعِد"	تَوَاعَدْ	تَوَاعُد"

﴿ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلاَّ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلاً مَّعْرُوْفًا﴾ (البقرة:235)

(بیوہ عورتوں سے) خفیہ عہد و پیمان نہ کرنا، بات کرنی ہے، تو معروف طریقے سے کرو۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ر ث	تَوَارَثَ	يَتَوَارَثُ	مُتَوَارِث"	تَوَارَثْ	تَوَارُث"

تَفَاعُل" اَجوف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ب ی ع	تَبَايَعَ	يَتَبَايَعُ	مُتَبَايِع"	تَبَايَعْ	تَبَايُع"

﴿ وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ﴾ (البقرة:282)

"مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت، گواہ کر لیا کرو۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ن و ش	تَنَاوَشَ	يَتَنَاوَشُ	مُتَنَاوِش"	تَنَاوَشْ	تَنَاوُش"

﴿ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴾ (سبا: 52)

"(اب ایمان کا کیا فائدہ) ان لوگوں کے لیے، دور نکلی ہوئی چیز، کہاں ہاتھ آ سکتی ہے؟"

یہاں اَلتَّنَاوُشُ مصدر استعمال ہوا ہے۔

ج و ر	تَجاوَرَ	يَتَجاوَرُ	مُتَجاوِر"	تَجا وُرْ	تَجاوُر"

﴿ وَ فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ ﴾ (الرعد: 4)

"اور زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہوئے ہیں۔"

ج و ز	تَجاوَزَ	يَتَجاوَزُ	مُتَجاوِز"	تَجاوُزْ	تَجا وُز"

﴿ وَ نَتَجاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ ﴾ (الاحقاف: 16)

"اور ہم، ان کی برائیوں سے، در گذر کریں گے۔"

ط و ل	تَطَاوَلَ	يَتَطَاوَلُ	مُتَطَاوِل"	تَطَاوَلْ	تَطَاوُل"

﴿ فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ﴾ (القصص: 45)

"اور ان پر بہت زمانہ گزر چکا ہے۔"

ع و ن	تَعَاوَنَ	يَتَعَاوَنُ	مُتَعَاوِن"	تَعَاوَنْ	تَعَاوُن"

﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ﴾ (المائدہ: 2)

"اور ایک دوسرے سے تعاون کرو! ان کاموں میں، جو نیکی اور خدا ترسی کے ہیں۔"

(یہاں فعلِ امر جمع تَعَاوَنُوْا استعمال ہوا ہے۔)

ل و م	تَلَاوَمَ	يَتَلَاوَمُ	مُتَلَاوِم"	تَلَاوَمْ	تَلَاوُم"

﴿ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴾ (القلم: 30)

"پھر ان میں سے، ہر ایک دوسرے کو، ملامت کرنے لگا۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَلَاوَمُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

تَفَاعُل" نَاقِصْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ن ج ی	تَنَاجٰی	یَتَنَاجٰی	مُتَنَاجٍ	تَنَاجِ	تَنَاجٍ
ن ہ ی	تَنَاهٰی	یَتَنَاهٰی	مُتَنَاهٍ	تَنَاهِ	تَنَاهٍ

﴿ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ﴾ (المائدۃ: 79)

"بنی اسرائیل نے ایک دوسرے کو، برے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔"

ن د ی	تَنَادٰی	یَتَنَادٰی	مُتَنَادٍ	تَنَادِ	تَنَادٍ

﴿ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴾ (المؤمن: 32)

"مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فریاد و فغاں کا دن نہ آ جائے۔"

(تَنَادٍ مصدر ہے ، اس پر اَلْ لگنے سے یہ اَلتَّنَادِ بن جاتا ہے۔)

ع ط ی	تَعَاطٰی	یَتَعَاطٰی	مُتَعَاطٍ	تَعَاطِ	تَعَاطٍ

﴿ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ ﴾ (القمر: 29)

"آخر کار! ان لوگوں نے اپنے آدمی کو پکارا اور اس نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اونٹنی کو مار ڈالا۔" (فعلِ ماضی استعمال ہوا ہے)

ج ف ی	تَجَافٰی	یَتَجَافٰی	مُتَجَافٍ	تَجَافِ	تَجَافٍ

﴿ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ﴾ (السجدۃ: 16)

"ان کی پیٹھیں ، بستروں سے الگ رہتی ہیں۔" (فعل مضارع مونث)

م ر ی	تَمارٰی	یَتمارٰی	مُتمارٍ	تمارِ	تمارٍ

﴿فَبِاَیِّ اٰلاءِ رَبِّكَ تتمارٰی ﴾ (فعل مضارع) (النجم:55)

"پس اے انسان! اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں تو شک کرے گا؟"

تَفَاعُل" مہموز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
خ ط ء	تَخاطَأ	یَتخاطَأ	مُتخاطِئ"	تَخاطَأْ	تَخاطُؤ"

تَفَاعُل" مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ح ج ج	تَحاجَّ	یَتحاجُّ	مُتحاجّ"	تَحاجَجْ	تَحاجّ"

﴿وَاِذْ یَتحاجُّوْنَ فِي النَّارِ﴾ (فعل مضارع جمع) (المومن:48)

تصور کرو اس وقت کا، جب یہ لوگ دوزخ میں، ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے۔

م رر	تَمارَّ	یَتمارُّ	مُتمارّ"	تَمارَرْ	تَمارّ"
م س س	تَماسَّ	یَتماسُّ	مُتماسّ"	تَماسَسْ	تَماسّ"

﴿ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتماسّا ﴾ (المجادلہ:3)

"تو قبل اس کے کہ دونوں ، ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں (ایک غلام آزاد کرنا ہوگا)۔"

یہاں فعل مضارع مثنٰی یَّتماسّا استعمال ہوا ہے۔

تَفَاعُل" مَفْرُوق کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَوَارٍ	تَوَارَ	مُتَوَارٍ	يَتَوَارٰى	تَوَارٰى	و ر ی

﴿ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ﴾ مضارع (النحل: 59)
"لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اس بری خبر کے بعد، کیا کسی کو منہ دکھائے؟"

﴿ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴾ فعل ماضی مونث (ص : 32)
"یہاں تک کہ وہ گھوڑے، نگاہ سے اوجھل ہو گئے۔"

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَوَاصٍ	تَوَاصَ	مُتَوَاصٍ	يَتَوَاصٰى	تَوَاصٰى	و ص ی

﴿ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ (العصر: 3)
"اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔"

تَفَاعُل" مقرون کی مثال

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَدَاوٍ	تَدَاوَ	مُتَدَاوٍ	يَتَدَاوٰى	تَدَاوٰى	د و ی

دَاوٰى = بیمار کا علاج کرنا (باب مفاعلہ)

تَدَاوٰى = خود اپنا علاج کرنا (باب تفاعل)

سبق نمبر :210

باب تَفَاعُل" کے تائی تغیرات

باب تَفَاعُل" میں بھی ، بعض اوقات پہلے حرف (یعنی فاء کلمہ) کو مشدّد کر دیا جاتا ہے۔اور ساکن الاول سے پہلے همزة الوصل بڑھا دیا جاتا ہے۔اہلِ زبان قریب المخرج حروف کو تسہیل کے لیے اسی طرح ادا کرتے ہیں۔ جیسے :

a- د ر ك سے تَدَارَكَ سے اِدَّارَكَ

b- ث ق ل سے تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ

c- ش ب ہ سے تَشَابَهَ سے اِشَّابَهَ

d- ص ل ح سے تَصَالَحَ سے اِصَّالَحَ

1- ﴿ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ﴾ (النمل : 66)

"بلکہ آخرت کا تو علم ہی ، اِن لوگوں سے گم ہو گیا ہے۔"

(یہ اِدَّارَكَ دراصل تَدَارَكَ ہے۔ جو تَفَاعَلَ کے وزن پر ہے۔اور یہ باب تَفَاعُل" کا فعلِ ماضی ہے۔)

2- ﴿حَتّٰى اِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ﴾ (الاعراف:38)

"حتیٰ کہ جب ، سب جہنم میں ، جمع ہو جائیں گے۔"

تَدَارَكَ ، يَتَدَارَكُ ، مُتَدَارِك"

3- ﴿ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ﴾ (البقرۃ:118)

"ان سب (اگلے پچھلے گمراہ) لوگوں کی ذہنیتیں، ایک جیسی ہیں۔"

(یہاں تَشَابَهَ کو، اِشَّابَهَ بھی کیا جا سکتا تھا۔ دراصل تَشَابَهَ، تَفَاعَلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب "تَفَاعُل" کا فعلِ ماضی ہے۔)

تَشَابَهَ، يَتَشَابَهُ، مُتَشَابِه"، تَشَابَهْ، تَشَابُه"

4- ﴿ مَالَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيْلِ اللهِ اِثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ﴾ (التوبہ:38)

"تمہیں کیا ہو گیا؟ کہ جب تم سے، اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا گیا، تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟"

اِثَّاقَلَ دراصل تَثَاقَلَ ہے۔ اور یہ بھی باب "تَفَاعُل" کا فعلِ ماضی ہے۔

باب تَفَاعُل" کا ایک ذیلی باب اِفَّاعُل"

بعض علمائے صرف نے ، باب تَفَاعُلْ کے تائی تغیرات کو ایک الگ باب قرار دیا ہے۔ ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجیے۔

مصدر	امر	اسم فاعل	مضارع	ماضی	مادّہ
اِثَّاقُل"	اِثَّاقَلْ	مُثَّاقِل"	يَثَّاقَلُ	اِثَّاقَلَ	ث ق ل
اِسَّاقُط"	اِسَّاقَطْ	مُسَّاقِط"	يَسَّاقَطُ	اِسَّاقَطَ	س ق ط
اِشَّابُه"	اِشَّابَهْ	مُشَّابِه"	يَشَّابَهُ	اِشَّابَهَ	ش ب ه
اِصَّالُح"	اِصَّالَحْ	مُصَّالِح"	يَصَّالَحُ	اِصَّالَحَ	ص ل ح
اِدَّارُك"	اِدَّارَكْ	مُدَّارِك"	يَدَّارَكُ	اِدَّارَكَ	درك
اِصَّاعُد"	اِصَّاعِدْ	مُصَّاعِد"	يَصَّاعِدُ	اِصَّاعَدَ	ص ع د
اِنَّاطُر"	اِنَّاطَرْ	مُنَّاطِر"	يَنَّاطَرُ	اِنَّاطَرَ	ن ط ر
اِتَّايُع"	اِتَّايَعْ	مُتَّايِع"	يَتَّايَعُ	اِتَّايَعَ	ت و ع
اِدِّيرَاة"	اِدَّارِئْ	مُدَّارِئ"	يَدَّارَئُ	اِدَّارَأَ	د ر أ

نوٹ : معجم تصریف الافعال العربية میں ، فعلِ مضارع اور فعلِ امر کا عین کلمہ مکسور درج کیا گیا ہے۔ دیکھیے صفحہ نمبر 306 ، 312 اور 316 (جبکہ منشعب میں مفتوح ہے)"

يَصَّاعِدُ ، اِصَّاعِدْ – يَدَّارِىءُ ، اِدَّارِىءْ – يَتَّايِعُ ، اِتَّايِعْ

سبق نمبر :211

باب

اِفْتِعَال"

ماضی	مضارع	اسمِ فاعل	فعلِ امر	مادہ
اِقْتَدَرَ	يَقْتَدِرُ	مُقْتَدِر"	اِقْتَدِرْ	ق د ر

ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسمِ مفعول	مصدر
اُقْتُدِرَ	يُقْتَدَرُ	مُقْتَدَر"	اِقْتِدَار"

قواعد و خاصِیَّات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصِیّات باب اِفْتِعال"

1- اِتّخاذِ فعل

کسی چیز کو ماخذ بنانے یا ماخذ میں لے لینے کو اِتّخاذ کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ، اسم جامد سے فعل کو اخذ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- جحَرَ سے اِجْتَحرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا)
(جُحْرٌ" بل کو کہتے ہیں۔)

b- عَضُدَ (بازو) سے اِعْتَضَدَ (اس نے بازو میں لیا۔)

c- خُبز (روٹی) سے اِخْتَبَزَ (He baked)

2- تَصرُّفْ

ماخذ کو حاصل کرنے کی کوشش کا نام تَصرُّفْ ہے۔ تصرف کو ، اجتہاد اور طلب بھی کہتے ہیں۔ فعلِ مجرد اور فعلِ مزید کے معنیٰ کا فرق نوٹ کیجیے۔

کَسَبَ = کوئی شے حاصل کرنا

اِکْتَسَبَ = اجتہاد ، مبالغے اور کوشش سے کوئی شے حاصل کرنا۔

﴿ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ﴾ (البقرة:286)

"نفس نے جو نیکی کمائی ہے ، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور نفس نے جو بدی سمیٹی ہے ، اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔"

3- تَخْيِير

فاعل کا کسی کام کو اپنی ذات کے لیے کرنے کا نام تَخْيِير ہے۔

جیسے کَالَ سے اِكْتَالَ

اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ "اس نے اپنے لیے جو ماپے۔"

4- مُطَاوَعَت

بعض اوقات ، اِفْتِعَال کا فعل ، فعلِ مجرد ، یا اَفْعَلَ ، یا فَعَّلَ کی مطاوعت کرتا ہے۔ مطاوعت اثر قبول کر لینے کو کہتے ہیں۔ جیسے :

- مُطَاوَعَتِ فَعَلَ: غَمَّ سے اِغْتَمَّ

a- غَمَمْتُهُ فَاغْتَمَّ "میں نے اُسے غمگین کیا ، تو وہ غمگین ہو گیا۔"

b- عَدَلْتُهُ فَاعْتَدَلَ میں نے اس کے ساتھ عدل کیا تو وہ بھی عادل ہو گیا۔"

c- جَمَعْتُهُ فَاجْتَمَعَ "میں نے اسے جمع کیا ، تو وہ جمع ہو گیا۔"

- مُطَاوَعَتِ اَفْعَلَ:

اَنْصَفْتُهُ فَانْتَصَفَ "میں نے اس کے ساتھ انصاف کیا تو وہ بھی منصف ہو گیا۔"

- مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ: حَمَّلَ سے اِحْتَمَلَ

a- حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ "میں نے اس پر لادا ، تو وہ لد گیا۔"

b- قَرَّبْتُهُ فَاقْتَرَبَ "میں نے اسے قریب کیا ، تو وہ قریب ہو گیا۔"

5- مُوافقتِ فعلِ مجرد

بعض اوقات ، اِفْتِعَال کا فعل ، فعلِ مجرد ہی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

a- جَذَبَ = اِجْتَذَبَ (جذب کر لیا)

b- كَدَّ = اِكْتَدَّ (دوڑا)

6- اِبْتِداء Origin

فعلِ مزید میں ، کسی بالکل نئے معنیٰ کو ظاہر کرنا ، جو فعلِ مجرّد میں ، پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔

جیسے سَلِمَ سے اِسْتَلَمَ (پتھر کو بوسہ دیا۔)

خَلَفَ (وہ پیچھے رہا) سے اِخْتَلَفَ (اس نے اختلاف کیا)۔

7- لزوم In-Transitive

فعل لازم کے لیے استعمال لُزُوم کہلاتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مفعول کے بغیر ہی بات پوری ہو جاتی ہے۔

هَدٰى (اس نے ہدایت دی) سے اِهْتَدٰى (اس نے ہدایت پالی)۔

8- مشارکت Participation

بعض اوقات فعل اِفْتِعَال ، مشارکت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اِخْتَصَمَ الْقَوْمُ "لوگ باہم لڑ پڑے۔"

9- اظہار

بعض اوقات فعل اِفْتِعَال ، اظہار کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

عذر سے اِعْتَذَرَ عَلِيٌّ "علی نے عذر ظاہر کیا ، عذر پیش کیا۔"

﴿ لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ﴾ (التحریم:7)

"آج کے دن کوئی معذرت پیش نہ کرو۔"

10- مبالغہ

بعض اوقات فعل اِفْتِعَال ، مبالغہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اِقْتَدَرَ مَالِكٌ "مالک نے بہت زیادہ قدرت حاصل کرلی۔"

باب اِفْتِعَال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْتِعَال میں ہمزۃ ، ہمیشہ همزة الوصل ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اِجْتَنَبَ ، اِجْتَنِبْ ، اِجْتِنَاب"

اِكْتَسَبَ ، اِكْتَسِبْ ، اِكْتِسَاب"

باب اِفْتِعَال" کی قرآنی مثالیں

1- ﴿ وَ اشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا ﴾ (مریم:4)

"اور بڑھاپے کی وجہ سے ، میرا سر بھڑک اٹھا ہے۔"

(یہاں فعل ماضی اشْتَعَلَ استعمال ہوا ہے)

2- ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ﴾ (القمر:1)

"قیامت کی گھڑی قریب آگئی ہے۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اقْتَرَبَتْ استعمال ہوا ہے)

3- ﴿ فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا ﴾ (الرعد:17)

"پھر (جب سیلاب اٹھا) تو سیلاب نے جھاگ بھی اٹھا لیا۔"

(یہاں فعل ماضی احْتَمَلَ استعمال ہوا ہے)

4- ﴿ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا ﴾ (المومن:11)

"اب ہم اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں۔"

(یہاں فعل ماضی اعْتَرَفْنَا استعمال ہوا ہے)

5- ﴿ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا ﴾ (الاعراف:204)

"جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو۔"

(یہاں فعل امر جمع اسْتَمِعُوا استعمال ہوا ہے)

6- ﴿ اِشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ﴾ (الانعام: 143)

" ان دونوں (بھیڑوں اور بکریوں) کے پیٹوں پر جو مشتمل ہے۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اشْتَمَلَتْ استعمال ہوا ہے)

7- ﴿ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ ﴾ (التوبة: 94)

"(اے محمدؐ) یہ (منافق) تمہارے پاس طرح طرح کے عذرات پیش کریں گے۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يَعْتَذِرُوْنَ استعمال ہوا ہے)

8- ﴿ اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُوْرِكُمْ ﴾ (الحديد: 13)

" ذرا ہماری طرف دیکھو! ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں گے۔"

(یہاں فعل مضارع نَقْتَبِسْ استعمال ہوا ہے)

9- ﴿ فَاَخَذْنَاهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾ (القمر: 42)

"آخر کار ہم نے انہیں پکڑا ، جس طرح کوئی زبردست قدرت والا پکڑتا ہے۔"

(یہاں اسم فاعل مُّقْتَدِرٍ استعمال ہوا ہے)

10- ﴿ فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِي الْاَبْصَارِ ﴾ (الحشر: 2)

"پس عبرت حاصل کرو ! اے دیدۂ بینا رکھنے والو۔"

یہ فعل امر جمع ہے۔

11- ﴿ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ ﴾ (النساء: 91)

"ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلہ سے باز نہ رہیں۔"

(یہاں فعل مضارع يَعْتَزِلُوْنَ ، لَم کی وجہ سے مجزوم ہو گیا ہے۔)

12- ﴿ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ﴾ (البقرة: 222)

"(چونکہ یہ گندگی ہے) اس لیے حیض میں ، عورتوں سے الگ رہو۔"

یہ اعْتَزِلُوا فعلِ امرِ جمع کی مثال ہے۔

13- ﴿ اِلاَّ الَّذِیْنَ تَابُوا وَاَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللهِ ﴾ (النساء: 146)

"البتہ جو ان میں سے تائب ہو جائیں اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کر لیں ، اور اللہ کا دامن تھام لیں۔"

یہ اعْتَصَمُوا فعلِ ماضی جمع کی مثال ہے۔

14- ﴿ فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴾ (القمر: 31)

"اور وہ باڑے والے کی روندی ہوئی باڑھ کی طرح بھس ہو کر رہ گئے"

یہ الْمُحْتَظِرِ اسمِ فاعل کی مثال ہے۔

15- ﴿ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ اِلاَّ قَلِيْلاً ﴾ (بنی اسرائیل: 62)

"میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں گا ، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔"

یہ اَحْتَنِكَنَّ فعل مضارع متکلم اثقل کی مثال ہے۔

(اس کا مادہ ح ن ك ہے) لَ + اَحْتَنِكُ + نَّ

باب اِفْتِعَال" کی مشق

مادّہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
ن ق ل	اِنْتَقَلَ	يَنْتَقِلُ	مُنْتَقِلٌ	اُنْتُقِلَ	يُنْتَقَلُ	مُنْتَقَلٌ	اِنْتَقِلْ	اِنْتِقَالٌ
ح م ل	احتمل							اِحْتِمَالٌ
س ث ل	استثل							اِسْتِثَالٌ
ن ص ر	انتصر							اِنْتِصَارٌ
خ ب ر	اختبر							اِخْتِبَارٌ
ق د ر	اقتدر							اِقْتِدَارٌ
خ ص ر	اختصر							اِخْتِصَارٌ
ح ق ر	اِحْتَقَرَ							اِحْتِقَارٌ
ح ر ز	اِحترز							اِحْتِرَازٌ
ن ق م	اِنْتَقَمَ	يَنْتَقِمُ	مُنْتَقِمٌ	اُنْتُقِمَ	يُنْتَقَمُ	مُنْتَقَمٌ	اِنْتَقِمْ	اِنْتِقَامٌ
ق س م	اقتسم							اِقْتِسَامٌ
ح ر م	احترم							اِحْتِرَامٌ
ف ر ق	افترق							اِفْتِرَاقٌ
ق ر ب	اقترب							اِقْتِرَابٌ
ب د ا	ابتدأ							اِبْتِدَاءٌ
ف ر ض	افترض							اِفْتِرَاضٌ
ج م ع	اجتمع							اِجْتِمَاعٌ
ج ن ب	اجتنب							اِجْتِنَابٌ

مشق :۔خالی کالموں کو بآواز بلند پڑھتے ہوئے پُر کیجئے۔ تصرّفات پر نظر رکھئے۔

اسم فاعل کا عین کلمہ مکسور ، اور اسم مفعول کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

"اِفْتِعَال" سالم کی مشق

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مصدر
ب د ع	اِبْتَدَعَ	يَبْتَدِعُ	مُبْتَدِعٌ	اِبْتَدِعْ	اِبْتِدَاعٌ
ن ب ذ	اِنْتَبَذَ				
ن ش ر	اِنْتَشَرَ				
ن ص ر	اِنْتَصَرَ				
ن ظ ر	اِنْتَظَرَ				
ب ھ ل	اِبْتَهَلَ				
ج ر ح	اِجْتَرَحَ				
ج ر م	اِجْتَرَمَ				
ج م ع	اِجْتَمَعَ				اِجْتِمَاعٌ
ع م ر	اِعْتَمَرَ				
ع ب ر	اِعْتَبَرَ				
ع ذ ر	اِعْتَذَرَ				
ع ر ف	اِعْتَرَفَ				
ع ص م	اِعْتَصَمَ				
ن ق م	اِنْتَقَمَ				اِنْتِقَامٌ

اِفْتِعَال" مثال کی مثال

و س ق	اِ تَّسَقَ	يَتَّسِقُ	مُتَّسِقٌ"	اِ تَّسِقْ	اِ تِّسَا قٌ"

﴿ وَ الَّيْلِ وَمَا وَسَقَ O وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴾ (الانشقاق: 17-18)

" میں قسم کھاتا ہوں ، رات کی ! اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے ،

اور (میں قسم کھاتا ہوں) چاند کی ! جبکہ وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے۔"

اِفْتِعَال" اَجْوَفْ کی مثالیں

خ ی ر	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	مُخْتَارٌ"	اِخْتَرْ	اِ خْتِيَار"

تنبیہ: اس کا اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول ایک ہی وزن پر آتا ہے۔

چنانچہ مُخْتَار" ، مُمْتَاز" اور مُکْتَال" اسمِ فاعل بھی ہیں اور اسمِ مفعول بھی۔

م ی ز	اِمْتَازَ	يَمْتَازُ	مُمْتَاز"	اِمْتَزْ	اِ مْتِيَا ز"

-a ﴿ وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ أَ يُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴾ (یس: 59)

"اور اے مجرمو! آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ۔" (یہ فعل امر جمع کی مثال ہے)

ك ی ل	اِ كْتَالَ	يَكْتَالُ	مُكْتَال"	اِكْتَلْ	اِكْتِيَال"

-b ﴿ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴾ (المطففین: 2)

"جن کا حال یہ ہے ، کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں ، تو پورا پورا لیتے ہیں۔"

اِفْتِعَال "نَاقِص" کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن د ی	اِنْتَدٰی	یَنْتَدِی	مُنْتَدٍ	اِنْتَدِ	اِنْتِدَاء"
ن ھ ی	اِنْتَھٰی	یَنْتَھِی	مُنْتَهٍ	اِنْتَهِ	اِنْتِهَاء"

a- ﴿ فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ ﴾ (البقرۃ: 192)

"پھر اگر وہ باز آ جائیں ، تو جان لو کہ اللہ غفور رحیم ہے۔"

b- ﴿ یَا اِبْرَاهِیْمُ ! لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ ﴾ (مریم: 46)

"آزر نے کہا : اے ابراہیم اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگ سار کر دوں گا۔"

c- ﴿ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ﴾ (الانفال: 19)

"اور اگر اب بھی تم باز آ جاؤ ، تمھارے ہی لئے بہتر ہے۔"

d- ﴿ اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴾ "قیامت کے دن کا علم تو اللہ پر ختم ہے۔" (النازعات: 44)

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ھ د ی	اِھْتَدٰی	یَھْتَدِی	مُھْتَدٍ	اِھْتَدِ	اِھْتِدَاء"

﴿ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ﴾ (الاعراف: 43)

"اور ہم خود راہ نہ پا سکتے تھے ، اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ج ب ی	اِجْتَبٰی	یَجْتَبِی	مُجْتَبٍ	اِجْتَبِ	اِجْتِبَاء"

﴿ هُوَ اجْتَبٰكُمْ ﴾ (الحج: 78)

"(اے مسلمانو!) اس نے تمھیں ، اپنے کام کے لیے چن لیا ہے۔"

ب ل و	اِبْتَلٰی	يَبْتَلِي	مُبْتَلٍی"	اِ بْتَلِ	اِ بْتِلاَ ء"

﴿ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴾ (المؤمنون: 30)

"اور آزمائش تو ہم کر کے ہی رہتے ہیں۔" (یہ اسمِ فاعل جمع کی منصوبی حالت ہے)

ب غ ی	اِبْتَغٰی	يَبْتَغِي	مُبْتَغٍی"	اِبْتَغِ	اِبْتِغَاء"

﴿ وَ مَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ ﴾ (الاحزاب: 51)

"(جسے چاہیں آپ اپنے ساتھ رکھیے) اور جسے چاہیں، الگ رکھنے کے بعد ، واپس بلالیں۔"

ع د ی	اِعْتَدٰی	يَعْتَدِیْ	مُعْتَدٍ	اِعْتَدِ	اِعْتِدَاء"

﴿فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَيْكُمْ ﴾
(البقرة: 194)

"لہذا! جو تم پر دست درازی کرے، تم بھی اسی قدر، اُس پر دست درازی کرو۔"

ع ر ی	اِعْتَرٰی	يَعْتَرِی	مُعْتَرٍ	اِعْتَرِ	اِعْتِرَاء"
ش ر ی	اِشْتَرٰی	يَشْتَرِی	مُشْتَرٍ	اِ شْتَرِ	اِشْتِرَا ء"

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ﴾ (التوبة: 111)

"در حقیقت اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔"

ش ھ ی	اِ شْتَهٰی	يَشْتَهِی	مُشْتَهٍ	اِشْتَهِ	اِ شْتِهَا ء"

﴿وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِیْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴾ (حم السجده: 31)

"وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی۔"

ش ك ی	اِشْتَكٰی	يَشْتَكِي	مُشْتَكٍ	اِشْتَكِ	اِشْتِكَاء"

﴿ وَ تَشْتَكِيْ اِلَى اللهِ ﴾ (المجادلہ:1) (یہ فعل مضارع مونث کی مثال ہے)
"اور (وہ خاتون خولہؓ بنت ثعلب ظہار کے بعد) اللہ سے فریاد کیے جاتی ہے۔"

ع ر ی	اِعْتَرٰی	يَعْتَرِي	مُعْتَرٍ	اِعْتَرِ	اِعْتِرَاء"

﴿ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْءٍ ﴾ (هود:54)
"ہم (عاد) تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔"

اِفْتِعَال" مهموز کی مثالیں

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا خ ذ	اِتَّخَذَ	يَتَّخِذُ	مُتَّخِذ"	اِتَّخِذْ	اِتِّخَاذ"
م ل ء	اِمْتَلَاَ	يَمْتَلِأُ	مُمْتَلِئ"	اِمْتَلِئْ	اِمْتِلَاء"

﴿ هَلِ امْتَلَاْتِ ﴾ (ق: 30) (یہ فعل ماضی حاضر مونث کی مثال ہے۔)
(وہ دن ، جب ہم جہنم سے پوچھیں گے) "کیا تو بھر گئی ہے ؟ "

و ك أ	اِتَّكَاَ	يَتَّكِئُ	مُتَّكِئ"	اِتَّكِئْ	اِتِّكَاء"

﴿ مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ﴾ (الانسان:13) یہ اسم فاعل جمع کی مثال ہے
"(جنت میں) وہ لوگ ، اونچی مسندوں پر ، تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔"

اِفْتِعَال" مُضَاعَفْ کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِھْتِزَاز"	اِھْتَزِزْ	مُھْتَزٌّ"	یَھْتَزُّ	اِھْتَزَّ	ھ ز ز

-a ﴿ فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْھَا الْمَآءَ اھْتَزَّتْ وَرَبَتْ ﴾ (الحج:5)

"پھر جب ہم نے ، اس پر مینہ برسایا کہ وہ یکایک پھبک اٹھی اور پھول گئی۔"

-b ﴿ فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ کَاَنَّھَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا ﴾ (النمل :10)

"جوں ہی حضرت موسیٰؑ نے دیکھا، لاٹھی سانپ کی طرح ، بل کھا رہی ہے ، تو پیٹھ پھیر کر بھاگے۔" (یہ فعل مضارع مونث ہے)

اِشْتِدَاد"	اِشْتَدِدْ	مُشْتَدٌّ"	یَشْتَدُّ	اِشْتَدَّ	ش د د

﴿ کَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ﴾ (ابراھیم :18)

"مثال اس راکھ کی سی ہے، جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو۔"

اِجْتِثَاث"	اِجْتَثِثْ	مُجْتَثٌّ"	یَجْتَثُّ	اِجْتَثَّ	ج ث ث

﴿ وَمَثَلُ کَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ ﴾

"اور کلمۂ خبیثہ کی مثال ، ایک بدذات درخت کی سی ہے ، جو زمین کی سطح سے ، اکھاڑ پھینکا جاتا ہے ، اس کے لیے کوئی استحکام نہیں ہے۔" (ابراھیم :26)

اِفْتِعَال" مفروق کی مثالیں

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ق ی	اتَّقٰی	یَتَّقِی	مُتَّقِی"	اِ تَّقِ	اِ تِّقَاء"

﴿ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ﴾ (النجم:32)

"پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو ! وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے۔" (یہ فعلِ ماضی ہے۔)

﴿ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ ﴾ (الاحزاب:1)

"اے نبیؐ ! اللہ سے ڈرو۔" (یہ فعلِ امر ہے)

﴿ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهِ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴾ (الطلاق:2)

"جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا ، اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔"(لفظ شرط مَنْ کی وجہ سے یَتَّقِی کی ی حذف ہو گئی ہے۔)

اِفْتِعَال" مقرون کی مثالیں

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
س و ی	اِسْتَوٰی	یَسْتَوِی	مُسْتَوٍ	اِسْتَوِ	اِسْتِوَاء"

a- ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ﴾ (طٰہٰ:5)

"وہ رحمان ، عرش پر بلند ہوا۔" (یہ فعل ماضی ہے)

b- ﴿ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ ﴾ (المائدہ:100)

"اے پیغمبرؐ ! ان سے کہہ دو کہ پاک اور ناپاک بہر حال یکساں ہیں۔" (یہ فعلِ مضارع ہے)

سبق نمبر: 212

باب اِفْتِعَال" کے تائی تغیرات

باب اِفْتِعَال کی ت میں بھی ، بعض اوقات اہل زبان بعض تبدیلیاں اور تصرفات کر لیتے ہیں۔

1- یہ عموماً ان صورتوں میں ہوتا ہے ، جب پہلا حرف ث ، د ، ذ ، ز ، س ، ص اور ط ہو۔

2- یہ تبدیلیاں لازمی نہیں ہیں ، بلکہ جائز ہیں۔ جملے کے آہنگ کی مناسبت سے اہل زبان خود بخود اس طرح کے تصرفات کر لیتے ہیں۔

3- ان تصرفات میں حروف کے مخارج کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔

1- پہلے حرف کو مشدّد کر دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- اِسْتَمَعَ کے بجائے اِسَّمَعَ (پہلا حرف س مُشَدَّد ہو گیا ہے)

b- اِظْتَلَمَ کے بجائے اِظَّلَمَ (پہلا حرف ظ مُشَدَّد ہو گیا ہے)

c- اِثْتَأَرَ کے بجائے اِثَّأَرَ (پہلا حرف ث مُشَدَّد ہو گیا ہے)

d- اِطْتَلَعَ کے بجائے اِطَّلَعَ (پہلا حرف ط مُشَدَّد ہو گیا ہے)

e- وَسَقَ سے اِوْتَسَقَ کے بجائے اِتَّسَقَ (یہاں ت مُشَدَّد ہے)

f- تَبِعَ سے اِتْتَبِعَ کے بجائے (اِتَّبَعَ)

g- اَخَذَ کے بجائے اِتَّخَذَ (یہاں ت مُشَدَّد ہے)

h- تَقِیٰ کے بجائے اِتَّقٰی (یہاں ت مُشَدَّد ہے)

2- ت کو ط سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ ان کا فا کلمہ (یعنی پہلا حرف) ص اور ض ہے۔ یہاں اِفْتِعَالْ کی ت، ط میں بدل گئی ہے۔

a- اِصْتَبَرَ کے بجائے اِصْطَبَرَ (مادہ ص ب ر)

b- اِضْتَرَبَ کے بجائے اِضْطَرَبَ (مادہ ض ر ب)

c- اِصْتَفٰی کے بجائے اِصْطَفٰی (مادہ ص ف ی)

d- اِضْتَرَرَ کے بجائے اِضْطَرَّ (مادہ ض ر ر)

(پہلے اِضْطَرَرَ ہوا پھر اِضْطَرَّ)

e- اِصْتَرَخَ کے بجائے اِصْطَرَخَ (مادہ ص ر خ)

f- اِصْتَادَ کے بجائے اِصْطَادَ (مادہ ص ی د)

3- ت کو د سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

ت پہلے د میں بدلی پھر مشدّد ہو گئی۔

(مادّہ د ع و) اِدْتَعٰی سے اِدْدَعٰی پھر اِدَّعٰی

4- ذ کو د سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ ان کا فا کلمہ یعنی پہلا حرف ذ ہے۔ پہلا کلمہ ذال ، دال میں بدل گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اِفْتِعَال کی ت بھی د میں بدل کر مشدّد ہو گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ذ + ت سے د + ت ہوا پھر د + د ہوا۔

a- (مادّہ ذ خ ر) اِذْتخر سے اِذْدَخر پھر اِدَّخر

b- (مادّہ ذ ك ر) اِذْتکَر سے اِذْ دَکَر پھر اِذَّکَر یا اِدَّکَر

5- عین کلمہ کو مشدّد کر دینا

بعض اوقات درمیانی حرف (یعنی عین کلمے) میں بھی تبدیلی ہو جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ یہاں درمیانی حرف مشدّد ہو گیا ہے ، اور اِفْتِعَال کی ت ، د سے یا ص سے بدل گئی ہے۔ ہمزہ حذف ہو گیا ہے۔

a- ہ د ی سے اِهْتَدٰی سے هِدّٰی

(اس کا فعلِ مُضارع یَهْتَدِی کے بجائے یَهِدِّی بھی آتا ہے۔)

﴿ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْ اِلَّاۤ اَنْ یُّهْدٰی ﴾ (یونس:35)

"کیا وہ جو خود راہ نہیں پاتا؟ اِلا یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔"

b- خ ص م سے اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ

(اس کا فعلِ مُضارع یَخْتَصِمُ کے بجائے یَخِصِّمُ بھی آتا ہے۔)

﴿وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ﴾ "جب کہ وہ لوگ جھگڑ رہے ہوں۔" (یس: 49)

(یہاں یَخْتَصِمُوْنَ کے بجائے ، یَخِصِّمُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

باب اِفْتِعَال" کا ایک ذیلی باب اِفِّعَال"

بعض علمائے صرف نے ، باب اِفْتِعَال" کے تائی تغیرات کو ، ایک الگ باب قرار دیا ہے۔ ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجیے۔

مادّہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر
س م ع	اِسَّمَعَ	يَسَّمِعُ	مُسَّمِعٌ"	اِسَّمِعْ	اِسْتِمَاع" یا اِسِّمَاع"
ظ ل م	اِظَّلَمَ	يَظَّلِمُ	مُظَّلِمٌ"	اِظَّلِمْ	اِظْتِلَام" یا اِظِّلَام"
ث ء ر	اِثَّارَ	يَثَّئِرُ	مُثَّئِرٌ"	اِثَّئِرْ	اِثْتِآر" یا اِثِّآر"
ط ل ع	اِطَّلَعَ	يَطَّلِعُ	مُطَّلِعٌ"	اِطَّلِعْ	اِطِّلَاع"
ذ ك ر	اِدَّكَرَ	يَدَّكِرُ	مُدَّكِرٌ"	اِدَّكِرْ	اِدِّكَار"
ذ خ ر	اِدَّخَرَ	يَدَّخِرُ	مُدَّخِرٌ"	اِدَّخِرْ	اِذْخَار" یا اِدِّخَار"
ت ب ع	اِتَّبَعَ	يَتَّبِعُ	مُتَّبِعٌ"	اِتَّبِعْ	اِتِّبَاع"
خ ص م	اِخَصَّمَ	يَخَصِّمُ	مُخَصِّمٌ"	اِخَصِّمْ	اِخْتِصَام" یا اِخِصَّام"
ہ د ی	اِهْتَدٰى یا هِدّٰى	يَهْتَدِى یا يَهِدِّى	مُهْتَدِى" یا مُهِدِّى"	اِهْتَدِ یا هِدِّ	اِهْتِدَاء"
د ع ی	اِدَّعٰى	يَدَّعِى	مُدَّعِى"	اِدَّعِ	اِدِّعَاء"
ق ت ل	قِتَّلَ	يَقِتِّلُ	مُقِتِّلٌ"	قِتِّلْ	اِقْتِتَال"

باب اِفْتِعَال" کے تائی تغیرات کی مثالیں

1- ﴿حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ (البقرة: 120)

"جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو۔"

اس کا مادہ ت ب ع ہے، یہاں باب اِفْتِعَال میں فعلِ مضارع استعمال ہوا ہے۔

2- ﴿اِتَّبِعُوا مَنْ لَّا يَسْأَلُكُمْ اَجْرًا﴾ (یس: 21)

"پیروی کرو، ان لوگوں کی، جو تم سے کوئی اجر کے طالب نہیں ہیں۔"

(یہاں باب اِفْتِعَال میں فعلِ امر جمع استعمال ہوا ہے۔)

3- ﴿وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (یونس: 89)

"اور (اے موسیٰؑ و ہارونؑ) تم دونوں ان لوگوں کے طریقے کی ہرگز پیروی نہ کرو، جو علم نہیں رکھتے۔"

نوٹ کیجیے کہ یہاں باب اِفْتِعَال میں فعلِ نہی مثنیٰ تَتَّبِعَانِّ استعمال ہوا ہے۔

4- ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ﴾ (البقرة:132)

"(میرے بچو!) اللہ نے تمہاری لیے یہی دین پسند کیا ہے۔"

(اس کا مادہ ص ف ی ہے، باب اِفْتِعَال میں اصتفیٰ کے بجائے، اِصْطَفٰی استعمال ہوا ہے۔)

5- ﴿سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴾

”میں ابھی یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا کوئی انگارا چن لاتا ہوں تاکہ تم لوگ گرم ہو سکو۔“ (النمل:7)

(اس کا مادہ ص ل ی ہے ، باب اِفْتِعَال میں ، تَصْتَلُوْنَ کے بجائے تَصْطَلُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

6- ﴿فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْ اَطَّلِعُ اِلٰی اِلٰہِ مُوْسٰی ﴾ (القصص:38)

”(ہامان!) میرے لیے ایک اونچی عمارت تو بنوا ، شاید کہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰ ؑ کے خدا کو دیکھ سکوں۔“ (مادہ : ط ل ع)

7- ﴿لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَۃٍ مِّنْھُمْ ﴾ (المائدہ:13)

”(بنی اسرائیل اس حال کو پہنچ چکے ہیں کہ) آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔“

8- ﴿ وَھُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْھَا ﴾ (فاطر :37)

”اور وہ لوگ وہاں چیخ چیخ کر فریاد کریں گے۔“

(اس کا مادہ ص ر خ ہے ، باب اِفْتِعَال“ میں یَصْتَرِخُوْنَ کے بجائے یَصْطَرِخُوْنَ استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر: 213

باب

اِسْتِفْعَال“

ماضی	مضارع	اسمِ فاعل	فعلِ امر	مادہ
اِسْتَغْفَرَ	يَسْتَغْفِرُ	مُسْتَغْفِر“	اِسْتَغْفِرْ	غ ف ر

ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسمِ مفعول	مصدر
اُسْتُغْفِرَ	يُسْتَغْفَرُ	مُسْتَغْفَر“	اِسْتِغْفَار“

قواعد و خاصِیَّات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیّات باب اِستِفْعَال"

1- طلب

مفعول سے ، ماخذ کے مطالبے یا خواہش کرنے کو طلب کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ، فعل کی نسبت ، مفعول کے بجائے ، فاعل سے ہو جاتی ہے۔ جیسے

a- طَعَمَ سے اِسْتَطْعَمَ مُحَمَّداً (اس نے محمد سے کھانا طلب کیا۔)

b- غَفَرَ سے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔)

c- اَذِنَ سے اِسْتَأذَنَ (اس نے اجازت طلب کی۔)

d- عَانَ سے اِسْتَعَانَ (اس نے مدد طلب کی۔)

طَلَبْ کی دو قسمیں ہیں: طَلَبِ حقیقی اور طَلَبِ مجازی

طَلَبِ مجازی: اِسْتَخْرَجْتُ الذَّهَبَ مِنَ الْمَعْدَنَ

"میں نے کان سے سونا طلب کیا۔" (یعنی نکالا)

2- وِجْدَان یا مُصَادَفه

کسی چیز کو ماخذ سے موصوف پانا ، یا کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا موجود ہونا وِجْدَان کہلاتا ہے۔ وِجْدَان کے مفعول میں ، فعل کے اصلی معنی پائے جاتے ہیں۔ وِجْدَان میں یقین اور اعتماد پایا جاتا ہے ، جبکہ حِسْبَان میں وہم و گمان ہوتا ہے۔ جیسے :

a- کَرُمَ سے اِسْتَکْرَمْتُهٗ (میں نے اس شخص کو کریم پایا۔)

b- اِسْتَعْظَمْتُهٗ "میں نے اس کو بڑا پایا۔"

3- حِسْبَان

کسی چیز کے متعلق یہ سمجھنا یا گمان کرنا کہ وہ ماخذ کے معانی کے ساتھ موصوف ہے ، حِسْبَان کہلاتا ہے۔
حِسْبَان میں یقینِ کامل نہیں ہوتا۔ بلکہ ظن اور گمان غالب ہوتا ہے۔ جو حُسنِ ظن بھی ہو سکتا ہے اور سوء ظن بھی۔ جیسے : حَسُنَ سے
اِسْتَحْسَنْتُهٗ میں نے اس کو اچھا سمجھا۔ (یعنی میں نے اس کے حسن پر یقین کر لیا۔)

4- تَحَوُّل

کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثلِ ماخذ ہونا ، تَحَوُّل کہلاتا ہے۔ یعنی فاعل ، اپنی اصلی حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو جاتا ہے۔ تَحَوُّل کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور مجازی۔ جیسے :

a- تَحَوُّل حقیقی : حَجَرَ سے اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (مٹی پتھر ہو گئی۔)

b- تَحَوُّل مجازی اِسْتَنْسَرَ البِغَاثُ "بغاث نے گدھ کی شکل اختیار کی۔"

5- اِتِّخَاذ"

کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لے لینا اِتِّخَاذ کہلاتا ہے۔
جیسے وَطَنَ سے اِسْتَوْطَنَ القُرىٰ (اس نے دیہات کو اپنا وطن بنا لیا۔)

6- قَصْرٌ Abbrevation

کسی بات کو مختصر کرنے کے لیے ، پورے جملے کے بجائے صرف ایک کلمہ یعنی ایک لفظ استعمال کرنا قَصْر کہلاتا ہے۔ جیسے

رَجَعَ سے اِسْتَرْجَعَ (اُس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون کہا۔)

7- تَکَلُّف

تَکَلُّفْ ، تخییل سے ملتی جلتی چیز ہے۔ لیکن تَکَلُّفْ میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے وہ مرغوب اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تخییل میں جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے ، وہ دھوکہ دہی اور ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے :

جَرُءَ سے اِسْتَجْرَأَ (اس نے جرأت دکھائی)

8- مُطَاوَعَتِ اَفْعَلَ

بعض اوقات ، باب اِفْعَال کے فعل کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ جیسے :

a- قَامَ سے اَقَامَ اور پھر اِسْتَقَامَ

اَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ (میں نے اسے سیدھا کیا ، تو وہ سیدھا ہو گیا۔)

b- اَحْکَمْتُهٗ فَاسْتَحْکَمَ "میں نے اسے پختہ کیا ، تو وہ پختہ ہو گیا۔"

9- مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ

دونوں لفظ بعض اوقات ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

اَجَابَ اور اِسْتَجَابَ (قبول کیا)۔

10-مُبَالَغہ یا تکثیر

بعض اوقات ، باب اِستِفْعَال بھی مصدری معنی کی زیادتی کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اِسْتَکْبَرَ زَیْدٌ“ ” زید اپنے غرور میں بہت آگے بڑھ گیا۔“

باب اِستِفْعَال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِستِفْعَال میں ہمزۃ ، ہمیشہ **ہمزۃ الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

ا سْتَشْهَدَ ، ا سْتَشْهِدْ ، ا سْتِشْهَاد“

ا سْتَقَامَ ، ا سْتَقِمْ ، ا سْتِقَامَة“

باب اِستِفْعَال“ کی قرآنی مثالیں

-1 ﴿ اِ سْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ ﴾ (مادہ : م ت ع) (الانعام: 128)

”(قیامت کے دن شیاطین جنات کے رفیق انسان کہیں گے) ہم میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو خوب استعمال کیا۔“

(یہاں فعل ماضی اِ سْتَمْتَعَ استعمال ہوا ہے)

2- ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ﴾ (مادہ : ع ج ل) (الاحقاف:24)

"بلکہ یہ وہی چیز ہے ، جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔"

(یہاں فعل ماضی جمع اسْتَعْجَلْتُمْ استعمال ہوا ہے)

3- ﴿وَاسْتَكْبَرُوْا اسْتِكْبَارًا﴾ (نوح:7)

"اور (قومِ نوحؑ کے افراد نے) بڑے تکبر سے کام لیا۔"

(یہاں فعل ماضی جمع اِسْتَكْبَرُوْا اور مصدر اسْتِكْبَارًا منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے۔ یہ مفعول مطلق کی مثال ہے)

4- ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الاعراف:182)

"ہم انہیں بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔"

(یہاں فعل مضارع سَنَسْتَدْرِجُهُمْ استعمال ہوا ہے۔ سَ + نَسْتَدْرِجُ + هُمْ)

5- ﴿اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ﴾ (البقرۃ:61)

"موسیٰؑ نے فرمایا "کیا تم ایک بہتر چیز کے بجائے ، ادنیٰ درجے کی چیزیں لینا چاہتے ہو۔"

(یہاں فعل مضارع جمع تَسْتَبْدِلُوْنَ استعمال ہوا ہے)

6- ﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ (النور:55)

"(اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ) مسلمانوں کو ضرور بر ضرور زمین پر خلیفہ بنائے گا۔"

(یہاں فعل مضارع اثقل لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ استعمال ہوا ہے۔

یہ دراصل لَ + يَسْتَخْلِفَ + نَّ + هُمْ ہے۔)

7- ﴿ اِستَغفِرُوْا رَبَّكُمْ ﴾ (هود:52)

"اپنے رب سے معافی چاہو۔"

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَغْفِرُوْا استعمال ہوا ہے)

8- ﴿ فَاستَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمْ ﴾ (التوبة:111)

"پس اللہ تعالیٰ سے اپنے سودے پر خوشیاں مناؤ۔"

(یہاں فعل امر جمع اِستَبْشِرُوْا استعمال ہوا ہے)

9- ﴿ اِسْتَشْهَدُوا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ﴾ (البقرة:282)

"(قرض کی دستاویز پر) اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی گواہی کرالو۔"

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَشْهَدُوا استعمال ہوا ہے)

10- ﴿ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ﴾ (النساء:172)

"حضرت عیسیٰؑ نے، کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ محض اللہ کے بندے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع يَسْتَنْكِفَ منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے)۔

باب اِسْتِفْعَال" (اَجْوَف) کی مشق

مَادَّة	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
ع و ن	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	مُسْتَعِيْنٌ	اُسْتُعِيْنَ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	إِسْتَعِنْ	إِسْتِعَانَةٌ
ج و ب	استجابَ							اِسْتِجَابَةٌ
ف و م	استفام							
غ و ث	استغاث							إِسْتِغَاثَةٌ
م ی ل	استحال							
د و ر	استدار							
ج ی ر	استجار							اِسْتِجَارَةٌ
م و ت	استمات							
ج و د	استجاد							
خ ی ر	اسْتخار							اِسْتِخَارَةٌ
ك و ن	استكان							
روح	اِستراح							اِسْتِرَاحَةٌ
ب و ن	استبان							
ھ و ن	استهان							

1- مندرجہ بالا حل شدہ مثال کی روشنی میں بقیہ خالی کالموں کو باآواز بلند پڑھتے ہوئے پُر کیجئے۔

2- اسم فاعل اور اسم مفعول کے فرق کو ملحوظ رکھیے۔

اِسْتِفْعَال" سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب د ل	اِسْتَبْدَلَ	يَسْتَبْدِلُ	مُسْتَبْدِلٌ"	اِسْتَبْدِلْ	اِسْتِبْدَال"

﴿ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ ﴾ (محمد:38)

"اگر تم منہ موڑو گے، تو اللہ تمہاری جگہ، کسی اور قوم کو لے آئے گا۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ش ر	اِسْتَبْشَرَ	يَسْتَبْشِرُ	مُسْتَبْشِرٌ"	اِسْتَبْشِرْ	اِسْتِبْشَار"

﴿ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ ﴾ (آل عمران:171)

"وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر، شاداں و فرحاں ہیں۔"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ع ت ب	اِسْتَعْتَبَ	يَسْتَعْتِبُ	مُسْتَعْتِبٌ"	اِسْتَعْتِبْ	اِسْتِعْتَاب"

﴿ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴾

"پس وہ دن ہو گا، جس میں ظالموں کو، ان کی معذرت کوئی نفع نہ دے گی، اور نہ ان سے معافی مانگنے کے لیے کہا جائے گا۔" (الروم:57)

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ع ج ل	اِسْتَعْجَلَ	يَسْتَعْجِلُ	مُسْتَعْجِلٌ"	اِسْتَعْجِلْ	اِسْتِعْجَال"

﴿ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴾ (الشعراء:204)

"تو کیا یہ لوگ؟ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ع ص م	اِسْتَعْصَمَ	يَسْتَعْصِمُ	مُسْتَعْصِمٌ"	اِسْتَعْصِمْ	اِسْتِعْصَام"

﴿ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ﴾ (يوسف:32)

"بیشک میں نے، اسے رجھانے کی کوشش کی تھی، مگر یہ بچ نکلا۔"

ع م ر	اِسْتَعْمَرَ	يَسْتَعْمِرُ	مُسْتَعْمِرٌ	اِسْتَعْمِرْ	اِسْتِعْمَارٌ

﴿هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا﴾ (هود:61)

"وہی ہے ، جس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے ، اور یہاں تم کو بسایا ہے۔"

ن ب ط	اِسْتَنْبَطَ	يَسْتَنْبِطُ	مُسْتَنْبِطٌ	اِسْتَنْبِطْ	اِسْتِنْبَاطٌ
ن ص ر	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	مُسْتَنْصِرٌ	اِسْتَنْصِرْ	اِسْتِنْصَارٌ

﴿وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ﴾ (الانفال:72)

"ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں، تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔"

ن ك ح	اِسْتَنْكَحَ	يَسْتَنْكِحُ	مُسْتَنْكِحٌ	اِسْتَنْكِحْ	اِسْتِنْكَاحٌ

﴿اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا﴾ (الاحزاب:50)

"اگر نبیؐ ، اسے نکاح میں لینا چاہیں۔"

ن ك ف	اِسْتَنْكَفَ	يَسْتَنْكِفُ	مُسْتَنْكِفٌ	اِسْتَنْكِفْ	اِسْتِنْكَافٌ

﴿وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ﴾ (النساء:172)

"اگر کوئی اللہ کی بندگی کو ، اپنے لیے عار سمجھتا ہے۔"

(یہاں حرفِ شرط کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم يَسْتَنْكِفْ استعمال ہوا ہے۔)

ن ق ذ	اِسْتَنْقَذَ	يَسْتَنْقِذُ	مُسْتَنْقِذٌ	اِسْتَنْقِذْ	اِسْتِنْقَاذٌ

﴿وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ﴾ (الحج:73)

"بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے، تو وہ اُسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔"

(یہاں حرفِ شرط کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم يَسْتَنْقِذُوا استعمال ہوا ہے۔)

اِسْتِفْعَال" مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و د ع	اِسْتَوْدَعَ	يَسْتَوْدِعُ	مُسْتَوْدِعٌ"	اِسْتَوْدِعْ	اِسْتِيْدَاعٌ"

﴿وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا﴾ (هود:6)

" اور وہ جانتا ہے کہ کہاں وہ رہتا ہے ؟ اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے ؟"

(یہاں اسمِ مفعول مُسْتَوْدَعٌ" استعمال ہوا ہے)

ی س ر	اِسْتَيْسَرَ	يَسْتَيْسِرُ	مُسْتَيْسِرٌ"	اِسْتَيْسِرْ	اِسْتِيْسَارٌ"

﴿فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (البقرة:196)

"اور اگر کہیں گھِر جاؤ ، تو جو قربانی میسر آئے ، اللہ کی جناب میں پیش کرو۔"

ی ق ن	اِسْتَيْقَنَ	يَسْتَيْقِنُ	مُسْتَيْقِنٌ"	اِسْتَيْقِنْ	اِسْتِيْقَانٌ"

﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا﴾ (مادہ: ی ق ن)

" اُنہوں نے سراسر ظلم اور غرور کی راہ سے ، ان نشانیوں کا انکار کیا ، حالانکہ دل ان کے قائل ہو چکے تھے۔" (النمل : 14)

و ق د	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	مُسْتَوْقِدٌ"	اِسْتَوْقِدْ	اِسْتِيْقَادٌ"

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا﴾ (البقرة:17)

"ان کی مثال ایسی ہے ، جیسے ایک شخص نے آگ روشن کی۔"

اِسْتِفْعَال" اَجْوَفْ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ط و ع	اِسْتَطَاعَ	یَسْتَطِیعُ	مُسْتَطِیعٌ"	اِسْتَطِعْ	اِسْتِطَاعَة"

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً﴾ (آل عمران . 97)

"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔"

﴿فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ﴾ (الکھف: 97)

"اس کے بعد (یاجوج وماجوج)، اس دیوار پر چڑھنے سے قاصر تھے۔"

(بعض اوقات، قریب المخرج حرّف، حذف کر دیا جاتا ہے، چنانچہ یہاں افتعال کی ت حذف ہو گئی ہے اور اِسْتَطَاعُوا، اسطَاعُوا بن گیا ہے۔)

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ط ی ر	اِسْتَطَارَ	یَسْتَطِیرُ	مُسْتَطِیرٌ"	اِسْتَطِرْ	اِسْتِطَارَ ةٌ"

﴿كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا﴾ (الانسان: 7)

"جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہو گی۔" (اسمِ فاعل استعمال ہوا ہے۔)

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
غ و ث	اِسْتَغَاثَ	یَسْتَغِیثُ	مُسْتَغِیثٌ"	اِسْتَغِثْ	اِسْتِغَاثَة"

﴿وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ﴾ (الکھف: 29)

"وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے، تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی، جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا، اور ان کا منہ بھون ڈالے گا۔" (یہ مضارع مجزوم ہے۔)

ق و م	اِسْتَقَامَ	یَسْتَقِیْمُ	مُسْتَقِیْم"	اِسْتَقِمْ	اِسْتِقَامَة"

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ (الفاتحہ:5) "ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔"

ك و ن	اِسْتَكَانَ	یَسْتَكِیْنُ	مُسْتَكِیْن"	اِسْتَكِنْ	اِسْتِكَانَة"

﴿ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوا ﴾ (آل عمران:146)
"انہوں نے کمزوری دکھائی ، وہ (باطل کے آگے) سرنگوں نہیں ہوئے۔"

ج و ب	اِسْتَجَابَ	یَسْتَجِیْبُ	مُسْتَجِیْب"	اِسْتَجِبْ	اِسْتِجَابَة"

﴿ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ﴾ (یوسف:34)
"اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی اور ان عورتوں کی چالیں اس سے دفع کر دیں۔"

ب ی ن	اِسْتَبَانَ	یَسْتَبِیْنُ	مُسْتَبِیْن"	اِسْتَبِنْ	اِسْتِبَانَة"

﴿وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ﴾ (الانعام:55)
"اور اس طرح ، ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں ، تاکہ مجرموں کی راہ ، بالکل نمایاں ہو جائے۔" (لِ + تَسْتَبِیْنَ)
(یہ فعلِ مضارع خفیف کی مثال ہے ، جو لِ کی وجہ سے خفیف ہو گیا ہے۔)

اِسْتِفْعَال" ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
د ع و	اِسْتَدْعٰی	یَسْتَدْعِی	مُسْتَدْعٍ	اِسْتَدْعِ	اِسْتِدْعَاء"

ع ل و	اِسْتَعْلٰی	یَسْتَعْلِی	مُسْتَعْلٍ	اِسْتَعْلِ	اِسْتِعْلَاء"

﴿ وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی ﴾ (طه:64)

"بس یہ سمجھ لو ! کہ آج جو غالب رہا ، وہی جیت گیا۔"

غ ن ی	اِسْتَغْنٰی	یَسْتَغْنِی	مُسْتَغْنٍ	اِسْتَغْنِ	اِسْتِغْنَاء"

﴿ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ﴾ (عبس:5)

"جو شخص بے پروائی برتتا ہے۔" (یہ فعلِ ماضی کی مثال ہے۔)

اِسْتِفْعَال" مهموز کی مثالیں

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا خ ر	اِسْتَأْخَرَ	یَسْتَأْخِرُ	مُسْتَأْخِر"	اِسْتَأْخِرْ	اِ سْتِئْخَار"
ا ذ ن	اسْتَأْ ذَنَ	یَسْتَأْ ذِنُ	مُسْتَأْذِن"	اِسْتَأْ ذِ نْ	اِ سْتِئْذَا ن"

﴿لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ (التوبة:44)

"جو لوگ اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں ، وہ تو کبھی تم سے (جہاد سے رخصت کی) یہ درخواست نہیں کریں گے۔"

ا ن س	اِسْتَأْنَسَ	یَسْتَأْنِسُ	مُسْتَأْنِس"	اِ سْتَأْنِسْ	اِ سْتِئْنَا س"

﴿ فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ﴾ (الاحزاب:53)

"جب نبیؐ کے گھر کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ ، باتیں کرنے میں نہ لگے رہو۔"

ا ج ر	اِسْتَاْ جَرَ	يَسْتَاْجِرُ	مُسْتَاْجِر"	اِسْتَأْجِرْ	اِ سْتِئْجَا ر"

﴿يٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِيْنُ﴾(القصص:26)

"ابا جان! اس شخص کو نوکر رکھ لیجیے۔ بہترین آدمی جسے آپ ملازم رکھیں، وہی ہو سکتا ہے، جو مضبوط اور امانت دار ہو۔" (یہ فعلِ امر و ماضی کی مثال ہے۔)

اِسْتِفْعَال" مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ر د د	اِسْتَرَدَّ	يَسْتَرِدُّ	مُسْتَرِدّ"	اِسْتَرْدِدْ	اِسْتِرْدَاد"
ف ز ز	اِسْتَفَزَّ	يَسْتَفِزُّ	مُسْتَفِزّ"	اِسْتَفْزِزْ	اِسْتِفْزَاز"

-a ﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾ (بنی اسرائیل:64)

"ان میں سے، تو جس جس کو، اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے، پھسلا لے۔"

-b ﴿فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا﴾

(بنی اسرائیل:103)

"آخر کار! فرعون نے ارادہ کیا، کہ موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو، زمین سے اکھاڑ پھینکے، مگر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو اکٹھا غرق کر دیا۔"

ع ف ف	اِسْتَعَفَّ	يَسْتَعِفُّ	مُسْتَعِفٌّ	اِسْتَعْفِفْ	اِسْتِعْفَافٌ

﴿وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ﴾ (النساء:6)

"یتیم کا جو سرپرست ، مال دار ہو ، وہ پرہیزگاری سے کام لے۔"

﴿وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لاَ يَجِدُوْنَ نِكَاحاً﴾ (النور:33)

"اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں ، انہیں چاہیے کہ عفت مآبی اختیار کریں۔"

(لامِ امر ساکن کی وجہ سے ، فعلِ مضارع مجزوم ہو گیا ہے۔)

ق ر ر	اِسْتَقَرَّ	يَسْتَقِرُّ	مُسْتَقِرٌّ	اِسْتَقْرِرْ	اِسْتِقْرَارٌ

﴿فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرٰنِيْ﴾ (الاعراف:143)

"اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے ، تو البتہ تو مجھے دیکھ سکے گا۔"

﴿وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ﴾ (البقرة:36)

"اور تمہیں ایک خاص وقت تک ، زمین میں ٹھیرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے۔"

اِسْتِفْعَالٌ" مفروق کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ف ی	اِسْتَوْفٰى	يَسْتَوْفِى	مُسْتَوْفٍ	اِسْتَوْفِ	اِسْتِيْفَاءٌ

﴿الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ﴾ (المطففين : 2)

"وہ لوگ ، جو دوسرے لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔"

اِسْتِفْعَال" مقرون کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ح ی ی	اِسْتَحْیٰ	یَسْتَحْیِ	مُسْتَحٍ	اِسْتَحِ	اِسْتِحْیَاء"

﴿ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیِ مِنَ الْحَقِّ ﴾ (الاحزاب: 53)

"اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔"

(یہاں فعلِ مضارع واحد مذکر یَسْتَحْیِ استعمال ہوا ہے۔)

ہ و ی	اِسْتَهْوٰی	یَسْتَهْوِی	مُسْتَهْوٍ	اِسْتَهْوِ	اِسْتِهْوَاء"

﴿ كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیَاطِیْنُ فِی الْأَرْضِ حَیْرَانَ ﴾ (مادہ: ہ و ی)

" اس شخص کی طرح ، جسے شیطانوں نے صحرا میں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران و سرگردان پھر رہا ہو۔" (الانعام: 71)

(یہاں فعلِ ماضی مونث اسْتَهْوَتْ استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر: 214

باب

اِنْفِعال"

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعلِ امر	مادہ
اِنْفَجَرَ	يَنْفَجِرُ	مُنْفَجِر"	اِنْفَجِرْ	ف ج ر

ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسمِ مفعول	مصدر
✕	✕	✕	اِنْفِجَار"

قواعد و خاصِیّات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیّات باب اِنْفِعَال"

1- باب اِنْفِعَال" کے معنیٰ کا تعلق ، ہمیشہ ظاہری اعضاء اور جوارح سے ہوتا ہے۔

2- لُزُوم In-Transitive

باب اِنْفِعَال" کی اصل خصوصیت لزوم ہے۔ (اس کا متعدی نہیں ہوتا) یعنی اس کے اَفعال لازم ہوتے ہیں ، جن کو مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور مفعول کے بغیر ہی بات پوری ہو جاتی ہے۔ جیسے :

	فعلِ مُجَرَّد متعدی		فعلِ اِنْفِعَال" لازم
a-	کَسَرَ (اس نے توڑا)	سے	اِنْکَسَرَ (وہ ٹوٹ گیا)۔
b-	بَعَثَ (اس نے اٹھایا)	سے	اِنْبَعَثَ (وہ اُٹھا)۔
c-	کَشَفَ (اس نے کھولا)	سے	اِنْکَشَفَ (وہ ظاہر ہو گیا)۔
d-	قَلَبَ (اس نے پلٹا)	سے	اِنْقَلَبَ (وہ پلٹ گیا)۔
e-	فَجَرَ (اس نے بدکاری کی)	سے	اِنْفَجَرَ (وہ پھٹ پڑا)۔

3- ابتداء Origin

فعلِ مزید میں ، کسی بالکل نئے معنیٰ کو ظاہر کرنا ، جو فعلِ مجرّد میں ، پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔

باب اِنْفِعَال" بعض اوقات ابتداء کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- طَلَقَ (وہ جدا ہو گیا) سے اِنْطَلَقَ (وہ چل پڑا)۔

b- بَغِیٰ (نافرمان ہوا) سے اِنْبَغیٰ ، یَنْبَغِی (مناسب ہونا)

5- مُطَاوَعَتِ فَعَلَ

باب اِنْفِعَال" زیادہ تر ، فعلِ مجرد کی مطاوعت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
یعنی یہ فاعل کے اثر کو قبول کر لیتا ہے۔ جیسے : کَسَرَ سے اِنْکَسَرَ
کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اس کو توڑا ، تو وہ ٹوٹ گیا۔)

6- مُطَاوَعَتِ اَفْعَلَ

جیسے اَغْلَقَ سے اِنْغَلَقَ

a- اَغْلَقَ الْبَابَ فَانْغَلَقَ "اس نے دروازہ بند کیا، تو دروازہ بند ہو گیا۔"

b- اَزْعَجْتُهٗ فَانْزَعَجَ "میں نے اسے تنگ کیا تو وہ تنگ ہو گیا۔"

c- اَطْلَقْتُهٗ فَانْطَلَقَ " میں اس سے الگ ہوا تو وہ بھی الگ ہو گیا۔"

7- مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ :

جیسے :

a- کَسَّرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اس کو توڑا ، تو وہ ٹوٹ گیا۔)

b- عَدَّلْتُهٗ فَانْعَدَلَ (میں نے اس کے ساتھ انصاف کیا تو اس نے بھی کیا۔)

باب اِنْفِعَال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِنْفِعَال میں ہمزۃ ، ہمیشہ **همزة الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

"اِنْقَلَبَ ، اِنْقَلِبْ ، اِنْقِلَاب"

"اِنْكَسَرَ ، اِنْكَسِرْ ، اِنْكِسَار"

باب اِنْفِعال" کی قرآنی مثالیں

1- ﴿ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ ﴾ (التوبة:5)

" پس جب حرام مہینے گزر جائیں۔"

(یہاں فعل ماضی اِنْسَلَخَ استعمال ہوا ہے)

2- ﴿ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴾ (الشمس:12)

" جب (قومِ ثمود کا) سب سے زیادہ شقی آدمی ، بپھر کر اُٹھا۔"

(یہاں فعل ماضی اِنْبَعَثَ استعمال ہوا ہے)

3- ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ ﴾ (الانشقاق: 1)

" جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اِنْشَقَّتْ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر "اِنْشِقَاق" ہے۔)

4- ﴿ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا﴾ (البقرة:60)
" چنانچہ اس سے بارہ (12) چشمے پھوٹ نکلے۔"
(یہاں فعل ماضی مونث اِنْفَجَرَتْ استعمال ہوا ہے۔)

5- ﴿ اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ﴾ (آل عمران:144)
" تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔"
(یہاں فعل ماضی جمع اِنْقَلَبْتُمْ استعمال ہوا ہے)

6- ﴿ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ﴾ (القلم:23)
" چنانچہ وہ چل پڑے ، اور آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے۔"
(یہاں فعل ماضی جمع اِنْطَلَقُوْا استعمال ہوا ہے)

7- ﴿لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾ (البقرة:256)
" (ایسا سہارا) جس کے لیے شکست و ریخت نہیں۔"
(یہاں مصدر انْفِصَامَ استعمال ہوا ہے)

8- ﴿فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ﴾ (القمر:11)
" تب ہم نے موسلا دھار بارش سے ، آسمان کے دروازے کھول دیئے۔"
(یہاں اسم فاعل مُنْهَمِرٍ استعمال ہوا ہے)

9- ﴿هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ﴾ (التوبة:127)
"پھر چپکے سے نکل بھاگتے ہیں ، اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے ہیں۔"

باب اِنْفِعال" (سالم) کی مشق

باب اِنْفِعَال میں بھی مجہول نہیں ہوتا۔

مادّہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
ف ص ل	اِنْفَصَلَ	یَنْفَصِلُ	مُنْفَصِل"	اِنْفَصِلْ	اِنْفِصَال"	
ق س م	انقسم				اِنْقِسام"	
ث ل م	اِنْثَلم				اِنْثِلَام"	
ہ ض م	انهضم				اِنْهِضام"	
س ح ب	انسحب				اِنْسِحاب"	
ق ل م	انقلب				انقِلاب"	
ج ذ ب	انجذب				اِنجذاب"	
ك س ر	انكسر				اِنکِسَار"	
ف ج ر	انفجر				اِنفِجار"	
ق ط ع	انقطع				اِنْقِطَاع"	
د ف ع	اندفع				اِنْدِفاع"	
ق ب ض	انقبض				اِنْقِباض"	
ق ر ض	انقرض				اِنْقِرَاض"	
ص ر ف	انصرف				اِنْصِراف"	
ش ر ح	اِنْشَرَحَ	یَنْشَرِحُ	مُنْشَرِح"	اِنْشَرِحْ	اِنْشِراح"	
ط ل ق	انطلق				اِنطِلاق"	

اِنْفِعَال" مثال کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
و ر ب	اِنْوَرَبَ	يَنْوَرِبُ	مُنْوَرِب"	اِنْوَرِبْ	اِنْوِرَاب"

اِنْفِعَال" اجوف مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ق و د	اِ نْقَا دَ	يَنْقَا دُ	مُنْقَا د"	اِ نْقَدْ	اِ نْقِيَا د"
ص و غ	اِنْصَا غَ	يَنْصَا غُ	مُنْصَا غ"	اِنْصَغْ	اِنْصِيَا غ"

اِنْفِعَال" ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ج ل ی	اِنْجَلٰی	يَنْجَلِي	مُنْجَلٍ	اِنْجَلِ	اِنْجِلَاء"
ب غ ی	اِنْبَغٰی	يَنْبَغِي	مُنْبَغٍ	اِ نْبَغِ	اِ نْبِغَا ء"

﴿وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا﴾ (مریم:92)

"رحمٰن کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔"

﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ﴾ (یس:69)

"ہم نے رسولؐ کو، شعر نہیں سکھایا ہے ، اور نہ شاعری ان کو زیب ہی دیتی ہے۔"

اِنْفِعَال" مضاعف کی مثالیں

مصدر	فعلِ امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِنْسِدَاد"	اِنْسَدِدْ	مُنْسَدّ"	يَنْسَدُّ	اِنْسَدَّ	س دد
اِنْفِكَاك"	اِنْفَكِكْ	مُنْفَكّ"	يَنْفَكُّ	اِنْفَكَّ	ف ك ك

﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ (البینہ : 1)

"اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ ، کافر تھے (وہ اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے ، جب تک کہ ان کے پاس ، دلیلِ روشن نہ آجائے۔"

اِنْشِقَاق"	اِنْشَقِقْ	مُنْشَقّ"	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ	ش ق ق

﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ (الانشقاق : 1)

"جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

اِنْفِضَاض"	اِنْفَضِضْ	مُنْفَضّ"	يَنْفَضُّ	اِنْفَضَّ	ف ض ض

﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (آل عمران: 159)

"ورنہ اگر کہیں آپ تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد وپیش سے چھٹ جاتے۔"

ق ض ض	اِنْقَضَّ	يَنْقَضُّ	مُنْقَضٌّ	اِنْقَضِضْ	اِنْقِضَاضٌ

﴿فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ﴾ (الکھف: 77)

"وہاں ان دونوں نے ، ایک دیوار دیکھی ، جو گرا چاہتی تھی۔"

(یہ يَّنْقَضَّ فعلِ مضارع خفیف کی مثال ہے۔ اَنْ حروفِ ناصبہ میں سے ہے۔)

اِنْفِعَال" مہموز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
د ر ء	اِنْدَرَءَ	يَنْدَرِئُ	مُنْدَرِئٌ	اِنْدَرِئْ	اِنْدِرَاءٌ

اِنْفِعَال" مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعلِ امر	مصدر
ش و ی	اِنْشَوٰی	يَنْشَوِی	مُنْشَوٍ	اِنْشَوِ	اِنْشِوَاءٌ

سبق نمبر :215

باب

اِفْعِلَال‘‘

ماضی	مضارع	اسمِ فاعل	فعلِ امر	مادہ
اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	مُسْوَدٌّ‘‘	اِسْوَدَّ	س و د

ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسمِ مفعول	مصدر
✕	✕	✕	اِسْوِدَاد‘‘

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِفْعِلاَل"

(اِسْوَدَّ ، یَسْوَدُّ ، مُسْوَدّ" ، اِسْوِدَاد")

1- باب اِفْعِلاَل" بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اِفْعِلَال" میں بھی مجہول نہیں آتا۔

2- باب اِفْعِلاَل" ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3- مبالغہ : باب اِفْعِلاَل" کی خصوصیت مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔

اِغْبَرَّ سَمِیْر" "سمیر بہت زیادہ گرد آلود ہو گیا۔"

رنگ میں مبالغہ :

اِسْوَدَّ اللَّیْلُ "رات بہت تاریک ہو گئی۔"

اِحْمَرَّ "وہ بہت سرخ ہوا۔"

اِبْیَضَّ الثَّوبُ "کپڑا بہت سفید ہو گیا۔"

عیب میں مبالغہ :

اِحْوَلَّ سَمِیْر" "سمیر بھینگا ہو گیا۔"

اِعْوَرَّ الرَّجُلُ "آدمی بہت زیادہ کانا ہو گیا۔"

باب اِفْعِلال میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِلَال میں ہمزۃ ، ہمیشہ **همزة الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

ابْیَضَّ ، ابْیِضَاض"،

اسْوَدَّ ، اسْوِدَاد"

باب اِفْعِلَال" کی قرآنی مثالیں

آپ کو معلوم ہے کہ یہ باب رنگوں اور عیبوں کے بیان کے لیے آتا ہے۔

-1 ﴿ اِبْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ ﴾ (آل عمران: 107)

"ان لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اِبْیَضَّتْ استعمال ہوا ہے۔اس کا مصدر اِبْیِضَاض" ہے۔)

-2 ﴿ اِسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ﴾ (آل عمران: 106)

"ان لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔"

(یہاں فعل ماضی مونث اِسْوَدَّتْ استعمال ہوا ہے۔اس کا مصدر اِسْوِدَاد" ہے)

-3 ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ﴾ (آل عمران:106)

"اس دن کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے۔"

(یہاں فعل مضارع مونث تَبْيَضُّ استعمال ہوا ہے۔اس کا مصدر اِبْيِضَاض" ہے)

-4 ﴿وَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ (آل عمران:106)

"اور اس دن کچھ لوگ سیاہ رو ہوں گے۔"

(یہاں فعل مضارع مونث تَسْوَدُّ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِسْوِدَاد" ہے)

-5 ﴿فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا﴾ (الزمر:21)

"پھر تم (کھیتیوں کو) دیکھتے ہو کہ زرد پڑ گئیں ہیں۔"

(یہاں اسم فاعل مُصْفَرًّا استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِصْفِرَار" ہے۔)

-6 ﴿فَتُصْبِحُ الْاَرضُ مُخْضَرَّةً﴾ (الحج:63)

"اور (اللہ کی نازل کردہ بارش کی بدولت) زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔"

(یہاں اسم فاعل مونث مُخْضَرَّةً استعمال ہوا ہے۔اس کا مصدر اِخْضِرَار" ہے)

باب اِفْعِلَال" کی مشق

معانی	مصدر	امر	اسم فاعل	مضارع معروف	ماضی معروف	مادّہ
سیاہ ہو جانا	اِسْوِدَاد"	اِسْوَدِدْ	مُسْوَدّ"	يَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ	س و د
سفید ہو جانا					اِبْيَضَّ	ب ی ض
سر سبز ہو جانا					اِخْضَرَّ	خ ض ر
سرخ ہو جانا					اِحْمَرَّ	ح م ر
زرد ہو جانا					اِصْفَرَّ	ص ف ر
بھڑک اٹھنا					اِشْعَلَّ	ش ع ل
					اِعْبَرَّ	ع ب ر
					اِسْمَرَّ	س م ر
					اِعْوَجَّ	ع و ج

باب اِفْعِلَال" میں بھی مجہول نہیں آتا۔

سبق نمبر :216

باب

اِفْعِیعَال“

ماضی	مضارع	اسمِ فاعل	فعلِ امر	مادہ
اِخْشَوْشَنَ	یَخْشَوْشِنُ	مُخْشَوْشِن“	اِخْشَوْشِنْ	خ ش ن

ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسمِ مفعول	مصدر
✕	✕	✕	اِخْشِیْشَان“

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِفْعِیْعَال"

(اِخْشَوْشَنَ ، یَخْشَوْشِنُ ، مُخْشَوْشِن" ، اِخْشِیْشَان")

1- باب اِفْعِیْعَال" بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اِفْعِیْعَال" میں بھی مجہول نہیں آتا۔

2- باب اِفْعِیْعَال" ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3- مبالغہ

باب اِفْعِیْعَال" کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے/۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔ جیسے :

a- حَدَبَ سے اِحْدَوْدَبَ (وہ بہت ہی کبڑا ہو گیا۔)
b- خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ (وہ بہت زیادہ سخت ہو گیا۔)

2- موافقتِ مُجَرَّدْ

بعض اوقات یہ باب فعل مجرد کی موافقت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

حَلَا سے اِحْلَوْلیٰ التَّمرُ (کھجور بہت میٹھے ہو گئے۔)

باب اِفْعِيعَال" میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِيعَلَال میں ہمزۃ ، ہمیشہ **همزة الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

احْدَوْدَبَ ، احْدَوْدِبْ ، **احْدِدَاب"**

امْلَوْلَحَ ، **امْلَوْلِحْ** ، امْلِيْلاَح"

باب اِفْعِيعَال" کی مثالیں

-1 **اِحْدَوْدَبَ** الرَّجُلُ وَ **اخْشَوْشَنَ** ظَهْرُهُ

" آدمی کوزا پشت ہوا ، اور اس نے اپنی پیٹھ اکڑالی۔"

(یہاں دو فعل ماضی استعمال ہوئے ہیں)

-2 **اِخْلَوْلَقَتْ** ثِيَابُ الْعَبْدِ

"غلام کے کپڑے بوسیدہ ہو گئے۔"

(یہاں فعل ماضی مونث استعمال ہوا ہے)

-3 **اِخْشَوْشَنَ** وہ بہت زیادہ سخت ہوا۔

-4 اِخْلَوْلَقَ ، يَخْلَوْلِقُ ، مُخْلَوْلِق" ، اِخْلِيْلاَق" (کپڑے کا پرانا اور بوسیدہ ہو جانا۔)

-5 **اِخْرَوْرَعَ** ، يَخْرَوْرِعُ ، مُخْرَوْرِع" ، **اِخْرِيْرَاع"** (کپڑے کا پھٹ جانا۔)

-6 اِمْلَوْلَحَ ، يَمْلَوْلِحُ ، مُمْلَوْلِح" ، اِمْلِيْلَاح" (پانی کا کھارا ہو جانا۔)

سبق نمبر: 217

باب

اِفْعِوَّال“

ماضی	مضارع	اسمِ فاعل	فعلِ امر	مادہ
اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	مُجْلَوِّذ“	اِجْلَوِّذْ	ج ل ذ

ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسمِ مفعول	مصدر
✕	✕	✕	اِجْلِوَّاذ“

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِفعِوّال"

(اِجْلَوَّذَ ، یَجْلَوِّذُ ، مُجْلَوِّذ" ، اِجْلِوّاذ")

-1 باب اِفْعِوّال" بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اِفْعِوّال" میں بھی مجہول نہیں آتا۔

-2 باب اِفْعِوّال" ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

-3 مبالغہ : باب اِفْعِوّال" کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔
مُبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ جیسے :

-a جَلَذَ سے | اِ جْلَوَّ ذَ | (وہ بہت تیز دوڑا)
اِجْلَوَّذَ ، یَجْلَوِّذُ ، مُجْلَوِّذ" ، اِ جْلِوّا ذ" (تیز دوڑنا)

-b | اِخْرَوَّطَ | ، یَخْرَوِّطُ ، مُخْرَوِّط" ، | اِخْرِوّاط" | (لکڑی تراشنا)

-c اِخْلَوَّتَ ، یَخْلَوِّتُ ، | مُخْلَوِّت" | ، اِخْلِوّات"
(اونٹ کی گردن میں قلادہ لٹکانا)

باب اِفْعِوَّال" میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِوَّال" میں ہمزۃ ، ہمیشہ همزة الوصل ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اجْلَوَّذَ ، اجْلَوِّذْ ، اجْلِوَّاذ"

اخْرَوَّطَ ، اخْرَوِّطْ، اخْرِوَّاط"

باب اِفْعِوَّال" کی مثالیں

1- اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ

"ہم نے اونٹنی کی گردن پکڑ کر سواری کو بہت تیز دوڑایا ، قریب تھا کہ وہ گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتی۔"

2- اِخْرَوِّطْ ! اَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِيْكَةً فَاخِرَةً

"اے بڑھئی ! اس لکڑی کو تراش کر ایک خوبصورت اعلیٰ درجہ کی کرسی بنادے۔"

باب اِفْعِوَّال“ کی مشق

خالی کالموں کو پر کیجیے۔

مادّہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
ف ع ل	اِفْعَوَّ لَ	یَفْعَوِّ لُ	مُفْعَوِّ ل“	اِفْعَوِّلْ	اِفْعِوَّال“	
ج ل ذ	اِجْلَوَّ ذَ				اِ جلِوَّاذ“	بہت تیز دوڑنا
ع ل ط	اِعْلَوَّ طَ				اِعْلِوَّاط“	گردن پکڑنا
خ ر ط	اِ خْرَوَّ طَ				اِخْرِوَّاط“	تراشنا
خ ل ت	اِخْلَوَّتَ				اِخْلِوَّات“	قلادہ لٹکانا

باب اِفْعِوَّال“ میں بھی مجہول نہیں آتا۔

سبق نمبر: 218

باب

اِفْعِيلَال

مادہ	فعلِ امر	اسمِ فاعل	مضارع	ماضی
د ھ م	اِدْھَمِمْ	مُدْھَامٌّ	یَدْھَامُّ	اِدْھَامَّ

مصدر	اسمِ مفعول	مضارع مجہول	ماضی مجہول
اِدْھِیْمَام	×	×	×

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِفْعِیلَال"

(اِدْهَامَّ ، یَدْهَامُّ ، مُدْهَامّ" ، اِدْهِیْمَام")

1- باب اِفْعِیْلَال" بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اِفْعِیْلَال" میں بھی مجہول نہیں آتا۔

2- باب اِفْعِیْلَال" ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3- مبالغہ : باب اِفْعِیْلَال" کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔
مُبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ جیسے :
دَھَمَ سے اِدْھَامَّ (وہ بہت سر سبز و شاداب ہوا۔)
حمِرَ سے اِحْمَارَّ (وہ بہت زیادہ سرخ ہو گیا۔)

باب اِفْعِیْلَال" میں ہمزۃ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِیْلَال" میں ہمزۃ ، ہمیشہ همزة الوصل ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اِدْھَامَّ ، اِدْھَمِمْ ، اِدْھِیْمَام"
اِحْمَارَّ ، اِحْمَرِرْ ، اِحْمِیْرَار"

باب اِفْعِیْلَال“ کی مثالیں

1- ﴿ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُدْهَامَّتَانِ ۝ ﴾ (الرحمٰن: 62-64)

”اور ان دو باغوں کے علاوہ ، دو باغ اور ہوں گے ، اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے ، دو گھنے سرسبز و شاداب باغ۔“

(یہاں اسم فاعل مثنی استعمال ہوا ہے)

a- یہاں مُدْهَامَّتَانِ مُثنیٰ ہے، جس کا واحد ”مُدْهَامَّة“ مونث ہے۔

b- اور یہ مُدْهَامّ“ اسم فاعل ہے۔

c- اس کا مادہ د ھ م ہے۔

d- اور اسمِ مصدر اِدْهِیمَام“ ہے۔

2- اِسْمَارَّ ، یَسْمَارُّ ، مُسْمَارّ“ ، اِسْمِیْرَار“ ”گندمی رنگت کا ہونا۔“

3- اِشْهَابَّ ، یَشْهَابُّ ، مُشْهَابّ“ ، اِشْهِیْبَاب“ ”گھوڑے کا سفید ہونا۔“

4- اِکْمَاتَّ ، یَکْمَاتُّ ، مُکْمَاتّ“ ، اِکْمِیْتَات“ ”گھوڑے کا کیت ہونا۔“

5- اِسْحَارَّ ، یَسْحَارُّ ، مُسْحَارّ“ ، اِسْحِیْرَار“ ”پودوں کا خشک ہونا۔“

باب اِفْعِیْلَال" کی مشق

خالی کالموں کو پر کیجیے۔

مادّہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
د ہ م	اِدْہَامَّ	یَدْ ہَا مُّ	مُدْہَامٌّ	اِدْہَامَ	اِدْہِیمَا مٌ	
ص ح ر	اِصْحَارَّ					
ق ط ر	اِقْطَارَّ					
م ہ ر	اِمْہَارَّ				اِمْہِیْرَا رٌ	
ح م ر	اِحمارَّ				اِحْمِیْرَا رٌ	

باب اِفْعِیْلَال میں بھی مجہول نہیں آتا۔

سبق نمبر: 219

مثال سے فعل ثُلاثی مزید

1- فعلِ مثال ، وہ فعل ہے ، جس کا پہلا حرف ، حرفِ علت پر مشتمل ہو۔

2- ثلاثی مجرد میں ، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :
وَعَدَ ، یَبِسَ ، وَرِثَ ، یَتِمَ ، وَفِقَ ، وَدَعَ وغیرہ .

3- ثلاثی مزید میں ، فعلِ ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے :

مجرد	اِفْعَال"	تَفْعِیْل"	مُفَاعَلَة"	تَفعُّل"	تَفَا عُل"	اِفْتِعَال"	اِسْتِفْعَال"
وَفَقَ	اَوْفَقَ	وَفَّقَ	وَافَقَ	تَوَفَّقَ	تَوَافَقَ	اِتَّفَقَ	اِسْتَوْفَقَ

4- اگلے صفحے پر جو چارٹ دیا جا رہا ہے ، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد ، آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پر کیجیے۔

فعلِ مثال ایک نظر میں

باب	مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
مجرد سے فعلِ مثال										
مجرد	و ع د	وَعَدَ	یَعِدُ	وَاعِدٌ	وُعِدَ	یُوْعَدُ	مَوْعُودٌ	عِدْ	عِدَةٌ	وعدہ کرنا
مزید سے فعلِ مثال										
اِفْعَالٌ	و ج ز	اَوْجَزَ	یُوْجِزُ	مُوْجِزٌ	اُوْجِزَ	یُوْجَزُ	مُوْجَزٌ	اَوْجِزْ	اِیْجَازٌ	مختصر ہونا
اِفْعَالٌ	ی س ر	اَیْسَرَ	یُوْسِرُ	مُوْسِرٌ	اُوْسِرَ	یُوْسَرُ	مُوْسَرٌ	اَیْسِرْ	اِیْسَارٌ	مال دار ہونا
تَفْعِیلٌ	و ح د	وَحَّدَ	یُوَحِّدُ	مُوَحِّدٌ	وُحِّدَ	یُوَحَّدُ	مُوَحَّدٌ	وَحِّدْ	تَوْحِیدٌ	ایک بنانا

مُفَاعَلَةٌ	و ع د	وَاعَدَ	يُوَاعِدُ	مُوَاعِدٌ	وُوْعِدَ	يُوَاعَدُ	مُوَاعَدٌ	وَاعِدْ	مُوَاعَدَةٌ	ایک دوسرے سے وعدہ کرنا
تَفَعُّل	و ج ه	تَوَجَّهَ	يَتَوَجَّهُ	مُتَوَجِّهٌ	تُوُجِّهَ	يُتَوَجَّهُ	مُتَوَجَّهٌ	تَوَجَّهْ	تَوَجُّهٌ	متوجہ ہونا،
	ی ت م	تَيَمَّمَ	يَتَيَمَّمُ	مُتَيَمِّمٌ	تُيُمِّمَ	يُتَيَمَّمُ	مُتَيَمَّمٌ	تَيَمَّمْ	تَيَمُّمٌ	قصد کرنا
تَفَاعُلْ	و ر د	تَوَارَدَ	يَتَوَارَدُ	مُتَوَارِدٌ	تُوُوْرِدَ	يُتَوَارَدُ	مُتَوَارَدٌ	تَوَارَدْ	تَوَارُدٌ	یکے بعد دیگرے آنا اکٹھا پہنچنا
اِفْتِعَالٌ	و ف ق	اِتَّفَقَ	يَتَّفِقُ	مُتَّفِقٌ	اُتُّفِقَ	يُتَّفَقُ	مُتَّفَقٌ	اِتَّفِقْ	اِتِّفَاقٌ	معاہدہ
	و ص ف	اِتَّصَفَ	يَتَّصِفُ	مُتَّصِفٌ	اُتُّصِفَ	يُتَّصَفُ	مُتَّصَفٌ	اِتَّصِفْ	اِتِّصَافٌ	متصف ہونا
اِفْتِعَالٌ	ی س ر	اِتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	مُتَّسِرٌ	اُتُّسِرَ	يُتَّسَرُ	مُتَّسَرٌ	اِتَّسِرْ	اِتِّسَارٌ	تساہل برتنا، نرمی برتنا
اِسْتِفْعَالٌ	و د ع	اِسْتَوْدَعَ	يَسْتَوْدِعُ	مُسْتَوْدِعٌ	اُسْتُوْدِعَ	يُسْتَوْدَعُ	مُسْتَوْدَعٌ	اِسْتَوْدِعْ	اِسْتِيْدَاعٌ	حفاظت کرنا

اِستِفْعَال"	ی ق ن	اِسْتَیْقَنَ	یَسْتَیْقِنُ	مُسْتَیْقِنٌ"	اُسْتُوْقِنَ	یُسْتَوْقَنُ	مُسْتَیْقَنٌ"	اِسْتَیْقِنْ	اِ سْتِیْقَان"	یقین کرنا
اِنْفِعَال"	ورب	اِنْوَرَبَ	یَنْوَرِبُ	مُنْوَرِب"	X	X	X	اِنْوَرِبْ	اِنْوِرَاب"	فساد کرنا
اِفْعِیْعَال	ورد	اِیْرَادَّ	یَوْرَادُّ	مُوْرَادٌّ"	X	X	X	اِیْرَادِدْ	اِیْرِیْدَاد"	بیان کرنا، اعتراض کرنا

نوٹ :

عام طور پر ، فعلِ مثال سے باب اِنْفِعَال" نہیں استعمال ہوتا ، لیکن معجم تصریف الافعال العربیة (از انطوان الدحداح) میں ہے۔

" اِنْوَرَبَ کی اصل وَرِبَ ہے ، یہ وَرِبَ کی مُطَاوعَت کے لیے استعمال ہوتا ہے ، بمعنیٰ فَسَدَ۔ کہا جاتا ہے : وَرِبَهُ فَانْوَرَبَ

1- مثال (باب اِفْعَال) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
و ج ز	اَوْجَزَ	یُوْجِزُ	مُوْجِزٌ	اُوْجِزَ	یُوْجَزُ	مُوْجَزٌ	اِیْجِزْ	اِیْجَازٌ	مختصر ہونا
و ت ر	اَوْتَرَ							اِیْتَارٌ	تھوڑے تھوڑے وقفے سے کرتے رہنا
و ث ق	اَوْثَقَ							اِیْثَاقٌ	قابلِ اعتماد بنانا
و ج ب	اَوْجَبَ							اِیْجَابٌ	ضروری قرار دینا
و ح د	اَوْحَدَ							اِیْحَادٌ	یکتا بنانا ، بے مثل بنانا
و ر د	اَوْرَدَ							اِیْرَادٌ	لانا، بیان کرنا
و ز ع	اَوْزَعَ							اِیْزَاعٌ	بانٹنا
و ق د	اَوْقَدَ							اِیْقَادٌ	جلا دینا

594

وف ق	اَوْفَقَ								اِیْفَاقٌ	اتفاق کرنا ، متحد ہو جانا
و ع د	اَوْعَدَ								اِیْعَادٌ	وعدہ کرنا
و ق ف	اَوْقَفَ								اِیْقَافٌ	روکنا ، بند کرنا
و ص ل	اَوْصَلَ								اِیْصَالٌ	پہنچانا (متعدی)
و س ع	اَوْسَعَ								اِیْسَاعٌ	مالدار ہونا
و ض ح	اَوْضَحَ								اِیْضَاحٌ	واضح ہونا

مثال یائی کی مشق

ی س ر	اَیْسَرَ	یُوسِرُ	مُوسِرٌ	اُوسِرَ	یُوسَرُ	مُوسَرٌ	اَیْسِرْ		اِیْسَارٌ	آسان ہونا
ی ق ظ	اَیْقَظَ								اِیْقَاظٌ	جاگنا، چوکنا ہونا
ی ق ن	اَیْقَنَ								اِیْقَانٌ	یقین کرنا
ی م ن	اَیْمَنَ								اِیْمَانٌ	دائیں طرف ہونا

2- مثال (باب تَفْعِیْل") کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
و ح د	وَحَّدَ	یُوَحِّدُ	مُوَحِّد"	وُحِّدَ	یُوَحَّدُ	مُوَحَّد"	وَحِّدْ	تَوْحِیْد"	اللہ تعالیٰ کے اپنی ذات اور صفات میں ایک ہونے پر ایمان
و ف ر	وَفَّرَ							تَوْفِیْر"	فراہم کرنا، مہیا کرنا
و ف ق	وَفَّقَ							تَوْفِیْق"	اتفاق کرنا، متحد ہونا
و ق ف	وَقَّفَ							تَوْقِیْف"	کھڑا کرنا، روکنا، بند کرنا
و ص ف	وَصَّفَ							تَوْصِیْف"	صفت سے متصف ہونا، قابل وصف و تعریف ہونا
و ض ح	وَضَّحَ							تَوْضِیْح"	واضح اور ظاہر کرنا

و ق ر	وَقَّرَ							تَوْقِيْر"	باوقار بنانا ، تعظیم و تکریم کرنا
و ز ع	وَزَّعَ							تَوْزِيْع"	تقسیم کرنا، بانٹنا

3- مثال (باب مُفَاعَلَة") کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
و ع د	وَاعَدَ	يُوَاعِدُ	مُوَاعِدٌ	وُوْعِدَ	يُوَاعَدُ	مُوَاعَدٌ	وَاعِدْ	مُوَاعَدَةٌ	ایک دوسرے سے وعدہ کرنا
و ج ب	وَاجَبَ							مُوَاجَبَةٌ	آپس میں شرط باندھنا، بازی لگانا
و ص ل	وَاصَلَ							مُوَاصَلَةٌ	باہم ملنا
و ز ن	وَازَنَ							مُوَازَنَةٌ	دو چیزوں میں وزنی یکسانیت
و ف ق	وَافَقَ							مُوَافَقَةٌ	یکسانیت، ہم آہنگی

و ث ق	وَاثَقَ							مُوَاثَقَةٌ	آپس میں عہد و پیمان کرنا
و ز ر	وَازَرَ							مُوَازَرَةٌ	باہم مدد کرنا، طاقت بہم پہنچانا
ی س ر	یَاسَرَ							مُیَاسَرَةٌ	باہم سستی کرنا، باہم نرمی برتنا

600

4- مثال (باب تَفَعُّل) کی مشق

ماده	معروف			مجهول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
و ك ل	تَوَكَّلَ	يَتَوَكَّلُ	مُتَوَكِّلٌ	تُوُكِّلَ	يُتَوَكَّلُ	مُتَوَكَّلٌ	تَوَكَّلْ	تَوَكُّلٌ	بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا
و ج ه	تَوَجَّهَ							تَوَجُّهٌ	کسی کی طرف رخ کرنا، متوجہ ہونا
و س ط	تَوَسَّطَ							تَوَسُّطٌ	اعتدال، ثالثی
و ق ف	تَوَقَّفَ							تَوَقُّفٌ	روکنا، کوئی کام چھوڑنا
و ص ل	تَوَصَّلَ							تَوَصُّلٌ	پہنچانا، رسائی حاصل کرنا

و ل د	تَوَلَّدَ							تَوَلُّد"	پیدا ہونا
و ق ع	تَوَقَّعَ							تَوَقُّع"	امید انتظار
و س ع	تَوَسَّعَ							تَوَسُّع"	کشادہ ہونا ، پھیلنا

5- مثال (باب تَفَاعُلْ) کی مشق

ماده	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
و ر د	تَوَارَدَ	يَتَوَارَدُ	مُتَوَارِدٌ	تُوُوْرِدَ	يُتَوَارَدُ	مُتَوَارَدٌ	تَوَارَدْ	تَوَارُدٌ	لوگوں کا ایک ساتھ آنا
و ت ر	تَوَاتَرَ							تَوَاتُرٌ	تسلسل
و ف ق	تَوَافَقَ							تَوَافُقٌ	یک جہتی ، ہم آہنگی
و ج ب	تَوَاجَبَ							تَوَاجُبٌ	آپس میں شرط باندھنا
و ر ث	تَوَارَثَ							تَوَارُثٌ	ایک دوسرے کا وارث ہونا

و ع د	تَوَاعَدَ							"تَوَاعُد"	آپس میں وعدہ کرنا
و ض ع	تَوَاضَعَ							"تَوَاضُع"	نرمی اور عاجزی ظاہر کرنا
ی س ر	تَیَاسَرَ							"تَیَاسُر"	سستی کرنا ، نرمی برتنا

6- مثال (باب اِفْتِعَال) کی مشق

	معروف			مجہول					
ماده	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
و ف ق	اِتَّفَقَ	يَتَّفِقُ	مُتَّفِقٌ	اُتُّفِقَ	يُتَّفَقُ	مُتَّفَقٌ	اِتَّفِقْ	اِتِّفَاقٌ	معاہدہ
و ح د	اِتَّحَدَ							اِتِّحَادٌ	اتفاق، یکجہتی
و د ع	اِتَّدَعَ							اِتِّدَاعٌ	پر سکون ہونا، قرار پانا
و س ق	اِتَّسَقَ							اِتِّسَاقٌ	یکجا ہونا، مرتب ہونا
و ص ل	اِتَّصَلَ							اِتِّصَالٌ	رابطہ، تعلق ملاقات

و ص ف	اِتَّصَفَ							اِتِّصَا ف"	کسی صفت سے متصف ہونا
و ع د	اِتَّعَدَ							اِتِّعَا د"	وعدہ کو ماننا اور اس پر یقین کرنا
	اِتَّهَمَ							اِتِّهَا م"	الزام، تہمت
و ہ م	اِتَّكَأَ							اِتِّكَاء"	تکیہ لگانا
و ك ا	اِتَّقَدَ							اِتِّقَا د"	آگ جلانا سلگانا
و ق د	اِتَّقَفَ							اِتِّقَاف"	رک جانا
و ق ف	اِتَّضَحَ							اِتِّضَا ح"	روشن ہونا
و ض ح	اِتَّسَعَ							اِتِّسَا ع"	فراخ ہونا
و س ع و ك د	اِتَّكَدَ							اِتِّكَا د"	مضبوط ہونا، پختہ ہونا

مثال یائی کی مشق

ی س ر	اِتَّسَرَ							اِتِّسَار"	جوا کھیلنا
ی ب س	اِتَّبَسَ							اِتِّبَاس"	خشک ہونا، سوکھنا
ی ء س	اِتَّئَسَ							اِتِّئَاس"	

7- مثال (باب اِسْتِفْعَال") کی مشق

ماده	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
و د ع	اِسْتَوْدَعَ	يَسْتَوْدِعُ	مُسْتَوْدِع"	اُسْتُوْدِعَ	يُسْتَوْدَعُ	مُسْتَوْدَع"	اِسْتَوْدِعْ	اِسْتِيْدَاع"	امانت رکھوانا، مال چھڑانا
و ج ب	اِسْتَوْجَبَ							اِسْتِيْجَاب"	مستحق ہو جانا
و ر د	اِسْتَوْرَدَ							اِسْتِيْرَاد"	تلاش کرنا، پانی کا طالب ہونا
و ز ع	اِسْتَوْزَعَ							اِسْتِيْزَاع"	استدعا کرنا
و ق د	اِسْتَوْقَدَ							اِسْتِيْقَاد"	آگ جلانا
و ل د	اِسْتَوْلَدَ							اِسْتِيْلَاد"	اولاد کا طالب ہونا

و ص ف	اِسْتَوْصَفَ							اِسْتِيْصَاف"	نسخہ تجویز کرانا
و ص ل	اِسْتَوْصَلَ							اِسْتِيْصَال"	جڑ سے اکھیڑنا
و ض ح	اِسْتَوْضَحَ							اِسْتِيْضَاح"	تحقیق کرنا ، وضاحت چاہنا
و ض ع	اِسْتَوْضَعَ							اِسْتِيْضَاع"	کمی کرانا
و ن ف	اِسْتَوْنَفَ							اِسْتِيْنَاف"	کام شروع کرنا
مثال یائی کی مشق									
ی ق ن	اِسْتَيْقَنَ							اِسْتِيْقَان"	یقین ہونا
ی ق ظ	اِسْتَيْقَظَ							اِسْتِيْقَاظ"	بیدار ہونا متنبہ ہونا
ی ب س	اِسْتَيْبَسَ							اِسْتِيْبَاس"	خشک ہونا ، سوکھ جانا

ی س ر	اِسْتَیْسَرَ							اِسْتِیْسَار"	قابو میں آجانا ، آسان ہو جانا
ی ء س	اِسْتَیْئَسَ							اِسْتِیْئَاس"	ناامید ہونا
ی م ن	اِسْتَیْمَنَ							اِسْتِیْمَان"	دائیں طرف ہونا

8- مثال مزید (باب اِنْفِعَال")

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
و ر ب	اِنْوَرَبَ	یَنْوَرِبُ	مُنْوَرِب"	X	X	X	اِنْوَرِبْ	اِنْوِرَاب"	فساد برپا کرنا

9- مثال مزید (باب اِفْعِیْلَال") کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
و ر ق	اِیْرَاقَّ	یُوْرَاقُّ	مُوْرَاقّ"	X	X	X	اِیْرَاقِقْ	اِیْرِیْقَاق"	خاکی رنگ کا ہونا
و ر د	اِیْرَادَّ	یُوْرَادُّ	مُوْرَادّ"	X	X	X	اِیْرَادِدْ	اِیْرِیْدَاد"	ذکر کرنا، بیان کرنا

سبق نمبر : 220

اَجْوَفْ سے فعل ثُلاثی مزید

1- فعلِ اَجْوَفْ ، وہ فعل ہے ، جس کا دوسرا حرف ، حرفِ علت پر مشتمل ہو۔

2- ثلاثی مجرد میں ، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

قَال ، بَاعَ ، تَابَ ، کَانَ وغیرہ۔

3- ثلاثی مزید میں ، فعلِ ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے :

مجرد	اِفْعَال"	تَفْعِيْل"	مُفَاعَلَة"	تَفَعُّل"	تَفَاعُل"	اِفْتِعَال"	اِسْتِفْعَال"
قَالَ	اَقَالَ	قَوَّلَ	قَاوَلَ	تَقَوَّلَ	تَقَاوَلَ	اِقْتَالَ	اِسْتَقَالَ

4- اگلے صفحے پر جو چارٹ دیا جا رہا ہے، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد ، آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پر کیجیے۔

فعلِ اَجْوَفْ ایک نظر میں

باب	معروف			مجهول						
باب	ماده	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
مجرد	ق و ل	قَالَ	يَقُولُ	قَائِلٌ	قِيلَ	يُقَالُ	مَقُولٌ	قُلْ	قَوْلٌ	کہنا ، بولنا
اِفْعَالٌ	ر و د	اَرَادَ	يُرِيْدُ	مُرِيْدٌ	اُرِيْدَ	يُرَادُ	مُرَادٌ	اَرِدْ	اِرَادَةٌ	چاہنا، خواہش کرنا، پسند کرنا
تَفْعِيل	ع و ق	عَوَّقَ	يُعَوِّقُ	مُعَوِّقٌ	عُوِّقَ	يُعَوَّقُ	مُعَوَّقٌ	عَوِّقْ	تَعْوِيْقٌ	رکاوٹ پیدا کرنا، توجہ ہٹانے والی بات کرنا

مُفَاعَلَة	ب ی ع	بَایَعَ	یُبَایِعُ	مُبَایِعٌ	بُویِعَ	یُبَایَعُ	مُبَایَعٌ	بَایِعْ	مُبَایَعَةٌ	خرید و فروخت کا معاملہ کرنا
تَفَعُّل	ط و ع	تَطَوَّعَ	یَتَطَوَّعُ	مُتَطَوِّعٌ	تُطُوِّعَ	یُتَطَوَّعُ	مُتَطَوَّعٌ	تَطَوَّعْ	تَطَوُّعٌ	نرم ہونا ، فرمانبردار رہنا
تَفَاعُل	ط و ل	تَطَاوَلَ	یَتَطَاوَلُ	مُتَطَاوِلٌ	تُطُوْوِلَ	یُتَطَاوَلُ	مُتَطَاوَلٌ	تَطَاوَلْ	تَطَاوُلٌ	
اِفْتِعَالٌ	خ ی ر	اِخْتَارَ	یَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اُخْتِیْرَ	یُخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	اِخْتِیَارٌ	مرضی ، پسند ، رضا
	ز و ج	اِزْدَوَجَ	یَزْدَوِجُ	مُزْدَوِجٌ	اُزْدُوِجَ	یُزْدَوَجُ	مُزْدَوَجٌ	اِزْدَوِجْ	اِزْدِوَاجٌ	شادی کرنا
اِسْتِفْعَالٌ	ع و ن	اِسْتَعَانَ	یَسْتَعِیْنُ	مُسْتَعِیْنٌ	اُسْتُعِیْنَ	یُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ	مدد طلب کرنا
اِنْفِعَالٌ	ق و د	اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	X	X	X	اِنْقَدْ	اِنْقِیَادٌ	تابعدار ہونا
اِفْعِلَال	س و د	اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	مُسْوَدٌّ	X	X	X	اِسْوَدِّ	اِسْوِدَادٌ	گہرا سیاہ ہونا
اِفْعِلَال	ح و ل	اِحْوَلَّ	یَحْوَلُّ	مُحْوَلٌّ	X	X	X	اِحْوَلَّ	اِحْوِیلَالٌ	بھینگا ہونا

1- اَجْوَفْ (باب اِفْعَال) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ر و د	اَرَادَ	یُرِیْدُ	مُرِیْد"	اُرِیْدَ	یُرَادُ	مُرَاد"	اَرِدْ	اِرَادَة"	ارادہ کرنا
ق و م	اَقَامَ					مُقَام"		اِقَامَة"	کھڑا ہونا
ح و ط	اَحَاطَ					مُحَاط"		اِحَاطَة"	گھیرنا
م و ت	اَمَاتَ					مُمَات"		اِمَاتَة"	مارنا
ط و ع	اَطَاعَ					مُطَاع"		اِطَاعَة"	تابعداری کرنا
ص و ب	اَصَابَ					مُصَاب"		اِصَابَة"	صحیح جگہ پہنچنا
غ و ث	اَغَاثَ					مُغَاث"		اِغَاثَة"	فریاد کو پہنچنا
ج و ز	اَجَازَ					مُجَاز"		اِجَازَة"	اجازت دینا

ج و ر	اَجارَ	يُجِيْرُ	مُجِيْر"	أُجِيْرَ	يُجَارُ	مُجَار"	اَجر	اِجَارَة"	پناہ دینا
ط و ق	اَطَاقَ					مُطَاق"		اِطَاقَة"	طاقت رکھنا
س و ل	اَسَالَ					مُسَال"		اِسَالَة"	جاری کرنا
ع و ن	اَعَانَ					مُعَان"		اِعَانَة"	مدد کرنا
ف و د	اَفَادَ					مُفَاد"		اِفَادَة"	فائدہ پہنچانا
ط و ر	اَطَارَ					مُطَار"		اِطَارَة"	اڑانا
ث و ر	اَثَارَ					مُثَار"		اِثَارَة"	ابھارنا، جوش دلانا
ب و ن	اَبَانَ					مُبَان"		اِبَانَة"	واضح کرنا
ز و د	اَزَادَ					مُزَاد"		اِزَادَة"	دکھانا، زیارت کرانا
ق و ت	اَقَاتَ					مُقَات"		اِقَاتَة"	ضروری خوراک دینا
ہ و ن	اَهَانَ					مُهَان"		اِهَانَة"	تذلیل کرنا

2- اَجْوَفْ (باب تَفْعِیْل") کی مشق

	معروف			مجهول					
ماده	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ن و ر	نَوَّرَ	یُنَوِّرُ	مُنَوِّرٌ	نُوِّرَ	یُنَوَّرُ	مُنَوَّرٌ	نَوِّرْ	تَنْوِیْرٌ	روشن کرنا
ع و ق	عَوَّقَ							تَعْوِیْقٌ	رکاوٹ پیدا کرنا
ا و ل	اَوَّلَ							تَأْوِیْلٌ	تشریح کرنا
ط و ل	طَوَّلَ							تَطْوِیْلٌ	لمبا کرنا
ح و ل	حَوَّلَ							تَحْوِیْلٌ	حوالے کرنا
ل و ث	لَوَّثَ							تَلْوِیْثٌ	شامل کرنا
ا ی د	اَیَّدَ							تَأْیِیْدٌ	مدد کرنا
ز ی ن	زَیَّنَ							تَزْیِیْنٌ	خوشنما بنانا

3- اَجْوَفْ (باب مُفاعَلَة) کی مشق

ماده	معروف			مجهول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ب ی ع	بَا یَعَ	یُبَا یِعُ	مُبَا یِعٌ	بُوْیِعَ	یُبَا یَعُ	مُبَا یَعٌ	بَا یِعْ	مُبَا یَعَةٌ	خرید و فروخت کرنا
ش و ر	شَا وَرَ			شُوْوِرَ				مُشَا وَرَةٌ	باہم مشورہ کرنا
ع و ض	عَا وَضَ			عُوْوِضَ				مُعَا وَضَةٌ	بدلہ دینا
د و م	دَا وَمَ			دُوْوِمَ				مُدَا وَمَةٌ	ہمیشگی اختیار کرنا
ن و ل	نَا وَلَ			نُوْوِلَ				مُنَا وَلَةٌ	سپرد کرنا
ح و ل	حَا وَلَ			حُوْوِلَ				مُحَا وَلَةٌ	دھوکے سے لینا
ق و ل	قَا وَلَ			قُوْوِلَ				مُقَا وَلَةٌ	ٹھیکیداری کرنا
ر و د	رَا وَدَ			رُوْوِدَ				مُرَا وَدَةٌ	دھوکا دینا

4- اَجْوَفْ (باب تَفَعُّل") کی مشق

ماده	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجهول: ماضی	مجهول: مضارع	مجهول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ط و ع	تَطَوَّعَ	يَتَطَوَّعُ	مُتَطَوِّعٌ	تُطُوِّعَ	يُتَطَوَّعُ	مُتَطَوَّعٌ	تَطَوَّعْ	تَطَوُّعٌ	تابع کرنا
خ و ف	تَخَوَّفَ							تَخَوُّفٌ	ڈرنا
ط و ق	تَطَوَّقَ							تَطَوُّقٌ	پھندا لینا
ع و ذ	تَعَوَّذَ							تَعَوُّذٌ	پناہ لینا
ح و ل	تَحَوَّلَ							تَحَوُّلٌ	منتقل ہونا
ل و ث	تَلَوَّثَ							تَلَوُّثٌ	آلودہ ہونا
ط ی ر	تَطَيَّرَ							تَطَيُّرٌ	بدشگونی لینا
م ی ز	تَمَيَّزَ							تَمَيُّزٌ	نمایاں ہونا

5- اَجْوَفْ (باب تَفَاعُل") کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
د و ل	تَدَاوَلَ	يَتَدَاوَلُ	مُتَدَاوِلٌ	تُدُووِلَ	يُتَدَاوَلُ	مُتَدَاوَلٌ	تَدَاوَلْ	تَدَاوُلٌ	
ش و ر	تَشَاوَرَ							تَشَاوُرٌ	باہم مشورہ کرنا
ج و ر	تَجَاوَرَ							تَجَاوُرٌ	باہم پڑوسی ہونا
ج و ز	تَجَاوَزَ							تَجَاوُزٌ	درگزر کرنا، معاف کرنا
ط و ل	تَطَاوَلَ							تَطَاوُلٌ	بہت لمبا ہونا
د و م	تَدَاوَمَ							تَدَاوُمٌ	پابندی کرنا
ن و ل	تَنَاوَلَ							تَنَاوُلٌ	استعمال کرنا
ق ی ض	تَقَايَضَ							تَقَايُضٌ	آپس میں تبادلہ کرنا

6- اَجْوَفْ (باب اِفْتِعَال") کی مشق

ماده	معروف			مجهول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
خ ی ر	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اُخْتِيْرَ	يُخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	اِخْتِيَارٌ	پسند کرنا
ر ی ب	اِرْتَابَ					مُرْتَابٌ		اِرْتِيَابٌ	شک کرنا
ك ی ل	اِكْتَالَ					مُكْتَالٌ		اِكْتِيَالٌ	ماپنا
نوٹ کیجیے کہ اجوف میں ، فعلِ اِفْتِعَال" کا اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول ایک جیسا ہوتا ہے۔									
ب ی ع	اِبْتَاعَ					مُبْتَاعٌ		اِبْتِيَاعٌ	خریدنا
ع ی د	اِعْتَادَ					مُعْتَادٌ		اِعْتِيَادٌ	رائج کرنا
ن ی ب	اِنْتَابَ					مُنْتَابٌ		اِنْتِيَابٌ	قائم مقام ہونا، آمد ورفت رکھنا

خ ی ل	اِخْتَالَ					مُخْتَالٌ		اِخْتِیَالٌ	مغرور ہونا
غ ی ل	اِغْتَالَ					مُغْتَالٌ		اِغْتِیَالٌ	موٹا تازہ ہونا
بعض اوقات ، اِفْتِعَال کی ت ، ط میں بدل جاتی ہے۔									
ص و ف	اِصْطَافَ					مُصْطَافٌ		اِصْطِیَافٌ	گرمیاں گزارنا
ل و م	اِلْتَامَ					مُلْتَامٌ		اِلْتِیَامٌ	ملامت قبول کرنا
ش و ق	اِشْتَاقَ					مُشْتَاقٌ		اِشْتِیَاقٌ	دلچسپی رکھنا
ح و ط	اِحْتَاطَ					مُحْتَاطٌ		اِحْتِیَاطٌ	احتیاط کرنا
بعض اوقات ، اِفْتِعَال کی ت ، د میں بدل جاتی ہے۔									
ز و د	اِزْدَادَ					مُزْدَادٌ		اِزْدِیَادٌ	زیادہ ہونا ، بڑھانا

7- اَجْوَفْ (باب اِسْتِفْعَال) کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ع و ن	اِسْتَعَانَ	یَسْتَعِیْنُ	مُسْتَعِیْنٌ	اُسْتُعِیْنَ	یُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ	مدد چاہنا
ج و ب	اِسْتَجَابَ							اِسْتِجَابَةٌ	قبول کرنا
ق و م	اِسْتَقَامَ							اِسْتِقَامَةٌ	راستی پر قائم رہنا
غ و ث	اِسْتَغَاثَ							اِسْتِغَاثَةٌ	فریاد چاہنا
ح و ل	اِسْتَحَالَ							اِسْتِحَالَةٌ	بدل جانا
د و ر	اِسْتَدَارَ							اِسْتِدَارَةٌ	چکر لگانا
ج و ر	اِسْتَجَارَ							اِسْتِجَارَةٌ	پناہ چاہنا، مدد چاہنا

ح و ذ	اِسْتَحَاذَ							اِ سْتِحَا ذَ ۃ"	قابض ہو جانا
م و ت	اِسْتَمَاتَ							اِ سْتِمَا تَۃ"	جان کی بازی لگا دینا
ف و د	اِسْتَفَادَ							اِ سْتِفَا دَ ۃ"	فائدہ چاہنا
ط و ع	اِسْتَطَاعَ							اِ سْتِطَا عَۃ"	طاقت رکھنا
خ ی ر	اِسْتَخَارَ							اِ سْتِخَا رَۃ"	خیر طلب کرنا
ر و ح	اِسْتَرَاحَ							اِ سْتِرَا حَۃ"	آرام و سکون حاصل کرنا
ب و ن	اِسْتَبَانَ							اِ سْتِبَا نَۃ"	ظاہر اور واضح ہونا
ہ و ن	اِسْتَهَانَ							اِ سْتِهَانَۃ"	مذاق اڑانا
ن و ر	اِسْتَنَارَ							اِ سْتِنَا رَ ۃ"	روشن دماغ ہونا
ش و ر	اِسْتَشَارَ							اِ سْتِشَا رَ ۃ"	مشورہ طلب کرنا
ج و د	اِسْتَجَادَ							اِ سْتِجَا دَ ۃ"	پسند کرنا

8- اَجْوَفْ مزید (باب اِنْفِعَالٌ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ق و د	اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	X	X	X	اِنْقَدْ	اِنْقِیَادٌ	تابعدار ہونا
ہ و ر	اِنْهَارَ			X	X	X		اِنْهِیَارٌ	ڈھ جانا
س ر ب	اِنْسَابَ			X	X	X		اِنْسِیَابٌ	مسلسل بہنا
ب ی ع	اِنْبَاعَ			X	X	X		اِنْبِیَاعٌ	فروخت ہونا
ش و م	اِنْشَامَ			X	X	X		اِنْشِیَامٌ	شامل ہونا
ص و غ	اِنْصَاغَ			X	X	X		اِنْصِیَاغٌ	پگھلنا
ج ی ف	اِنْجَافَ			X	X	X		اِنْجِیَافٌ	بدبودار ہونا
س و ق	اِنْسَاقَ			X	X	X		اِنْسِیَاقٌ	ہانکنے سے چلنا

9- اَجْوَفْ مزید (باب اِفْعِیْلَال") کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
س و د	اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	مُسْوَدٌّ	×	×	×	اِسْوَدَّ	اِسْوِدَاد"	بتدریج کالا ہونا
ح و ل	اِحْوَلَّ			×	×	×		اِحْوِلَال"	زمین کا سرسبز و شاداب ہونا
ب ی ض	اِبْیَضَّ			×	×	×		اِبْوِضَاض"	بتدریج سفید ہونا

سبق نمبر : 221

ناقص فعل ثُلاثی مزید

1- فعلِ ناقص ، وہ فعل ہے ، جس کا آخری حرف ، حرفِ علت پر مشتمل ہو۔

2- ثلاثی مجرد میں ، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

خَشِیَ ، قَضیٰ ، دعَا ، وَلِیَ وغیرہ۔

3- ثلاثی مزید میں ، فعلِ ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے :

مجرد	اِفْعَال“	تَفْعِیْل“	مُفَاعَلَة“	تفعُّل“	تَفَا عُل“	اِفْتِعَال“	اِسْتِفْعَال“
لَقِیَ	اَلقیٰ	لَقّیٰ	لاَ قیٰ	تَلَقّیٰ	تَلاَ قیٰ	اِلتقیٰ	اِ سْتَلْقیٰ

4- اگلے صفحے پر جو چارٹ دیا جا رہا ہے ، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد ، آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پر کیجیے۔

فعلِ ناقص ایک نظر میں

باب	مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
مجرد سے فعلِ ناقص										
مجرد	د ع و	دَعَا	یَدْعُوْ	دَاعٍ	دُعِیَ	یُدْعٰی	مَدْعُوٌّ	اُدْعُ	دُعَاءٌ	مانگنا
	ق ض ی	قَضٰی	یَقْضِی	قَاضٍ	قُضِیَ	یُقْضٰی	مَقْضِیٌّ	اِقْضِ	قَضَاءٌ	فیصلہ کرنا
مزید سے فعلِ ناقص										
اِفعالٌ	غ ن ی	اَغْنٰی	یُغْنِی	مُغْنٍ	اُغْنِیَ	یُغْنٰی	مُغْنًی	اَغْنِ	اِغْنَاءٌ	مالدار بنانا
تفعیلٌ	ز ك ی	زَكّٰی	یُزَكِّی	مُزَكٍّ	زُكِّیَ	یُزَكّٰی	مُزَكًّی	زَكِّ	تَزْكِیَةٌ	پاک کرنا
فعالٌ، مُفَاعَلَةٌ	ل ق ی	لَاقٰی	یُلَاقِی	مُلَاقٍ	لُوْقِیَ	یُلَاقٰی	مُلَاقًی	لَاقِ	لِقَاءٌ یا مُلَاقَاةٌ	ملانا، ملاقات کرنا

تَفَعُّل	ل ق ی	تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	مُتَلَقٍّ	تُلُقِّیَ	یُتَلَقّٰی	مُتَلَقًّی	تَلَقَّ	تَلَقٍّ	سیکھنا
تَفَاعَل	ل ق ی	تَلَاقَ	یَتَلَاقٰی	مُتَلَاقٍ	تُلُوْقِیَ	یُتَلَاقٰی	مُتَلَاقًی	تَلَاقَ	تَلَاقٍ	
اِفْتِعَال	ب ل ی	اِبْتَلٰی	یَبْتَلِی	مُبْتَلٍ	اُبْتُلِیَ	یُبْتَلٰی	مُبْتَلًی	اِبْتَلِ	اِبْتِلَاء	آزمانا
اسْتِفْعَال	غ ن ی	اِسْتَغْنٰی	یَسْتَغْنِی	مُسْتَغْنٍ	اُسْتُغْنِیَ	یُسْتَغْنٰی	مُسْتَغْنًی	اِسْتَغْنِ	اِسْتِغْنَاء	بے پرواہ ہونا
اِنْفِعَال	ج ل ی	اِنْجَلٰی	یَنْجَلِی	مُنْجَلٍ	X	X	X	اِنْجَلِ	اِنْجِلَاء	
اِفْعِلَال	ر ع ی	اِرْعَوٰی	یَرْعَوِی	مُرْعَوٍ	X	X	X	اِرْعَوِ	اِرْعِوَاء	
اِفْعِیْلَال	ع م ی	اِعْمَایً	یَعْمَایُ	مُعْمَایٍ	X	X	X	اِعْمَای	اِعْمِیَاء	

1- ناقص (باب اِفْعَال) کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
غ ن ی	اَغْنٰی	يُغْنِي	مُغْنٍ	اُغْنِيَ	يُغْنٰی	مُغْنًى	اَغْنِ	اِغْنَاءٌ	
ل ق ی	اَلْقٰی							اِلْقَاءٌ	
ع ط ی	اَعْطٰی							اِعْطَاءٌ	
ح ص ی	اَحْصٰی							اِحْصَاءٌ	
و ص ی	اَوْصٰی							اِيْصَاءٌ	
و ح ی	اَوْحٰی							اِحْيَاءٌ	
ن ج و	اَنْجٰی							اِنْجَاءٌ	
ج ر ی	اَجْرٰی							اِجْرَاءٌ	

	اِنْسَاءٌ							اَنْسٰی	ن س ی
	اِبْقَاءٌ							اَبْقٰی	ب ق ی
	اِلْقَاءٌ							اَلْقٰی	ل ق ی
	اِعْلَاءٌ							اَعْلٰی	ع ل ی
	اِیْقَاءٌ							اَوْقٰی	و ق ی
	اِفْتَاءٌ							اَفْتٰی	ف ت ی
	اِبْدَاءٌ							اَبْدٰی	ب د ی
	اِیْرَاءٌ							اَرٰی	ر ا ی
	اِیْخَاءٌ							اَوْخٰی	و خ ی
	اِیْفَاءٌ							اَفٰی	و ف ی

2- ناقص (باب تَفْعِیْل") کی مشق

ماده	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ز ك ی	زَکّٰی	یُزَکِّی	مُزَکٍّ	زُکِّیَ	یُزَکّٰی	مُزَکًّی	زَکِّ	تَزْکِیَةً	
ص ل ی	صَلّٰی							تَصْلِیَةً	
ن ق ی	نَقّٰی							تَنْقِیَةً	
ن س ی	نَسّٰی							تَنْسِیَةً	
ن ض ی	نَضّٰی							تَنْضِیَةً	
م ض ی	مَضّٰی							تَمْضِیَةً	
م ش ی	مَشّٰی							تَمْشِیَةً	
ف د ی	فَدّٰی							تَفْدِیَةً	

غ ز ی	غَزٰی							تَغْزِیَة	
س م ی	سَمّٰی							تَسْمِیَة	
ر ب ی	رَبّٰی							تَرْبِیَة	
ج ل ی	جَلّٰی							تَجْلِیَة	
خ ل ی	خَلّٰی							تَخْلِیَة	
س و ی	سَوّٰی							تَسْوِیَة	
و ق ی	وَقّٰی							تَوْقِیَة	
و ف ی	وَفّٰی							تَوْفِیَة	
و ص ی	وَصّٰی							تَوْصِیَة	
و د ی	وَدّٰی							تَوْدِیَة	

3- ناقص (باب مُفَاعَلَة) کی مشق

ماده	معروف			مجهول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ل ق ی	لَاقٰی	یُلَاقِی	مُلَاقٍ	لُوقِیَ	یُلَاقٰی	مُلَاقًی	لَاقِ	لِقَاءٌ یا مُلَاقَاةٌ	
ن د ی	نَادٰی							نِدَاءٌ یا مُنَادَاةٌ	
س ق ی	سَاقٰی							سِقَاءٌ یا مُسَاقَاةٌ	
س و ی	سَاوٰی							سِوَاءٌ یا مُسَاوَاةٌ	
ر ع ی	رَاعٰی							رِعَاءٌ یا مُرَاعَاةٌ	
ن ج ی	نَاجٰی							نِجَاءٌ یا مُنَاجَاةٌ	
ج ر ی	جَارٰی							جِرَاءٌ یا مُجَارَاةٌ	
د ر ی	دَارٰی							دِرَاءٌ یا مُدَارَاةٌ	

ع د ی	عَادیٰ							عِدَاء" یا مُعَادَاة"	
و ف ی	وَافیٰ							وِفَاء" یا مُوَافَاة"	
و ل ی	وَالیٰ							وِلَاء" یا مُوَالَاة"	
و ر ی	وَاریٰ							وِرَاء" یا مُوَارَاة"	
ز و ی	زَاویٰ							زِوَاء" یا مُزَاوَاة"	
د ن ی	دَانیٰ							دِنَاء" یا مُدَانَاة"	
م ر ن	مَاریٰ							مِرَاء" یا مُمَارَاة"	
م ش ی	مَاشیٰ							مِشَاء" یا مُشَاوَاة"	
ك ف ی	كَافیٰ							كِفَاء" یا كُفَاوَاة"	
ب ل ی	بَالیٰ							بِلَاء" یا بُلَاوَاة"	

4- ناقص (باب تَفَعُّل'') کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ل ق ی	تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	مُتَلَقٍّ	تُلُقِّیَ	یُتَلَقّٰی	مُتَلَقًّی	تَلَقَّ	تَلَقٍّ	
ز ك ی	تَزَكّٰی						تَزَكَّ	تَزَكٍّ	
ص د ی	تَصَدّٰی							تَصَدٍّ	
م ط ی	تَمَطّٰی							تَمَطٍّ	
ح ر ی	تَحَرّٰی							تَحَرٍّ	
ج ل ی	تَجَلّٰی							تَجَلٍّ	
م ن ی	تَمَنّٰی							تَمَنٍّ	
ل ہ ی	تَلَهّٰی							تَلَهٍّ	

ل و ی	تَلَوّیٰ							تَلَوٍّ	
س و ی	تَسَوّیٰ							تَسَوٍّ	
ح د ی	تَحَدّیٰ							تَحَدٍّ	
غ ش ی	تَغَشّیٰ							تَغَشٍّ	
ر ض ی	تَرَضّیٰ							تَرَضٍّ	
و ض ی	تَوَضّیٰ							تَوَضٍّ	
د ل ی	تَدَلّیٰ							تَدَلٍّ	
ر ج و	تَرَجّیٰ							تَرَجٍّ	
ع ش ی	تَعَشّیٰ							تَعَشٍّ	
غ د ی	تَغَدّیٰ							تَغَدٍّ	
و ف ی	تَوَفّیٰ							تَوَفٍّ	

5- ناقص (باب تَفَاعُلْ) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ل ق ی	تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	مُتَلَاقٍ	تُلُوقِیَ	یُتَلَاقٰی	مُتَلَاقًی	تَلَاقَ	تَلَاقٍ	
د ع و	تَدَاعٰی							تَدَاعٍ	
ن د ی	تَنَادٰی							تَنَادٍ	
ق و ی	تَقَاوٰی							تَقَاوٍ	
س و ی	تَسَاوٰی							تَسَاوٍ	
ر خ ی	تَرَاخٰی							تَرَاخٍ	
ر ض ی	تَرَاضٰی							تَرَاضٍ	
ش ك و	تَشَاكٰی							تَشَاكٍ	

م ر ی	تَمَارِیٰ							تمَارٍ	
ب ر ی	تَبَارِیٰ							تبَارٍ	
و ل ی	تَوَالِیٰ							توَالٍ	
ف د ی	تفَادِیٰ							تَفَادٍ	
ع ل و	تَعَالِیٰ							تعَالٍ	
ر ا ء	تَرَائِیٰ							تَرَاءٍ	
ش ا ء	تَشَائِیٰ							تَشَاءٍ	
و ر ی	تَوَارِیٰ							تَوَارٍ	
و ص ی	تَوَاصِیٰ							تَوَاصٍ	
ن ہ ر	تَنَاهِیٰ							تَنَاهٍ	
د و ی	تَدَاوِیٰ							تَدَاوٍ	
ج ف ی	تَجَافِیٰ							تَجَافٍ	

6- ناقص (باب اِفْتِعَال) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ب ل و	اِبْتَلیٰ	یَبْتَلِی	مُبْتَلٍ	اُبْتُلِیَ	یُبْتَلیٰ	مُبْتَلیً	اِبْتَلِ	اِبْتِلاَءٌ	
ق د و	اِقْتَدَیٰ							اِقْتِدَاءٌ	
ب غ ی	اِبْتَغیٰ							اِبْتِغَاءٌ	
ر ض ی	اِرْتَضیٰ							اِرْتِضَاءٌ	
ص ف ل	اِصْطَفیٰ							اِصْطِفَاءٌ	
ہ د ی	اِهْتَدیٰ							اِهْتِدَاءٌ	
ر د ی	اِرْتَدیٰ							اِرْتِدَاءٌ	
ش ر ی	اِشْتَریٰ							اِشْتِرَاءٌ	

ك ف ی	اِكْتَفٰى							اِكْتِفَاء"	
ف د ی	اِفْتَدٰى							اِفْتِدَاء"	
ر ق ی	اِرْتَقٰى							اِرْتِقَاء"	
س ق ی	اِسْتَقٰى							اِسْتِقَاء"	
ل ق ی	اِلْتَقٰى							اِلْتِقَاء"	
ن ہ ی	اِنْتَهٰى							اِنْتِهَاء"	
و ق ی	اِتَّقٰى							اِتِّقَاء"	
ف ر ی	اِفْتَرٰى							اِفْتِرَاء"	
د ع و	اِدَّعٰى							اِدِّعَاء"	
ج ب ی	اِجْتَبٰى							اِجْتِبَاء"	
س و ی	اِسْتَوٰى							اِسْتِوَاء"	
م ل ی	اِمْتَلٰى							اِمْتِلَاء"	

7- ناقص (باب اِسْتِفْعَال ") کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
غ ن ی	اِسْتَغْنیٰ	یَسْتَغْنِی	مُسْتَغْنٍ	اُسْتُغْنِیَ	یُسْتَغْنٰی	مُسْتَغْنًی	اِسْتَغْنِ	اِسْتِغْنَاءٌ	
د ع ی	اِسْتَدْعیٰ	یَسْتَدْعِی	مُسْتَدْعٍ	اُسْتُدْعِیَ	یُسْتَدْعیٰ	مُسْتَدْعًی	اِسْتَدْعِ	اِسْتِدْعَاءٌ	
ہ د ی	اِسْتَهْدیٰ							اِسْتِهْدَاءٌ	
ر ض ی	اِسْتَرْضیٰ							اِسْتِرْضَاءٌ	
ب ق ی	اِسْتَبْقیٰ							اِسْتِبْقَاءٌ	
ل ق ی	اِسْتَلْقیٰ							اِسْتِلْقَاءٌ	
ب ر ی	اِسْتَبْریٰ							اِسْتِبْرَاءٌ	
غ ش ی	اِسْتَغْشیٰ							اِسْتِغْشَاءٌ	

ر خ ی	اِسْتَرْخٰی							اِسْتِرْخَاء	
ن ج ی	اِسْتَنْجٰی							اِسْتِنْجَاء	
س ق ی	اِسْتَسْقٰی							اِسْتِسْقَاء	
ق ص ی	اِسْتَقْصٰی							اِسْتِقْصَاء	
م ل ی	اِسْتَمْلٰی							اِسْتِمْلَاء	
ر ق ی	اِسْتَرْقٰی							اِسْتِرْقَاء	
ن ف ی	اِسْتَنْفٰی							اِسْتِنْفَاء	
ش ف ی	اِسْتَشْفٰی							اِسْتِشْفَاء	
س و ی	اِسْتَسْوٰی							اِسْتِسْوَاء	
ث ن ی	اِسْتَثْنٰی							اِسْتِثْنَاء	

8- ناقص مزید (باب اِنْفِعَال) کی مشق

ماده	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجهول: ماضی	مجهول: مضارع	مجهول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ج ل ی	اِنْجَلٰی	يَنْجَلِي	مُنْجَلٍ	X	X	X	اِنْجَلِ	اِنْجِلَاءٌ	
ق ض ی	اِنْقَضٰی			X	X	X		اِنْقِضَاءٌ	
س ن و	اِنْسَنٰی			X	X	X		اِنْسِنَاءٌ	
س ر ی	اِنْسَرٰی			X	X	X		اِنْسِرَاءٌ	
ض و ی	اِنْضَوٰی			X	X	X		اِنْضِوَاءٌ	
د ر ی	اِنْدَرٰی			X	X	X		اِنْدِرَاءٌ	
س ل ی	اِنْسَلٰی			X	X	X		اِنْسِلَاءٌ	

643

خ ل ی	اِنْخَلیٰ							اِنْخِلَاء"	
ف ل ی	اِنْفَلیٰ			X	X	X		اِنْفِلَاء"	
ن ق ض	اِنْقَضیٰ			X	X	X		اِنْقِضَاء"	
ن ط ق	اِنْطَقیٰ			X	X	X		اِنْطِقَاء"	

9- ناقص مزید (باب اِفْعِيْعَال") کی مشق

	معروف			مجہول					
ماده	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ش ر ی	اِشْرَوْرٰی	يَشْرَوْرِی	مُشْرَوْرٍ	X	X	X	اِشْرَوْرِ	اِ شْرِيْرَاء"	
ض ر ی	اِضْرَوْرٰی			X	X	X	اِضْرَوْرِ	اِ ضْرِ يْرَا ء"	

10-ناقص مزید (باب اِفْعِيْلَال")

	معروف			مجہول					
ماده	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ع م ی	اِ عْمَا یّٰ	يَعْمَايُّ	مُعْمَایٌّ	X	X	X	اِعْمَایَ	اِ عْمِيَا ء"	

سبق نمبر : 222

مضاعف سے فعل ثُلاثی مزید

1- فعلِ مضاعف ، وہ فعل ہے ، جس کے دوسرے اور تیسرے حروف ہم جنس ہوں۔

2- ثلاثی مجرد میں ، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

ضَرَّ ، فَرَّ ، رَبَّ ، حَقَّ ، شَقَّ وغیرہ ۔

3- ثلاثی مزید میں ، فعلِ ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے :

مجرد	اِفْعَال"	تَفْعِيْل"	مُفَاعَلَة"	تَفَعُّل"	تَفَاعُل"	اِفْتِعَال"	اِسْتِفْعَال"
مَدَّ	اَمَدَّ	مَدَّدَ	مَادَّ	تَمَدَّدَ	تَمَادَّ	اِمْتَدَّ	اِسْتَمَدَّ

4- اگلے صفحے پر جو چارٹ دیا جارہا ہے ، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد ، آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پر کیجیے۔

فعلِ مُضَاعَف ایک نظر میں

باب	مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
		ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
مجرد سے فعلِ مضاعف										
مجرد	م د د	مَدَّ	يَمُدُّ	مَادٌّ	مُدَّ	يُمَدُّ	مَمْدُودٌ	اُمْدُدْ	مَدٌّ	
	ف ر ر	فَرَّ	يَفِرُّ	فَارٌّ	فُرَّ	يُفَرُّ	مَفْرُورٌ	اِفْرِرْ	فِرَارٌ	
مزید سے فعلِ مضاعف										
اِفْعَالٌ	ع د د	اَعَدَّ	يُعِدُّ	مُعِدٌّ	اُعِدَّ	يُعَدُّ	مُعَدٌّ	اَعْدِدْ	اِعْدَادٌ	
تَفْعِيلٌ	ح ب ب	حَبَّبَ	يُحَبِّبُ	مُحَبِّبٌ	حُبِّبَ	يُحَبَّبُ	مُحَبَّبٌ	حَبِّبْ	تَحْبِيبٌ	
مُفَاعَلَةٌ	و د د	وَادَّ	يُوَادُّ	مُوَادٌّ	وُودَّ	يُوَادُّ	مُوَادٌّ	وَادِدْ	مُوَادَّةٌ	

تَفَعُّل	ج د د	تَجَدَّدَ	يَتَجَدَّدُ	مُتَجَدِّدٌ	تُجُدِّدَ	يُتَجَدَّدُ	مُتَجَدَّدٌ	تَجَدَّدْ	تَجَدُّدٌ	
تَفَاعُلْ	ح ج ج	تَحَاجَّ	يَتَحَاجُّ	مُتَحَاجٌّ	تُحُوجَّ	يُتَحَاجُّ	مُتَحَاجٌّ	تَحَاجَجْ	تَحَاجُجٌ	
اِفْتِعَالٌ	ح ج ج	اِحْتَجَّ	يَحْتَجُّ	مُحْتَجٌّ	اُحْتُجَّ	يُحْتَجُّ	مُحْتَجٌّ	اِحْتَجِجْ	اِحْتِجَاجٌ	
اِسْتِفْعَالٌ	ق رر	اِسْتَقَرَّ	يَسْتَقِرُّ	مُسْتَقِرٌّ	اُسْتُقِرَّ	يُسْتَقَرُّ	مُسْتَقَرٌّ	اِسْتَقْرِرْ	اِسْتِقْرَارٌ	
اِنْفِعَالٌ	ش ق ق	اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	مُنْشَقٌّ	X	X	X	اِنْشَقِقْ	اِنْشِقَاقٌ	

1- مُضَاعَف (باب اِفْعَال) کی مشق

ماده	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
م د د	اَمَدَّ	یُمِدُّ	مُمِدٌّ	اُمِدَّ	یُمَدُّ	مُمَدٌّ	اَمْدِدْ	اِمْدَادٌ	
ح ل ل	اَحَلَّ							اِحْلَالٌ	
ت م م	اَتَمَّ							اِتْمَامٌ	
ق ل ل	اَقَلَّ							اِقْلَالٌ	
ح ب ب	اَحَبَّ							اِحْبَابٌ	
ع د د	اَعَدَّ							اِعْدَادٌ	
ح ق ق	اَحَقَّ							اِحْقَاقٌ	
ل م م	اَلَمَّ							اِلْمَامٌ	

ج ل ل	اَجَلَّ							اِجْلاَل"	
ح س س	اَحَسَّ							اِحْسَاس"	
م ل ل	اَمَلَّ							اِمْلاَل"	
د ل ل	اَدَلَّ							اِدْلاَل"	
ض ل ل	اَضَلَّ							اِضْلَال"	
س ر ر	اَسَرَّ							اِسْرَار"	
ص ر ر	اَصَرَّ							اِصْرَار"	
ق ر ر	اَقَرَّ							اِقْرَار"	
ح ر ر	اَحَرَّ							اِحْرَار"	
ش ت ت	اَشَتَّ							اِشْتَات"	
ض د د	اَضَدَّ							اِضْدَاد"	
ظ ل ل	اَظَلَّ							اِظْلَال"	

2- مُضَاعَف (باب تَفْعِيْل) کی مشق

	معروف			مجہول					
مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ح ب ب	حَبَّبَ	يُحَبِّبُ	مُحَبِّبٌ	حُبِّبَ	يُحَبَّبُ	مُحَبَّبٌ	حَبِّبْ	تَحْبِيْبٌ	
خ ف ف	خَفَّفَ							تَخْفِيْفٌ	
ح ل ل	حَلَّلَ							تَحْلِيْلٌ	
خ ص ص	خَصَّصَ							تَخْصِيْصٌ	
ش د د	شَدَّدَ							تَشْدِيْدٌ	
ح د د	حَدَّدَ							تَحْدِيْدٌ	
ظ ل ل	ظَلَّلَ							تَظْلِيْلٌ	
ر د د	رَدَّدَ							تَرْدِيْدٌ	

652

ح ق ق	حَقَّقَ							تَحْقِيْق"	
ح ر ر	حَرَّرَ							تَحْرِيْر"	
ق ر ر	قَرَّرَ							تَقْرِيْر"	
س ب ب	سَبَّبَ							تَسْبِيْب"	
ك د د	كَدَّدَ							تَكْدِيْد"	
ل ب ب	لَبَّبَ							تَلْبِيْب"	
ل ذ ذ	لَذَّذَ							تَلْذِيْذ"	
ل ف ف	لَفَّفَ							تَلْفِيْف"	
ه م م	هَمَّمَ							تَهْمِيْم"	
ق ص ص	قَصَّصَ							تَقْصِيْص"	
غ ل ل	غَلَّلَ							تَغْلِيْل"	
ع ل ل	عَلَّلَ							تَعْلِيْل"	

3- مُضاعَف (باب مُفاعَلَة) کی مشق

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
ع د د	عَادَّ	يُعَادُّ	مُعَادٌّ مُعَادِدٌ	عُودَّ	يُعَادُّ	مُعَادٌّ مُعَادَدٌ	عَادِدْ	مُعَادَّةٌ ، عِدَادٌ	
ح د د	حَادَّ							مُحَادَّةٌ ، حِدَادٌ	
م ر ر	مَارَّ							مُمَارَّةٌ ، مِمَارٌ	
ض ر ر	ضَارَّ	يُضَارُّ	مُضَارٌّ مُضَارِرٌ			مُضَارٌّ مُضَارَرٌ	ضَارِرْ	مُضَارَّةٌ ، ضِرَارٌ	
ح ج ج	حَاجَّ							مُحَاجَّةٌ ، حِجَاجٌ	
ش د د	شَادَّ							مُشَادَّةٌ ، شِدَادٌ	
و د د	وَادَّ							مُوَادَّةٌ ، وِدَادٌ	

حبب	حابَّ	يُحابُ	مُحابٌّ	حُوبَّ	يُحَابُّ	مُحابٌّ		مُحابَّةٌ ، حِبَابٌ	
ص د د	صادَّ							مُصادَّةٌ ، صِدادٌ	
م ل ل	مالَّ							مُمالَّةٌ ، مِلالٌ	
م ز ز	مازَّ							مُمازَّةٌ ، مِزازٌ	
م ر ر	مارَّ							مُمارَّةٌ ، مِرارٌ	
م د د	مادَّ							مُمادَّةٌ ، مِدادٌ	
ق ل ل	قالَّ							مُقالَّةٌ ، قِلالٌ	
ق ر ر	قارَّ							مُقارَّةٌ ، قِرارٌ	
ق ص ص	قاصَّ							مُقاصَّةٌ ، قِصاصٌ	
ط ب ب	طابَّ							مُطابَّةٌ ، طِبابٌ	
ع ز ز	عازَّ							مُعازَّةٌ ، عِزازٌ	
ع ق ق	عاقَّ							مُعاقَّةٌ ، عِقاقٌ	

4- مُضَاعَف (باب تَفَعُّل) کی مشق

ماده	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجهول: ماضی	مجهول: مضارع	مجهول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ج س س	تَجَسَّسَ	يَتَجَسَّسُ	مُتَجَسِّسٌ	تُجُسِّسَ	يُتَجَسَّسُ	مُتَجَسَّسٌ	تَجَسَّسْ	تَجَسُّسٌ	
ر د د	تَرَدَّدَ							تَرَدُّدٌ	
م د د	تَمَدَّدَ							تَمَدُّدٌ	
خ ف ف	تَخَفَّفَ		مُتَخَفِّفٌ				مُتَخَفَّفْ	تَخَفُّفٌ	
ح د د	تَحَدَّدَ							تَحَدُّدٌ	
ش د د	تَشَدَّدَ							تَشَدُّدٌ	
ح ق ق	تَحَقَّقَ							تَحَقُّقٌ	
ق ر ر	تَقَرَّرَ							تَقَرُّرٌ	

ح ر ر	تَحَرَّرَ								"تَحَرُّر"	
ص ب ب	تَصَبَّبَ								"تَصَبُّب"	
ك ر ر	تَكَرَّرَ								"تَكَرُّر"	
ح ب ب	تَحَبَّبَ								"تَحَبُّب"	
ش ت ت	تَشَتَّتَ								"تَشَتُّت"	
ع د د	تَعَدَّدَ								"تَعَدُّد"	
خ ص ص	تَخَصَّصَ								"تَخَصُّص"	
ذ ل ل	تَذَلَّلَ								"تَذَلُّل"	
ل ذ ذ	تَلَذَّذَ								"تَلَذُّذ"	
ح ق ق	تَحَقَّقَ								"تَحَقُّق"	
ج د د	تَجَدَّدَ								"تَجَدُّد"	
ع ف ف	تَعَفَّفَ								"تَعَفُّف"	

5- مُضَاعَف (باب تَفَاعُلْ) کی مشق

مادہ	معروف			مجہول			امر	مصدر	معانی
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول			
ح ج ج	تَحَاجَّ	يَتَحَاجُّ	مُتَحَاجٌّ				تَحَاجَجْ	تَحَاجٌّ	
ح د د	تَحَادَّ							تَحَادٌّ	
م ر ر	تَمَارَّ							تَمَارٌّ	
ر ص ص	تَرَاصَّ							تَرَاصٌّ	
ح ب ب	تَحَابَّ	يَتَحَابُّ	مُتَحَابٌّ				تَحَابَبْ	تَحَابٌّ	
ع د د	تَعَادَّ							تَعَادٌّ	
ض ل ل	تَضَالَّ							تَضَالٌّ	
ض د د	تَضَادَّ							تَضَادٌّ	

ش ق ق	تَشَاقَّ							تَشَاقٌّ	
ف ر ر	تفَارَّ							تَفَارٌّ	
ر د د	تَرَادَّ							تَرَادٌّ	
ب ر ر	تَبَارَّ							تَبَارٌّ	
و د د	تَوَادَّ							تَوَادٌّ	
ن ص ص	تَنَاصَّ							تَنَاصٌّ	
ن د د	تَنَادَّ							تَنَادٌّ	
م ز ز	تَمَازَّ							تَمَازٌّ	
م د د	تَمَادَّ							تَمَادٌّ	
ض ر ر	تَضَارَّ							تَضَارٌّ	
ش ر ر	تَشَارَّ							تَشَارٌّ	
س ب ب	تَسَابَّ							تَسَابٌّ	

658

6- مُضَاعَف (باب اِفْتِعَال") کی مشق

ماده	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجهول: ماضی	مجهول: مضارع	مجهول: مفعول	امر	مصدر	معانی
م ر ر	اِمْتَرَّ	يَمْتَرُّ	مُمْتَرِّ"	اُمْتُرَّ	يُمْتَرُّ	مُمْتَرّ"	اِمْتَرِرْ	اِمْتِرَار"	
ش د د	اِشْتَدَّ							اِشْتِدَاد"	
ع د د	اِعْتَدَّ							اِعْتِدَاد"	
خ ل ل	اِختَلَّ							اِخْتِلَال"	
خ ص ص	اِختَصَّ							اِخْتِصَاص"	
ح ج ج	اِحْتَجَّ							اِحْتِجَاج"	
ح ك ك	اِحْتَكَّ							اِحْتِكَاك"	
ھ م م	اِهْتَمَّ							اِهْتِمَام"	

ض ر ر	اِضْطَرَّ							اِضْطِرَار	
ح ل ل	اِحْتَلَّ	يَحْتَلُّ	مُحْتَلٌّ مُحْتَلِلٌ	أُحْتُلَّ	يُحْتَلُّ	مُحْتَلٌّ مُحْتَلَلٌ	اِحْتَلِلْ	اِحْتِلَال	
ل ذ ذ	اِلْتَذَّ							اِلْتِذَاذ	
غ ر ر	اِغْتَرَّ							اِغْتِرَار	
ب ل ل	اِبْتَلَّ							اِبْتِلَال	
غ م م	اِغْتَمَّ							اِغْتِمَام	
ص ف ف	اِصْطَفَّ							اِصْطِفَاف	
ج ث ث	اِجْتَثَّ							اِجْتِثَاث	
س ن ن	اِسْتَنَّ							اِسْتِنَان	
م ن ن	اِمْتَنَّ							اِمْتِنَان	
ر د د	اِرْتَدَّ							اِرْتِدَاد	

7- مُضَاعَف (باب اِسْتِفْعَال ") کی مشق

ماده	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ق ل ل	اِسْتَقَلَّ	يَسْتَقِلُّ	مُسْتَقِلٌّ	اُسْتُقِلَّ	يُسْتَقَلُّ	مُسْتَقَلٌّ	اِسْتَقْلِلْ	اِسْتِقْلَالٌ	
ز ل ل	اِسْتَزَلَّ							اِسْتِزْلَالٌ	
ق ر ر	اِسْتَقَرَّ							اِسْتِقْرَارٌ	
ح د د	اِسْتَحَدَّ							اِسْتِحْدَادٌ	
م ر ر	اِسْتَمَرَّ							اِسْتِمْرَارٌ	
ش د د	اِسْتَشَدَّ							اِسْتِشْدَادٌ	
ح ل ل	اِسْتَحَلَّ							اِسْتِحْلَالٌ	
م س س	اِسْتَمَسَّ							اِسْتِمْسَاسٌ	

ع د د	اِسْتَعَدَّ							اِسْتِعْدَاد"	
ہ م م	اِسْتَهَمَّ							اِسْتِهْمَام"	
ح ب ب	اِسْتَحَبَّ	يَسْتَحَبُّ	مُسْتَحِبٌّ	اُسْتُحِبَّ	يُسْتَحَبُّ	مُسْتَحَبٌّ	اِسْتَحْبِبْ	اِسْتِحْبَاب"	
خ ف ف	اِسْتَخَفَّ							اِسْتِخْفَاف"	
ح ق ق	اِسْتَحَقَّ							اِسْتِحْقَاق"	
د ل ل	اِسْتَدَلَّ							اِسْتِدْلَال"	
ح ف ف	اِسْتَحَفَّ							اِسْتِحْفَاف"	
س ر ر	اِسْتَسَرَّ							اِسْتِسْرَار"	
ش ر ر	اِسْتَشَرَّ							اِسْتِشْرَار"	
ظ ل ل	اِسْتَظَلَّ							اِسْتِظْلَال"	
غ ث ث	اِسْتَغَثَّ							اِسْتِغْثَاث"	

8- مُضَاعَف مزید (بَابِ اِنْفِعَال") کی مشق

مادہ	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مفعول	امر	مصدر	معانی
ق ض ض	اِنْقَضَّ	یَنْقَضُّ	مُنْقَضٌّ	X	X	X	اِنْقَضِضْ	اِنْقِضَاضٌ	
س ل ل	اِنْسَلَّ	یَنْسَلُّ	مُنْسَلٌّ	X	X	X		اِنْسِلَالٌ	
د س س	اِنْدَسَّ			X	X	X		اِنْدِسَاسٌ	
ش ق ق	اِنْشَقَّ			X	X	X		اِنْشِقَاقٌ	
ح س س	اِنْحَسَّ			X	X	X		اِنْحِسَاسٌ	
د ل ل	اِنْدَلَّ			X	X	X		اِنْدِلَالٌ	
د ق ق	اِنْدَقَّ			X	X	X		اِنْدِقَاقٌ	
س د د	اِنْسَدَّ			X	X	X		اِنْسِدَادٌ	

ح ق ق	اِنْحَقَّ			✕	✕	✕		اِنْحِقَاق"	
خ ر ر	اِنْخَرَّ			✕	✕	✕		اِنْخِرَار"	
ج ذ ذ	اِنْجَذَّ			✕	✕	✕		اِنْجِذَاذ"	
ج ر ر	اِنْجَرَّ			✕	✕	✕		اِنْجِرَار"	
ك ب ب	اِنْكَبَّ			✕	✕	✕		اِنْكِبَاب"	
ض م م	اِنْضَمَّ			✕	✕	✕		اِنْضِمَام"	
ث ل ل	اِنْثَلَّ			✕	✕	✕		اِنْثِلَال"	
م ل ل	اِنْمَلَّ			✕	✕	✕		اِنْمِلَال"	

نوٹ: عام طور پر ، اگر فاء کلمہ ، لام ، میم یا نون ہو تو باب اِنْفِعَال" استعمال نہیں ہوتا۔ لیکن معجم تصریف الافعال العربیۃ (از انطوان الدحداح) صفحہ نمبر 96 پر ، م ل ل کے مادے سے ، اِنْمَلَّ استعمال کیا گیا ہے۔

سبق نمبر :223

فعلِ مفروق کی مختلف صورتیں

مجرد	اِفْعَال"	تَفْعِیْل"	مُفَاعَلَة"	تَفَعُّل"	تَفَا عُل"	اِسْتِفْعَال"
وَلِیَ	اَوْلیٰ	وَلّٰی	وَالیٰ	تَوَلّٰی	تَوَالیٰ	اِسْتَولیٰ

فعلِ مفروق ایک نظر میں

	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	
	فعلِ مفروق مجرد								
مجرد	وَفیٰ	یَفِی	وَافٍ	وُفِیَ	یُفیٰ	مَوفیٌّ	فِ	وَفَاءٌ	
	وَلِیَ	یَلِی	وَالٍ	وُلِیَ	یُلیٰ	مَولیٌّ	لِ	وِلایَة"	

فعل مفروق مزید									
اِفْعَال	اَوْفٰی	یُوْفِی	مُوْفٍ	اُوْفِیَ	یُوْفٰی	مُوْفًی	اَوْفِ	اِیْفَاء"	
تَفْعِیل"	وَفّٰی	یُوَفِّی	مُوَفٍّ	وُفِّیَ	یُوَفّٰی	مُوَفًّی	وَفِّ	تَوْفِیَة"	
مُفَاعَلَة	وَافٰی	یُوَافِی	مُوَافٍ	وُوفِیَ	یُوفٰی	مُوَافًی	وَافِ	مُوَافَاة"	
تَفَعُّل	تَوَفّٰی	یَتَوَفّٰی	مُتَوَفٍّ	تُوُفِّیَ	یُتَوَفّٰی	مُتَوَفًّی	تَوَفَّ	تَوَفٍّ	
تَفَاعُلْ	تَوَارٰی	یَتَوَارٰی	مُتَوَارٍ	تُوُوْرِیَ	یُتَوَارٰی	×	تَوَارَ	تَوَارٍ	
اِفْتِعَال"	اِتَّقٰی	یَتَّقِی	مُتَّقٍ	اُتُّقِیَ	یُتَّقٰی	مُتَّقًّی	اِتَّقِ	اِتِّقَاء"	
اِسْتِفْعَال	اِسْتَوْفٰی	یَسْتَوْفِی	مُسْتَوْفٍ				اِسْتَوْفِ	اِسْتِیْفَاء"	
	اِسْتَوْقٰی							اِسْتَوْقَاء"	

666

سبق نمبر :224

فعلِ مقرون کی مختلف صورتیں

مجرد	اِفْعَال“	تَفْعِیْل“	مُفَاعَلَة“	تَفعُّل“	تَفَا عُل“	اِفْتِعَال“	اِسْتِفْعَال“
قَوِیَ	اَقْوٰی	قَوّٰی	قَاوٰی	تَقَوّٰی	تَقَاوٰی	اِقْتَوٰی	اِسْتَقْوٰی

فعلِ مقرون ایک نظر میں

	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی
فعل مقرون مجرد									
مجرد	طَوٰی	یَطْوِی	طَاوٍ	طُوِیَ	یُطْوٰی	مَطْوِیٌّ	اِطْوِ	طَیٌّ	
	قَوِیَ	یَقْوِی	قَاوٍ	قُوِیَ	یُقْوٰی	مَقْوِیٌّ	اِقْوَ	قُوَّةٌ	

فعل مقرون مزید

اِفْعَال	اَهْوٰی	يُهْوِی	مُهْوٍ				اَهْوِ	اِهْوَاء"	
تَفْعِيل"	حَیَّ	يُحَیِّ	مُحَیٍّ				حَیِّ	تَحِيَّة"	
مُفَاعَلَة	قَاوٰی	يُقَاوِی	مُقَاوٍ				قَاوِ	مُقَاوَاة"	
تَفَعُّل	تَرَوّٰی	يَتَرَوّٰی	مُتَرَوٍّ				تَرَوَّ	تَرَوٍّ	
تَفَاعُلْ	تَدَاوٰی	يَتَدَاوٰی	مُتَدَاوٍ				تَدَاوَ	تَدَاوٍ	
اِفْتِعَال"	اِسْتَوٰی	يَسْتَوِی	مُسْتَوٍ				اِسْتَوِ	اِسْتِوَاء"	
اِسْتِفْعَال	اِسْتَحْيَا	يَسْتَحْيِی	مُسْتَحْيٍ				اِسْتَحْيِ	اِسْتِحْيَاء"	
اِنْفِعَال"	اِنْشَوٰی	يَنْشَوِی	مُنْشَوٍ	X	X	X	اِنْشَوِ	اِنْشِوَاء"	
	اِنْطَوٰی			X	X	X		اِنْطِوَاء"	
	اِنْجَوٰی			X	X	X		اِنْجِوَاء"	
	اِنْهَوٰی			X	X	X		اِنْهِوَاء"	
	اِنْزَوٰی							اِنْزِوَاء"	

سبق نمبر : 225

فعلِ رباعی

فعلِ رباعی کے بارے میں ، آپ کتاب کے حصۂ اوّل کے سبق نمبر 134 میں پڑھ چکے ہیں۔ ایک نظر دوبارہ ڈال لیجیے :

-1 رُباعی وہ لفظ ہے، جس کے مادے میں چار اصل حروف پائے جاتے ہیں۔ جیسے :
قَشْعَرَ ، زَعْفَرَ ، جَعْفَرَ ، قَمْطَرَ ، قَطْمَرَ ، عَبْقَرَ ، شَمْأَزَ ، طَمْأَنَ وغیرہ

-2 رُباعی کے بعض الفاظ مضاعف ہوتے ہیں، لیکن فَعْلَلَ کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے :
ذَبْذَبَ ، قَلْقَلَ ، غَرْغَرَ ، سَلْسَلَ ، دَمْدَمَ ، مَضْمَضَ

زَحْزَحَ = دور کیا	حَصْحَصَ = دور ہو گیا
زَلْزَلَ = ہلا دیا	دَمْدَمَ = الٹ دیا
وَسْوَسَ = وسوسہ پیدا کیا	عَسْعَسَ = پھیل گیا
كَبْكَبَ = اوندھا کر دیا	زَخْرَفَ = آراستہ کیا
بَعْثَرَ = ابھارا	مَضْمَضَ = کلی کرنا

-3 رُباعی کے چار (4) اوزان ہیں۔ فَعْلَلَ ، تَفَعْلَلَ ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ

-4 رباعی کے تمام افعال کا ، چاروں ابواب سے آنا ضروری نہیں ہے۔

-5 چاروں ابواب کی خصوصیات پر خصوصی توجہ دیجیے۔

فعلِ رباعی کے چار ابواب ایک نظر میں

1- فَعْلَلَ	2- تَفَعْلَلَ	3- اِفْعَنْلَلَ	4- اِفْعَلَلَّ
بلا ہمزہ دو ابواب		با ہمزہ باب	با ہمزہ باب
چار حرفی	ابتداء میں تاء زیادہ	نون کا اضافہ	آخری حرف مشدد
دَحْرَجَ لڑھکایا	تَدَحْرَجَ لڑھکا	اِحْرَنْجَمَ بہت جمع کیا	اِقْشَعَرَّ رونگٹے کھڑے ہوئے
زَنْدَقَ	تَزَنْدَقَ زندیق ہو گیا	اِبْرَنْشَقَ شادمان ہوا	اِقْمَطَرَّ سخت ناخوش ہوا
بَخْتَرَ	تَبَخْتَرَ اکڑ کر چلا	اِعْرَنْكَشَ بال سیاہ ہو گئے	اِشْمَأَزَّ کڑھنے لگا
مَضْمَضَ	تَمَضْمَضَ کلی کرنا	اِقْعَنْقَرَ کودنے کے لیے اکڑوں بیٹھا	اِطْمَأَنَّ مطمئن ہوا
بَعْثَرَ ابھارا	تَبَعْثَرَ	اِقْرَنْدَحَ	اِسْمَعَرَّ بلند ہوا
زَخْرَفَ آراستہ ہوا	تَزَخْرَفَ	اِقْرَنْصَفَ جلدی کی	اِسْمَحَرَّ

1- فَعْلَلَ	2- تفَعْلَلَ	3- اِفْعَنْلَلَ	4- اِفْعَلَلَّ
بَرقَعَ	تَبرْقَعَ برقع پہنا	اِ سْحَنْفَرَ جلدی کی	اِ ضمَحَلَّ
عَسْکَرَ لشکر تیار کیا	تَذَبْذَبَ پس و پیش کیا	اِ عْرَنْفَطَ منقبض ہوا	اِ شْفَتَرَّ
قَنْطَرَ پل بنایا	تَقَنْطَرَ بہت مال دار ہوا	اِ بْلَنْدَحَ کشادہ ہوا	اِ شْرَأَبَّ چوکنا ہوگیا
زَعْفَرَ رنگ دیا	تَزَعْفَرَ زعفران سے رنگا	اِ ثْعَنْجَرَ خون آلود ہوا	اِسْمَهَرَّ کانٹا سخت ہوا
سَرْوَلَ	تَسَرْوَلَ شلوار پہنی		اِ کْفَهَرَّ روشن ہوا

سبق نمبر :226

فعلِ رباعی کے ابواب کی خاصیات

تنبیہ: فعلِ مجرد اور فعلِ ثلاثی مزید کی طرح ، فعلِ رباعی کی خاصیات بھی ، تمام تر سماعی ہیں۔ان کا کوئی لگا بندھا ضابطہ نہیں ہے۔
ہر خاصیت کی چند ایک مثالیں ذہن نشین کر لیجیے۔

پہلے باب فَعْلَلَ کی خاصیات

باب فَعْلَلَ ، زیادہ تر فعلِ صحیح اور فعلِ مضاعف کے ساتھ آتا ہے اور مہموز بہت کم آتا ہے۔

1- قَصْر Abbrevation

کسی چیز کو مختصر کرنا ، قصر کہلاتا ہے۔ باب فَعْلَلَ کے بعض افعال ، یہ خاصیت رکھتے ہیں۔ جیسے :

a- بَسْمَلَ = اس نے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کہا۔
b- حَمْدَلَ = اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا۔

c- حَوْقَلَ = اس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ کہا۔

d- طَلْبَقَ = اس نے أطَالَ اللهُ بَقَاءَكَ کہا۔

e- دَمْعَزَ = اس نے اَدَامَ اللهُ عِزَّكَ کہا۔

f- جَعْفَلَ = اس نے جَعَلَنِی اللهُ فِدَاءَكَ کہا۔

2- اِلْبَاسِ ماخذ

ماخذ عطا کرنے کا نام اِلْبَاس ہے۔ جیسے:

بُرْقُعٌ = برقع پہنانا ، اس سے رباعی کا فعل بنایا گیا بَرْقَعَ

a- بَرْقَعْتُهَا = میں نے اسے بُرقع پہنایا ، اوڑھا دیا۔

b- بَرْقَعَتْهُ الأَرْضُ = زمین نے اس کو بُرقعة اوڑھا دیا۔

3- اِتِّخَاذ

کسی چیز کو ماخذ بنانا ، یا ماخذ میں لینے کا نام اِتِّخَاذ ہے۔ جیسے:

قَنْطَرَةٌ = پل بنانا۔ اس سے فعلِ رباعی بنایا گیا قَنْطَرَ = اس نے پل بنایا.

4- تَعَمُّلْ

ماخذ سے کام لینا یا ماخذ کو کام میں لانے کا نام تَعَمُّلْ ہے۔

فعل رباعی میں اس کی مثال درج ذیل ہے۔

زَعْفَرَ سَمِيْرٌ الثَّوبَ = سمیر نے ، کپڑے کو زعفرانی رنگ دیا۔

5- خود اپنی مطاوعت

جب مفعول ، فاعل کا اثر قبول کر لیتا ہے ، تو اسے مطاوعت کہتے ہیں۔

فعلِ رباعی کے باب فَعْلَلَ میں ، بعض اوقات فعل ، خود اپنی مطاوعت کرتا ہے۔ جیسے : غَطْرَش اللَّيْلُ بَصْرَهٗ فَغطْرَش

"رات نے اس کی بصارت کو چھپایا تو وہ چھپ گئی۔"

6- رباعی مجرد کے دو مصادر

فعلِ رباعی مجرد ، دو قسم کا ہوتا ہے۔

1- پہلی قسم میں ، چاروں (4) حروف مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے :

زَخْرَفَ ، بَعْثَرَ ، دَحْرَجَ وغیرہ۔

ان کے مصادر ، عموماً فَعْلَلَة" کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے :

زَخْرَفَة" ، بَعْثَرَة" ، دَحْرَجَة" وغیرہ۔

اور کبھی کبھی سماعی طور پر فِعْلَان" کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے : دِحْرَاج"

2- دوسری قسم وہ ہے ، جو مضاعف پر مشتمل ہوتی ہے اور چار مختلف حروف کے بجائے ، صرف دو (2) حروف مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے :

زَلْزَلَ ، دَمْدَمَ ، سَلْسَلَ ، كَبْكَبَ ،

زَحْزَحَ ، حَصْحَصَ ، عَسْعَسَ وغیرہ۔

اس طرح کے مضاعف افعالِ رباعی کے مصادر ، دو اوزان (فِعْلَال" اور فَعْلَلَة") کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے :

زِلْزَال" اور زَلْزَلَة" ، دِمْدَام" اور دَمْدَمَة"

وِسْوَاس" اور وَسْوَسَة" وغیرہ۔

پہلے باب فَعْلَلَ کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں ، خالی کالموں کو پر کیجیے۔

یاد رکھیے کہ باب فَعْلَلَ کے مصدر ، "فَعْلَلَة" (زَلْزَلَة") اور فِعْلَال" (زِلْزَال") دونوں اوزان پر آتے ہیں۔

معنی	مصدر	اسمِ مفعول	اسم فاعل	امر	مضارع	فعل ماضی
ابھارنا	بَعْثَرَة"	مُبَعْثَر"	مُبَعْثِر"	بَعْثِرْ	يُبَعْثِرُ	بَعْثَرَ
آراستہ ہونا	زَخْرَفَة"	مُزَخْرَف"	مُزَخْرِف"	زَخْرِفْ	يُزَخْرِفُ	زَخْرَفَ
سکون پانا	طَمْئَنَة"					طَمْئَنَ
جاری ہونا	سَلْسَلَة"					سَلْسَلَ
ہلاک کرنا	دَمْدَمَة"					دَمْدَمَ
خوب ہلا دینا	زِلْزَال"					زَلْزَلَ
	قِنْطَار"					قَنْطَرَ
	قَشْعَرَة"					قَشْعَرَ

﴿اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ﴾ (العادیات:9)

"کیا وہ ، اس وقت کو نہیں جانتا؟ جب قبروں میں جو کچھ ہے ، اسے نکال لیا جائے گا۔" (یہاں بُعْثِرَ فعل مجہول استعمال کیا گیا ہے۔)

دوسرے باب تَفَعْلَلَ کی خصوصیات

باب تَفَعْلَلَ کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔یاد رہے کہ یہ رباعی مزید ہے، اس کے فعلِ ماضی کے آخر میں تَ زیادہ ہوتا ہے۔

1- تَحَوُّل"

کسی چیز کا ماخذ کے مانند ہونا ، یا پھر عین ماخذ ہو جانا ، تَحَوُّل" کہلاتا ہے۔جیسے

تَزَنْدَقَ زَیْد" = زید زندیق ہو گیا۔ (مادّہ : ز ن د ق)

2- اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب، دراصل ابتداء ہی ہے ، یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا ، جو اس مادے میں موجود نہ ہوں۔ اقتضاب کا مادہ ، ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔ اقتضاب میں ، فعل کی ابتداء اسی باب سے ہوتی ہے۔ جیسے :

تَهَبْرَسَ = وہ ناز سے چلا (مادّہ : ہ ب ر س)

3- مُطَاوعَتِ فَعْلَلَ

باب تَفَعْلَلَ میں ، بعض اوقات باب فَعْلَلَ کی مُطَاوعَت ہوتی ہے۔

مفعول جب فاعل کے اثر کو قبول کر لیتا ہے تو اس کو مُطَاوعَت کہتے ہیں۔

دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ = میں نے اس کو لڑھکایا ، تو وہ لڑھک گیا۔

4- تَلَبُّس"

کسی کو ماخذ کے پہنانے کا نام تَلَبُّس" ہے۔ جیسے : تَبَرْقَعَ

تَبَرْقَعَتْ مَرْیَمُ = مریم نے برقعہ پہنا۔ (مادّہ : ب ر ق ع)

دوسرے باب تَفَعْلَلَ کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں ، خالی کالموں کو پر کیجیے۔

معنی	مصدر	مفعول	اسم فاعل	امر	مضارع	ماضی
ابھارنا	تَبَعْثُر"	مُتَبَعْثَر"	مُتَبَعْثِر"	تَبَعْثَرْ	يَتَبَعْثَرُ	تَبَعْثَرَ
آراستہ کرنا	تَزَخْرُف"					تَزَخْرَفَ
زندیق ہونا	تَزَنْدُق"					تَزَنْدَقَ
جاری کرنا	تَسَلْسُل"					تَسَلْسَلَ
ہلاک کرنا	تَدَمْدُم"					تَدَمْدَمَ
لڑھکانا	تَدَحْرُج"					تَدَحْرَجَ
برقعہ پہنانا	تَبَرْقُع"					تَبَرْقَعَ
اکڑ کر چلنا	تَبَخْتُر"					تَبَخْتَرَ
کلی کرنا	تَمَضْمُض"					تَمَضْمَضَ
پیش و پس	تَذَبْذُب"					تَذَبْذَبَ
مال دار ہونا	تَقَنْطُر"					تَقَنْطَرَ
رنگ جانا	تَزَعْفُر"					تَزَعْفَرَ
شلوار پہننا	تَسَرْوُل"					تَسَرْوَلَ

تیسرے باب اِفْعَنْلَلَ کی خصوصیات

1- لزوم

یہ باب بھی ، افعالِ لازم پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- مبالغہ

کسی بات کی کیفیت میں زیادتی ، یا کسی چیز کی مقدار کی زیادتی (تکثیر) مبالغہ کہلاتی ہے۔ فعلِ رباعی مزید کے باب اِفْعَنْلَلَ کی ایک خصوصیت مبالغہ بھی ہے۔ جو بعض افعال میں پائی جاتی ہے۔ جیسے :

a- اِحْرَنْجَمَ = اس نے بہت کچھ جمع کر لیا۔ (مادّہ : ح ر ج م)

b- اِسْحَنْفَرَ = اس نے بہت جلدی کی۔ (مادّہ : س ح ف ر)

2- اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب ، دراصل ابتداء ہی ہے ، یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا جو اس مادے میں موجود نہ ہوں۔ اقتضاب کا مادہ ، ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے :

اِعْرَنْفَطَ = وہ بہت زیادہ منقبض ہوا۔(مادّہ : ع ر ف ط)

3- مُطَاوعَتِ فَعْلَلَ

باب اِفْعَنْلَلَ میں ، بعض اوقات باب فَعْلَلَ کی مطاوعت پائی جاتی ہے۔ جیسے :

ثَعْجَرْتُهٗ	فَاثْعَنْجَرَ = "میں نے اس کا خون گرایا تو وہ بہت خوں ریختہ ہوا۔"

(مادہ : ث ع ج ر)

تیسرے باب اِفْعَنْلَلَ کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں ، خالی کالموں کو پر کیجیے۔

یاد رہے کہ یہ باب ، لازم ہے۔

فعل ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	مصدر	معنی
اِحْرَنْجَمَ	یَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	اِحْرِنْجَامٌ	جمع کرنا
اِبْلَنْدَحَ				اِبْلِنْدَاحٌ	کشادہ ہونا
اِعْرَنْكَشَ				اِعْرِنْكَاشٌ	سیاہ بال ہونا
اِثْعَنْجَرَ				اِثْعِنْجَارٌ	خون آلود ہونا
اِسْحَنْفَرَ				اِسْحِنْفَارٌ	جلدی کرنا
اِعْرَنْفَطَ				اِعْرِنْفَاطٌ	منقبض ہونا
اِبْرَنْشَقَ				اِبْرِنْشَاقٌ	شادماں ہونا
اِقْعَنْقَرَ				اِقْعِنْقَارٌ	اکڑوں بیٹھنا
اِقْرَنْدَحَ				اِقْرِنْدَاحٌ	
اِقْرَنْصَفَ				اِقْرِنْصَافٌ	جلدی کرنا

چوتھے باب اِفْعَلَلَّ کی خصوصیات

فعلِ رباعی مزید کے باب اِفْعَلَلَّ کے افعال میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہو سکتی ہیں۔

1- لزوم

یہ باب بھی ، افعالِ لازم پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- مبالغہ

a- اِشْرَاَبَّ عَلِیٌّ = "علی بہت زیادہ چوکنا ہو گیا۔"

رَأَیْتُ جَارِیَةً تَشْرَابُّ کَالظَّبْیِ (مادّہ: ش ر أ ب)

"میں نے لونڈی کو ، ہرن کی طرح بہت زیادہ چوکنا دیکھا۔"

b- اِضْمَحَلَّ عُمَرُ = "عمر بہت زیادہ مضمحل ہو گیا۔" (مادّہ: ض م ح ل)

c- اِشْمَأَزَّتْ قُلُوبُهُمْ = "ان لوگوں کے دل ، بہت زیادہ نفرت کرنے لگے۔"

(مادّہ: ش م أ ز)

d- اِقْشَعَرَّ = رونگٹے کھڑے ہونا۔ (مادّہ: ق ش ع ر)

﴿تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ﴾ (الزمر:23)۔

"اپنے رب سے ڈرنے والوں کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

3- اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب ، دراصل ابتداء ہی ہے ، یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا جو اس مادے میں موجود نہ ہوں۔ اقتضاب کا مادہ ، ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے :

اِکْفَهَرَّ النَّجْمُ = ستارا روشن ہو گیا۔ (مادّہ: ك ف ه ر)

4- مُطَاوعَتِ فَعْلَلَ

طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَأَنَّ = "میں نے اس کو اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہو گیا۔"

(مادّہ : ط م أ ن)

چوتھے باب اِفْعَلَلَّ کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں ، خالی کالموں کو پر کیجیے۔

یاد رہے کہ یہ باب بھی ، لازم ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	مصدر	معنی
اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ	رونگٹے کھڑے ہونا
اِطْمَئَنَّ				اِطْمِئْنَانٌ	مطمئن ہونا
اِشْمَأَزَّ				اِشْمِئْزَازٌ	کڑھنے لگنا
اِضْمَحَلَّ				اِضْمِحْلَالٌ	مضمحل ہونا
اِشْرَأَبَّ				اِشْرِئْبَابٌ	چوکنا ہونا
اِقْمَطَرَّ				اِقْمِطْرَارٌ	سخت ناخوش ہونا
اِسْمَعَرَّ				اِسْمِعْرَارٌ	بلند ہونا
اِسْمَهَرَّ				اِسْمِهْرَارٌ	کانٹے کا سخت ہونا
اِكْفَهَرَّ				اِكْفِهْرَارٌ	روشن ہوا
اِشْفَتَرَّ				اِشْفِتْرَارٌ	

قرآنی مثالیں

a- ﴿وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِيْنَ لاَ يُوْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ﴾

”جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ، تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں۔“ (الزمر:45)

b- ﴿تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ﴾ (الزمر:23)

”اس قرآن کو سن کر ، اپنے رب سے ڈرنے والے لوگوں کے ، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔“

c- ﴿قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ (البقرة:260)

”حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا : ہاں (ایمان تو میں رکھتا ہوں) مگر دل کا اطمینان درکار ہے۔“

سبق نمبر :227

فعلِ رُباعی کے مُلْحَقَات

بعض الفاظ ، بظاہر رباعی معلوم ہوتے ہیں ، رباعی کے اوزان پر واقع ہوتے ہیں۔ لیکن دراصل اس کے مادے میں ، تین حروف ہی ہوتے ہیں۔ ان کا وزن ، ثلاثی مزید کے ابواب پر بھی نہیں آتا ، بلکہ رباعی مجرد یا رباعی مزید کے ابواب پر آتا ہے۔ اس لیے ان کو ملحق برباعی کہتے ہیں۔ ان ملحقات کی دو قسمیں ہیں۔

1- ملحقاتِ رُباعی مجرد : اس کی سات قسمیں ہیں۔

2- ملحقاتِ رُباعی مزید : اس کی آٹھ قسمیں ہیں۔

a- ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ﴾ (الاحزاب:59)

”عورتیں اپنے اوپر ، اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔“

جلْبَاب“ کی جمع جلاَ بِيْب ہے۔ بڑی چادر کو کہتے ہیں۔

b- اَلْوِلْدَانُ مُقْلَنْسُوْنَ

”بچے ٹوپی پہنے ہوئے ہیں۔“

رباعی مجرد کے سات مُلْحقات

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔مادے پر اور وزن پر نظر رکھیے۔

بابِ ملحقہ	مادہ	مثال	مثال
1- فَعْلَلَ	ج ل ب	جَلْبَبَ چادر اوڑھنا	شَمْلَلَ جلدی کی
2- فَوْعَلَ	ج ر ب	جَوْرَبَ موزے پہننا سَرْوَلَ پاجامہ پہننا	حَوْقَلَ بہت بوڑھا ہو گیا جَهْوَرَ آواز اونچی کی
3- فَعْوَلَ	ر ه ك	رَهْوَكَ چلنے میں جلدی کی	
4- فَيْعَلَ	ب ط ر	بَيْطَرَ نعل لگایا	صَيْطَرَ داروغہ بن گیا خَيْعَلَ بے آستین لباس پہنا
5- فَعْيَلَ	ش ر ف	شَرْيَفَ (Trimmed)	عَثْيَرَ برانگیختہ ہوا
6- فَعْلَى	س ل ق	سَلْقَى جَعْبَى ڈال دیا	قَلْسَى ٹوپی پہنی
7- فَعْنَلَ	ق ل س	قَلْنَسَ ٹوپی پہنائی	

﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾ (الغاشیہ:22)

”اے نبیؐ ! آپ ان لوگوں پر داروغہ نہیں ہیں۔“

رباعی مزید کے آٹھ مُلْحقات

باب ملحقہ	مادہ	مثال	مثال
ایک حرف کے اضافے کے ساتھ			
1- تفعْلَلَ	ج ل ب	تَجلْبَبَ چادر اوڑھ لی	تغبْرَ رَ گرد آلود ہوا تَقلْنَسَ ٹوپی اوڑھ لی
2-تفوْعَلَ	ج ر ب	تجوْرَبَ موزہ پہنا	تکوْثرَ زیادہ ہو گیا
3- تَفعوَلَ	ر ہ ك	ترَهْوَكَ	
4- تفَیْعَلَ	ش ط ن	تَشیْطَنَ نافرمانی کی	تَخیْعَلَ بے آستین لباس پہنا تَعیْهَرَ بے سامان رہا
5- تَمفْعَلَ	س ك ن	تَمسْكَنَ	
6- تَفعْلیٰ	ق ل س	تَقلْسیٰ ٹوپی پہنی	تَسلْقیٰ
دو حروف کے اضافے کے ساتھ			
7- اِفْعَنْلَلَ	ق ع س	اِقْعَنسَسَ کبڑا ہو گیا	
8- اِفْعَنْلیٰ	س ل ق	اِسلَنْقیٰ چت سو گیا	

سبق نمبر :228

اَفْعَالِ مَدْح و ذَمّ

-1 اَفعالِ مدح و ذَمّ، کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

-2 اَفعالِ مدح و ذَمّ چار (4) ہیں۔دو (2) مدح (Praise) کے لیے ہیں ، اور دو (2) ذَمّ (Blame) کے لیے ہیں۔

نِعْمَ (نِعِمَّا) اور حَبَّذَا ، مدح کے لیے ہیں۔

بِئْسَ (بِئْسَمَا) اور سَاءَ ، ذم کے لیے ہیں۔

-3 اَفعالِ مدح و ذم کا فاعل ، فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے :

نِعْمَ	الصَّاحِبُ	زَیدٌ	زید کتنا اچھا دوست ہے۔
فعل مدح خبر مقدم	فاعل	مبتدأ مؤخر	

(یہاں الصاحِبُ فاعل ہے)۔

-4 بعض اوقات قرینہ موجود ہونے پر ، فاعل کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے بجائے اسم منصوب تمیز لگا دیتے ہیں۔ جیسے :

نِعْمَ	زَیدٌ	مُعَلِّماً	"زید بہت اچھا استاد ہے"
فعل مدح +(فاعل محذوف)	خبر	اسمِ تمییز	

(یہاں مُعَلِّم" اسمِ منصوب تمییز ہے)

5- بعض اوقات ان افعال کے ساتھ 'مَا' کا اضافہ کر کے "نِعِمَّا" اور "بِئْسَمَا" بنا لیا جاتا ہے۔ یہ مَا، دراصل اسمِ موصول ہوتا ہے، جو اپنے صلے سے مل کر، اس فعل کا فاعل بن جاتا ہے۔ البتہ بعض اوقات یہ مَا صلے کے بغیر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾ (البقرة: 271)

" اگر اپنے صدقات علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے۔"

6- بعض اوقات، افعالِ مدح و ذم کے فاعل کے بعد، ایک دوسرا اسم استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کسی خاص شخص کی مدح یا مذمت کی جائے۔
ایسے اسم کو مخصوص بالمدح یا مَخْصُوص بالذّمّ کہتے ہیں، جو مبتدأ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: نِعمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ"

مخصُوص بالمَدْحِ کی مثال

نِعْمَ	الرَّجُلُ	زَیْدٌ"	زید بہت اچھا آدمی ہے۔
فعل مدح	فاعل	مخصوص بالمدح	
خبر مقدم (جمله فعليه)		مبتدأ مؤخر	

1- یہاں نِعْمَ فعلِ مدح ہے۔
2- الرَّجُلُ معرف باللام، اسمِ فاعل ہے۔
3- زَیْدٌ" دوسرا اسم ہے، جسے مخصوص بالمَدْحِ کہتے ہیں۔
4- یہاں زَیْدٌ" نحوی ترکیب میں، مبتدأ موخر ہے۔
5- نِعْمَ الرَّجُلُ جملہ فعلیہ (فعل + فاعل) کی صورت میں خبرِ مقدم ہے۔

-7 بعض اوقات ، مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو حذف کر دیا جاتا ہے ، جب اس کے لیے مناسب قرینہ موجود ہو۔ جیسے :

-a ﴿ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ ﴾ (المرسلات: 23)

" تو دیکھو ، ہم اس پر قادر تھے ، پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں۔" (یہاں مخصوص بالمدح ، نَحْنُ محذوف ہے)

-b ﴿ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِيْنَ ﴾ (آل عمران : 151)

"اور بہت ہی بری ہے ، وہ قیام گاہ ، جو ان ظالموں کو نصیب ہو گی۔"

(یہاں مخصوص بالذم ، هِيَ محذوف ہے۔)

-8 اکثر اوقات ، افعالِ مدح وذم کا فاعل ، معرف باللام ہوتا ہے۔

جیسے : ﴿ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴾ (الحج : 78)

"بہت ہی اچھا ہے ، وہ مولیٰ ، اور بہت ہی اچھا ہے ، وہ مددگار۔"

-9 بعض اوقات، افعالِ مدح وذم کا فاعل، معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

جیسے : -a ﴿ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴾ (آل عمران: 136)

"کیسا اچھا بدلہ ہے ، نیک اعمال کرنے والوں کے لیے۔"

(یہاں اَجْرُ مضاف ہے اور عَامِلِيْنَ مضاف الیہ ہے۔)

-b ﴿ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ (الرعد:24)

"کتنا اچھا ہے ، آخرت کا گھر" (عُقْبٰى مضاف ہے اور الدَّارِ مضاف الیہ)

نِعْمَ اور نِعِمَّا کی مثالیں

1- ﴿ قَدَّرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ ﴾ (المرسلات:23)

"تو دیکھو ، ہم اس پر قادر تھے ، پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں۔"

2- ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (آل عمران: 173)

"ہمارے لیے اللہ کافی ہے ، اور وہی بہترین کارساز ہے۔"

3- ﴿ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴾ (الكهف :31)

"بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام!"

4- ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾ (البقرة: 271)

"اگر اپنے صدقات علانیہ دو ، تو یہ بھی اچھا ہے۔"

5- ﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ (ص:30)

"اور داؤدؑ کو ہم نے سلیمانؑ (جیسا بیٹا) عطا کیا ، بہترین بندہ ، کثرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا۔"

6- نِعْمَتْ فَاطِمَةُ زَوْجَةً "فاطمہ بہت اچھی بیوی ہے۔"

بِئْسَ اور بِئْسَمَا کی مثالیں

1- ﴿ بِئْسَ لِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ﴾ (الحجرات:11)

"ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا ! بہت بری بات ہے۔"

﴿ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (آل عمران: 151)

-2 " ظالموں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔"

(یہاں فاعل ، معرف باللام کی طرف مضاف ہے)

-3 ﴿وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ (التوبة: 73)

" ان (کفار اور منافقین) کے ساتھ سختی سے پیش آؤ۔ آخر کار ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بد ترین جائے قرار ہے۔"

-4 ﴿ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴾ (هود: 98)

"کیسی بد تر جائے وُرُود ہے ، جس پر کوئی پہنچے۔"

-5 ﴿ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴾ (هود: 99)

"کیسا برا صلہ ہے ، جو اس کو ملے گا۔"

-6 ﴿هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلاً ﴾ (الكهف: 50)

" حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ بڑا ہی برا بدل ہے ، جسے ظالم لوگ اختیار کر رہے ہیں۔"

-7 ﴿ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِ اللّٰهِ ﴾ (الجمعه: 5)

"اس سے بھی زیادہ بری مثال ہے ، ان لوگوں کی جنہوں نے ، اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے۔"

-8 ﴿ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِي مِنْ بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ﴾ (الاعراف: 150)

"بہت بری جانشینی کی ! تم لوگوں نے میرے بعد ! کیا تم سے اتنا صبر نہ ہوا کہ اپنے رب کے حکم کا انتظار کر لیتے؟"

9- ﴿قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (البقرة: 93)
"کہو اگر تم مومن ہو ، تو یہ عجیب ایمان ہے ، جو ایسی بری حرکات کا تمہیں حکم دیتا ہے۔"

حَبَّذَا

1- نِعْمَ کے معنی میں حَبَّذَا بھی مستعمل ہے یہ بھی کلمہ تعریف و تحسین ہے۔ مثلاً
حَبَّذا فاطمةُ "فاطمہ کتنی اچھی خاتون ہے!"
حَبَّذَا زَيْد "زید کیا خوب آدمی ہے!"

2- حَبَّذَا ، حَبَّ اور اسم اشارہ ذَا سے مرکب ہے۔ مدح کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ حَبَّذَا کا مطلب ہے ، بہت خوب ، کیا خوب۔
واحد مثنیٰ ، جمع اور مذکر و مونث سب کے لیے حَبَّذَا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

سَاءَ اور سَاءَتْ کی مثالیں

1- ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَاءَ سَبِيْلًا﴾ (الاسراء :32)
"زنا کے قریب نہ پھٹکو۔ وہ بہت بُرا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔"

2- ﴿ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾ (الصافات : 177)
"جب وہ (عذاب) ان کے صحن میں اترے گا، تو وہ دن اُن لوگوں کے لیے بہت برا ہو گا ، جنھیں خبر دار کیا جا چکا ہے۔"

3- ﴿ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴾ (الفرقان: 66)

"(دوزخ) وہ تو بڑا ہی بُرا مستقر اور مقام ہے۔"

4- ﴿ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَاءَتْ مُرْتَفَقًا ﴾ (الکھف: 29)

"بد ترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ!"

تنبیہ

واضح ہو کہ افعالِ مدح و ذم ، افعالِ جامدہ میں سے ہیں۔ عام افعال کی طرح ان کی تمام گردانیں نہیں ہوتیں۔ البتہ تذکیر و تانیث پائی جاتی ہے۔

سبق نمبر: 229

اَفْعَالِ قُلُوب Verbs of Affectivity

1- اَفعالِ قلوب (7) سات ہیں ، جو یقین اور شک کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ اَ فْعَال چونکہ اندرونی اور داخلی علم ، یا گمان پر مشتمل ہوتے ہیں اس لیے افعالِ قلوب کہلاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

ان میں سے پہلے تین یقین (Certainty) کے لیے ، دوسرے تین شک (Doubt) کے لیے ، اور ساتواں ، شک اور یقین دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے ، جس کا تعین قرینے سے ہوتا ہے۔

صرف یقین کے لیے	صرف شک کے لیے	شک اور یقین دونوں کے لیے
1- عَلِمْتُ	4- حَسِبْتُ	7- زَعَمْتُ
2- وَجَدْتُ	5- ظَنَنْتُ	
3- رَاَ یْتُ	6- خِلْتُ	

2- یہ افعالِ قلوب ، مبتدأ اور خبر ، دونوں کو منصوب کرتے ہیں۔ جیسے :

زَیْدٌ (مبتدأ) فَاضِلٌ (خبر) کے بجائے **عَلِمْتُ** زَیْدًا (منصوب) فَاضِلًا (منصوب)

1- عَلِمْتُ کی مثالیں

1- ﴿فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ﴾ (الممتحنہ : 10)

"اور اگر تم جان لو کہ یہ عورتیں مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو۔"

(اس مثال میں ، ضمیر هُنَّ اور مؤمِنَاتٍ دونوں منصوب ہیں)

2- ﴿ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴾(البقرة:102)

"اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا ، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔"

بعض اوقات عَلِمْتُ ، عَرَفْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطورِ افعالِ قلوب نہیں ہوتا۔

3- ﴿ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ﴾ (البقرة: 60)

"ہر قبیلے نے جان لیا کہ کون سی جگہ ، اُس کے پانی لینے کی ہے۔"

2- وَجَدْتُ کی مثالیں

1- ﴿وَاِنْ وَجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِيْنَ﴾ (الاعراف :102)

"بلکہ ہم نے تو اکثر کو فاسق ہی پایا۔"

(اس مثال میں ، اَكْثَرَ اور فَاسِقِيْنَ دونوں منصوب ہیں)

2- ﴿ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴾ (النساء :64)

"تو یقیناً تم لوگ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔"

(اس مثال میں ، اللّٰہَ اور تَوَّاباً دونوں منصوب ہیں، جبکہ رَحِیْماً دوسری خبر ہے۔)

3- ﴿ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْماً فَآوَى ﴾ (الضحیٰ: 6)

"کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟"

(اس مثال میں ، اسمِ ضمیر كَ اور يَتِيْماً دونوں منصوب ہیں)

4- ﴿ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ ﴾ (یوسف: 79)

"جس کے پاس ہم نے ، اپنا مال پایا ہے۔"

5- ﴿ لَأَجِدَنَّ خَيْراً مِّنْهَا مُنْقَلَباً ﴾ (الکھف: 31)

"میں ضرور اس سے بھی زیادہ ، شاندار جگہ پاؤں گا۔"

6- ﴿ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْراً ﴾ (المزمل: 20)

"اُسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے ، وہی زیادہ بہتر ہے۔"

بعض اوقات وَجَدْتُ ، أَصَبْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطورِ افعالِ قلب نہیں ہوتا ، جیساکہ آخری مثال سے واضح ہے۔

3- رَأَيْتُ کی مثالیں

1- ﴿ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤاً مَنْثُوراً ﴾ (الانسان: 19)

"تم انھیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں ، جو بکھیر دیئے گئے ہیں۔"

(اس مثال میں ضمیر هُمْ اور لُؤْلُؤاً دونوں منصوب ہیں۔)

2- ﴿ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً ﴾ (یوسف:4)

"میں نے خواب دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے ہیں۔"

3- ﴿ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴾ (النجم: 13)

"یقیناً ایک مرتبہ پھر رسولؐ نے ، جبریلؑ کو اترتے دیکھا۔"

(یہ فعل ، رویتِ بصری سے متعلق ہے۔)

بعض اوقات رَأيْتُ ، اَبْصَرْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطورِ افعالِ قلوب نہیں ہوتا ، جیساکہ آخری مثال سے واضح ہے۔

4- حَسِبْتُ کی مثالیں

1- ﴿ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ﴾ (النور:11)

"تم لوگ اس کو یہ نہ سمجھو کہ وہ تمہارے لیے شر ہے۔"

(اس مثال میں اسمِ ضمیر ، هُ اور شَرًّا دونوں منصوب ہیں۔)

2- ﴿ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ﴾ (النمل :44)

"اس نے جو دیکھا تو سمجھی کہ پانی کا حوض ہے اور اترنے کے لیے اس نے اپنے پائینچے اٹھالیے۔" (یہاں ضمیر ، هُ اور لُجَّةً دونوں مفعول منصوب ہیں۔)

3- ﴿ وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ﴾ (الکهف:18)

"تم انہیں دیکھ کر یہ سمجھتے کہ وہ جاگ رہے ہیں، حالانکہ وہ سو رہے تھے۔"

(اس مثال میں اسمِ ضمیر ، هُمْ اور اَيْقَاظًا دونوں منصوب ہیں۔)

5- ظَنَنْتُ کی مثال

بعض اوقات ظَنَنْتُ ، اِتَّھَمْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطورِ افعالِ قلب نہیں ہوتا۔

1- ﴿وَمَا نَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِيْنَ﴾ (ھود: 27)
"اور ہم کوئی چیز بھی ایسی نہیں پاتے ، جس میں تم لوگ ہم سے کچھ بڑھے ہوئے ہو ، بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔"
(اس مثال میں ضمیر ، کُمْ اور كَاذِبِيْنَ دونوں منصوب ہیں)

6- خِلْتُ کی مثال

﴿فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ﴾(طه:66)
"یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ، ان کے جادو کے زور سے ، موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔"

(بعض علماء نے ، يُخَيَّلُ کو افعالِ قلوب میں شامل نہیں کیا۔ افعالِ قلوب یا تو فعل ثلاثی مجرد سے آتے ہیں یا پھر ع ل م کے مادّے سے فعلِ مزید کے باب افعال میں۔ چنانچہ ان کے نزدیک ، يُخَيَّلُ کا نائب فاعل أَنَّهَا تَسْعَىٰ ہے اور إِلَيْهِ مفعول نہیں ہے ، بلکہ يُخَيَّل کا صلہ ہے۔ اعراب القرآن۔ محی الدین درویش)

7- زَعَمْتُ کی مثالیں

زَعَمَ ، شک اور یقین دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جس کا تعین سلسلۂ کلام سے ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ لفظ شک کے لیے کہیں نہیں آیا ، بلکہ ہر جگہ یقین ہی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

1- ﴿ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا﴾ (التغابن:7)

''منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔''

2- ﴿بَلْ زَعَمْتُمْ اَنْ لَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا﴾ (الکہف:48)

''تم لوگوں نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے۔''

3- ﴿ اَيْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴾ (القصص:62)

''کہاں ہیں میرے وہ شریک ، جن کا تم گمان رکھتے تھے؟''

سبق نمبر: 230

اَفْعَالِ تَعَجُّب

Verbs of Astonishment

تعجب کے اظہار کے لیے ، اَفعالِ تعجب کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے ، فعلِ تعجب بنانے کے دو (2) طریقے ہیں :

1. بابِ اِفعال کے ماضی غائب اَفْعَلَ سے پہلے مَا لگا کر اور بعد میں منصوب اسم لگا کر فعلِ تعجب بنایا جاتا ہے۔

مثلاً   مَا اَحْسَنَ زَیْداً !   " زید کتنا حسین ہے ! "

مَا اَظْلَمَهُمْ !   " وہ کتنے ظالم ہیں ! "

(یہاں پہلی مثال میں زید منصوب ہے اور دوسری مثال میں ضمیر هُمْ منصوب ہے۔)

2. بابِ اِفعال کے امر (اَفْعِلْ) کے پہلے صیغے کے بعد ، حرفِ جر بِ اور مجرور اسم لگا کر فعلِ تعجب بنایا جاتا ہے۔

مثلاً   اَحْسِنْ بِزَیْدٍ !   " زید کس قدر اچھا ہے ! "

اَعْلِمْ بِهٖ !   " وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے ! "

(یہاں پہلی مثال میں زید مجرور ہے اور دوسری مثال میں ضمیرہ مجرور ہے۔)

3- ثلاثی مزید سے فعلِ تعجب بنانے کے لئے ، مصدر سے پہلے مَا اَشَدَّ استعمال کرتے ہیں ، یا پہلے اَشْدِدْ بِ اور بعد میں مجرور اسم لے آتے ہیں۔

مثلاً | مَا اَشَدَّ اِخْضِرَارَهُ ! | "وہ کتنا زیادہ سبز ہے !"

اَشْدِدْ بِاِخْضِرَارِہٖ ! "وہ کتنا زیادہ سبز ہے !"

4- | ماضی | میں تعجب کے اظہار کے لیے ، مَا کے بعد ، کَانَ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے : | مَا کَانَ اَجْمَلَ مَنْظَرَ الْبستانِ ؟ |

"باغ کا منظر کس قدر خوبصورت تھا؟"

5- | مستقبل | میں تعجب کے اظہار کے لیے ، مَا کے بعد ، یَکُوْنُ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

| مَا یَکُوْنُ اَطْیَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ ! |

"سمندر کا منظر ، کیا ہی پاکیزہ ہو گا!"

مَا تَعَجُّبِیَّة + اَفْعَلَ کے ذریعے تعجب

1- فعلِ تعجب کا فاعل ، اسمِ ضمیر مستتر ھُوَ ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا اَنْفَعَ ! "وہ کتنا فائدہ مند ہے !"

2- جس اسم پر تعجب ظاہر کیا جاتا ہے ، وہ مفعول (منصوب) ہوتا ہے۔ جیسے

مَا اَجْهَلَ | هٰذَا الْقَوْمَ ! | "یہ قوم کس قدر جاہل ہے !"

مفعول (منصوب)

فعلِ تعجب کی مثالیں

-1 ﴿ مَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوْسىٰ ! ﴾ (طه: 83)

"اے موسیٰ ! کیاچیز تمہیں ، اپنی قوم سے پہلے لے آئی !"

(یہاں مَا استفہامیہ ہے، اور اَعْجَلَ فعلِ تعجب نہیں بلکہ باب افعال سے ہے)

-2 ﴿ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ ! ﴾ (عبس: 17)

"لعنت ہو انسان پر ، کس چیز نے اسے منکرِ حق بنادیا ؟ (کتنا سخت منکرِ حق ہے)"

(یہاں مَا استفہامیہ ہے، اور اَكْفَرَ فعلِ تعجب نہیں بلکہ باب افعال سے ہے)

-3 مَا اَعْدَلَ الْقَاضِيَ ! "قاضی کس قدر انصاف کرنے والا ہے !"

-4 مَا اَجْمَلَ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ ! "جامع مسجد کس قدر خوبصورت ہے !"

-5 مَا اَقْبَحَ ! "وہ کس قدر برا ہے !"

-6 مَا اَشَدَّ الْحَرَّ ! يَا مَسْعُوْدُ ! "اے مسعود ! کس قدر سخت گرمی ہے !"

-7 مَا اَطْيَبَ الطَّعَامَ ! "کھانا کتنا اچھا ہے !"

-8 مَا اَسْرَعَ الْقِطَارَ ! "ریل گاڑی کس قدر تیز رفتار ہے !"

-9 مَا كَانَ اَقْصَرَ ! "وہ کس قدر کم تھا !"

-10 مَا اَلَذَّ التُّفَّاحَ ! "سیب کتنا لذیذ ہے !"

11- مَا كَانَ اَطْوَلَ عَالَمْ شَنًّا ! "عالم چنا ، کتنا طویل قامت تھا !"

12- مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ ! "دو مرد کتنے لمبے ہیں !"

فعل امر (اَفْعِلْ) کے ذریعہ تعجب

1- فعلِ امر (اَفْعِلْ) کے بعد ، حرفِ جر بِ استعمال کیا جاتا ہے۔

2- فعلِ امر (اَفْعِلْ) کے بعد کے اسم پر ، ال لگایا جاتا ہے۔

جیسے : اَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ ! "منظر کتنا حسین و جمیل ہے !"

فعلِ تعجب کی مثالیں

1- ﴿اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُوْنَنَا﴾ (مریم: 38)

وہ لوگ کیا ہی خوب سننے اور دیکھنے والے ہوں گے ! جس دن ہمارے سامنے حاضر ہوں گے۔

2- ﴿اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْ﴾ (الکھف :26)

"کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا (اللہ) !"

3- اَعْظِمْ بِهٖ ! "وہ کتنا زبردست ہے ! کتنا عظیم الشان ہے !"

4- اَكْرِمْ بِهٖ ! "وہ کتنا شریف ہے !"

5- اَشْدِدْ بِحُمْرَةِ الْوَرْدَةِ ! "گلاب کس قدر سرخ ہے !"

6- اَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ ! "منظر کتنا حسین و جمیل ہے !"

7- | اَجْمِلْ بِمَنْظَرِ الْبُسْتَانِ ! | "باغ کا منظر کتنا حسین و جمیل ہے !"

مَا اَجْمَلَ حَامِدًا کی تحلیل

علمائے نحو نے افعالِ تعجب پر مشتمل جملوں کی تحلیل میں اختلاف کیا ہے، یہاں تین طریقے درج کیے جا رہے ہیں :

1- | مَا | اَجْمَلَ | حَامِدًا

مبتدأ — فعل +فاعل — مفعول به

مبتدأ — خبر

جملهٔ اسمیه خبریه

2- مَا — اَجْمَلَ — حَامِدًا — (شَیْءٌ عَظِیْمٌ)

اسم موصول — فعل +فاعل — مفعول به — محذوف

اسم موصول — جملهٔ فعلیه خبریه — خبر

اسم موصول — صله — خبر

مبتدأ — خبر

جملهٔ اسمیه خبریه

3- مَا — اَجْمَلَ — حَامِدًا

اسم تعجب — فعل ماضی + فاعل محذوف — مفعول

جملهٔ فعلیه (هُوَ)

نوٹ : المنهاج فی القواعد والاعراب میں محمد الانطاکی نے مترادف یوں لکھے ہیں :

مَا — اَجْمَلَ — الرَّبِیْعَ

شَیْءٌ — جَمَّلَ — الرَّبِیْعَ

اَحْسِنْ بِزَیْدٍ کی تحلیل

1- احْسِنْ بِزَیْدٍ کی تحلیل یوں کی گئی ہے۔

a- اَحْسِنْ فعلِ امر ہے ، لیکن فعلِ ماضی کے معنی میں ہے۔

b- بِزَیْدٍ میں ، بَ زائدہ ہے

c- بِزَیْدٍ میں ، زَیْد فاعل ہے۔

2- اَجْمِلْ ... بالرَّبیع

جَمُلَ (بَ زائدہ) الرَّبِیْعُ

فعلِ ماضی ... فاعل

3- بعض علماء نے تحلیل یوں کی ہے۔

اَحْسِنْ	(اَنْتَ)	بِزَیدٍ
فعل تعجب	ضمیر محذوف	بظاہر مجرور
	فاعل	معنی منصوب
	محلاً مرفوع	مفعول

سبق نمبر : 231

اَفْعَالِ مُقَارَبَہ

Verbs of Approximation

-1 بعض افعال ، کسی کام کے امکان ، توقع یا اس کے شروع ہو جانے کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ **اَفعال مقاربہ** کہلاتے ہیں۔

ان افعال کی تین (3) بڑے گروپوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

-a **افعالِ مقاربہ :** یہ اَنْ کے بغیر اور اَنْ کے ساتھ دونوں طرح استعمال کیے جاتے ہیں۔ انہیں کَادَ وَ اَخوَاتُھَا کہا جاتا ہے۔

ان میں کَادَ ، اَوْشَكَ اور کَرَبَ شامل ہیں۔

-b **افعالِ رجاء** یہ لازمی طور پر ، اَنْ کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں۔

جیسے : عَسىٰ ، حَرَی ، اِخْلَولَقَ ،

-c **افعالِ شروع** اَنْ کے بغیر استعمال کیے جاتے ہیں۔

جیسے : شَرَعَ ، جَعَلَ وغیرہ۔

-2 اَفعالِ مقاربہ تین (3) ہیں۔ کَادَ ، کَرَبَ اور اَوْشَكَ

-3 اَفعالِ مقاربہ ، خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

-4 اَفعالِ مقاربہ کی خبر عموماً فعلِ مضارع ہوتی ہے ، اور فعلِ مضارع پر اَنْ داخل کیا جاتا ہے۔

کَادَ کے قواعد

1- کَادَ خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے۔ یعنی ابھی کام شروع نہیں ہوا ، بلکہ بس شروع ہونے ہی والا ہے۔

2- کَادَ کی خبر ، عموماً فعلِ مضارع پر مشتمل ہوتی ہے۔

3- کَادَ کی خبر ، اکثر اوقات اَنْ کے بغیر آتی ہے۔ اَنْ حذف کیا جاتا ہے اور کَادَ میں ، اَنْ کا حذف ہی زیادہ بہتر ہے۔ جیسے :

a- کَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا (الجن : 19)

فعل مقارب — خبر

"قریب ہے کہ لوگ اسکو چمٹ جائیں۔"

b- ﴿ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ﴾ (الاعراف : 150)

"(ہارونؑ نے کہا) : لوگوں نے مجھے کمزور پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔"

4- بعض اوقات ، کَادَ کی خبر پر اَنْ آجاتا ہے۔ جیسے حدیثِ رسول ﷺ ہے :

كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا (بیہقی شعب الایمان. ضعیف)

"فقر اور تنگ دستی قریب ہے کہ کفر کا سبب بن جائے۔"

5- بعض اوقات ، کَادَ ، "ارادے کے لیے" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا ﴾ (طه : 15)

"یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے ، میں اس کا وقت مخفی رکھنا چاہتا ہوں۔"

6- كَادَ کے تمام صیغے مستعمل ہیں۔ جیسے: كَادَ ، يَكَادُ ، كَدْ
كَادَ ، كَادُوا ، يَكَادُ ، تَكَادُ ، اَكَادُ ، يَكَادُونَ

7- بعض اوقات كَادَ زائدہ ہوتا ہے اور کلام کے صلے کے طور پر واقع ہوتا ہے۔ جیسے:

لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا کا مطلب ہے لَمْ يَرَاهَا

﴿اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا﴾ (النور: 40)

"(ایسی تاریکی کہ) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالے، تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔"

نحوی تحلیل

كَادَ	الْفَقْرُ	اَنْ يَّكُونَ كُفْرًا
فعل مقارب	اسم	كَادَ کی خبر

1- كَادَ فعلِ مقارب ہے۔

2- الْفَقْرُ ، كَادَ کا اسم ہے۔ مرفوع ہے۔

3- اَنْ ، برائے مصدر ہے۔ حرفِ ناصب ہے۔

4- كُفْرًا خبر ہے۔ منصوب ہے۔

كَادَ کی مثالیں

-1 ﴿ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ﴾ (البقرۃ:20)

"قریب ہے کہ بجلی ان کی نظروں کو اچک لے۔"

-2 ﴿ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴾ (النور:43)

"اس کی بجلی کی چمک ، نگاہوں کو خیرہ کیے دیتی ہے۔"

-3 ﴿ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ﴾ (الملك:8)

"(جہنم) شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہو گی۔"

(جہنم مؤنث سماعی ہے، اس لیے تَكَادُ اور اس کے ساتھ تَمَيَّزُ دونوں مونث استعمال ہوئے ہیں۔)

-4 ﴿ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ ﴾ (بنی اسرائیل:74)

"یقیناً قریب تھا کہ تم ان لوگوں کی طرف ، کچھ نہ کچھ جھک جاتے۔"

-5 ﴿ كَادُوْا يَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ ﴾ (بنی اسرائیل:76)

"یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمہارے قدم اس سرزمین سے اکھاڑ دیں۔"

(یہاں كَادُوْا جمع ہے اور يَسْتَفِزُّوْنَ بھی جمع استعمال ہوا ہے۔)

-6 ﴿ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ﴾ (الحج:72)

"اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی وہ ، ان لوگوں پر ٹوٹ پڑیں گے ، جو اُنہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔"

(یہاں يَكَادُوْنَ اور يَسْطُوْنَ دونوں افعالِ مضارع جمع استعمال ہوئے ہیں)

-7 كَادَ پر اگر حروفِ نفی ، لَمْ ، لاَ اور مَا آئیں ، تو ان کے مفہوم کے بارے میں ، علمائے نحو کے درمیان اختلاف ہے۔ اس سلسلے میں تین آراء ہیں۔

-a كَادَ پر آنے والا ، ہر حرفِ نفی ، بہر حال نفی کا مفہوم دے گا۔

-b كَادَ ، حرفِ نفی کے ساتھ اور بغیر ، بہر حال مثبت کا مفہوم دے گا۔

-c كَادَ (ماضی کا صیغہ ہو تو) حرفِ نفی ، نفی کا مفہوم نہیں دے گا۔

-8 البتہ اگر كَادَ کے مستقبل کا صیغہ ہو تو منفی کا مفہوم دے گا۔ (شرح ماۃ عامل) جیسے :

-a ﴿ إِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ﴾ (النور: 40)

" (ایسی تاریکی کہ) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالے ، تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔"

-b ﴿ وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴾ (البقرة: 71)

" وہ ایسا کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔"

كَرَبَ

۱۔ كَرَبَ ظاہر کرتا ہے کہ فاعل نے ، خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا ہے۔

جیسے : كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ

"زید نے نکلنا شروع کر دیا ہے۔"

2- كَرَبَ کی خبر ، عموماً اَنْ کے بغیر آتی ہے۔ جیسے :

كَرَبَ الصَّيْفُ يَاتِيْ

"قریب ہے کہ گرمی کا موسم آئے۔"

كَرَبَ کی مثالیں

1- كَرَبَ يَفْعَلُ كَذَا وَ كَذَا

"قریب ہے کہ وہ ایسا اور ایسا کر دے۔"

2- كَرَبَ اَنْ يَّفْعَلَهٗ

"قریب ہے کہ وہ یہ کام کر دے۔"

3- كَرَبَ الشَّمْسُ لِلْمَغِيْبِ

"سورج بس ڈوبنے ہی والا ہے۔"

اَوْشَكَ کے قواعد

-1 اَوْشَكَ (To Draw Near) بھی کام کے آغاز کی قربت بیان کرتا ہے۔

مثلاً : " اَوْشَكَ بکر" اَنْ یَّذْھَبَ "

(بکر بس جانے ہی والا ہے)

-2 اَوْشَكَ کی خبر ، عُموماً اَنْ کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے :

اَوْشَكَ زَیْدٌ" اَنْ یَّجِیْءَ

"زید نے آنا شروع کر دیا ہے۔"

-3 اَوْشَكَ کے ساتھ ، فعل مضارع یُوشَكُ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

-4 فعلِ مضارع اَثْقَلْ لَیُوْشِکَنَّ کا استعمال بھی عام ہے۔ جیسے : حدیث میں ہے۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ، لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ ،

اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عِقَاباً مِنْہُ ،

فَتَدْعُوْنَہٗ فَلاَ یَسْتَجِیْبَ لَکُمْ (ترمذی)

"اُس ذات کی قسم ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ، تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ، ورنہ یقیناً عنقریب اللہ تم پر ، اپنی طرف سے عذاب نازل کر دے گا ، پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔"

-5 اَوْشَكَ کے دیگر مشتقات بھی ، اَوْشَكَ کا ہی عمل کرتے اور مفہوم دیتے ہیں جیسے وَشِیْكَ وغیرہ ۔

اَوْشَكَ ۔ يُوشِكُ کی مثالیں

نبی کریم ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیثیں ملاحظہ فرمایئے :

1- يُوشِكُ أَحَدُكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ الفَجْرَ أَرْبَعاً (مسلم)

"قریب ہے کہ تم میں سے ایک آدمی فجر میں (دو کے بجائے) چار رکعات پڑھے گا۔"

2- يُوشِكُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ ، حَتّٰى يَقُولُ قَائِلُهُمْ : هٰذا اللّٰهُ خَلَقَ الخَلْقَ ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ ؟ (سنن ابی داود)

"قریب ہے کہ لوگ کثرت سے سوال کریں گے۔ یہاں تک کہ پوچھنے والا یہ بھی پوچھے گا۔ جب یہ اللہ ہے ، جس نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا ، تو پھر سوال یہ ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟"

4- اَوْشَكَ الرَّبِيْعُ اَنْ يُّقْبِلَ

"قریب ہے کہ بہار کا موسم آئے۔"

5- اَجْدَبَتِ الْاَرْضُ فَاَوْشَكَ النَّاسُ اَنْ يَّمُوْتُوْا جُوْعاً

"زمین قحط زدہ ہوئی تو قریب تھا کہ لوگ بھوک کی وجہ سے مر جائیں۔"

6- اَوْشَكَ الرَّبِيْعُ اَنْ يُّقْبِلَ وَ تَتَفَتَّحَ الاَزْهَارُ

"قریب ہے کہ موسم بہار آئے اور پھول کھلیں۔"

نوٹ : بعض علماء نے طَفِقَ ، جَعَلَ ، اَخَذَ کو بھی افعالِ مقاربہ میں شمار کیا ہے۔ ان کی تفصیل ، افعالِ شروع کے تحت سبق نمبر 232 میں ملاحظہ فرمایئے۔

سبق نمبر: 232

Verbs of Initiative اَفعَالِ شُرُوع

1- اَفعالِ شروع ، ظاہر کرتے ہیں کہ فاعل نے خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا ہے۔

2- مشہور افعال شروع (5) پانچ ہیں۔ طَفِقَ ، جَعَلَ ، شَرَعَ ، طَفِقَ اور اَخَذَ .

3- متفرق افعالِ شروع یہ ہیں۔ اَنْشَأَ ، عَلِقَ ، قَامَ ، اَقْبَلَ ، هَبَّ ، بَدَأَ

4- ان کا مطلب ہوتا ہے۔ "شروع کیا" "کرنے لگا" اس معنی کے لیے ان کا صرف فعل ماضی ہوتا ہے ، مگر جب یہ اپنے اصلی معنوں میں ہوتے ہیں تو ان کے مضارع اور امر بھی ہوتے ہیں۔

5- "افعالِ شروع" کے اسم کی ، حالت و صفت ظاہر کرنے والا لفظ ، صرف فعلِ مضارع ہوتا ہے۔ اس فعلِ مضارع کا فاعل ، چھپی ضمیر ہوتی ہے ، جو "افعالِ شروع" کے اسم کے بدلے ہوتی ہے۔ اس لیے فعل مضارع اسی کے مطابق واحد مثنیٰ جمع اور مذکر یا مونث ہو گا۔

6- ہم نے کَرَبَ اور اَوْشَكَ کا ذکر افعالِ مقارَبہ (سبق نمبر 231) میں کر دیا ہے۔ بقیہ تین کا بیان ملاحظہ کیجیے :

7- یہ افعال بھی ، فعلِ مضارع پر داخل ہوتے ہیں ، لیکن ان کی خبر پر اَنْ داخل نہیں ہوتا۔

3- طَفِقَ کی مثالیں

-1 ﴿ رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحاً بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴾ (ص: 33)
حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا "انہیں (گھوڑوں کو) میرے پاس واپس لاؤ،
پھر وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔"

-2 ﴿وَ طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ﴾ (طه: 121)
"لگے وہ دونوں (آدمؑ اور حواؑ) اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے۔"
(واضح ہو کہ یہاں طَفِقَا اور یَخْصِفَانِ دونوں مثنی استعمال ہوئے ہیں۔)

-3 طَفِقَ الْغِلْمَانُ يَتَنَافَسُوْنَ فِي السِّبَاحَةِ "لڑکے تیراکی میں مقابلہ کرنے لگے۔"

4- جَعَلَ

بعض اوقات ، جَعَلَ بھی ، کام کے آغاز کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے :

-1 جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ
"رسول ﷺ ان کا سر (یعنی حضرت عمارؓ بن یاسر کا) سہلانے لگے۔"

-2 جَعَلَ يَمْسَحُ سَاقَهٗ
" وہ اپنی پنڈلی ملنے لگا۔"

-3 اَنشَأَتِ السَّمَاءُ تُمْطِرُ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْرُوْنَ اِلٰى هُنَا وَاِلٰى هُنَاكَ
"آسمان برسنے لگا تو لوگ یہاں اور وہاں دوڑنے لگے۔"

5- اَخَذَ

بعض اوقات ، اَخَذَ بھی کام شروع ہو جانے کو بیان کرتا ہے۔

اَخَذَ کے بعد اَنْ نہیں آتا ، مثلاً

1- اَخَذْتُ اَکْتُبُ

"میں لکھنے لگا۔"

2- جَاءَ الرَّبِیْعُ فَاَخَذَتِ الْاَزْھَارُ تَفَتَّحُ

"بہار کا موسم آیا ، تو پھول کھلنے لگے۔"

3- اَخَذَ الثَّوْبُ یَبْلٰی

"کپڑا بوسیدہ ہونے لگا۔"

4- اَخَذَتِ الْاَشْجَارُ تُوْرِقُ

"درختوں پر پتے نمودار ہونے لگے۔"

5- اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِی

"بچے نے چلنا شروع کر دیا ہے۔"

متفرق افعال شروع

6- شَرَعَ

-a شَرَعَ الْوَلَدُ يَبْكِى "لڑکا رونے لگا۔"

-b اِنْتَهى الْاِمْتِحَانُ وَ شَرَعَ التَّلَامِيْذُ يُسَافِرُوْنَ اِلىٰ اَوْطَانِهِمْ

"امتحان ختم ہوا اور لڑکے اپنے وطنوں کو جانے لگے۔"

7- قَامَ

قَامَ الْاَوْلَادُ يَجْتَهِدُوْنَ فِى الدَّرْسِ لڑکے پڑھائی میں محنت کرنے لگے۔

8- هَبَّ

هَبَّ عَلِيٌّ يَدْعُوا النَّاسَ اِلَى الْخَيْرِ

"علی لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانے لگا۔"

9- عَلَقَ

عَلِقَ الزَّارِعَانِ يَقْتَتِلَانِ عَلىٰ شِبْرِ اَرْضٍ

"دونوں کاشتکار ایک گز زمین پر لڑنے لگے۔"

10- إصْفَرَّ

اِصْفَرَّ وَجْهُ الْمُذْنِبِ

"مجرم کا چہرہ زرد ہونے لگا۔"

سبق نمبر :233

Verbs of Hope اَفْعَالِ رَجَاء

-1 افعال رجاء ، کسی خبر کے وقوع کی امید کا اظہار کرتے ہیں۔

-2 اَفْعَالِ رَجَاء کے بعد ، اَنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

-3 افعالِ رجاء تین ہیں۔ عَسیٰ ، حَرٰی اور اِخْلَولَقَ

حَرٰی

حَرٰی اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ

"ممکن ہے کہ یہ بات ہو۔"

اِخْلَولَقَ

اِخْلَولَقَ کا مطلب ہے ، قریب ہوا ، متوقع ہے۔ جیسے :

اِخْلَولَقَتِ السَّحَابَةُ اَنْ تُمْطِرَ

"امید ہے کہ بادل برس جائے۔"

عَسیٰ کے قواعِد

1- عسیٰ ، محبوب اور مطلوب چیزوں میں امید اور رجاء کے اظہار کے لیے (لَعَلَّ کی طرح) استعمال ہوتا ہے اور مکروہ چیزوں میں خوف کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

2- عَسیٰ کسی کام کی توقع کے لئے آتا ہے۔ اس کا مفعول ، ایک پورا جملہ ہوتا ہے ، جس کے مضارع پر اَن لگاتے ہیں۔ مثلاً

﴿عَسیٰ رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ﴾ (التحریم: 8)

مفعول

''بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں مٹا دے۔''

3- بعض اوقات عسیٰ کے اسم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اسم کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ ذیل میں دونوں مثالیں اور ان کی نحوی تحلیل ملاحظہ فرمایئے۔

a- عسیٰ اللّٰہُ اَنْ یَّاتِیَ بِالْفَتْحِ (المائدہ:52)

''بعید نہیں کہ اللہ تمہیں فیصلہ کن فتح بخشے گا۔''

(یہاں اسم لفظ اللہ ہے)

اسم کے ساتھ نحوی ترکیب

عسیٰ	اللّٰہ	اَنْ یَّاتِیَ بالفَتْحِ
فعل مقارب	اسم	خبر

b- عسی اَنْ یَّخرُج زَیْدٌ

"قریب ہے کہ زید نکل پڑے۔"

فعل کے ساتھ نحوی ترکیب

عسی	اَنْ یَّخرُجَ	زَیْدٌ
فعلِ مقارب	فعل	فاعل

4- عَسی سے صرف ماضی کی گردان آتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں ہے۔ یہ فعلِ جامد ہے۔

5- عَسی کی خبر میں، بعض اوقات اَنْ حذف کیا جاتا ہے، لیکن اَنْ کا استعمال ہی زیادہ بہتر ہے۔ قرآنِ مجید میں، عَسی کے بعد ہر جگہ اَنْ کا استعمال کیا گیا ہے۔

6- عَسی بعض اوقات، اسم کی جگہ، فعلِ مضارع اَنْ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

ایسی صورت میں خبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں "عَسی تامّہ" ہوتا ہے۔ جیسے: عسی اَنْ یَّخرُجَ زَیْدٌ

7- بعض اوقات عَسی، تعلیل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿عَسی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: 79)

"(نمازِ تہجد پڑھا کرو) تاکہ تمہارا رب، تمہیں مقامِ محمود پر فائز کر دے۔"

(مباحث فی علوم القرآن۔ مناع القطان)

عَسیٰ کی مثالیں

1- ﴿ عَسیٰ اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُم ﴾ (النساء: 99)

"بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے۔"

2- ﴿ عَسیٰ اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً ﴾ (بنی اسرائیل: 79)

"قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز کر دے۔"

3- ﴿ عَسیٰ رَبِّی اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَاءَ السَّبِیْلِ ﴾ (القصص: 22)

"امید ہے کہ میرا رب مجھے ٹھیک راستے پر ڈال دے گا۔"

4- ﴿ عَسیٰ اللّٰهُ اَنْ یَّأتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعاً ﴾ (یوسف: 83)

"کیا بعید کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے، وہ سب کچھ جانتا ہے۔"

5- ﴿ عَسیٰ اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَأسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا ﴾ (النساء: 84)

"بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے۔"

6- ﴿ عَسیٰ رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَكُمْ ﴾ (بنی اسرائیل: 8)

"امید ہے کہ تمہارا رب تم لوگوں پر رحم کرے گا۔"

سبق نمبر : 234

اَفْعَالِ تَصْيِير Factitive Verbs

-1 اَفْعَالِ تَصْيِير ، وہ افعال ہیں ، جو ایک حالت سے ، دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔

-2 اَفْعَالِ تَصْيِير ، کے بعد دو اسماء استعمال کیے جاتے ہیں ، اور دونوں اسماء کو منصوب کیا جاتا ہے۔

-3 مشہور اَفْعَالِ تَصْيِير ، یہ ہیں۔

-a صَيَّرَ :

صَيَّرَتِ الطِّيْنَ خزَفاً

"اس نے مٹی کو ٹھیکری بنادیا۔"

-b اِتَّخَذَ :

﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللهُ وَلَداً سُبْحَانَهٗ ﴾ (البقرة:116)

"اور ان لوگوں نے کہا : اللہ نے کسی کو بیٹا بنالیا ہے ، پاک ہے وہ ذات۔"

﴿ اِتَّخَذَ اللهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً ﴾ (النساء:125)

"اللہ نے ابراہیمؑ کو دوست بنا لیا۔"

c- جَعَلَ :

﴿الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِنَ الشَّجَرِ الاَخْضَرِ نَاراً﴾ (یس: 80)

"وہی، جس نے تمہارے لیے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کی۔"

﴿فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاکُولٍ﴾ (الفیل: 5)

"پھر ان لوگوں کو بنا دیا (جانوروں کے) کھائے ہوئے بھوسے کی طرح۔"

﴿جَعَلَ لَکُمُ الأرْضَ فِرَاشاً﴾ (البقرۃ: 22)

"اس نے زمین کو گہوارہ بنایا۔"

d- خَلَقَ :

﴿ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً﴾ (المؤمنون: 14)

"پھر ہم نے نطفے کی اس بوند کو لوتھڑا بنا دیا۔"

﴿اِنَّ الإنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوعاً﴾ (المعارج: 19)

"درحقیقت، انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے۔"

e- تَرَكَ : تَرَکْتُہٗ حَیْرَانَ

"میں نے اس کو حیرانی کے عالم میں چھوڑ دیا۔"

سبق نمبر :235

اَفْعَال جَامِدَہ اور متفرق اَفْعَال

Inert or Invariable Verbs اَفْعَال جَامِدَہ

فعلِ جامد ، وہ فعل ہے ، جس کی مکمل تصریف نہیں ہوتی ، بعض اوقات صرف جزوی تصریف ہوتی ہے۔

اَفعالِ جامدہ کی حسبِ ذیل پانچ (5) قسمیں ہیں۔

1- مکمل جامد افعال۔

2- وہ جامد افعال ، جن کا صرف ماضی استعمال ہوتا ہے۔

3- وہ جامد افعال ، جن کا صرف ماضی اور مضارع استعمال ہوتا ہے۔

4- وہ جامد افعال ، جن کا صرف فعلِ امر استعمال ہوتا ہے۔

5- وہ جامد افعال ، جن کا صرف فعلِ مضارع استعمال ہوتا ہے۔

افعالِ جامدہ کی مثالیں

1- اَفعالِ مدح میں ، نِعْمَ اور نِعْمَتْ واحد مذکر غائب اور واحد مونث غائب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی گردان نہیں آتی۔ (یہ مکمل جامد ہیں)

2- اَفْعَالِ ذم میں ، بِئْسَ اور بِئْسَتْ واحد مذکر غائب اور واحد مونث غائب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی گردان نہیں آتی۔ (یہ مکمل جامد ہیں)

3- اَفْعَالِ تعجب ، مَا اَفْعَلَ اور اَفْعِلْ بِهٖ دونوں مکمل جامد ہیں۔

4- افعالِ مرکب مکفوف ، مطلقاً جامد ہیں۔ جیسے :

کَثُرَمَا ، قَلَّمَا ، طَالَمَا ، قَصُرَمَا۔

5- اَفْعَالِ استثناء ، مَا حَاشَا ، مَا خَلَا اور مَا عَدَا افراد اور تذکیر کے لیے لازم ہوتے ہیں۔

6- اَفعالِ ناقصه میں سے ، لَيْسَ اور مَا دَامَ کے صرف صیغہ ماضی استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے : لَيْسَ ، لَيْسُوا ، لَيْسَتْ ، لَسْتُمْ ، لَسْتُ وغیرہ۔

7- اَفْعَالِ رِجاء ، حَرٰی ، عَسٰی ، صرف صیغہ ماضی میں استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے : عَسٰی ، عَسَيَا ، عَسَوْا ، عَسَيْنَا ، عَسَيْتُمْ وغیرہ

8- اَفْعَالِ شروع ، بھی صرف صیغہ ماضی میں استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے : شَرَعَ ، طَفِقَ وغیرہ

9- اَفْعَالِ ناقصه میں سے ، مَا اِنْفَكَّ ، مَا بَرِحَ ، مَا زَالَ اور مَا فَتِئَ کے دونوں صیغے ماضی اور مضارع استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے : اِنْفَكَّ ، يَنْفَكُّ ، اِنْفَكُّوا ، يَنْفَكُّونَ

10- اسماء الافعال میں سے | هَاتِ | صرف امر میں استعمال ہوتا ہے۔
اس کا فعلِ ماضی اور فعلِ مضارع نہیں آتا۔
جیسے: هَاتِ ، هَاتِيَا ، هَاتُوا ، هَاتِيْ ، هَاتَيْنَ

11- يَذَرُ اور يَهِيطُ افعالِ مضارع جامد ہیں ، يَهِيطُ کا ماضی اور امر نہیں ہوتا۔

12- يَذَرُ کا ماضی نہیں آتا ، | مضارع اور امر | کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

a- ﴿ أ | تَذَرُ | مُوسیٰ وَ قَوْمَهٗ ﴾ (الاعراف:127)
"کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑ دے گا؟"

b- ﴿ وَ | ذَرِ | الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِباً وَّ لَهْواً ﴾ (الانعام:70)
"چھوڑو ان لوگوں کو! جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے۔"

خلاصہ اَفعالِ جامدہ

مکمل جامد	صرف فعلِ ماضی	صرف ماضی اور مضارع	صرف فعلِ امر	صرف فعل مضارع
افعالِ مدح وذم	افعال ناقصه	افعال ناقصه	افعال امر	فعل مضارع جامد
نِعْمَ ، حَبَّذا	لَيْسَ	مَا بَرِحَ	تَعَالَ	يَهِيْطُ کا فعلِ ماضی اور امر نہیں ہوتا
بِئْسَ ، سَاءَ	مَا دَامَ	مَا زَالَ	هَبْ	
افعال مرکب مکفوف	افعال مقاربه	مَا فَتِئَ	هَلُمَّ	
طَالَمَا ، قَصُرَمَا	كَرُبَ	مَا انْفَكَّ	تَعَلَّمْ	
قَلَّمَا ، شَدَّ مَا	كَادَ			
افعالُ تعجب	افعال رَجَاء			
ما اَفْعَلَ ، اَفْعِلْ بِهٖ	حرى			
افعال استثناء	عَسٰى			
مَا عدا	اَفْعَال شُرُوع			
ما حاشا	شَرَعَ			
ما خلا	طَفِقَ			

يَذَرُ کا فعلِ ماضی نہیں ہوتا

بعض مجہول افعال

بعض مجہول افعال ، مفعول کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

1- بُهِتَ (بمعنی مَبْهُوت") دراصل فعلِ مجہول ہے ، لیکن مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ﴾ (البقرة: 258)

"یہ سن کر ، وہ منکرِ حق (نمرود) ششدر رہ گیا۔"

2- اُضْطُرَّ اِلَيْهِ (بمعنی مُضْطَرّ") بھی فعلِ مجہول ہے ، لیکن مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: 173)

"ہاں جو شخص ، مجبوری کی حالت میں ہو ، اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے ، بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو ، یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے ، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔"

كَانَ کے پانچ مختلف استعمالات

شیخ مناع القطان نے ، مباحث فی علوم القرآن میں ، ابو بکر الرازی اور الزرکشی کے حوالے سے ، كَانَ کے پانچ (5) مختلف استعمالات بتائے ہیں۔

1- كَانَ منقطع

یہ کَانَ کے اصل معنی ہے۔ جیسے

﴿ وَ **كَانَ** فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ ﴾ (النمل:48)

"اور اس شہر میں ، نو جتھے دار تھے۔"

2- اَزَل اور اَبَدْ کے معنی میں : جیسے :

﴿ وَ **كَانَ** اللهُ عَلِيْماً حَكِيْماً ﴾ (النساء:17)

"اور اللہ ، ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔"

3- كَانَ بمعنى حال : جیسے

﴿ **كُنْتُم** خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ (آل عمران:110)

"اب دنیا میں ، وہ بہترین گروہ تم ہو ، جسے انسانیت کی ہدایت واصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔"

4- كَانَ بمعنى مستقبل : جیسے

﴿ وَ يَخَافُوْنَ يَوْماً **كَانَ** شَرُّهُ مُسْتَطِيْراً ﴾ (الانسان:7)

"اور یہ لوگ، اس دن سے ڈرتے ہیں، جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہو گی۔"

5- كَانَ بمعنى صارَ : جیسے

﴿ وَ **كَانَ** مِنَ الْكَافِرِيْنَ ﴾ (البقرة:34)

"(ابلیس نے سجدے سے انکار کیا، گھمنڈ میں پڑ گیا) اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔"

قواعدِ زبانِ قرآن

حصۂ دوم

كِتَابُ الحُرُوف

The Letters

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

سبق نمبر :236

حروف کی قسمیں

حروف کی کئی قسمیں ہیں ، ایک ہی حرف کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ معنوی اعتبار سے ، پہلے حروف کی مختلف قسموں کا جائزہ پیشِ خدمت ہے۔ اس کے بعد ، ہر حرف اور اس کے استعمال کے بارے میں گفتگو کی جائے گی ، حروف کی تفصیل حروفِ تہجی کے اعتبار سے دی گئی ہے۔

1- حروفِ نداء The Vocative Letters

کسی کو آواز دینے کے لیے، حسبِ ذیل حروف مستعمل ہیں۔

يَا ، اَيَا ، هَيَا ، اَیْ ، أ ، وَا . ان کی تین قسمیں ہیں۔

a- ندائے بعید کے لیے حروف

ان میں سے پہلے تین حروف ، يَا ، اَيَا اور هَيَا اصلاً ندائے بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں ، لیکن ان کا استعمال ، کسی غافل ، یا بھولے ہوئے ، یا سوئے ہوئے کو آواز دینے کے لیے ہوتا ہے۔

b- ندائے قریب کے لیے حروف

اَیْ اور أ ، ندائے قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

c- ماتم کے لیے حرفِ ندا

وَا ، صرف ماتم وغیرہ کے موقع پر ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

وَا جَبَلاہ ہائے افسوس ! پہاڑ جیسا شخص چل بسا۔

2- حروفِ استثناء Letters of Exclusion

حروف استثنا اِلاَّ ، حَاشَا ، عَدَا اور خلَا ہیں۔

حَاشَا ، عَدَا اور خَلاَ اِنْ تین حروف کے بعد ، (اِلاَّ کی طرح) مستثنیٰ کو منصوب لانا جائز ہے۔ مثلاً : زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ خَلاَ وَاحِدٍ (یا خَلاَ وَاحِدًا)

خلا اور عَدَا سے پہلے اگر مَا آجائے تو مستثنیٰ لازماً منصوب ہوگا۔ جیسے :

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

"سنو (یاد رکھو) ! اللہ کے علاوہ ، ہر چیز باطل ہے۔"

3- حروفِ شرط Letters of Condition

الفاظ شرط کا ذکر (جلد اول کے سبق نمبر : 107 میں) ہو چکا ہے۔

حروفِ شرط ، صرف دو (2) ہیں : اِنْ اور لَوْ

4- حُروفِ زائدہ Letters of Augmentation

یہ حروف ، تاکید ، حصر یا پھر مبالغہ کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور سات (7) ہیں۔ اَل ، اَنْ ، اِنْ ، تَ ، لَ ، مَا ، واؤ

-5 حروفِ عطف The Conjunctions

حروف عطف ، مفرد کو مفرد پر ، اور جملے کو جملے پر ، عطف کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تعداد میں دس (10) ہیں۔

وَ ، فَ ، ثُمَّ ، حَتّٰی ، اَوْ ، اَمْ ، اِمَّا ، لَاَ ، بَلْ ، لٰکِنْ ۔

-6 حُروفِ جَحْد Letter of Denial

حرفِ جحد ، لام (لَ) ہے۔اسے لَامُ الجُحُود کہتے ہیں۔ کَانَ منفی کے بعد استعمال ہوتا ہے۔اور نفی کی تاکید کرتا ہے۔ جیسے :

-a لَمْ اَکُنْ لِاَظْلِمَ النَّاسَ "میں لوگوں پر ظالم ہر گز نہ تھا۔"

-b ﴿وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ﴾ (الانفال :33)

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ہر گز عذاب نازل کرنے والا نہ تھا ، جب تک کہ آپ ﷺ ان کے درمیان موجود تھے۔"

-7 حُروفِ استفھام Letters of Interrogation

حروفِ استفہام دو (2) ہیں۔ هَلْ اور أ

-8 حروفِ مستقبل Letters of Future

سَ ، سَوْفَ اور لَنْ مستقبل کے معنی دیتے ہیں۔

ان کا ذکر ، جلد اول کے سبق نمبر 109 میں ہو چکا ہے۔

9- حروف مشبہ بفعل Letters Like verb

یہ چھ (6) حروف ہیں اِنَّ ، اَنَّ ، لٰکِنَّ ، کَاَنَّ ، لَیْتَ ، لَعَلَّ

یہ اپنے بعد آنے والے مبتدا کو منصوب کر دیتے ہیں۔ جیسے :

اِنَّ اللّٰہَ قَدِیْرٌ۔

لیکن اگر ان کے ساتھ مَا لگ جائے تو ان کا یہ عمل ، باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے :

اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

10- حُروفِ مُشابہ بلیسَ Letters Like Laisa

حُروف مشابہ بلیسَ ، اِنْ ، لَاَ ، مَا اور لَاَتَ ہیں۔

یہ افعال ناقصہ (بشمول لَیْسَ) کی طرح ، اپنی خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

a- ﴿ فَمَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْہُ حَاجِزِیْنَ ﴾ (الحاقۃ:47)

"پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔"

b- ﴿ مَا ھُنَّ اُمَّھَاتِھِمْ ﴾ (المجادلۃ:2)

"یہ عورتیں ، ان کی مائیں نہیں ہیں۔"

c- ﴿ مَا ھٰذَا بَشَرًا ﴾ (یوسف:31)

"یہ کوئی انسان نہیں ہے۔"

لَیسَ کے مفہوم میں آنے والے لَا کو ، لَا الحِجَازِیَّۃُ کہتے ہیں۔

11- حروفِ نفی Letters of Negation

حروف نفی یہ ہیں : مَا ، لاَ ، لَمْ ، لَمَّا ، لَنْ ، اِنْ ۔
هَلْ جب اِلاَّ سے پہلے آتا ہے ، تو وہ بھی نفی کے معنی دیتا ہے۔

12- حُروفِ نہی Letters of Negative Command

حروفِ نہی دو ہیں۔ روکنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔لاَ اور اَلاَّ (اَنْ + لاَ)

13- حروفِ ایجاب و تصدیق Letters of Affirmation

یہ وہ حروف ہیں ، جن کے ذریعے ، خبر یا سوال کی تصدیق کی جاتی ہے ، یہ
چھ (6) حروف ہیں: بَلیٰ ، نَعَمْ ، اَجَلْ ، جَیْرَ ، اِنَّ ، اِیْ۔

14- حَرْفُ رَدْعٍ Letter of Rejection

جب کہنے والا کوئی ایسی بات کہہ دے ، جس سے سننے والے کو غصہ آجائے ،
اور وہ تنبیہ اور زجر کے انداز میں ، اُس کی نفی (Disapprove) کرے تو ایسے
موقع پر، حرفِ رَدْعٍ (To repell & avert) کَلاَّ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :
﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللهَ يَرٰى o كَلاَّ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعاً بِالنَّاصِيَةِo﴾(القلم:15-14)
"کیا وہ نہیں جانتا ؟ کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہر گز نہیں ! اگر وہ باز نہ آیا ،
تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔"

یعنی جو کچھ یہ سمجھ رہا ہے، معاملہ ہرگز ایسا نہیں۔۔۔۔

15- حُروفِ اضافت The Prepostion

حروفِ جر ، حروفِ اضافت یا حروفِ خَفْض کل سترہ (17) ہیں۔ ان میں سے نو (9) حروف ہیں ، پانچ (5) اسم کی طرح اور تین (3) فعل کی طرح ہیں۔

a- حرُوف کی طرح: ب ، ت، و ، ل ، مِنْ ، اِلٰی ، حَتّٰی ، فِی اور رُبَّ

b- اسم کی طرح: كَ ، عَنْ ، مُذْ ، مُنْذُ اور علٰی

c- فعل کی طرح: حَاشَا ، خَلَا اور عَدَا

حروفِ جر کو ، حروفِ اضافت بھی کہا جاتا ہے ، یہ صرف اسم کو جر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ، حرفُ خَفْضٍ کو حذف کر دیا جاتا ہے، جس کا بیان آپ سبق نمبر 175 (محذوفات) میں پڑھ چکے ہیں۔ اس عمل کو نَزْعِ خافِض کہتے ہیں۔

16- حروفِ تنبیہ Letters of Warning

مخاطب کو خبردار کرنے کے لیے تین حروف مستعمل ہیں ، انہیں حروفِ تنبیہ (Premonitory Particles) کہا جاتا ہے۔ هَا ، اَلاَ ، اَمَا جیسے :

a- ﴿ یَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴾ (الانفطار:6)

اے انسان، کس چیز نے تجھے رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا ہے؟

b- ﴿ اَلاَ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ﴾ (البقرة:12)

"خبردار ، حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں۔"

17- حروفِ مصدر Letters of infinity

حروف مصدر چار (4) ہیں مَا ، لَو ، کَیْ اور اَنْ۔

یہ حروف ، فعل کے ساتھ آکر ، اس کو مصدری معنی دیتے ہیں۔ مثلاً :

a- وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ = صِیَامُکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ

" آپ کا روزہ ، آپ کے لیے زیادہ بہتر ہے۔"

b- یَسُرُّنِی اَنْ تَصْدُقَ = یَسُرُّنِی صِدْقُكَ

" آپ کی سچائی ، مجھے مسرور کرتی ہے۔"

c- تَیَقَّظْتُ قَبْلَ مَا یَجِیْءُ وَ نِمْتُ بَعْدَ مَا ذَهَبَ =

تَیَقَّظْتُ قَبْلَ مَجِیْئِهٖ وَ نِمْتُ بَعْدَ ذِهَابِهٖ

"اس کے آنے سے پہلے میں بیدار ہو گیا اور جانے کے بعد سو گیا۔"

d- بَلَغَنِی اَنَّكَ نَاجِحٌ = بَلَغَنِیْ نَجَاحُكَ

" آپ کی کامیابی کی خبر ، مجھے پہنچی ہے۔"

e- اُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ = اُحِبُّ نَجَاحَكَ

" آپ کی کامیابی کو ، میں پسند کرتا ہوں۔"

18- حروفِ تحضیض Letters of Stimulation

یہ وہ حروف ہیں ، جو مخاطب کو اُکسانے ، ترغیب دلانے اور کسی کام پر اُبھارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ چار (5) ہیں لَوْلَاَ ، لَوْمَا ، هَلَّاَ ، اَلَاَ اور اَلَّاَ۔

یہ فعل ماضی ، یا فعل مضارع سے پہلے استعمال کیے جاتے ہیں۔

فعلِ ماضی پر داخل ہوں تو، ملامت (Blame) کا مفہوم دیتے ہیں اور فعلِ مضارع پر داخل ہوں تو تحضیض (ابھارنے ہمت بڑھانے اور اکسانے) کا مفہوم دیتے ہیں۔

حروفِ تحضیض ، ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں۔

حروفِ تحضیض کے جوابی جملوں پر ، اکثر اوقات حرف فاء (فَ) کا استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے بعد آنے والا فعلِ مضارع منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ رَبِّ لَوْ لَا اَخَّرْتَنِی اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ ﴾ (المنافقون: 10)

"اے میرے رب! کیوں تو نے مجھے تھوڑی سی مدت اور نہ دی کہ میں صدقہ دیتا۔"

19- حروفِ تفسیر Letters of Explanation

حرفِ تفسیر دو (2) ہیں : اَیْ اور اَنْ ۔

یہ حروف ، کسی لفظ کی وضاحت کے لیے ، استعمال ہوتے ہیں۔

20- حروفِ اِسْتِدْراك Letters of Rectification

حُروفِ استدراك چار (4) ہیں۔ غلط فہمی کو دور کرتے ہیں۔

عَلٰی ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ اور لٰکِنْ

21- حروفِ اِضْرَاب Letters of Retractation

حُروفِ اِضْرَاب تین (3) ہیں۔ کلام کے رخ کو پھیر دیتے ہیں۔ گفتگو ایک نیا موڑ اختیار کرتی ہے۔ اَوْ ، بَلْ اور لٰکِنْ

Letter of Command حرفِ امر -22

حرفِ امر لام (لِ) ہے ، یہ لام مکسور یا ساکن ہوتا ہے۔ جیسے :

لِيُنْفِقْ "اس کو خرچ کرنا چاہیے۔"

Letters of Authenticity حروفِ تحقیق -23

حروفِ تحقیق دو (2) ہیں۔ بات کو یقینی بناتے ہیں۔ اَمَا اور قَدْ

Letters of Option حروفِ تخییر -24

حُروفِ تخییر دو (2) ہیں۔ ان کے ذریعے انتخاب اور اختیار کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اِمَّا اور اَوْ

Letters of Solicitation حروفِ تَرَجِّی -25

حُروفِ ترجِّی، دو (2) ہیں۔ عَلَّ اور لَعَلَّ (شاید)

عَلَّ اور لَعَلَّ ، ایک ہی حرف کی دو لغتیں ہیں (المعجم الوسیط)

Letters of Similitude حروفِ تشبیہ -26

حروفِ تشبیہ ، دو (2) ہیں۔ كَ اور كَاَنَّ

27- حروفِ تعجُّب Letters of Astonishment

حروفِ تعجب دو (2) ہیں۔ لام اور مَا

28- حروفِ تفصیل Letters of Separation

حروفِ تفصیل چار (4) ہیں۔ اَمَّا ، اِمَّا ، اَوْ اور مِنْ

29- حروفِ تقلیل Letters of Paucity

حروفِ تقلیل تین (3) ہیں۔ رُبَّ ، قَدْ اور واؤ

30- حروفِ تکثیر Letters of Abundance

حروفِ تکثیر دو (2) ہیں۔ رُبَّ اور فِی

31- حروفِ تمنّی Letters of Wish

حروفِ تمنی تین (3) ہیں۔ لَعَلَّ ، لَوْ اور لَیْتَ

32- حروفِ تندیم Letters of regret

حروفِ تندیم اَلاَّ اور ھَلاَّ ہیں۔

33- حروفِ توکید Letters of Confirmation

حروفِ توکید آٹھ (8) ہیں۔

أمَّا ، اَنْ ، اِنْ ، بَ ، عَلیٰ ، كَ ، نون ثقیل ، نون اثقل۔

34- حروفِ جواب Letters of Answer

حروفِ جواب یہ ہیں۔

اَجَلْ ، اِذَنْ ، إذاً ، اِیْ ، بَلْ ، جَلَلٌ ،

جَیْرِ ، فاء ، لام ، لا ، نَعَمْ

35- حروفِ غَایة Letters of Finality

حروفِ غایت چار (4) ہیں۔ انتہاء کو ظاہر کرتے ہیں۔

اِلیٰ ، بِی ، حَتیٰ اور کَیْ

36- حروفِ قسم Letters of oath

حروفِ قسم چار (4) ہیں۔

بَ ، تَ ، لام اور واؤ

سبق نمبر : 237

صِلَۃ " Prepositions

حروفِ جر یعنی حروفِ اضافت (Prepositions)، بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ بظاہر یہ چھوٹے سے یک حرفی ، یا دو حرفی لفظ ہوتے ہیں ، لیکن مفہوم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اَفْعَال کے ساتھ ، حروفِ اضافت کے بدلنے سے ، معنی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ مفہوم کی یہ تبدیلی اہلِ زبان کے محاورے کے مطابق ہوتی ہے۔ چونکہ یہ حروف ، افعال سے متصل ہوتے ہیں ، اس لیے صلہ (Prepositions) کہلاتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ یہ باتیں سماعی ہیں ، یہاں لگے بندھے اصول نہیں ہوتے۔ ان پر عبور حاصل کرنے کے لیے ، مطالعے کی کثرت ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ابتدائی طالبِ علم کے لیے ، نہایت توجہ کے ساتھ ، ڈکشنری سے بار بار رجوع کرنا بھی لازمی ہے۔

اردو اور انگریزی میں بھی اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں۔

پہلے اردو اور انگریزی کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے تاکہ آپ بات اچھی طرح سمجھ جائیں ، پھر عربی مثالیں۔

مندرجہ ذیل پانچ مثالوں پر غور کیجیے۔

حروف پر، میں، سے، اور تک کے ساتھ ، ہاتھ اٹھانا کئی مفہوم رکھتا ہے۔

1- اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا دیئے۔ (یعنی دعا کی)

2- اس نے بیوی پر ہاتھ اٹھایا۔ (یعنی مارا)

3- حکومت کی تائید میں ، کئی ارکانِ اسمبلی نے ہاتھ اٹھائے۔ (یعنی ووٹ دیئے)

4- وہ اپنے بچے سے ہاتھ اٹھا چکا ہے۔ (یعنی مایوس ہو چکا ہے)

5- اس نے سر تک ہاتھ اٹھایا (یعنی سلام کیا)۔

اب انگریزی کی دو مثالیں ملاحظہ فرمایئے تاکہ فعل اور اس کے صلے سے مفہوم کی تبدیلی واضح ہو جائے۔

Look	Take
To look (دیکھنا)	To take (لینا ، پکڑنا)
Look for (ڈھونڈنا)	Take in (دھوکہ دہی کرنا)
Look to (خدمت کرنا)	Take up (اٹھانا)
Look into (سوچنا ، غور کرنا)	Take it (سمجھنا ، فرض کر لینا)
Look after (دیکھ بھال کرنا)	Take on (ملازم رکھنا ، کرایہ پر لینا)
Look back (یاد کرنا)	Take out (اکھاڑ پھینکنا ، نچوڑنا)

افعال کے ساتھ مختلف حروفِ جر کا استعمال

ذیل میں ، بعض افعال اور ان کے ساتھ مختلف صلوں کی مثالیں دی جارہی ہیں۔ ان پر غور کیجیے اور معنوی تبدیلی پر توجہ دیجیے۔ اَمْر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے آپ واقف ہیں غور کیجیے امر کے ساتھ ب کا صلہ استعمال ہوتا ہے اور نہی کے ساتھ عن کا

1- اَمَرَ-(ن) کے صلات:

اَمَرَ کے ساتھ عموماً ، بِ کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿ قُلْ اَمَرَ رَبِّی بالْقِسْطِ ﴾ (الاعراف:29)

"اے نبیؐ ! ان سے کہو میرے رب نے توراستی وانصاف کا حکم دیا ہے۔"

b- ﴿ وَ اَمَرُوا بِالمَعْرُوفِ ﴾ (الحج:41)

"نیکی کا حکم دیں گے۔"

c- ﴿ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بالعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ﴾ (النحل : 90)

"اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

2- نَهَا (ن) کے صلات

نَهَا کے ساتھ ، عَنْ اور مِنْ کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن زیادہ تر عَنْ جیسے:

a- نَهَا عَنْ کَذَا = اس نے ، کسی چیز سے منع کردیا ، روک دیا، حرام کردیا۔

b- هُوَ رَجُلٌ نَهَاكَ مِنْ رَجُلٍ = یہ ایسا شخص ہے، جس نے تم کو

دوسرے شخص کے طلب کرنے سے منع کر دیا ہے۔

-c ﴿ و نَهي النَّفسَ عَنِ الْهوىٰ ﴾ (النازعات: 40)

"اور (جس نے اپنے) نفس کو، بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔"

-d ﴿ و مَا نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾ (الحشر: 7)

"اور رسولؐ جس چیز سے تم کو روک دے، اُس سے رک جاؤ۔"

-e ﴿ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ (لقمان: 17)

"اور (اے بیٹے! لوگوں کو) بدی سے منع کر۔"

3- رَغِبَ (س) کے صلات

-a رَغِبَ فِيْهِ (اس نے اس کی خواہش کی، التفات کیا)

-b رَغِبَ عَنْهُ (وہ اس سے پھر گیا)۔ اس نے منہ موڑا۔

-c رَغِبَ بِه عَنْ غَيْرِه (اس نے دوسرے کو چھوڑ کر اسے فضیلت دی)۔

-d ﴿ اِنَّا اِلَى اللهِ رَاغِبُوْنَ ﴾ (توبة: 59)

"ہم اللہ ہی کی طرف التفات کرنے والے یعنی نظر جمائے ہوئے ہیں۔"

-e ﴿ و مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْراهِيمَ اِلاَّ مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ﴾ (البقرة: 130)

" اب کون ہے؟ جو ابراہیمؑ کے طریقے سے منہ پھیرے (یعنی نفرت کرے؟) جس نے خود اپنے آپ کو حماقت و جہالت میں مبتلا کر لیا ہو، اس کے سوا کون یہ حرکت کر سکتا ہے۔"

-f فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي (مسلم: کتاب النکاح)

4- تَابَ کے صلات

تَابَ کے بعد ، اِلیٰ کا صلہ ، توجہ ، ندامت اور پشیمانی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

تَابَ اِلیٰ اللہ = وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا ، نادم و پشیمان ہوا۔

a- ﴿ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ ﴾ (المائدہ:39)

"پھر جو شخص ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے۔"

b- ﴿وَمَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحاً فَاِنَّهُ يَتُوبُ اِلَى اللهِ مَتَاباً ﴾ (الفرقان:71)

"جو شخص توبہ کر کے نیک عملی اختیار کرتا ہے ، وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے ، جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے۔"

c- تَابَ کے بعد ، اگر عَلٰی کا صلہ آئے تو یہ بخشش اور مہربانی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

تَابَ اللهُ عَلَيْهِ = اللہ نے اس کو بخش دیا ، اس پر مہربان ہوا۔

d- ﴿ فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ﴾ (البقرۃ:37)

"اس وقت آدم نے ، اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر ، توبہ کی ، تو اللہ نے مہربانی کی (یعنی توبہ کو قبول کر لیا)۔"

(بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صلہ سے پہلے کوئی فعل محذوف ہوتا ہے ، لیکن ہمارے خیال میں یہ تکلف ہے ، اہلِ زبان کے محاوروں میں ، محذوف کو تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ، بلکہ اسے بطورِ محاورہ ہی قبول کرنا چاہیے۔ جیسے : بعض لوگوں نے کہا۔ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ میں عَلٰی سے پہلے فعل رَحِمَ محذوف ہے ، جس کے ساتھ عَلٰی کا صلہ موزوں ہے۔ اس جملے کو کھولا جائے تو یوں ہوگا : تَابَ اللهُ وَرَحِمَ عَلَيْهِ۔)

5- سَئَلَ (فَ) کے صلات

سَئَلَ فعل متعدی ہے ، دو مفعول کا طالب ہوتا ہے۔ دوسرے مفعول کے لیے صلے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سَئَلَ کے ساتھ عموماً ، عَنْ کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ﴾ (البقرة:189)

"اے نبیؐ ! لوگ آپ سے چاند کی گھٹتی بڑھتی صورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔"

b- ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ﴾ (بنی اسرائیل:85)

"یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔"

c- ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ﴾ (البقرة:217)

"لوگ آپ سے پوچھتے ہیں ، ماہِ حرام کے متعلق"

d- ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ﴾ (البقرة:220)

"پوچھتے ہیں : یتیموں کے متعلق ، (ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے)؟"

e- ﴿ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴾ (المعارج:1)

"مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے ، (وہ عذاب) جو ضرور واقع ہونے والا ہے۔ (یہاں سَئَلَ کے بعد ، بِ کا صلہ استعمال ہوا ہے۔)"

f- ﴿ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴾ (الفرقان:59)

"رحمان کی شان کے متعلق ، بس کسی جاننے والے سے پوچھو۔"

g- ﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُونَ بِهٖ ﴾ (النساء:1)
"اس خدا سے ڈرو ، جس کا واسطہ دے کر ، تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو۔"

6- جاء (ض) کے صلات

a- جاءَ (وہ آیا)۔ فعل لازم ہے۔

b- جاءَ بِهٖ (وہ اسے لایا)۔ فعل متعدی ہو گیا۔

c- ﴿ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ﴾ (الانعام:160)
"جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا ، اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔"

d- ﴿ وَجَاءُوْا عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ﴾ (یوسف:18)
"اور وہ یوسفؑ کے قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے تھے۔"

e- ﴿ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يَّا مُوْسٰى ﴾ (طہ:40)
"پھر اے موسیٰؑ ! اب تم ٹھیک اپنے وقت پر آ گئے ہو۔"

7- ذَهَبَ (ف) کے صلات

a- ذَهَبَ = وہ گیا۔ فعل لازم ہے۔

b- ذَهَبَ اِلٰى = کسی جگہ جانا۔

c- ذَهَبَ بِهٖ = وہ اسے لے گیا، ہمراہ لے گیا۔ فعل متعدی ہو گیا۔

d- ﴿ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ﴾ (البقرۃ:17)
" اللہ نے ، ان کی روشنی زائل کر دی
یعنی اُن کا نورِ بصارت سلب کر لیا۔"

-e ﴿ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ ﴾ (یوسف:15)

"اس طرح (اصرار کر کے) جب وہ اسے (یوسفؑ کو) لے گئے۔"

-f ﴿ یَکَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴾ (نور: 43)

"قریب ہے کہ اللہ کی تجلی کی چمک، آنکھوں کو لے جائے، یعنی نگاہوں کو خیرہ کر دے۔"

-g ﴿ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ﴾ (القیامۃ: 33)

"پھر وہ اکڑتا ہوا، اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔"

-h ﴿ لَیَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ ﴾ (ھود:10)

"تو کہتا ہے کہ میرے تو سارے گناہ دور ہو گئے یعنی دلدر پار ہو گئے۔"

-i ﴿ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ ﴾ (ھود:74)

"پھر جب ابراہیمؑ کی گھبراہٹ، دور ہو گئی۔"

-j اِذْهَبْ بِیْ اِلَیْهِ = "مجھے اس کے پاس لے چلو۔"

-8 خَرَجَ (ض) کے صلات

خَرَجَ کے ساتھ عموماً، مِنْ، اِلٰی اور علی کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے: خَرَجَ = وہ نکلا، فعلِ لازم ہے۔

-a خَرَجَ بِهٖ = نکالنا (فعل متعدی ہو گیا۔)

-b خَرَجَ عَلَیْهِ = جنگ کے لیے نکلنا۔

-c خَرَجَ الطُّلَّابُ مِنَ الْفَصْلِ = "طالبِ علم کلاس سے نکلے۔"

-d ﴿ فَخرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ المِحْرَابِ ﴾ (مریم: 11)

"چنانچہ وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آیا۔"

-e خرجَ اِلی فُلاَن مِنْ دَیْنِہٖ = قرض ادا کر دیا۔

-f خرجَ سَمِیْرٌ اِلَی السُّوق = "سمیر بازار کی طرف نکلا۔"

-g ﴿ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوا حَتّٰی تَخرُجَ اِلَیْھِم لَکَانَ خَیْراً لَّھُمْ ﴾ (الحجرات: 5)

"اگر وہ تمہارے بر آمد ہونے تک صبر کرتے تو انہی کے لیے بہتر تھا۔"

-h خَرَجَ فِیْ العِلْمِ = علم میں فائق ہو گیا۔

-i ﴿ اِنَّھَا شَجَرَۃٌ تَخرُجُ فِیْ اَصْلِ الجَحِیْمِ ﴾ (الصافات: 64)

"وہ ایک درخت ہے، جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے۔"

-j ﴿ لَوْ خَرَجُوا فِیکُمْ مَّا زَادُوکُمْ اِلاَّ خَبَالاً ﴾ (التوبۃ: 47)

"اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے، تو تمہارے اندر خرابی کے سوا، کسی چیز کا اضافہ نہ کرتے۔"

-k ﴿ یَخْرُجُ مِنْ ھُمَا اللُّؤلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴾ (الرحمان: 22)

"موتی اور مونگے، ان دونوں قسم کے پانیوں سے نکلتے ہیں۔"

-9 رَجع (ض) کے صلات

رَجع کے ساتھ عموماً، اِلی کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

-a رَجعَ الشَّیْئَ عَنْہُ = اس نے چیز واپس کر دی۔

-b ﴿ فَرَجَعَ مُوسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفاً ﴾ (طه:86)

"موسیٰ سخت غصے اور رنج کی حالت میں اپنی قوم کی طرف پلٹا۔"

-c ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ﴾ (البقرہ: 156)

"ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔"

-d رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ

"اس نے اپنی بات سے رجوع کر لیا۔"

-e رَجَعَ الشُّهُوْدُ عَنِ الشَّهَادَةِ

"گواہ، گواہی سے مکر گئے۔"

10- قَامَ (ن) کے صلات

قَامَ کے ساتھ عموماً ، بِ کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے ، لیکن علی وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

-a قَامَ عَلَى الْاَمْرِ = کسی کام پر مداومت کرنا، نگہبانی کرنا۔

-b ﴿ وَ لَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ﴾ (التوبة: 84)

"اور نہ کبھی اس (منافق) کی قبر پر کھڑے ہونا۔"

-c قَامَ بِالْاَمْرِ = کسی چیز کا انتظام کرنا۔

-d ﴿ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ﴾ (الحديد:25)

"تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔"

-e قَامَ فِي الصَّلٰوةِ = اس نے نماز شروع کر دی۔

-f ﴿ لَا تَقُمْ فِيهِ اَبَدًا ﴾ (التوبة: 108)

"تم ہرگز (مسجدِ ضرار کی) اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا۔"

-g قُمْ لِي = میری وجہ سے ٹھہرو۔

-h ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ (المطففين: 6)

اس دن جب کہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

-i ﴿ وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴾ (البقرة: 238)

"اللہ کے آگے کھڑے ہو جاؤ، فرماں بردار غلام بن کر۔"

-j ﴿ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ﴾ (النساء: 142)

"جب یہ (منافق) نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے اٹھتے ہیں۔"

11- دَعَا (ن) کے صلات

دعا کے ساتھ عموماً، اِلٰی کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن لام اور علی بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

-a ﴿ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ○ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴾ (مریم: 91)

"اور پہاڑ گر جائیں، اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لیے، اولاد ہونے کا دعویٰ کیا۔"

-b دَعَا لَهٗ = اس نے، اس کے لیے دعا کی۔

-c دَعَا عَلَيْهِ = اس نے، اس کے لیے بددعا کی۔

-d دَعَا اِلَى الْاَمْرِ = وہ کسی کام کی طرف لے گیا۔

-e دَعَا اِلَيْهِ = اس نے، اس چیز کی طرف بلایا۔

-f ﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ ﴾ (فصلت: 33)

"اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہو گی ، جس نے اللہ کی طرف بلایا۔"

-g دَعَا بِهٖ = اس نے حاضر ہونے کے لیے کہا۔

-h ﴿وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهٗ بِالْخَيْرِ﴾ (بنی اسرائیل: 11)

"انسان شر اس طرح مانگتا ہے، جس طرح خیر مانگنی چاہیے۔"

-12 دَلَّ (ن) کے صلات

دَلَّ کے ساتھ عموماً ، عَلٰی اور اِلٰی کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

-a دَلَّ اِلَى الشَّيْءِ = اس نے کسی چیز کی رہنمائی کی۔

-b ﴿ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ ﴾ (سبا: 14)

"کوئی چیز نہ تھی ، جنوں کو اس کی موت کا پتہ دینے والی۔"

-c ﴿ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ ﴾ (طٰہٰ: 120)

"کیا تمہیں بتاؤں وہ درخت ؟"

-d ﴿ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ ﴾ (الصف: 10)

"کیا تمہیں میں ایک تجارت کے بارے میں نہ بتاؤں ؟"

-13 عاش (ض) کے صلات

عاش کے ساتھ ، فِي اور عَلٰی کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن مفہوم میں بڑا فرق رونما ہو جاتا ہے۔ جیسے :

-a عَاشَ سَعِيْدٌ فِي الْمَدِيْنَةِ = سعید شہر میں رہتا تھا۔

-b كُنَّا نَعِيْشُ عَلَى التَّمْرِ وَ الْمَاءِ

= ہم لوگ کھجور اور پانی پر گذارا کیا کرتے تھے۔

مفعول بہٖ غیر صریح

مفعول بہٖ کے بارے میں ، حصہ اول کے سبق نمبر 39 میں بتایا جا چکا ہے کہ

-1 مفعول بہٖ ، اسم منصوب ہوتا ہے۔

-2 فعلِ لازم کو ، مفعول بہٖ کی حاجت نہیں ہوتی۔ جیسے : قَامَ ، جَاءَ ، جَلَسَ

-3 فعلِ متعدی کو کم سے کم ایک (1) مفعول بہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے : اَنْزَلَ

-4 بعض افعالِ متعدی کو ، دو (2) عدد مفعول بہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے :

جَعَلَ ، ظَنَّ ، حَسِبَ ، زَعَمَ ، رَأَى ، عَلِمَ ، وَجَدَ ، تَرَكَ ، وَهَبَ

-5 بعض افعالِ متعدی کو ، تین (3) عدد مفعول بہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے :

اَرٰى ، عَلَّمَ ، اَنْبَاَ ، اَخْبَرَ ، حَدَّثَ ، اَعْطٰى وغیرہ۔

یہاں اب یہ بتانا مقصود ہے کہ حرفِ جر کے ذریعے بھی افعال کو متعدی بنایا جاتا ہے۔ **مفعول بہٖ غیر صریح** ، اس مفعول بہٖ کو کہتے ہیں ، جو حرفِ جر کی وجہ سے **مجرور** ہوتا ہے۔ لیکن مَحلاً منصوب ہوتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر توجہ دیجیے :

-a ﴿ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ ﴾

مفعول بہٖ — **مفعول بہٖ غیر صریح (بظاہر مجرور ، محلاً منصوب)**

"شیطان تو تمہیں ، بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے۔" (البقرة:169)

(اس مثال میں **كُمْ** ، اسمِ ضمیر ہے ، مفعول بہٖ ہے ، منصوب ہے۔

يَاْمُرُ فعلِ متعدی ہے ، اور بِ حرفِ جر ہے جس نے السُّوْء اور الْفَحْشَاء کو مجرور کر دیا ہے لیکن اس حرفِ جر بِ کی وجہ سے ، فعل يَاْمُرُ کو ایک اور مفعول بہٖ السُّوْء مل گیا ہے ، جو بظاہر مجرور ہے ، لیکن محلاً منصوب ہے۔)

b- ﴿أُولٰئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ﴾ (البقرة:221)

مفعول بہٖ غیر صریح (بظاهر مجرور ، محلاً منصوب)

"یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کی دعوت دے رہے ہیں۔"

قواعد مفعول بہٖ غیر صریح

1- حروفِ جر کے ذریعے بعض لازم افعال ، متعدی ہو جاتے ہیں۔

2- حرفِ جر اور اسمِ مجرور ، دونوں کا تعلق فعل سے ہوتا ہے۔

3- حرفِ جر کے بعد آنے والا اسمِ مجرور **محلاً منصوب** ہوتا ہے۔

4- اہلِ زبان ہر فعل کے ساتھ ، اپنے ذوق کے مطابق ، مخصوص حرفِ جر استعمال کرتے ہیں۔ یہ حرفِ جر **صِلَة (جمع صِلاَت Prepositions)** کہلاتا ہے۔ یہ حرفِ جر ، فعل اور اس کے اسمِ مفعول (ظاہراً مجرور) کے درمیان ، واسطے کا کردار ادا کرتا ہے۔

5- صِلَة کی مدد سے **فعلِ لازم** ، **فعلِ متعدی** ہو جاتا ہے۔ جیسے :

رَغِبَ الوَلَدُ فِي الْعِلْمِ

"لڑکے نے پڑھائی میں دلچسپی لی۔"

مَرَّ (وہ گذرا) فعلِ لازم ہے ، اس کو متعدی بنانے کے لیے **عليٰ کا صلہ** استعمال کیا جاتا ہے۔

﴿وَ كُلَّمَا **مَرَّ** عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ﴾ (هود:38)

"اور (کشتی بناتے وقت) ان کی قوم کے سرداروں میں سے ، جو کوئی نوحؑ کے پاس سے گزرتا تھا ، ان کا مذاق اڑاتا تھا۔"

6- صِلَة کی مدد سے ایک مفعول والا فعلِ متعدی ، دو مفعول والا ہو جاتا ہے۔

﴿ وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ﴾ (النحل : 71)

"اور اللہ نے ، تم میں سے بعض کو ، بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے۔"

یہاں فَضَّلَ فعل متعدی ہے ، اور بَعْضَكُمْ مفعول بہٖ اول ہے۔

7- دو مفعول والے متعدی افعال ایسے بھی ہوتے ہیں ، جن میں دوسرے مفعول کو حرفِ جر کے ذریعے ، مجرور کیا جا سکتا ہے۔ ذیل کے جدول پر غور کیجیے۔

فعل متعدی	صریح مفعول بہٖ	غیر صریح مفعول بہٖ
اِسْتَغْفَرَ	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذَنْباً	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبٍ
اَمَرَ	أ تَاْمُرُوْنَ النَّاسَ الْبِرَّ	أ تَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ ؟
دَعَا	دَعَوْتُهٗ زَيْداً	دَعَوْتُهٗ بِزَيْدٍ
زَوَّجَ	زَوَّجْتُهٗ هِنْداً	زَوَّجْتُهٗ بِهِنْدٍ
اِخْتَارَ	اِخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ	اِخْتَارَ مُوسٰى مِنْ قَوْمِهٖ
سَمّٰى	سَمَّيْتُهٗ خَالِداً	سَمَّيْتُهٗ بِخَالِدٍ
صَدَقَ	لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ	لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ فِي وَعْدِهٖ
كَنّٰى	كَنَّيْتُهٗ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ	كَنَّيْتُهٗ بِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ
كَالَ	كِلْتُ زَيْداً زَيْتاً	كِلْتُ لِزَيْدٍ زَيْتاً

نوٹ کیجیے بلاواسطہ (Direct) منصوب اسماء کو ، حرفِ جر کے ذریعے ، بالواسطہ (Indirect) مجرور کر دیا گیا ہے۔

سبق نمبر :238

کتاب الحُروف

ذیل میں، حروفِ تہجی کے اعتبار سے حروف کے مختلف استعمالات دیئے جا رہے ہیں۔

1- همزه

ہمزہ کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

1- ہمزۂ ساکن

ہمزۂ ساکن دراصل الف ہے۔ همزئه ساكن کو "لَيِّنَة" بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

لفظ بَاتَ کا درمیانی حرف۔

2- ہمزۂ متحرک

ہمزۂ متحرک مفتوح، مکسور یا مضموم ہوتا ہے۔ جیسے:

إِقْرَأْ ، بَدَأَ ، سَأَلَ ، أُذِنَ

3- ہمزۂ نداء

ہمزۂ نداء، منادیٰ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

أَبُنَيَّ "اے بیٹے! "

4- ہمزۂ تسویہ

ہمزۂ تسویہ ، برابری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ﴾ (البقرة:6)

"آپ ان لوگوں کو ، ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ، دونوں برابر ہیں۔"

5- ہمزۂ استفہام

ہمزۂ استفہام ، سوال پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا جواب ، نَعَمْ یا بَلٰي سے دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ أَ لَمْ تَرَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ ﴾ (الفيل:1)

"کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ، ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔"

2- هَمْزَةُ الوَصْلِ Conjunctive Humzah

همزةُ الوصل ہمیشہ مکتوب تو ہوتا ہے ، لیکن بعض اوقات ملفوظ ہوتا ہے اور بعض اوقات غیر ملفوظ۔

ہمزۃ الوصل ، اپنے ما قبل لفظ سے ملنے کی صورت میں ، تَلَفُّظْ سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن کتابت میں باقی رہتا ہے۔ اگر ما قبل لفظ سے نہ ملے یعنی ابتداء اسی ہمزہ سے ہو ، تب یہ اپنی آواز دیتا ہے۔ صرف پچھلے لفظ سے ملنے کی صورت ہی میں اپنا تَلَفُّظْ کھو بیٹھے گا۔ یعنی پڑھا نہیں جائے گا۔ جیسے :

﴿يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴾

"اے نفسِ مطمئن ! چل اپنے رب کی طرف ، اس حال میں کہ تو اپنے انجامِ

نیک سے خوش ہے (اور اپنے رب کے نزدیک) پسندیدہ ہے۔" (الفجر :28-27)

(مُطْمَئِنَّة پر وقف کر کے ، ارْجِعی کو پڑھیں گے تو ہمزہ کے تلفظ کے ساتھ

| اِرجِعی | پڑھیں گے۔ وصل کی صورت میں ، مُطْمَئِنَّةُ کوارجعی سے ملا

کر پڑھیں گے۔مُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِی)

مندرجہ ذیل مقامات میں همزةُ الوصل ہوتا ہے:

1- لامِ تعریف (اَلْ) کا ہمزہ۔ جیسے : اَلْكِتَابُ ، اَلْقَلَمُ ،

2- بعض مخصوص الفاظ کا همزه :

جیسے : اِسْم" ، اِبْن" ، اِبْنَة" ، اِمْرُؤ" ، اِثْنَان ، اِثْنَتَان۔

3- ثلاثی مجرد کے امرِ حاضر میں ،جو همزه آتا ہے ، وہ بھی همزة الوصل ہے۔

جیسے : اُنْصُرْ ، اِضْرِبْ ، اِفْتَحْ ، اُكْرُمْ ، اِسْمَعْ ، اِحْسِبْ

4- ابواب ثلاثی مزید کے سات(7) ابواب کے مصادر، افعال اور ماضی اور افعالِ امر کا همزہ۔

a- اِنْفَعَلَ ، جیسے اِنْقِلَاب" (مصدر)، اِنْقَلَبَ (ماضی)، اِنْقَلِبْ (امر)

b- اِفْتَعَلَ ، جیسے اِجْتِنَاب" (مصدر)، اِجْتَنَبَ (ماضی)، اِجْتَنِبْ (امر)

c- اِفْعَلَّ ، جیسے اِسْوِدَاد" (مصدر)، اِسْوَدَّ (ماضی)، اِسْوَدِدْ (امر)

d- اِفْعَالَّ ، جیسے اِدْهِيْمَام" (مصدر)، اِدْهَامَّ (ماضی)، اِدْهَمِمْ (امر)

e- اِسْتَفْعَلَ ، جیسے اِسْتِغْفَار" (مصدر)، اِسْتَغْفَرَ (ماضی)،اِسْتَغْفِرْ (امر)

f- اِفْعَوْعَلَ ، جیسے اِخْشِيْشَان" (مصدر)،اِخْشَوْشَنَ (ماضی)،اِخْشَوْشِنْ (امر)

g- اِفْعَوَّلَ جیسے اِجْلِوَّاذ" (مصدر)، اِجْلَوَّذَ (ماضی)، اِجْلَوِّذْ (امر)

5- رباعی مزید کے دو (2) ابواب کے مصدر، فعلِ ماضی اور فعلِ امر میں بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اِفْعَنْلَلَ جیسے اِحْرِنْجَام" (مصدر)، اِحْرَنْجَمَ (ماضی)، اِحْرَنْجِمْ (امر)

b- اِفْعَلَلَّ جیسے اِقْشِعْرَار" (مصدر)، اِقْشَعَرَّ (ماضی)، اِقْشَعْرِرْ (امر)

3- هَمْزَةُ الْقَطْعِ Disjunctive Hamzah

همزۃُ القطع، ہمیشہ ملفوظ اور مکتوب ہوتا ہے۔ یعنی لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے۔

1- ثلاثی مزید کے باب اِفعال میں، مصدر فعلِ ماضی اور فعل امر تینوں کا ہمزہ، همزۃ القطع ہوتا ہے۔ جیسے :

اِحْسَان" (مصدر)، اَحْسَنَ (ماضی)، اور اَحْسِنْ (امر)

2- اَفْعَلُ التفضیل کا ہمزہ: جیسے: اَکْرَمُ، اَفْضَلُ، اَکْبَرُ وغیرہ

3- اَفْعَلُ الصِّفَة کاھمزہ: جیسے: اَسْوَدُ، اَحْمَرُ،

4- تمام ابواب میں، مضارع واحد متکلم کا ہمزہ، همزۃ القطع ہوتا ہے۔

جیسے: اَذْهَبُ، اَدْخُلُ، اَعْبُدُ، اَسْجُدُ،

4-اَجَلْ (Yes)

-1 اَجَلْ ، حرفِ جواب برائے تصدیق ہے۔
اَجَلْ کا مطلب ہے ہاں ، جی ہاں ، بے شک ، اچھا۔

-2 اَجَلْ سوالیہ فقرے کے جواب میں ، استعمال نہیں ہوتا ، بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ مثلاً

قَدْ اَتَاكَ زَيْدٌ" (زید تیرے پاس آچکا ہے) کا جواب ، اَجَلْ ہوگا۔

جَيْرِ اور اِنَّ بھی اسی موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

5- اَلاَ Lo

اِلاَ کی دو قسمیں ہیں۔

-1 اَلاَ برائے تنبیہ: اَلاَ ، حرفِ تنبیہ ہے ، عموماً جملے کے آغاز میں استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو ، بتحقیق بیان کرتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ اَلاَ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ ﴾ (البقرة:13)

"حقیقت میں ، تو یہ خود بے وقوف ہیں۔"

-b ﴿ اَلاَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ ﴾ (هود:8)

"سنو جس روز اس سزا کا وقت آگیا تو وہ کسی کے پھیرے نہ پھر سکے گا۔"

c- ﴿ اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلاَ هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴾

"سنو ! جو یقیناً اللہ کے دوست ہیں۔۔۔۔" (یونس:62)

2- اَلاَ برائے تحضیض (Lest , That no):

یہ همزہ استفهام اور لاَ نافیه سے مرکب ہے۔(أ + لاَ = اَلاَ)

حرفِ تحضیض ہے۔ ابھارنے اور اکسانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اَلاَ تَتُوبُ کیا آپ توبہ نہیں کریں گے!

b- اَلاَ لاَ تَفْعَلْ کَذَا

6- اِلاَّ

Execpt, Save, Unless, If not

1- اِلاَّ حرفِ استثناء ہے، سوائے ، بجز ، (Except) کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

﴿فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلاَّ قَلِیْلاً مِّنْهُمْ ﴾ (البقرة: 249)

"اس میں سے سب لوگوں نے پانی پیا ، سوائے چند لوگوں کے۔"

2- اِلاَّ اکثر اوقات ، اِن نافیه کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿اِنْ هُوَ اِلاَّ ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ﴾ (التکویر:27)

"نہیں ہے یہ ، مگر تمام کائنات کے لیے ایک نصیحت۔"

3- بعض اوقات اِلاَّ ، | مَا نافیہ کے ساتھ | بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَ | مَا | اَرْسَلْنَاكَ | اِلاَّ | رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﴾ (الانبیاء:107)

"اور اے نبیؐ! ہم نے آپ کو نہیں بھیجا، مگر تمام دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

4- بعض اوقات اِلاَّ ، صفت کے طور پر ، | علاوہ (In addition to) | کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ | اِلاَّ | اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ﴾ (الانبیاء:22)

"اگر آسمان و زمین میں ، ایک اللہ کے علاوہ ، دوسرے خدا بھی ہوتے ، تو دونوں (زمین و آسمان) کا نظام بگڑ جاتا۔"

5- بعض اوقات اِلاَّ ، | مگر (But) | کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لاَ الرَّجُلُ قَاطِعٌ | اِلاَّ | شَجَرَةً

"آدمی کاٹنے والا نہیں ہے ، مگر ایک درخت"

(اِلاَّ کے بارے میں مزید تفصیلات ، جلد اول کے سبق نمبر 75 میں ملاحظہ فرمائیں)

7- اَلاَّ

اَنْ اور لاَ سے مرکب ہوتا ہے۔ (اَنْ + لاَ = اَلاَّ)

a- ﴿ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى | اَلاَّ | تَعْدِلُوْا ﴾ (المائدہ:8)

"اور کسی گروہ کی دشمنی ، تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم انصاف سے پھر جاؤ۔"

b- ﴿وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ ﴾ (الحدید: 10)

"آخر کیا وجہ ہے ؟ کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔"

8- اِلٰی To

1- اِلٰی حرفِ جر برائے غایت ہے۔ تک ، طرف ، نزدیک ، برابر کا مفہوم دیتا ہے۔ مکان اور زمان کی غایت کی انتہا بتانے کے لیے ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- غایت مکان ﴿ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ﴾ (بنی اسرائیل: 1)

"دور کی اُس مسجد تک۔"

b- غایتِ زمان ﴿ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ﴾ (البقرۃ: 187)

"رات تک ، اپنا روزہ پورا کرو۔"

2- اِلٰی ، ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَ الْاَمْرُ اِلَيْكِ ﴾ (النمل: 33)

"آگے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔"

3- اِلٰی ، بعض اوقات ، مَعَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ مَنْ اَنْصَارِي اِلَى اللهِ ﴾ (الصف: 14)

"مطلب ہے ، مَنْ اَنْصَارِي مَعَ اللهِ ؟

b- ﴿ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ﴾ (البقرۃ: 14)

مطلب ہے ، اِذَا خَلَوْا مَعَ شَيٰطِيْنِهِمْ (یہ اختلافی ہے)

4- اِلیٰ ، بعض اوقات ، فِيْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَتُحْشَرُوْنَ اِلیٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾ (آل عمران:12)

مطلب ہے ، فِيْ جَهَنَّمَ ، یعنی اِنَّهُمْ يَجْمَعُوْنَ فِيْهِمْ (دوزخیوں میں)

5- اِلیٰ، اسم الفعل کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

a- اِلَيْكَ عَنِّی = میرے پاس سے دور ہو جاؤ۔ اسم الفعل ہے۔

b- اِلَيْكَ هٰذَا = یہ لے لو۔ اسم الفعل ہے

6- اِلیٰ کے دیگر استعمالات یہ ہیں :

a- اِلیٰ مَتیٰ؟ = کب تک؟

b- اِلَيْكَ = تمہارے لیے ، تمہاری جانب ، تمہارے نام۔

سبق نمبر : 239

9- اَمْ Whether

1- اَمْ ، حرفِ عطف ہے۔

2- اَمْ ، ہمزۂ استفہام کے بعد ، تَسْوِيَه (برابری) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
ایسی صورت میں دو چیزوں میں سے ، ایک کا تعین مطلوب ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَ قَرِيْب" اَمْ بَعِيْد" مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴾ (الانبیاء:109)

"وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے، قریب ہے یا دور۔"

اس حرف کا استعمال دو طرح ہے۔

3- اَمْ متَّصلَة

کبھی یہ استفہامیہ جملے میں اس طرح آتا ہے کہ اس سے قبل اور بعد کے حصے ، ایک دوسرے سے غیر متعلق نہیں ہوتے۔

اس صورت میں اسے اَمْ متصله کہا جاتا ہے۔ مثلاً

a- ﴿ أ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْ هُمْ ﴾ (البقرة:6)

"ان کے لیے یکساں ہے خواہ تم انہیں خبر دار کرو یا نہ کرو۔"

b- ﴿ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ﴾ (المنافقون:6)

"ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو ، یا نہ کرو ان کے لیے یکساں ہے۔"

4- اَمْ منقطعه

بعض اوقات اَمْ ، دو غیر متعلق حصوں میں سے دوسرے پر آتا ہے۔ اس صورت میں اسے اَمْ منقطعه کہتے ہیں۔ مثلاً

﴿اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَا؟ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَا؟ ﴾(الاعراف:195)

"کیا یہ پاؤں رکھتے ہیں کہ ان سے چلیں؟ کیا یہ ہاتھ رکھتے ہیں کہ ان سے پکڑیں؟"

اَمْ منقطعه خبریہ جملے پر بھی آتا ہے۔ مثلاً

﴿وَتَفْصِيْلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرَاهُ﴾

"اور الکتاب کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فرمانروائے کائنات کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسے خود تصنیف کر لیا ہے؟" (یونس:37-38)

5- بَلْ کے معنی میں اَمْ کا استعمال

بعض اوقات ، بَلْ کے معنی میں بھی ، اَمْ کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ﴾

"کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوا کرتا ہے؟ کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟" (الرعد:16)

اَوْ اور اَمْ کا فرق

اَوْ اور اَمْ کے استعمال میں بھی باریک سا فرق ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔

a- اَ زَيْدٌ عِنْدَكَ اَوْ عَمْرٌو (آپ کے پاس زید ہے یا عمرو؟) یہاں سوال کا

مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ زید اور عمرو ہیں یا نہیں۔

b- اَ زَیْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو (کیا آپ کے پاس زید ہو گا ؟ یا عمرو ؟) یہاں سوال کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والا یہ تو جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ہے، صرف یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون ہے۔

10- اَمَا

اَما کا استعمال چار طرح سے ہوتا ہے۔

1- اَمَا برائے ابتداء یہ اما، قسم کے بعد، یا پہلے استعمال ہوتا ہے۔

a- اَمَا اِنَّكَ خَارِجٌ. او ہو ! آپ تو نکلنے والے ہیں۔

b- اَمَا وَاللهِ لَاَفْعَلَنَّ۔ اما ! خدا کی قسم ! میں یہ کر کے رہوں گا۔

کبھی اَما کا الف گرا دیا جاتا ہے اور اَمَ واللهِ بھی استعمال کرتے ہیں۔

2- اَمَا برائے عرض

اَمَا تَاكُلُ مَعَنَا !

"کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں کھائیں گے !"

3- اَمَا برائے تحقیق حقاً کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَمَا اَنْتَ مُصِيْبٌ "واقعی ! آپ ٹھیک کہتے ہیں۔"

4- اَمَا بعض اوقات، اَلاَ کی طرح بطورِ حرفِ تنبیہ استعمال ہوتا ہے۔

11- اِمّا Either

اِمَّا کا استعمال ، اَوْ کی مانند ہے اور یہ خبر اور استفہام والے جملوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

1- اِمَّا جملہ خبریہ میں

جَاءَ نِی اِمَّا زَیْد" وَ اِمَّا عَمْرو"

"میرے پاس زید آیا تھا یا عمرو"

2- اِمَّا جملہ امریہ میں

اِضْرِبْ اِمَّا رَاْسَہٗ وَ اِمَّا ظَھْرَہٗ

"یا تو اس کے سر پر مارو ، یا اس کی پیٹھ پر مارو۔"

3- اِمَّا جملہ استفھامیہ میں

اَلَقِیْتَ اِمَّا عَبْدَ اللّٰہِ وَ اِمَّا اَخَاہُ؟

"کیا آپ نے عبداللہ سے ملاقات کی تھی؟ یا اس کے بھائی سے۔"

اَوْ اور اِمَّا کا فرق

اَوْ اور اِمَّا میں باریک سا فرق یہ ہے کہ

اَوْ والے جملے میں ، کلام کے ابتدائی حصے پر ، <u>یقین ہوتا ہے</u> ، دوسرے حصے میں شک ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْماً اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ﴾ (الکھف:19)

"(اصحابِ کہف کے) دوسروں نے کہا: شاید دن بھر، یا اس سے کچھ کم، رہے ہوں گے۔"

اِمَّا کے استعمال میں کلام، آغاز ہی سے شک پر مبنی ہوتا ہے۔

اِمَّا کی پانچ (5) قسمیں ہیں:

1- اِمَّا برائے تفصیل Seperation

﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا﴾ (الانسان:3)

"ہم نے اسے راستہ دکھاویا، خواہ شکر کرنے والا بنے، خواہ کفر کرنے والا۔"

2- اِمَّا برائے تخییر Option

a- ﴿اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا﴾ (الکھف:86)

"(اے ذوالقرنین! تجھے اختیار ہے) یا تو، ان کو تکلیف پہنچائے، یا پھر، ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔"

b- ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا﴾

"اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کر لو، تاآنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔" (محمد:4)

3- اِمَّا برائے اباحت Lawfulness

تَعَلَّمْ إِمَّا رِيَاضَةً وَّ إِمَّا اَدَبًا

یا تو، ورزش سیکھ لو، یا پھر ادب

(یعنی، دونوں چیزیں جائز و مباح ہیں۔)

4- اِمّا برائے شک Doubt

جاءَ نی إمّا مُحمّدٌ وَ إمّا عليٌّ

"(مجھے شک ہے، یا تو) میرے پاس محمد آیا تھا یا علی۔"

5- اِمّا برائے ابہام Ambiguity

یہ حرف اِمّا بھی شک و ابہام اور انتخاب کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً

﴿اِمّا اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمّا اَنْ نكُونَ اَوّلَ مَنْ اَلْقٰى﴾ (طه: 65)

"(جادوگر بولے: اے موسیٰؑ!) آپ پہلے پھینکتے ہیں؟ یا ہم پہلے پھینکیں؟"

6- اِمّا برائے عطف

بعض اوقات اِمّا کے ذریعے بھی، عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمّا يُعَذِّبُهُمْ اَوْيَتُوْبُ عَلَيْهِمْ﴾ (التوبه: 106)

"کچھ دوسرے لوگ ہیں، جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھیرا ہوا ہے، چاہے انہیں سزا دے اور چاہے ان پر ازسرِ نو مہربان ہو جائے۔"

12- اَمّا As for, But , As to

اَمّا، حرفِ تفصیل (Letter of Seperation) ہے، لیکن، رہے، رہا یہ کہ، اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے، جیسے مفہومات پر حاوی ہے۔

اَمّا حرفِ شرط اور حرفِ تاکید بھی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ o فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ o وَ أَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ﴾ (الحاقة: 4-6)

"ثمود اور عاد نے ، اچانک ٹوٹ پڑنے والی آفت کو جھٹلایا۔ (رہے ثمود وہ تو) ایک سخت حادثے سے ہلاک کیے گئے۔ اور عاد ایک بڑی شدید طوفانی آندھی سے تباہ کر دیئے گئے۔" یہاں أَمَّا ، ثمود اور عاد کے انجام کے فرق کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

b- ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَ أَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَ أَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحى: 9-11)

"لہذا یتیم پر سختی نہ کرو، اور سائل کو نہ جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔"

c- ﴿فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ o وَ أَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ﴾ (الفجر: 15-16)

"مگر انسان کا حال یہ ہے ، کہ اس کا رب جب اس کو ، آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے ، میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔ اور جب وہ ، اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے ، میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔"

d- ﴿فَأَمَّا مَنْ طَغَى o وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا o فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى﴾

"تو جس نے سرکشی کی تھی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی ، دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔" (النازعات: 37-39)

e- ﴿وَ أَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾ (النازعات :40-41)

"اور رہا (وہ شخص) جس نے ، اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا ، اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا ، جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔"

نوٹ : اوپر کی مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلے جملے میں اَمَّا ، فَاء کے ساتھ فَاَمَّا اور دوسرے جملے میں اَمَّا ، واؤ کے ساتھ ، وَاَمَّا استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر: 240

13- اِنْ If , Not, Indeed

اِنْ کی چار (4) قسمیں ہیں۔ شرطیہ ، نافیہ ، مخففہ اور زائدہ

1- اِنْ شرطیہ If

a- اِنْ شرطیہ ، دو جملوں پر آتا ہے ، پہلا جملہ شرطیہ کہلاتا ہے، اور دوسرا جملہ جزائیہ کہلاتا ہے ، جو جوابِ شرط پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِئَتَیْنِ﴾ (الانفال :65)

حرفِ شرط + شرطیہ جملہ مجزوم — جزائیہ جملہ

"اگر تمہارے درمیان، بیس ثابت قدم ہوں ، تو وہ دوسو پر غالب رہیں گے۔"

b- اِنْ فعل کو ، مستقبل کا معنی اور لَوْ فعل ماضی کا معنی دیتا ہے۔

c- اِن کا استعمال اُس موقع پر ہوتا ہے ، جب کسی کام کا واقع ہونا مشتبہ ہو۔

d- حرفِ شرط کے بعد فعل کا آنا ضروری ہے ، چنانچہ لَوْ زَیْد" ذَاھِب" کی ترکیب غلط ہوگی۔

e- اِنْ کے ساتھ ، شرط کے جملے میں ، اگر فعل مضارع آئے تو وہ ہمیشہ اخف (مجزوم) شکل میں آتا ہے۔ البتہ جزائیہ جملے میں ، فعل مضارع آئے ، تب

یہ بھی اخف یعنی مجزوم ہو گا۔ جیسے :

﴿ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾ (محمد:7)

(یہاں شرطیہ جملے کا فعلِ مضارع تَنْصُرُوْنَ مجزوم ہو کر تَنْصُرُوْا ہو گیا ہے۔ اور جزائیہ جملوں میں دونوں افعالِ مضارع ، يَنْصُرُ اور يُثَبِّتُ مجزوم ہو کر ، يَنْصُرْ اور يُثَبِّتْ ہو گئے ہیں۔

f- جزائیہ جملہ اگر ، امر، نہی ، ماضی یا مبتدا و خبر پر مشتمل ہو تو اس پر ف آتا ہے۔ (تفصیل کے لیے حصہ اوّل کا سبق نمبر 108 کا دوبارہ مطالعہ کیجیے۔) جیسے :

1- اِنْ اَتَاكَ زَيْدٌ" فَاَكْرِمْهُ

"اگر آپ کے پاس زید آئے ، تو اس کا اکرام کیجیے۔"

2- اِنْ ضَرَبَكَ فَلَا تَضْرِبْهُ

"اگر اس نے آپ کو مارا ، تو آپ کا یہ کام نہیں ہے کہ اس کو بھی ماریں۔"

3- ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ﴾ (المائدة:118)

شرطیه جمله جزائیه جملۂ اسمیه

"اب اگر آپ انہیں سزا دیں ، تو وہ آپ کے بندے ہیں۔"

4- اِنْ جِئْتَنِيْ فَاَنْتَ مُكْرَمٌ"

"اگر آپ میرے پاس تشریف لائیں ، تو آپ کا اکرام کیا جائے گا۔"

2- اِنْ نافیہ Not

اِنْ نافیہ ، جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ ، دونوں سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور لازماً اِلاَّ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ اِنْ اَرَدْنَا اِلاَّ الْحُسْنٰی ﴾ (التوبۃ:107)

"نہیں تھا ، ہمارا ارادہ ، بھلائی کے سوا (کسی دوسری چیز کا)۔"

-b ﴿ اِنْ يَّدْعُونَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلاَّ اِنَاثًا ﴾ (النساء:117)

"نہیں پکارتے وہ لوگ ، اللہ کو چھوڑ کر ، مگر دیویوں کو۔"

-c ﴿ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلاَّ كَذِبًا ﴾ (الکھف:5)

"نہیں کہتے وہ لوگ ، مگر محض جھوٹ۔"

-d ﴿ اِنْ هٰذَا اِلاَّ قَوْلُ الْبَشَرِ ﴾ (المدثر:25)

"(وہ کافر کہتے تھے) نہیں ہے یہ (قرآن) ، مگر ایک انسانی کلام۔"

-e ﴿ اِنِ الْكَافِرُوْنَ اِلاَّ فِیْ غُرُوْرٍ ﴾ (الملك:20)

"نہیں ہیں یہ منکرین ، مگر دھوکے میں۔"

-f ﴿ اِنْ اُمَّهَاتُهُمْ اِلاَّ اللّٰٓائِیْ وَلَدْنَهُمْ ﴾ (المجادلۃ:2)

"نہیں ہیں ان کی مائیں، مگر صرف وہ خواتین، جنھوں نے ان کو جنا ہے۔"

-3 اِنْ مُخَفَّفَه Indeed, Certainly

اِنْ مُخَفَّفَه ، اِنَّ کے بجائے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اپنے بعد والے اسم کو منصوب نہیں کرتا ، البتہ اِنَّ کی طرح تاکید اور یقین کے معنی دیتا ہے۔

اِنْ مخففه کے بعد ، لَمَّا یا لَ ضرور آتا ہے مثلاً :

-a ﴿ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ (الزخرف:35)

"یقیناً یہ ساری چیزیں حیاتِ دنیا کی متاع ہیں۔"

-b ﴿ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴾ (يس:32)

"یقیناً ، ان سب کو، ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔"

-c ﴿ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴾ (الطارق:4)

"یقیناً ، ہر نفس کے اوپر ؛ کوئی نگہبان ہے۔"

-d ﴿ وَ اِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْأَرْضِ ﴾ (بنی اسرائیل:76)

"اور یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمہارے قدم اس سرزمین سے اکھاڑ دیں۔"

-e ﴿ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ﴾ (الفرقان:42)

"یقیناً ، اس نے تو ہمیں گمراہ کر کے ، اپنے معبودوں سے برگشتہ ہی کردیا ہوتا ، اگر ہم (ان کی عقیدت پر) جم نہ گئے ہوتے۔"

-f ﴿ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ ﴾ (یوسف:3)

"یقیناً، آپؐ اس سے پہلے ، بے خبروں میں تھے۔"

-g ﴿ اِنْ وَجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِيْنَ ﴾ (الاعراف:102)

"بلاشبہ ، ان میں سے اکثر کو ہم نے ، بد عہد پایا۔"

نوٹ: اِنْ مخففہ ، افعالِ ناقصہ سے پہلے یعنی کَانَ اور ظَنَّ کے بھائی بندوں سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔

(جب کہ اِنَّ اور اَنَّ صرف اسم سے پہلے آتے ہیں اور اسم کو منصوب کرتے ہیں۔)

4- اِنْ زائدہ برائے تاکید

بعض اوقات ، اِنْ زائدہ برائے تاکید استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا | اِنْ | اَتَیْتُ بِشَیءٍ ، اَنْتَ تَکْرَھُہٗ

"میں جو چیز بھی اپنے ساتھ لاتا ہوں ، آپ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔"

14- اَنْ

اَنْ کی چار (4) قسمیں ہیں۔ مصدریہ ، مُخَفَّفَہ ، تَفْسِیْرِیَّہ اور زائدہ

1- اَنْ مصدریہ

اَنْ مصدریہ کہ (That) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَنْ مصدریہ فعلِ مضارع کو ، خفیف یعنی منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ | اَنْ | تَصُوْمُوا خَیْرٌ لَّکُمْ ﴾ (البقرۃ:184)

یعنی صِیَامُکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ

"لیکن یہ کہ تم روزے رکھو ، تو تمہارے حق میں اچھا ہی ہے۔"

(یہاں اَنْ نے فعل کو ، مصدری معنی عطا کیے ہیں، اس لیے یہ مصدرِ مؤوّل کہلاتا ہے۔)

-b ﴿ وَ اَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ﴾ (النساء:25)

"اور یہ کہ تم صبر کرو ، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔"

-c ﴿وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ﴾ (النور:60)

"تاہم اگر وہ خواتین بھی، حیاداری ہی برتیں تو ان کے حق میں اچھا ہے۔"

-d ﴿ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ (الحدید:16)

"کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں۔"

-e ﴿وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ﴾

"مگر اس کی قوم کا جواب ، اس کے سوا کچھ نہ تھا ، کہ نکالو ! ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے۔" (الاعراف:82)

یہاں بھی اَنْ کی وجہ سے ، مصدری معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

-f ﴿ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ ﴾ (البلد:7)

"کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا ؟"

2- اَنْ مُخَفَّفَه Indeed

اَنْ مُخَفَّفَه ، اَنَّ کا مُخَفَّف ہوتا ہے ، لیکن فعل مضارع کو، خفیف یعنی منصوب نہیں کرتا۔ جیسے :

-a ﴿ عَلِمَ [اَنْ] سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضٰى ﴾ (المزمل: 20)

"اسے معلوم ہے کہ یقیناً تم میں کچھ مریض ہوں گے۔"

-b ﴿اَفَلاَ يَرَوْنَ [اَنْ] لاَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلاً ﴾ (طه: 89)

"کیا وہ (بنی اسرائیل) دیکھتے نہ تھے کہ یقیناً، وہ (سامری کا بت) ان کی بات کا جواب نہیں دیتا ہے۔"

-3 اَنْ تفسيريه Explicative

اَنْ تفسيريه ، اَیْ (یعنی ، That ، کہ) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ اَنْ اس جملے کے بعد آتا ہے ، جس میں قول یا بات وغیرہ کا مفہوم ہو۔ جیسے :

-a ﴿ نَادَيْنَاهُ [اَنْ] يّا اِبْرَاهِيْمُ ﴾ (الصافات: 104)

"ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم !"

-b ﴿ فَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ [اَنِ] اصْنَعِ الْفُلْكَ ﴾ (المؤمنون: 27)

"پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی ، کہ کشتی بنا۔"

-c ﴿ وَنُوْدُوْا [اَنْ] تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾

"اس وقت ندا آئے گی کہ "یہ جنت ، جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ، تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے ، جو تم کرتے رہے تھے۔"

(الاعراف: 43)

d- ﴿وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ | اَنِ | امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰی اٰلِهَتِكُمْ﴾ (ص:6)

"اور سرداران قوم یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ چلو اور ڈٹے رہو ! اپنے معبودوں کی عبادت پر !"

4- اَنْ زائدہ برائے تاکید

اَنْ زائدہ ، تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ عموماً لَمَّا کے بعد آتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿فَلَمَّا | اَنْ | جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا﴾ (یوسف:96)

" پھر جب کہ خوشخبری لانے والا آیا، تو اس نے حضرت یوسفؑ کا قمیص، حضرت یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا، اور یکایک ان کی بینائی عود کر آئی۔"

b- ﴿وَلَمَّا | اَنْ | جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيْءَ بِهِمْ﴾ (العنکبوت:33)

"پھر جب کہ ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو لوطؑ پریشان ہو گئے۔"

بعض اوقات ، اَنْ اور لاَ کو ملا کر اَلاَّ بنا لیا جاتا ہے۔

(اَنْ + لاَ = اَلاَّ)

15- اِنَّ

Indeed, Certainly, That

اِنَّ ہمیشہ صدرِ کلام (آغاز) میں آتا ہے۔ حرفِ تاکید ہے ، حرفِ ناصب ہے۔
حرف مشابہ بالفعل ہے۔ اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

a- ﴿ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ ﴾ (المنافقون:1)
"یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں۔"

قَالَ کے بعد بھی ، اِنَّ ہی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

b- ﴿ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (ھود:41)
"میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔"

c- ﴿ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ ﴾ (البقرۃ:71)

اِنَّ کا غالب استعمال ، تاکید اور تحقیق کے موقع پر ہوتا ہے۔ اِنَّ کی تاکید اس تاکید سے زیادہ قوی ہوتی ہے ، جو اسم پر لَ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

16- اِنَّمَا Verily, Indeed, Not but

اِنَّمَا ، دو حروف سے مرکب ہے۔ (اِنَّ + مَا) حَصْر کے لیے آتا ہے۔
اِنَّ کے ساتھ اگر مَا لگ جائے تو اِنَّ کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور مبتدأ منصوب

نہیں ہوتا۔ یہ مَا ، مَا الکَافَّة (عمل کو روک دینے والا) Hindering کہلاتا ہے۔

اِنَّمَا ، جملے کے شروع میں آتا ہے اور حَصْر کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (الکھف: 110)

"اے نبیؐ ! کہو ، کہ میں تو ایک انسان ہوں ، تم ہی جیسا۔"

b- ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ﴾ (الحجرات: 10)

"اہلِ ایمان تو آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔"

c- ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ ﴾ (التوبة: 60)

"صدقات تو صرف ، محتاج لوگوں کے لیے ہیں۔"

17- اَنَّ

Indeed, Certainly, That

اَنَّ صدرِ کلام (آغاز) میں استعمال نہیں ہوتا ، بلکہ درمیان میں آتا ہے۔

اَنَّ بعد والے جملے کو ، مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔ اس لیے یہ ہمیشہ جملے کے وسط میں آتا ہے۔ اَنَّ اپنے بعد آنے والے الفاظ کے ساتھ مل کر ، فاعل ، مفعول اور مجرور بن جاتا ہے اور اس طرح ، جملے کا جزو بن جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (البقرة: 260)

"خوب جان لے کہ اللہ نہایت بااقتدار اور حکیم ہے۔"

b- بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْداً قَائِمٌ

"مجھے زید کے قیام کی خبر پہنچی۔"

c- ﴿ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهٗ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ﴾ (الجن: 1)

اے نبیؐ! کہو، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا۔

18- اَنَّمَا That

اَنَّمَا ، دو حروف سے مرکب ہے۔ (اَنَّ + مَا)

﴿ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ (الکھف: 110)

"میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ یقیناً تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے۔"

19- اَوْ Or

اَوْ جملے کے حکم کو ، دو مذکور چیزوں میں سے ، ایک سے متعلق کرنے کے لیے آتا ہے یہ خبر ، امر اور استفہام والے جملوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- جملهٔ خبریه: جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَوْ عَمْروٌ

میرے پاس زید آیا تھا ، یا عمرو۔

b- جملهٔ امریه: اِضْرِبْ رَأْسَهٗ اَوْ ظَهْرَهٗ۔

اُس کے سر پر مارو ، یا گردن پر۔

c- جملہ استفهامیہ: أَلَقِيْتَ عَبْدَ اللهِ اَوْ اَخَاهُ ؟

کیاآپ نے عبداللہ سے ملاقات کی تھی ؟یااس کے بھائی سے ؟

اَوْ کو طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تَخْيِير ، شك ، تفریق ، ابہام ممانعت وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

a- اَوْ برائے تَخْيِير Option

بعض اوقات اَوْ ، تَخْيِير کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

1- ﴿فَمَنْ كَانَ مِنكُمْ مَرِيْضاً اَوْ بِهِ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ (البقرة :196)

”مگر جو شخص مریض ہو ، یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس بناء پر اپنا سر منڈوالے)، تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔“

2- تَزَوَّجْ هِنْداً أَو أُخْتَهَا

”ہند سے شادی کرلو ، یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔“

(اس مثال میں تَزَوَّجْ طلب ہے)

b- اَوْ برائے اِبَاحَتْ Lawfulness

بعض اوقات اَوْ ، اِبَاحَت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

1- ﴿فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً﴾ (البقرة:74)

”پتھروں کی طرح سخت ، بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔“

اس مثال میں ، تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اباحت ہے۔ یعنی ان منافقین کو

کسی ایک سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ دونوں جائز ہیں۔

2- إِصْحَبْ حَمِيْداً | اَوْ | رَشِيْداً

"حمید کی صحبت اختیار کر لو ، یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔"

(اس مثال میں إِصْحَبْ طلب ہے)

c- اَوْ برائے شَكْ Doubt

بعض اوقات اَوْ ، شَكْ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَبِثْنَا يَوْماً | أَوْ | بَعْضَ يَوْمٍ ﴾ (الكهف: 19)

"شاید دن بھر ، یا پھر ، اس سے کچھ کم ، رہے ہوں گے۔"

d- اَوْ برائے تَفْرِیق Division

بعض اوقات اَوْ ، تفریق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَقَالُوا كُونُوْا هُوداً | أَوْ | نَصرى تَهْتَدُوْا ﴾ (البقرة: 135)

"یہودی کہتے ہیں : " یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے۔ عیسائی کہتے ہیں : عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی۔" (یعنی ہر دو اپنی اپنی طرف بلا رہے ہیں ، اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔)

e- اَوْ برائے اِبْهام Ambiguity

بعض اوقات اَوْ ، اِبْهام کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَاِنَّا وَاِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى | اَوْ | فِيْ ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴾ (سبا: 24)

"اب لا محالہ ، ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے ، یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔" (یعنی بات مبہم اور غیر واضح ہے)

f- اَوْ برائے ممانعت (فعل نہی کے بعد)

بعض اوقات اَوْ ، ممانعت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِماً اَوْ كَفُوراً ﴾ (الدھر: 24)

"اور نہ تو ان میں سے ، کسی آثم (بد عمل) کی اطاعت کرو ، اور نہ کسی کفور کی (منکرِ حق)۔"

g- اَوْ برائے تقسیم Classification

بعض اوقات اَوْ ، تقسیم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلْكَلِمَةُ اسْمٌ" اَوْ فِعْلٌ" اَوْ حَرْفٌ"

"لفظ ، اسم ہوتا ہے ، یا فعل ہوتا ہے ، یا حرف۔"

h- اَوْ بمعنی اِلیٰ (تک) Until

بعض اوقات اَوْ ، اِلیٰ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

لَاَسْتَهِلَنَّ الصَّعْبَ اَوْ اُدْرِكَ المُنیٰ

"میں آرزوؤں کی تکمیل تک ، دشواریوں کا مقابلہ کرتا رہوں گا۔"

i- اَوْ اِلاَّ کے معنی میں Otherwise

بعض اوقات اَوْ ، اِلاَّ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

لَاُ عَاقِبَنَّهُ اَوْ يُطِعَ اَمْرِی ۔

"میں ضرور اس کا پیچھا کرتا رہوں گا ، ورنہ اسے میری بات ماننی پڑے گی۔"

j- اَوْ بمعنیٰ أمْ یا بَلْ Rather

بعض اوقات اَوْ ، أمْ یا بَلْ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴾ (الصافات: 147)

"اس کے بعد ، ہم نے اُسے (یعنی یونسؑ کو) ایک لاکھ ، بلکہ اس سے بھی زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔" (یہاں اَوْ کا ترجمہ بلکہ کیا گیا ہے)

20- اَیْ ie

اَیْ کی دو قسمیں ہیں۔ اَیْ تفسیریه اور اَیْ ندائیه

1- اَیْ تفسیریه

a- هُوَ مَکِّیٌّ " اَیْ مَنْسُوْبٌ " اِلٰی مَکَّةَ

"وہ مکی ہے۔" یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے۔

b- رَأَیْتُ غَضَنْفَراً اَیْ اَسَداً "میں نے شیر کو دیکھا یعنی اسد کو۔"

2- اَیْ ندائیه

جیسے : اَیْ مُحَمَّدُ ! " یا محمد ! "

21- اِیْ (Yes)

برائے اِثبات و تصدیق

اِیْ حرفِ جواب ہے۔ قسم سے پہلے آتا ہے۔ نَعَمْ (ہاں) کا مفہوم دیتا ہے۔

اِیْ استفہام کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے۔

a- ﴿وَ یَسْتَنْبِؤُنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ﴾ (یونس: 53)

"پھر پوچھتے ہیں ، کیاواقعی یہ سچ ہے؟ جو تم کہہ رہے ہو؟ کہو "میرے رب کی قسم، یہ بالکل سچ ہے۔"

b- اِیْ لَعَمْرُكَ "ہاں ، تمہاری جان کی قسم۔"

c- اِیْ هَا لِلّٰهِ "ہاں ، اللہ کی قسم۔"

سبق نمبر : 241

22- بِ With

باء (بِ) حرفِ جر ہے ، اپنے بعد والے اسم کو مجرور کرتا ہے ، اس کی کئی قسمیں ہیں۔اس کے مختلف استعمالات پر خصوصی توجہ دیجیے۔

1- باء (ب) برائے الصاق With

اِلصاق یعنی ایک چیز کو، دوسری سے ملانے کے مفہوم کے لیے ، استعمال ہوتا ہے جیسے :

a- ﴿ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ ﴾ (المائدۃ:6)

"اور مسح کرو، اپنے سروں کے ساتھ" (یعنی سروں پر ہاتھ پھیر لو۔)

b- ﴿خُذُوا مَا اٰتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ﴾ (With) (البقرۃ:93)

"جو (کتاب) ہم نے تمہیں دی ہے،اُسے مضبوطی کے ساتھ تھامنا۔"

2- باء (ب) برائے استعانت With the help of

استعانت یعنی کسی چیز کی مدد ظاہر کرنے کے لیے، بھی باء استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴾ (العلق:4)

"جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔"

-b ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾ (النمل: 30)

"اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے۔"

-3 باء (ب) برائے سببیت Due to

بعض اوقات، سببیت یعنی سبب ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

-a فَشِلَ بِالاِھْمَالِ "وہ لاپرواہی کی وجہ سے، کمزور ہوگیا۔"

-b ﴿ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ ﴾ (العنکبوت: 40)

"ہم نے ہر ایک کو، اس کے گناہ کے سبب سے پکڑا۔"

-4 باء (ب) برائے مصاحبت Along with

بعض اوقات باء، مصاحبت ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

-a ﴿ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ﴾ (طٰه: 130)

"اپنے رب کی حمد کے ساتھ ساتھ، تسبیح بھی کیجیے۔"

-b ﴿ اِھْبِطْ بِسَلَامٍ ﴾ (هود: 48)

"سلامتی کے ساتھ جاؤ۔"

-5 باء (ب) برائے ظرف At

بعض اوقات باء، برائے ظرف (At) استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

-a ﴿ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴾ (القمر: 34)

"ان کو ہم نے، (اپنے فضل سے) رات کے پچھلے پہر بچا کر نکال دیا۔"

-b ﴿ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ ﴾ (آل عمران:123)

"آخر اس سے پہلے میدانِ بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا۔"

-c ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ (بنی اسرائیل:79)

"اور رات کو تہجد پڑھو ، یہ تمہارے لیے نفل ہے۔"

یہاں حرف باء دوران (During) کے معنی میں بطورِ ظرف استعمال ہوا ہے۔

6- باء (ب) برائے تعدیہ Transitivity

تعدیہ یعنی فعل کو متعدی بنانے کے لیے بھی ، باء استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ﴾ (البقرۃ:17)

"اللہ ، اُن کے نور کو لے گیا۔"

-b ﴿وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾ (الفرقان:72)

"اور کسی لغو چیز پر ، ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔"

(یہاں بِ فعل متعدی کے مفعول کو ظاہر کر رہا ہے۔)

7- باء (ب) زائدہ برائے تاکید Affirmative

باء زائدہ برائے تاکید ، نفی یا استفہام والے جملے میں بھی آتا ہے اور فاعل اور مفعول پر بھی۔ یہ خبر پر مبالغے (Intensiveness) کے لیے آتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ ﴾ (البقرۃ:74)

"اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔" (یہ نفی کی مثال ہے)

b- ﴿ اَ لَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؟ ﴾ (الزمر: 36)
"(اے نبیؐ) کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟"
(یہ استفہام کی مثال ہے)

c- ﴿ وَ مَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴾ (یوسف: 17)
"آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے، چاہے ہم سچے ہی ہوں۔"
(یہ فاعل پر، باء زائدہ کی مثال ہے۔)

d- ﴿ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً ﴾ (النساء: 79)
"اور اس پر خدا کی گواہی کافی ہے۔"

e- ﴿ وَ لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ (البقرۃ: 195)
"اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

8- باء (ب) برائے قسم

باء برائے قسم، اسم کو مجرور کرتے ہوئے، قسم اور گواہی کا مفہوم دیتا ہے۔
جیسے:

a- بِرَبِّ الْكَعْبَةِ "کعبہ کے رب کی قسم۔"

b- ﴿ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴾ (ص: 82)
"ابلیس نے کہا: تری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو بہکا کر رہوں گا۔"

9- باء برائے بدل (Substitution (For, Instead of

بعض اوقات باء ، بدل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ ﴾ (المائدۃ:45)

"اور ناک کے بدلے ناک۔"

b- ﴿ وَ فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴾ (الصافات:105)

"اور ہم نے ایک بڑی قربانی، فدیہ میں دے کر ، اس بچے (اسمعیلؑ) کو چھڑا لیا۔"

10- باء برائے فِيْ (In)

بعض اوقات باء ، فِيْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ o اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴾ (الحجر:45-46)

"یقیناً متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ)

داخل ہو جاؤ ان میں ، سلامتی کے ساتھ ، بے خوف و خطر (یعنی سلامتی میں)۔"

11- باء برائے مِنْ (From which)

بعض اوقات باء ، مِنْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴾ (الانسان:6)

"چشمہ ، جس کے ساتھ ، اللہ کے بندے شراب پئیں گے

اور جہاں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لیں گے۔"

(بِهَا = مِنْهَا = جس میں سے = جس سے = جس کے ساتھ)

b- ﴿ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ ﴾ (هود:14)

"جان لو ، کہ یہ اللہ کے علم میں سے نازل ہوا ہے۔"

مطلب ہے ، أُنْزِلَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ

12- باء (ب) برائے عَلیٰ

بعض اوقات باء ، عَلیٰ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ ﴾ (آل عمران :75)

"اہلِ کتاب میں کوئی تو ایسا ہے ، کہ اگر تم اس کے اعتماد پر ، مال و دولت کا ایک ڈھیر بھی دے دو ، تو وہ تمہارا مال ، تمہیں ادا کر دے گا ، اور کسی کا حال یہ ہے کہ اگر تم ایک دینار کے معاملے میں بھی ، اس پر بھروسہ کرو تو ، وہ ادا نہ کرے گا۔"

(طبری نے کہا ہے کہ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ کا مطلب إِنْ تَأْمَنْهُ عَلیٰ دِينَارٍ ہے۔)

b- ﴿ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلیٰ مَا فَاتَكُمْ﴾ (آل عمران :153)

" اللہ نے تم کو ، رنج پر رنج دیئے تاکہ آئندہ کچھ تمہارے ہاتھ سے جائے یا مصیبت نازل ہو تو تم ان پر ملول نہ ہو۔"

(ابنِ کثیر نے کہا ہے کہ غَمًّا بِغَمٍّ کا مطلب غَمًّا عَلیٰ غَمٍّ ہے۔)

-13 باء (ب) برائے عَنْ

بعض اوقات باء ، عَنْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَلرَّحْمٰنُ فَاسْأَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴾ (الفرقان:59)

"رحمان ، اس کی شان ، بس کسی جاننے والے سے پوچھو!"

ابنِ قتیبہ کہتے ہیں فَاسْأَلْ بِهٖ خَبِيْرًا کا مطلب فَاسْأَلْ عَنْهُ خَبِيْرًا ہے۔ (تاویل مشکل القرآن)

-23 بَل Nay, Rather

-1 بَلْ بھی حرفِ عطف ہے ، Particle of Digression ہے۔
اِضراب (Retractation) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
یعنی یہ کلام کو ایک رخ سے ، دوسرے رخ کی طرف پھیر دیتا ہے۔

-2 بَلْ اپنے ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی یہ حرف ، معطوف علیہ سے توجہ ہٹانے اور معطوف کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a اِشْتَرَيْتُ دَوَاةً بَلْ قَلَمًا 'میں نے دوات خریدی، نہیں بلکہ قلم'

-b ﴿ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴾

"وہ کہتے ہیں کہ رحمان نے اولاد بنا لی۔ (اللہ اس بیہودہ الزام سے) پاک ہے۔ (یعنی فرشتے اللہ کی بیٹیاں ، کیسے ہو سکتے ہیں؟) بلکہ وہ تو برگزیدہ بندے ہیں۔"

3- بَلْ بعض اوقات ، اپنے ما قبل کا ابطال دور کرتا ہے۔

4- بَلْ سے پہلے ، حروف ، کَلاَّ اور لاَ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

a- ﴿كَلاَّ بَل لاَ تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ﴾ (الفجر: 17)

"ہرگز نہیں ، بلکہ تم لوگ یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے۔"

b- ﴿كَلاَّ بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ﴾ (المطففین: 14)

"ہرگز نہیں ، بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ، ان کے برے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔"

5- بَلْ جملے سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات لٰكِنَّ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَداً سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ﴾

"یہ کہتے ہیں "رحمان اولاد رکھتا ہے۔ (فرشتے نعوذ باللہ اس کی بیٹیاں ہیں۔)" سبحان اللہ بلکہ وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں ، جنہیں عزت دی گئی ہے۔" (الانبیاء: 26)

(یہ اِضْرَاب ہے یہاں بات لوگوں کے شرک سے موڑ کر ، فرشتوں کی بندگی اور عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)

b- ﴿أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ﴾ (المؤمنون: 70)

"یا یہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے ؟ (نہیں) بلکہ ، وہ تو ان لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے۔"

-c ﴿ بَلْ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ" فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَا اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴾ (الانبیاء:5)

"بلکہ وہ تو کہتے ہیں ، یہ پراگندہ خواب ہیں ، بلکہ یہ انہوں نے (محمد ﷺ نے نعوذ باللہ) خود گھڑ لیا ہے ، بلکہ یہ شخص شاعر ہے ، اسے چاہیے ، ہمارے پاس یہ کوئی نشانی لے آئے ، جس طرح پرانے زمانے کے رسول ، نشانیوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔"

بَلْ سے پہلے محذوف جملہ

بَلْ کا ، دو جملوں کے درمیان آنا ضروری ہے۔ اگر صرف ایک جملے کے ساتھ بَلْ آ جائے ، تو اس سے پہلے کا جملہ محذوف سمجھا جائے گا۔ جیسے :

-a ﴿ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتٌ" بَلْ اَحْيَاءٌ" وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴾ (البقرۃ: 154)

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں ، مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔"

(یہاں بَلْ دو جملوں کے درمیان آیا ہے۔)

-b ﴿ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴾ (الاعلیٰ: 16)

"مگر تم لوگ ، دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔"

(یہاں بَلْ سے پہلے کوئی جملہ محذوف ہے۔)

c- ﴿ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ○ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآءِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴾ (البروج: 20-19)

"مگر جنھوں نے کفر کیا ہے وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ، حالانکہ اللہ نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ (ان کے جھٹلانے سے اس قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا۔)" یہاں بَلْ سے پہلے ، جملہ محذوف ہے۔

d- ﴿ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ ○ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴾ (البروج: 22-21)

"بلکہ قرآن بلند پایہ ہے، اس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے۔"

24- بَلٰی ! Yes, Why not

بَلٰی ، حرفِ جواب ہے۔ بَلٰی کے ذریعے، بطورِ خاص نفی کا جواب دیا جاتا ہے۔ بَلٰی ، منفی سوال ، یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْءٍ (ہم تو برے کام نہیں کیا کرتے تھے۔) کے بعد بَلٰی کے معنی ہوں گے ، بلکہ تم بُرے اعمال کرتے تھے۔

مندرجہ ذیل آیات میں بَلٰی کے استعمال پر غور کیجیے۔

a- ﴿ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ، قُلْ بَلٰی ﴾ (التغابن: 7)

"منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ، ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجیے۔ ہاں (ضرور ، کیوں نہیں)"

یہاں مفہوم یہ ہے کہ نہیں بلکہ وہ ضرور اٹھائے جائیں گے۔

-b ﴿ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰى ﴾ (الاعراف:172)

" کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟

انہوں نے کہا : ہاں (ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں)۔"

-c ﴿ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ بَلٰى ﴾ (القیامۃ:3)

"کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے ؟

ہاں کیوں نہیں۔" (ضرور)

اوپر کی تینوں آیتوں میں بَلٰى منفی سوال کے ، ردّ کے لیے استعمال ہوا ہے۔

25- تَ ! By

حرفِ تَ ، حرفِ جر ہے ، بطورِ حرفِ قسم مستعمل ہے اور لفظ اللہ اور رَبّ" کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a تَرَبِّی "میرے رب کی قسم۔"

-b تَرَبِّ الْكَعْبَةِ "کعبہ کے رب کی قسم۔"

-c ﴿ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ (الانبیاء:57)

"(حضرت ابراہیمؑ نے کہا) اور خدا کی قسم ! میں تمہارے بتوں کے خلاف ضرور کوئی تدبیر کروں گا۔"

26- تائے مبسوطہ

حرفِ تَ، دو طرح سے لکھا جاتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

1- مبسوطہ (بسط کے ساتھ) 2- مربوطہ (جو ملایا جاتا ہے)

تائے مبسوطہ (ت)

اکثر ضمیر ہوتی ہے ، جو فعلِ ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلم کے صیغوں کے ساتھ متصل ہوتی ہے:

جیسے : فَعَلْتَ ، فعلتُمَا ، فَعَلْتُمْ ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ۔

تائے تانیث

اسم کے آخر میں ، تائے مربوطہ لکھی جاتی ہے۔اور وقف کی صورت میں ، اَہْ کی آواز دیتی ہے۔اسے تائے تانیث بھی کہتے ہیں۔ جیسے "کَاتِب" کی تانیث ، "کَاتِبَة" ہے۔ یعنی کاتِبَۃ" کو وقف کی صورت میں کاتِبہ پڑھا جائے گا۔

فَعَلَتْ کی تائے ساکنہ، ضمیر نہیں ہے ، بلکہ صرف علامتِ تأنیث ہے۔ یہ تاء ، تائے تانیث کہلاتی ہے ، لیکن یہ تائے مبسوطہ کی طرح لکھی جاتی ہے۔

تائے مبسوطہ	تائے مربوطہ
فَعَلْتَ	كِتَابَة"
فَعَلْتُ	شَجَرَة"
فَعَلَتْ	عَلاَمَة"
كَسَبَتْ	اَ سَاتِذَة"
قَالَتْ	اَ شَاعِرَة"
حُصِّلَتْ	صِفَة"

27- تائے مربوطہ (مُدَوَّرَة")

تائے مربوطہ کی کئی قسمیں ہیں ، لیکن زیادہ تر حروفِ تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

جیسے : اِمْرُؤٌ" سے اِمْرَءَة" ، مَلِك" سے مَلِكَة"۔

a- تائے وحدت

تائے مربوطہ بعض اوقات اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لیے ہوتی ہے : جیسے شَجَرٌ" (درخت) اسم جنس ہے۔ ایک درخت کو شَجَرٌ" نہیں ، بلکہ شَجَرَة" کہا جائے گا۔ شَجَرَة" کی اس ۃ کو تائے وحدت کہتے ہیں۔

b- تائے مبالغہ

تائے مربوطہ بعض اوقات ، مبالغہ کے لیے ہوتی ہے :

جیسے عَلَّامَة" ، فَهَّامَة" ۔ یاد رہے کہ یہ تائے تانیث نہیں ہے ، مذکر و مؤنث دونوں پر ، مبالغے کے ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو تائے مبالغہ کہتے ہیں۔

c- تائے مربوطہ بعض اوقات، صیغہ منتهى الجموع میں استعمال کی جاتی ہے : جیسے اَساتِذَة" (جمع اُسْتَاذ") ، زَنَادِقَة" (جمع زندیق کی)۔

d- تائے مربوطہ بعض اوقات اسم منسوب کی جمع کے ساتھ بھی لگائی جاتی ہے۔ جیسے : اَشَاعِرَة" (جمع اَشْعَرِی") ، حَنَابِلَة" (جمع حَنْبَلِی" کی)

e- تائے مربوطہ بعض اوقات کسی حرف کے بدلہ میں بڑھادی جاتی ہے:

جیسے : فعلِ مثال کا مصدر "عِظَة" ہے۔ (یہ دراصل "وَعْظ" ہے)

یہاں واو کے بدلہ میں، آخر میں 'ۃ' لگادی گئی ہے:

اسی طرح "سنة" ، "عِدَة" ، "صِفَة" وغیرہ ہیں۔

"شَفَة" (یہ بھی دراصل "شفو" ہے) یہاں بھی آخر کی واؤ کے بدلے ، ۃ لگادی گئی ہے۔

کتابت کی یکساں صورتیں

لفظ کے درمیان ، تائے مبسوطة اور تائے مربوطة کی شکل ، کتابت میں یکساں ہو جاتی ہے: جیسے فَعَلَتْ (مبسوطہ) سے فَعَلَتَا ،

"امْرَءَة" (مربوطہ) سے اِمْرَءَتَان .

سبق نمبر :242

28- ثُمَّ Afterwards, Then

ثُمَّ بھی حرفِ عطف ہے۔

ثُمَّ کا استعمال فَ کی مانند ہے ، لیکن اس میں ترتیب (Sequence) کا وجود ایک وقفے کے بعد پایا جاتا ہے ، گویا معطوف علیہ اور معطوف میں فاصلہ ہوتا ہے ، مثلاً

ثُمَّ کا استعمال ، ترتیب اور تراخی و تاخیر (طویل مدت Time Gap) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ (1) ثُمَّ يُعِيْدُهٗ (2) ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (3)﴾ (الروم: 11)

"اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے ، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا ، پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔"

اس مثال میں ، تخلیق کی ابتداء اور اُس کے اعادے اور قیامت کے دن رجوع کو ثُمَّ سے عطف کیا گیا ہے۔ ان تینوں چیزوں کے درمیان ترتیب بھی موجود ہے اور تراخی بھی۔ یعنی یہاں ترتیب مع التراخی ہے۔

یہ تراخی 'قلیل مدت' کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور 'طویل مدت' کے لیے بھی۔ طویل کی مثال گزر چکی ہے۔ 'قلیل مدت' کی مثال ملاحظہ فرمائیے :

-2 ﴿ أنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَباًّ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقاً ﴾ (عبس: 26-25)
"ہم نے خوب پانی لنڈھایا ، پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا۔"

29- ثَمَّ There

At the same place , At the same time

-1 ثَمَّ ، ظرف ہے ، غیر منصرف ہے۔ وہاں ، اُس جگہ اور دور کے مقام کی طرف اشارے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

-2 ثَمَّ کو ثَمَّةَ اور ثَمَّهْ بھی کہا جاتا ہے، ثَمَّهْ وقف کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

-3 مِنْ ثَمَّ = اسی وجہ سے = اسی بناء پر ، کا مفہوم دیتا ہے۔

a- ﴿وَاَزْ لَفْنَا ثَمَّ الاٰخِرِيْنَ ﴾ (الشعراء: 64)
"اور اسی جگہ ، ہم دوسرے گروہ کو بھی ، قریب لے آئے۔"

b- ﴿ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴾ (التکویر: 21)
"حضرت جبریل کی اطاعت کی جاتی ہے ، وہاں ، وہ بااعتماد ہیں۔"

30- حَاشَ ، حَاشَا

حَاشَ اور حَاشَا دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں۔

-1 استثناء کے لیے مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ ۔
"سب لوگ آئے ، سوائے زید کے۔"

اس طرح کے استعمال میں حاشا مضاف ، بن کر آتا ہے اور مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے : حَاشَ اللهِ

-2 تنزیہہ یعنی کسی برائی کی نسبت سے پاک کرنے کے لیے بھی ، حاشا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ ﴾ (یوسف:15)

"سب نے کہا (خدا محفوظ رکھے) ہم نے یوسفؑ میں ، بدی کا شائبہ تک نہ پایا۔"

-b ﴿ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ﴾ (یوسف:31)

"عورتیں پکار اٹھیں حَاشَ لِلّٰهِ یہ شخص انسان نہیں ہے۔"

-31 حَتّٰی

Till, Until, Yet , Even, Not even

حتّٰی کی کئی قسمیں ہیں۔

-1 حتّٰی برائے عطف

حتّٰی، حرف عطف ہے، یہ اَفْضَلُ یا اَدْنٰی معطوف کو ، معطوف علیہ کے ساتھ ، جوڑنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (Even) کا مطلب دیتا ہے۔ جیسے :

-a مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی الْاَنْبِيَاءُ

"لوگ مرے ، یہاں تک کہ انبیاء بھی۔" (یہ افضل کی مثال ہے)

b- قَدِمَ الحُجَّاجُ | حَتّٰی | الْمَشَاۃُ (یہ ادنیٰ کی مثال ہے)

حاجی آ گئے ، یہاں تک کہ پیدل بھی۔

2- حتّٰی ، میں مہلت اور وقفے کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔ مثلاً

رَاَیْتُ الْقَوْمَ | حَتّٰی | زَیْداً

"میں نے لوگوں کو دیکھا ، یہاں تک کہ زید کو بھی۔"

3- حَتّٰی برائے غایت

حَتّٰی بھی انتہائے غایت کو بتاتا ہے ، اِلٰی اور حَتّٰی میں فرق یہ ہے کہ حتّٰی ضمیر کے ساتھ نہیں آتا۔ یہ اپنے سے پہلے کسی فعل کا تقاضا کرتا ہے۔ مثلاً :

a- اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ | حَتّٰی | رَاسِھَا

"میں نے مچھلی کو ، اس کے سر تک کھا لیا۔" (یعنی سر بھی نہ چھوڑا)

b- نِمْتُ الْبَارِحَۃَ | حَتّٰی | الصَّبَاحِ ، کل رات ، میں صبح تک ، سوتا رہا۔

حَتّٰی برائے غایتِ زمانی (Until) :

c- ﴿سَلَامٌ ھِیَ | حَتّٰی | مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر: 5)

"وہ رات ، سراسر سلامتی ہے ، طلوعِ فجر تک۔"

4- حَتّٰی برائے ابتداء Even

بعض اوقات ، حتّٰی کے بعد کا کلام ، مستانف ہوتا ہے۔ ابتدائے کلام میں آتا ہے۔

جیسے شاعر نے کہا : فَوَا عَجَبًا ! | حَتّٰی | کُلَیْبٌ تَسُبُّنِی

"افسوس اور تعجب کا مقام ہے ، (نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے) کہ بنو کلیب تک مجھے برا بھلا کہنے لگے ہیں۔"

-5 حَتّٰی برائے سبب So that

حَتّٰی بعض اوقات ، کیْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ، اور حتّٰی کے بعد فعلِ مضارع مستقبل ہوتا ہے۔

﴿وَلاَ یَزَالُونَ یُقَاتِلُونَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ﴾

(البقرة: 217)

"وہ تو تم سے لڑے ہی جائیں گے ، تاکہ اگر ان کا بس چلے ، تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر لے جائیں۔"

(یعنی ان کے قتال کا مقصد ، تمہیں تمہارے دین سے پھیر دینا ہے۔)

-6 حتّٰی اور مَا استفھامیه کو ملا کر ، اہلِ زبان حَتَّامَا کر لیتے ہیں۔

(حَتّٰی + مَا = حَتَّامَا) (المعجم الوسیط)

بعض اوقات اس کا الف ساقط کر دیا جاتا ہے اور وہ حَتَّامَ بن جاتا ہے۔

حَتَّامَ کا مطلب ، کب تک ہوتا ہے۔

-7 حَتّٰی فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے اور اسم سے پہلے بھی۔ اسم کو ، حرفِ جار کی حیثیت سے مجرور کرتا ہے۔ فعلِ مضارع کو خفیف کرتا ہے ، کیونکہ ایسی صورت میں اس کے بعد اَنْ مضمرہ ہوتا ہے۔

Except خَلَا -32

1- خَلاَ یَخْلُو (ن) کا مطلب ہے تنہا ہونا ، خالی ہونا۔

2- خلا صدرِ کلام میں ، فعل کی حیثیت سے آتا ہے۔ جیسے :

خلاَ البیْتُ زَیْداً "مکان زید سے خالی ہو گیا۔"

3- خَلاَ حرفِ استثناء ہے۔ حرفِ جر کی حیثیت سے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے :

جاءَنی القَوْمُ خلاَ زَیْدٍ "میرے پاس سب لوگ آئے ، بجز زید کے۔"

4- بعض علماء کہتے ہیں کہ خَلاَ کے بعد آنے والا اسم مفعول ہوتا ہے۔ اس لیے یہ

خَلاَ فعل ہے اور فاعل ، ضمیرِ مستتر ہوتا ہے۔ جیسے :

جاءَنی القَوْمُ خلاَ زَیْداً

"میرے پاس سب لوگ آئے ، بجز زید کے۔"

Often رُبَّ -33

1- رُبَّ حرفِ جر ہے ، جو صرف اسمِ نکرہ کو مجرور کرتا ہے۔

رُبَّمَا = رُبَمَا = بعض اوقات = بسا اوقات = شاید = ممکن ہے۔

2- رُبَّ کے آخر میں ، مَا زائدہ لگا کر رُبَّمَا بنادیا جائے تو مجرور نہیں کرتا۔

یعنی رُبَّ کے ساتھ اگر مَا آئے تو حرفِ جر کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

3- رُبَّ ہمیشہ ، جملے کے شروع میں آتا ہے اس کا مجرور اسم اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر اور تقلیل ، دونوں کا فائدہ دیتا ہے مثلاً

رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتُهُ

میں کتنے ہی شریف لوگوں سے ملا۔

(یہ تکثیر کی مثال ہے ، یعنی میں ، بہت زیادہ شریف لوگوں سے ملا)

4- رُبَّ کے بعد آنے والے فعل کا ، ماضی ہونا لازمی ہے۔

5- بعض اوقات رُبَّ کے آخر میں تائے تانیث لگادی جاتی ہے۔ جیسے رُبَّهٗ

34- رُبَمَا Again & Again, Perhaps

رُبَّ اور رُبَّمَا کو بعض اوقات مُخفف کر کے ، رُبَ اور رُبَمَا بنالیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ ﴾ (الحجر:2)

"بعید نہیں کہ ایک وقت وہ آجائے ، جب وہی لوگ ، جنہوں نے آج دعوتِ اسلام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ، پچھتا پچھتا کر کہیں گے : کاش ! ہم نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہوتا۔"

Very soon سَ -35

سَ حرفِ مستقبل ہے ، فعل مضارع کو ، مستقبل قریب کے لیے خاص کرتا ہے ، اسے سینِ تَنْفِیس (Particle of amplification) بھی کہتے ہیں۔

بعض لوگوں نے ، اسے سَوْفَ کا مُخَفَّف قرار دیا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴾ (النباء: 4)

"عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔"

b- ﴿ سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ ﴾ (البقرة: 142)

"نادان لوگ ضرور کہیں گے۔"

سین (س) کو بعض اوقات ، وعید کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ سَيَعْلَمُونَ غَداً مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴾ (القمر: 26)

"کل انہیں معلوم ہوا جاتا ہے، کہ کون پرلے درجے کا جھوٹا اور بر خود غلط ہے۔"

Shortly سَوفَ -36

سَوْفَ بھی حرفِ مستقبل ہے ، مستقبل بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1- سَوْفَ ، زیادہ تر افعالِ وعید (دھمکی) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ٥ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴾ (التكاثر: 3-4)

"ہر گز نہیں عنقریب تمہیں جلد پتہ چل جائے گا۔ تمہیں جلد پتہ چل جائے گا۔"

-2 بعض اوقات سَوْفَ ، وعدے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴾ (الضحی: 5)

"اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔"

-b ﴿ وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى ﴾ (اللیل: 21)

"اور (پرہیزگار مومن) ضرور خوش ہو گا۔"

37- عَدَا Except

-1 عَدَا ، حرفِ استثناء ہے۔ سوا یا علاوہ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے :

جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَيْدٍ۔

"سارے لوگ آگئے سوائے زید کے۔"

عدا فعل بھی ہے اور حرف بھی۔

-2 فعل کی حیثیت سے ، اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

-3 حرف کی حیثیت سے ، اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔

-4 اگر عَدَا سے پہلے مَا استعمال ہو ، تو اس کے بعد آنے والا اسم ، لازماً ، بحیثیتِ مفعول منصوب ہو گا۔ جیسے :

جَاءَ الْقَوْمُ مَا عَدَا مُحَمَّدًا

"سارے لوگ آگئے ، سوائے محمد کے۔"

سبق نمبر :243

38- عَلٰی Over, Upon, On

عَلٰی حرفِ جر ہے ، کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

1- عَلٰی بمعنی فَوقَ (Upon)

عَلٰی ، حسی طور پر یا معنوی طور پر ، فوقیت (Elevation) یعنی اوپر ہونے کا مفہوم دیتا ہے۔ دونوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے :

مادی اور حسی فوقیت کے لیے :

﴿ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴾ (المؤمنون :12)

"اور تم ان مویشیوں پر ، اور کشتیوں پر بھی سوار کیے جاتے ہو۔"

معنوی فوقیت کے لیے :

a- ﴿ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ ﴾ (الشعراء:14)

"اور مجھ پر (Over me)، ان کے ہاں، ایک جرم کا الزام بھی ہے۔"

b- ﴿وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ ﴾ (البقرة:47)

"اور یقیناً میں نے تمھیں (بنی اسرائیل کو) دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔"

2- علی بمعنی مصاحبت (Even After, Even with)

مصاحبت یعنی مَعَ کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ ﴾ (الرعد:6)

"حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب، لوگوں کی زیادتیوں کے باوجود، ان کے ساتھ چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔"

b- ﴿ وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ﴾ (البقرة:177)

"اور مال کی محبت کے باوجود، مال خرچ کرتے ہیں۔"

3- علی بمعنی ضرر Against (خلاف)

ضرر اور نقصان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ﴾ (البقرة:286)

"نفس نے جو کمائی کی، اُسی کا وبال اس پر ہوگا۔"

b- ﴿ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ﴾ (التوبة:98)

"بدی کا چکّر (وبال) خود انہی پر مسلط ہے۔"

4- علی بمعنی ظرف At the time of

عَلٰی، ظرف کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿ عَلٰی مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ﴾ (البقرة:102)

"سلیمانؑ کے دورِ حکومت میں۔"

b- ﴿ وَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ ﴾ (القصص:15)

"اور وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا ، جبکہ اہل شہر غفلت میں تھے۔"

c- ﴿ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴾ (طٰه:10)

"یا اُس آگ پر ، مجھے (راستے کے متعلق) کوئی رہنمائی مل جائے۔"

(یعنی آگ کے پاس کسی جگہ پر ، ہو سکتا ہے ، میں رہنمائی پاؤں۔)

5- عَلٰی بمعنیٰ تعلیل (For the sake of, Due to)

بعض اوقات عَلٰی ، تعلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰاكُمْ ﴾ (البقرة:185)

" اللہ کی کبریائی کا اظہار کرو ، اِس وجہ سے کہ اس نے ، تمہیں ہدایت سے سر فراز کیا۔"

6- عَلٰی بمعنی اِلٰی (To)

بعض اوقات عَلٰی ، اِلٰی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ ﴾ (مریم:11)

"چنانچہ وہ (حضرت زکریاؑ) محراب سے نکل کر ، اپنی قوم کی طرف آئے (یعنی قوم کے سامنے آئے)۔"

یہاں عَلٰی قَوْمِهٖ کا مطلب اِلٰی قَوْمِهٖ ہے۔

7- علی برائے شرط (Provided)

بعض اوقات عَلیٰ ، شرط کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِنّی اُرِیْدُ اَنْ اُنکِحَكَ اِحْدَی ابْنَتیَّ ھاتَیْن
عَلی اَنْ تَاْجُرَنِی ثَمانِی حِجَجٍ ﴾ (القصص: 27)

"میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ، ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں
بشرطیکہ تم آٹھ سال تک ، میرے ہاں ملازمت کرو۔"

8- عَلیٰ بمعنی عَنْ (On behalf of)

بعض اوقات عَلیٰ ، عَنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

اِذَا رَضِیَتْ عَلَیَّ بَنُو قُشَیْرٍ (یَعْنِی) اِذَا رَضِیَتْ عَنّی
"اور جب بنی قشیر ، مجھ سے راضی ہو جائیں گے۔"

9- عَلیٰ بمعنی فِی (In)

بعض اوقات عَلیٰ ، فِیْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَھْلِھا ﴾ (القصص: 15)

یعنی فِی حِیْنِ غَفْلَةٍ (عَلی حِیْنِ = فی حِین) .

"اور وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا ، جبکہ اہل شہر غفلت میں تھے۔"

b- ﴿ وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیَاطِیْنُ عَلی مُلْكِ سُلَیْمانَ ﴾ (البقرۃ: 102)

یہاں عَلی مُلْكِ سُلَیْمانَ کا مطلب فِی مُلْكِ سُلَیْمانَ ہے۔

10- عَلٰی بمعنی مِنْ (From)

بعض اوقات عَلٰی ، مِنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوا عَلَی النَّاس یَسْتَوْفُوْنَ ﴾ (المطففین: 2)

یعنی اِذَا اکْتَالُوا مِنَ النَّاسِ (عَلَی النَّاسِ = مِنَ النَّاسِ)

"جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں ، تو پورا پورا لیتے ہیں۔"

11- عَلٰی بمعنی بَاء (With)

بعض اوقات عَلٰی ، بِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِرْکَبْ عَلٰی اِسْمِ اللهِ ﴾ یعنی بِسْمِ اللهِ

"سوار ہو جاؤ اللہ کے نام پر (یعنی سوار ہو جاؤ اللہ کے نام سے)۔"

12- عَلٰی برائے استدراک (But)

بعض اوقات عَلٰی ، استدراك (Restriction) کے مفہوم میں بھی ، یعنی سابقہ کلام سے پیدا شدہ غلط فہمی کے اِزالے کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

فُلَانٌ عَاصٍ عَلٰی اَنَّهُ لَا یَیْأَسُ مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ

"فلاں شخص گناہ گار ہے ، لیکن اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔"

13- عَلٰی برائے لزوم (Hold fast) پکڑو = اِلْزَمْ

عَلٰی جب اسم الفعل ہوتا ہے ، تو لُزوم کے معنی دیتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ﴾ = "لوگو اپنی فکر کرو۔" (المائدة:105)

b- عَلَیَّ بِه "یہ مجھے دے دو۔"

c- عَلَيْكَ فُلَانًا "تم کو فلاں کے ساتھ رہنا چاہیے۔"

d- عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (ابو داود)

"میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔"

14- عَلٰی بمعنی لِ (For)

بعض اوقات عَلٰی ، لِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ ﴾ (القصص:12)

"اور ہم نے اس پر ، پہلے ہی دودھ پلانے والیوں کی چھاتیاں ؟ حرام کر رکھی تھیں۔"

یہاں حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ کا مطلب حَرَّمْنَا لَهُ الْمَرَاضِعَ ہے۔

b- بعض علماء کہتے ہیں کہ المطففین کی دوسری آیت کا مطلب کچھ یوں ہے۔

﴿ اِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ ﴾ (المطففين:2)

ای ، اِذَا كَالُوا لَهُمْ اَوْ وَزَنُوا لَهُمْ (مِنَ النَّاسِ)

"جب لوگوں سے ماپ لیتے ہیں۔"

15- عَلیٰ بمعنی نیچے Under

بعض اوقات عَلیٰ، نیچے (Under) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَلِتُصْنَعَ عَلیٰ عَیْنِیْ ﴾ (طٰہٰ:39)

"اور (ایسا انتظام کیا) تاکہ تو میری آنکھوں کے نیچے (یعنی میری نگرانی میں) پالا جائے۔"

39- عَنْ From

عَنْ حرفِ جر ہے ، عَنْ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

درج ذیل مثالوں پر غور کیجئے :

1- عَنْ برائے تجاوز Escape

بعض اوقات عَنْ ، بُعْد اور تجاوز Distance & Passing away کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ ﴾ (النور:63)

وہ لوگ ہوشیار رہیں ، جو رسول کے امر سے ، ہٹ کر ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

2- عَنْ برائے تعلیل Due to , Because of

بعض اوقات عَنْ ، تعلیل (سبب) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ ﴾ (ھود:53)

"آپ کی بات کی وجہ سے ، ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔"

b- ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلاَّ **عَنْ** مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهَا﴾ (التوبة: 114)

"ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے لیے ، دعائے مغفرت نہیں کی تھی، مگر اس وعدے کی وجہ سے ، جو انہوں نے اپنے باپ سے کیا تھا۔"

c- هَجَانِی **عَنْ** حَسَدٍ

"حسد کی بناء پر ، اس نے میری ہجو کی۔"

3- عَنْ برائے بدل Substitution

بعض اوقات عَنْ بدل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے :

a- قُمْ **عَنْ** اَخِيْكَ بِهٰذَا الْعَمَلِ

" اپنے بھائی کے بدلے ، یہ کام کرنے کے لیے اٹھیے۔"

b- ﴿لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ **عَنْ** نَّفْسٍ شَيْئًا﴾ (البقرة: 48)

" (اس دن) کوئی نفس ، دوسرے نفس کی طرف سے کوئی چیز (بدلے میں) نہیں دے سکے گا۔"

4- عَنْ برائے نقلِ کلام Reported from

بعض اوقات عَنْ ، نقلِ کلام کے لیے استعمال ہوتا ہے ، بالخصوص علمِ حدیث میں۔ جیسے :

حَدَّثَ **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ

"اُس نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔"

5- عَنْ برائے براءت Exclusion

بعض اوقات عَنْ ، براءت کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ تعَالٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴾ (الانعام:100)

" اللہ تعالیٰ کی ذات ، ان لوگوں کے منسوب کردہ ، (غلط اور بیہودہ اوصاف سے)، بلند وبرتر (بری اور پاک) ہے۔"

عَنْ + مَا = عَمَّا

6- عَنْ برائے تاکیدِ جمع Affirmation

بعض اوقات عَنْ ، تاکیدِ جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

قُتِلُوا عَنْ آخِرِهِمْ

" وہ سب کے سب ، اوّل تا آخر مارے گئے۔"

7- عَنْ بمعنی بعد After

بعض اوقات عَنْ ، بعد کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

عَنْ قَلِيْلٍ تَرٰی یا عَمَّا قَلِيْلٍ تَرٰی

" کچھ دیر بعد ، آپ دیکھیں گے۔"

8- عَنْ بمعنی عَلٰی Over

بعض اوقات عَنْ ، عَلٰی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

اَحبَبْتُ الإحْسَانَ اِلَی الفُقَرَاءِ عَنْ كَثْرَةِ الصَّلٰوةِ

" میں نے نماز کی کثرت پر ، غریبوں کے ساتھ احسان کو ترجیح دی۔"

یہاں عَنْ كَثْرَةِ الصَّلٰوةِ کا مطلب عَلٰی كَثْرَةِ الصلٰوةِ ہے۔

9- عَنْ بمعنی جانب Side

بعض اوقات عَنْ ، جانب کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

جَلَسَ سَمِیْرٌ عَنْ یَسَارِہٖ

" سمیر ، اس کی بائیں جانب ، بیٹھ گیا۔"

10- عَنْ بمعنی ترک Left

بعض اوقات عَنْ ، ترک کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَاتَ عَلِیٌّ عَنْ وَلَدَیْنِ

"علی وفات پا گیا ، دو لڑکے چھوڑ کر۔"

11- عَنْ بمعنی مِنْ (From)

بعض اوقات عَنْ ، مِنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ أُولٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴾ عَنْهَا = مِنْهَا (الانبیاء: 101)

"تو وہ لوگ یقیناً اس (جہنم سے) سے دور رکھے جائیں گے۔"

-b ﴿ اللّٰہُ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ﴾ عَنِ العَالَمِیْنَ = مِنَ العَالَمِیْنَ

"اللہ تمام دنیاوالوں سے ، بے نیاز ہے۔" (آل عمران: 97)

-c ﴿ وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِہٖ ﴾ (الشوریٰ: 25)

"اور وہی ہے ، جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے۔"

یہاں عَنْ عِبَادِہٖ کا مطلب مِنْ عِبَادِہٖ ہے۔

12- عَنْ بمعنی بِ With

بعض اوْقات عَنْ ، بِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى﴾ (عَنِ الْهَوٰى = بِالْهَوٰى) (النجم:3)

"اور وہ ، اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتا۔"

b- ﴿يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا﴾ (الاعراف:187)

"یہ لوگ آپؐ سے (قیامت کے بارے میں) پوچھتے ہیں ، گویا کہ آپؐ ، اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔"

یہاں كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا کا مطلب كَاَنَّكَ حَفِيٌّ بِهَا ہے۔

13- عَنْ برائے مصاحبت Accompaniment (With)

بعض اوقات عَنْ ، مُصَاحَبَت کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

فَعَلْتُ هٰذَا عَنْ رِضًى يا فَعَلْتُ هٰذَا عَنْ اِذْنِكَ

"میں نے یہ کام ، آپ کی خوشی کے ساتھ کیا۔" یا

"آپ کی اجازت کے ساتھ کیا ہے۔"

14- عَنْ ' کے بارے میں ' About

بعض اوقات عَنْ ، کے بارے میں (About) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے ، بالخصوص جب وہ ، سَئَلَ کے صلے کے طور پر آتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ ﴾ (البقرۃ:119)

"اور اہلِ دوزخ کے بارے میں ، آپؐ سے محاسبہ نہیں ہوگا۔"

(یعنی اب جو لوگ جہنم سے رشتہ جوڑ چکے ہیں ، ان کی طرف سے آپؐ ، ذمے دار و جواب دہ نہیں ہیں۔)

سبق نمبر :244

40- فَ Thus, And , Then, So

فاء حرف عطف ہے ، اس کی کئی قسمیں ہیں۔ عطف ، ترتیب ، تعقیب ، تعلیل اور تاکید وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1- فاء برائے عطف Conjunction

بعض اوقات حرفِ فاء کو ، عطف کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی جو بات معطوف علیہ کے لیے ، پہلے ثابت کی گئی ہے ، وہی بات فوراً معطوف کے لیے ثابت کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴾ (عبس: 21)

”پھر اسے موت دی ، اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔“

2- فَاء (ف) برائے ترتیب Sequence

بعض اوقات فَاء ، ترتیب ذکری یا معنوی (Natural Sequence) دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

a- ﴿ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ ﴾ (هود:45)

”نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا۔ چنانچہ انہوں نے کہا : اے میرے رب ! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے۔“ (Consequently)

b- ﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ﴾ (الانفطار:7)

"جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے نِک سُک سے درست کیا پھر تجھے متناسب بنایا۔"

3- فاء (ف) برائے تعقیب Follow up

بعض اوقات حرفِ فاء کو، تعقیب کے لیے، استعمال کیا جاتا ہے۔

تَعْقِیْب، ایک کام کے، دوسرے کام کے پیچھے ہونے کو کہتے ہیں۔ جیسے

﴿ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴾ (الذاریات:26)

"پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا، اور پھر ایک (بھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے آیا، پھر مہمانوں کے آگے پیش کیا۔ اور کہا: آپ حضرات کھاتے نہیں؟"

4- فاء (ف) سببیہ (تعلیل) So, As a result

بعض اوقات فاء، سبب کے معنی دیتا ہے، جب معطوف، کوئی جملہ ہو۔ جیسے:

a- ﴿ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾ (الکوثر:2-1)

"یقیناً ہم نے آپؐ کو کوثر عطا کیا ہے لہٰذا آپؐ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔"

b- ﴿ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ﴾ (القصص: 15)

"تو موسیٰؑ نے اس شخص کو ایک گھونسا مارا، 'جس کے نتیجے' میں اس کا کام تمام کر دیا۔"

(اس مثال میں، فَ کے بعد، قَضٰی جملۂ فعلیہ ہے۔)

نوٹ کیجیے کہ یہاں فَ کا ترجمہ ، 'جس کے نتیجے میں' کیا گیا ہے۔

c- ﴿ فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ﴾ (البقرة:37)

"پھر اس وقت آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی ، جس کے نتیجے میں ، اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔"

5- فَاء (ف) برائے استیناف Renewal, Inception

اس وجہ سے ، چنانچہ ، اس کے بعد ، بعد ازاں۔

a- ﴿ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴾ (البقرة:117)

" (میں کہتا ہوں) وجود میں آجا، تو وجود میں آجاتی ہے۔"

b- ﴿ يَوْماً فَيَوْماً ﴾ " دن بہ دن"

c- ﴿ سَنَةً فَسَنَةً ﴾ "سال بہ سال۔"

6- فَاء (ف) زائدہ برائے تاکید کلام Confirmation

a- ﴿ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ (المدثر:4)

" اور اپنے کپڑوں کو ، تو پاک رکھیے۔"

b- ﴿ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ﴾ (الجمعة:8)

"ان سے کہو، "یقیناً موت ، جس سے تم بھاگتے ہو ، وہ تو تمہیں آ کر رہے گی۔"

7- فَاءُ الجزَاءِ : شرطیہ اور جزائیہ جملوں کے درمیان فاء (ف) کا استعمال

بعض اوقات ، شرطیہ اور جزائیہ جملوں کے درمیان فاء کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تفصیلات کے لیے ، جلد اوّل کے سبق نمبر 108 کا مطالعہ کیجیے۔یہ فَاءُ الجزَاءِ کہلاتا ہے۔ یہاں اعادے کے طور پر ایک مثال دی جا رہی ہے۔

a- ﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ ﴾ (آل عمران: 31)
"اے نبیؐ ، لوگوں سے کہہ دو ! کہ اگر تم حقیقت میں ، اللہ سے محبت رکھتے ہو ، تو میری پیروی اختیار کرو۔"

b- مَنْ يَدْرُسْ فَيَنْجَحُ "جو پڑھتا ہے ، وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔"

8- فاء حالیہ

بعض اوقات فاء ، حال کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ أَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ﴾
"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟" (الحج: 63)

9- فاء بحیثیت حرفِ ناصب

جلد اوّل کے سبق نمبر 110-111 میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فائے سببیہ کے بعد اَنْ مضمرہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے فاء کے بعد آنے والا فعلِ مضارع خفیف یعنی منصوب ہوتا ہے اور جب امر ، نہی ، نفی ، استفهام ، عرض ، تمنی اور ترجی کے جواب

میں فاء آجائے تو اس کے بعد آنے والا فعلِ مضارع خفیف یا منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

جُودُوا — فَتَسُودُوا (فَ + تَسُودُوا) تَسُودُونَ خفیف ہو گیا ہے۔

امر — مضارع خفیف

10- وَاوْ کے معنی میں

فاء (فَ) بعض اوقات ، واؤ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے مشہور شاعر (امرئ القیس المتوفی 539ء) نے اپنے قصیدے میں کہا :

قِفَا نَبْكِی مِنْ ذِكْرىٰ حَبِيْبٍ وَّ مَنزِلِ

"آؤ تھوڑی دیر کے لیے جاناں اور منزلِ جاناں کی یاد میں رولیں۔"

بِسَقْطِ اللِّوىٰ بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

"جو دَخول اور حَومَل کے درمیان ، سقط اللوی کے مقام پر واقع ہے۔"

فَ + حَوْمَلِ = وَحَوْمَلِ (یہاں فاء ، واؤ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔)

11- فاء سے پہلے محذوف کلمات

بعض اوقات جب فاء کے ذریعے عطف ہو ، اور معطوف علیہ کے بعد ، معطوف کا حکم ثابت نہ ہو تو ایسی صورتوں میں کوئی کلمہ محذوف سمجھا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتاً ﴾ (الاعراف: 4)

"اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا ، پھر اُن پر ہمارا عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

اس کا مطلب ہے اِذَا اَرَدْنَا اِهْلاَكَهَا ، فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتاً

یعنی "جب ہم نے ، انہیں ہلاک کرنا چاہا ، پھر ان پر ، ہمارا

عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

-b ﴿وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی﴾ (الاعلیٰ: 5-4)

"اور جس نے نباتات اگائیں ، پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔"

اس مثال میں فاء کا مطلب ہے فَمَضَتْ مُدَّةٌ" یعنی نباتات اگائیں (پھر ایک طویل عرصہ گذرا)۔ پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

41- فِی In

فِیْ حرفِ جر ہے ، کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

1- فِی برائے ظرف In, At

ظرفِ مکان و زمان دونوں ، کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ

ظرف مکان

وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ ﴾ (الروم:2-3)

ظرف زمان

"رومی قریب کی سر زمین میں مغلوب ہو گئے ہیں اور اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال کے اندر ، وہ غالب ہو جائیں گے۔"

-b ظرف مکان ﴿وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ﴾ (ھود: 108)

"رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے ، تو وہ جنت میں جائیں گے۔"

c- ظرف مجازی : کبھی ظرف کے معنی مجازاً بھی آتے ہیں۔ مثلاً

﴿ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ ﴾ (البقرة:179)

"عقل و خرد رکھنے والو ! تمہارے لیے ، قصاص میں زندگی ہے۔"

2- مصاحبت (With)

بعض اوقات فِي ، مصاحبت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ فِي تِسْعِ اٰيَاتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ ﴾ (النمل: 12)

"فرعون کے پاس ، نو نشانیوں کے ساتھ۔"

b- ﴿ وَ الْعِيْرَ الَّتِيْ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ﴾ (یوسف:82)

"اس قافلے سے (دریافت کرلیجیے) جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔"

3- فِي برائے سبب و تعلیل Because of , Due to

بعض اوقات فِي ، سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَا اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (النور:14)

"جو روش تم اختیار کر چکے تھے ، اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب آ لیتا۔"

4- تعلق (کے بارے میں) About,with respect to, Concerning

بعض اوقات فِي ، تعلق کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ﴾ (النساء:176)

"کہو ! اللہ تمہیں ، کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔"

-b ﴿قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَ فِي اللّٰهِ شَكٌّ؟﴾ (ابراھیم:10)

"اُن کے رسولوں نے کہا ! کیا خدا کے بارے میں شک ہے؟"

-5 فی بمعنی کے معاملے میں On Account of

﴿اَلَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ (الممتحنہ:9)

"(تم ان لوگوں کے ساتھ ، نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو)

جنہوں نے دین کے معاملے میں ، تم سے جنگ نہیں کی ہے۔"

-6 فی برائے تقابل (کے مقابلے میں) In comparison

بعض اوقات فی ، تقابل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ﴾ (الرعد:26)

"حالانکہ دنیا کی زندگی ، آخرت کے مقابلے میں ، ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔" (یہاں متاع کی تنکیر ، تحقیر اور قلت کے لیے ہے۔)

-7 فی برائے دخول (اندر) In

بعض اوقات فی ، دخول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ﴾ (الحجر:29)

"اور اس میں ، اپنی روح سے ، کچھ پھونک دوں۔"

-8 فی بمعنی درمیان (Among)

بعض اوقات فی ، درمیان کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿قَالَ ادْخُلُوْا فِيْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ﴾ (الاعراف:38)

"اللہ فرمائے گا : تم لوگ بھی ، دوزخ کی آگ میں ، جن و انس کے ان گروہوں کے درمیان داخل ہو جاؤ ، جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔"

9- فِي بمعني عَلٰي Upon

بعض اوقات فی ، عَلیٰ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَّ لَاُ وصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوعِ النَّخلِ﴾ (طه:71)

"(فرعون نے کہا) اور میں تم سب کو ، لازماً کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا۔"

یہاں فِيْ جُذُوعِ النَّخْلِ کا مطلب عَلٰى جُذُوعِ النَّخْلِ ہے۔

10- فِي بمعني بِ

بعض اوقات فی ، بِ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ﴾ (ابراهيم:9)

"ان کے رسول ، جب ان کے پاس ، بینات کے ساتھ آئے ، تو انہوں نے ، اپنے منہ میں ، اپنے ہاتھ دبا لیے۔"

یہاں فِيْ اَفْوَاهِهِمْ کا مطلب بِاَفْوَاهِهِمْ ہے۔

11- فِي بمعني مِنْ

بعض اوقات فی ، مِنْ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً﴾ (التوبة:123)

"اپنے پاس کے (قریب کے) کافروں کے ساتھ جنگ کرو ، اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں۔"

یہاں فِيْكُمْ غِلْظَةً کا مطلب مِنْكُمْ غِلْظَةً ہے۔

سبق نمبر :245

As, Like كَ -42

کاف (كَ)، حرفِ جر ہے، اور حرفِ تشبیہ بھی ہے۔ تین طرح استعمال ہوتا ہے۔

1- کاف (ك) برائے تشبیہ Assimilation

کاف ، عموماً تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ﴾ (النور:35)

"(کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے ، جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو۔"

b- ﴿ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴾ (القارعة:4)

"وہ دن ، جب لوگ ، بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔"

c- ﴿ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴾ (الفيل:5)

"پھر اُن کا وہی حال کر دیا جیسے (جانوروں کا) کھایا ہوا بھوسا۔"

بعض اوقات كَ کے ساتھ مَا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

كَمَا = كَ + مَا = Just, As , Like = جیسا کہ

-2 کاف (كَ) برائے تعلیل (Because)

بعض اوقات کاف ، تعلیل یعنی سبب بیان کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ اُذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَا كُمْ ﴾ (البقرۃ: 191)

"اُسے یاد کرو ، کیونکہ اُس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔"

-3 کاف (كَ) زائدہ : زائد برائے تاکید Affirmation

یہ کاف (ک) زائدہ ہوتا ہے ، اور تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْئٌ ﴾ (الشوریٰ: 11)

"کائنات کی کوئی چیز ، اُس کے مشابہ نہیں۔"

(مِثْلُ بھی ، اواتِ تشبیہ میں سے ہے اور كَ بھی ، یہاں كَ زائدہ کے آنے سے ، تاکید پیدا ہو گئی ہے۔)

-43 كَاَنَّ As if

كَاَنَّ ، حرفِ مشابہ بالفعل ہے ، اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

كَاَنَّ دراصل ، کافِ تشبیہ کو ، اَنَّ پر لگانے سے بنا ہے۔ (كَ + اَنَّ = كَاَنَّ)

اس لیے ، اس کے اندر تشبیہ کا تاکیدی مضمون ہوتا ہے۔ مثلاً :

-a كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ "گویا زید ، شیر ہے۔"

یہ جملہ اصل میں یوں ہے اِنَّ زَيْدًا كَاَسَدٍ

b- ﴿ كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴾ (الصف:4)

"گویاکہ یہ لوگ ، ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔"

کَأَنَّ کی حسبِ ذیل قسمیں ہیں :

1- كَاَنَّ برائے تشبیہ Assimilation

اگر کَاَنَّ کی خبر جامد ہو ، تو کَاَنَّ تشبیہ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

a- كَاَنَّ مُحَمَّدًا اَسَدٌ "(یعنی) مُحَمَّدٌ" كَالأَ سَدِ. (اَسَد" اسم جامد ہے۔)

b- ﴿قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ﴾ (النمل:42)

"ملکہ بولی ! یہ (تخت) تو گویا وہی ہے۔"

2- كَاَنَّ برائے ظن Assumption

اگر کَاَنَّ کی خبر اسم مشتق ہو ، یا جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو ، تو ظَنّ اور گمان کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ جیسے :

كَاَنَّكَ فاهِمٌ " گمان ہے کہ تم سمجھ گئے ہو۔" (فاهِم" ، اسم مشتق ہے۔)

3- كَاَنَّ برائے تقریب Near

بعض اوقات ، کَاَنَّ تقریب کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

كَاَنَّكَ بِالشِّتَاءِ " تمہارے پاس سردی ، جلد آنے والی ہے۔"

4- كَاَنَّ مُخَفَّفَه Lightened

كَاَنَّ بھی بعض اوقات ، مُخَفَّف ہو کر كَاَنْ ہو جاتا ہے ، اور لَمْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ (كَاَنَّ = كَاَنْ لَمْ يَرَهُ اَحَدٌ") جیسے:

﴿ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ﴾ (هود: 68)

" گویا ، وہ لوگ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔"

44- كَلَّا Nay, But

كَلَّا کا استعمال چار طرح ہوتا ہے:

1- كَلَّا برائے رَدْع و زَجْر (By no means)

یہ كَلَّا روکنے اور ڈانٹنے (Taunt, Threat) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(رک جاؤ، باز آجاؤ ، ہرگز نہیں) جیسے:

﴿ قَالَ اَصْحَابُ مُوسٰى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ○

قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ○ ﴾ (الشعراء: 62-61)

" موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا! ہم لوگ پکڑے جائیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا ! كَلَّا (ایسا مت کہو ، اپنے قول سے باز آؤ ، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا) یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے ، جو مجھے ہدایت دے گا۔"

2- کَلاَّ برائے ردّ و نفی (بلکہ = But)

بعض اوقات ، کَلاَّ ایک چیز کی تردید اور دوسرے کا اثبات کرتا ہے۔ جیسے :

قَالَ الْمَرِيْضُ شَرِبْتُ مَاءً قَالَ الطَّبِيْبُ كَلاَّ شَرِبْتَ لَبَناً

مریض نے کہا : میں نے پانی پیا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کَلاَّ (بلکہ) تم نے دودھ پیا ہے۔

یعنی تم نے پانی نہیں پیا، بلکہ دودھ پیا ہے، جب کہ تمہارے لیے دودھ ممنوع تھا۔

3- کَلاَّ برائے تنبیہ (بمعنی اَلاَ)(Beware)

یہ کَلاَّ تنبیہ کے لیے ، ابتدائے کلام میں آتا ہے۔ سامعین کے نظریات و خیالات ، مزعومات و عقائد کا ردّ کرتا ہے۔ جیسے :

﴿ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ○ كَلاَّ لاَ وَزَرَ ﴾ (القیامة: 10-11)

"اس دن (کہے گا) کہاں بھاگ کر جاؤں ؟ ہرگز نہیں وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہو گی۔"

4- کَلاَّ برائے جواب (بمعنی حَقّاً) (Certainly, Truely)

بعض اوقات کَلاَّ جواب میں ، تصدیق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حَقّاً (یقیناً ، بلاشبہ) کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے

﴿ كَلاَّ وَالْقَمَرِ ﴾ (المدثر: 32)

"یعنی چاند کی گواہی ہے ، یقیناً ، واقعةً یہی بات ہے۔"

﴿ كَلاَّ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ○ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴾ (العلق: 6-7)

"یقیناً ، انسان سرکشی کرتا ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔"

How ? كَيْفَ

كَيْفَ اسمِ استفہام ہے۔ كَيْفَ کی دو قسمیں ہیں۔

1- **كَيْفَ استفہامیہ:**

یہ حال دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

كَيْفَ اَنْتَ ؟ کا مطلب ہے فِيْ اَيِّ حَالٍ تو کس حال میں ہے ؟

2- **كَيْفَ تفسیریہ:**

بعض اوقات ، كَيْفَ سوال کے نہیں ، بلکہ وضاحت اور تفسیر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْماً﴾(البقرة:259)

"پھر دیکھو کہ ہڈیوں کے اس پنجر کو ، ہم کس طرح اٹھا کر ، گوشت پوست اس پر چڑھاتے ہیں۔"

سبق نمبر : 246

For لِ -45

لام کی پچیس (25) سے زیادہ قسمیں ہیں۔آپ کی خصوصی توجہ درکار ہے۔

1- لام حرفِ جر (لِ) Preposition

a- لام جر عموماً مکسور ہوتا ہے ، بالخصوص اسمائے ظاہر کے ساتھ۔ جیسے :
لِلّٰهِ ، لِزَيْدٍ ، لِمُحَمَّدٍ ، لِرَسُولٍ

b- بعض اوقات ، مفتوح ہوتا ہے، بالخصوص اسمائے ضمیر کے ساتھ۔
جیسے : لَهُ ، لَهُمْ ، لَهَا ، لَهُنَّ اور لَكُمَا وغیرہ۔

c- لام جر البتہ ، یائے متکلم کے ساتھ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے : لِي

d- اسمِ منادیٰ اور اسمِ مستغاث ، اگر حرفِ نداء یَا کے ساتھ آئیں ،
تو حرفِ جر مفتوح لام (لَ) ہوتا ہے۔ جیسے: يَا لَلّٰهِ ، يَا لَلْأَمِيْرِ

2- لام (لِ) برائے امر Command

لام امر عموماً مکسور (لِ) ہوتا ہے، لیکن اس سے پہلے فاء ، واؤ یا ثُمَّ آ جائے
تو ساکن (لْ) ہو جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ﴾ (الطلاق:7)

"خوشحال آدمی کو ، اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دینا چاہیے۔"

-b ﴿ وَ لْيُؤْمِنُوا بِيْ ﴾ (البقرة:186)

"اور ان کو مجھ ہی پر ایمان لانا چاہیے۔"

-c ﴿ وَ لْتَنْظُرْ نَفْس" مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ﴾ (الحشر:18)

"ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے۔"

-d ﴿ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ ﴾ (الحج:29)

"پھر ان لوگوں کو اپنا میل کچیل دور کر لینا چاہیے۔"

-3 لام (لِ) برائے تعلیل Causality

یہ لامِ تعلیل ، سبب یعنی کسی کام کی علت بیان کرنے کے لیے ، اسم سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ اِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ﴾(قریش:2-1)

"چونکہ قریش مانوس ہوئے ، (یعنی) جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس۔"

-b ﴿ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْد" ﴾ (العادیات:8)

"اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔"

(محی الدین الدرویش نے ، لِحُبِّ کے لام کو ، لامِ تقویت بتایا ہے۔)

-4 لامِ کی = لامِ تعلیل ناصبہ For Causality

لامِ کیْ ، فعلِ مضارع سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے اور فعلِ مضارع کو خفیف یا منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

a- لِنَعْلَمَ "تاکہ ہم جانیں"

b- ﴿ وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ﴾ (النحل:44)

"اور ہم نے ، آپؐ پر یہ ذکر نازل کیا ہے ، تاکہ آپ اسے لوگوں کو کھول کر سمجھائیں۔"

(یہاں لِتُبَيِّنَ دراصل لِ + اَنْ + تُبَيِّنَ ہے۔ اَنْ محذوف ہے ، جس نے فعلِ مضارع کو منصوب کر دیا ہے۔)

5- لامِ مکسور (لِ) برائے تاکید Affirmative

لامِ تاکید ، مکسور (لِ) ہوتا ہے ، اور اَنْ مُضمره سے پہلے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لامِ زائدہ ہوتا ہے۔اس کی دو (2) قسمیں ہیں۔

a- فعلِ امر کے بعد ، لامِ زائدہ برائے تاکید (لِ + اَعْدِلَ) :

﴿ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ﴾ (الشوریٰ:15)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔"

b- ﴿ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الانعام:71)

"ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں۔"

c- فعلِ ارادہ کے بعد ، لامِ زائدہ برائے تاکید (لِ + يُذْهِبَ) :

﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ ﴾ (الاحزاب:33)

"اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہلِ بیتِ نبیؐ سے گندگی کو دور کرے۔"

d- ﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ ﴾ (النساء:26)

"اللہ چاہتا ہے ، کہ تم پر ان طریقوں کو واضح کرے۔"

6- لامِ مفتوح برائے تاکید Confirmation

لامِ تاکید (لَ) مفتوح ہوتا ہے۔ اسم ، فعل اور حرف تینوں پر داخل ہوتا ہے۔
جیسے :

a- اسم پر لام تاکید:

﴿ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴾ (لَ + كَنُوْد) (العادیات:6)

"یقیناً ، انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔"

b- فعل پر لام تاکید:

i- ﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ﴾ (لَ + اَزِيْدَنَّ) (ابراھیم:7)

"اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔"

ii- ﴿ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ﴾ (لَ + يُوَلُّ) (الحشر:12)

"اور اگر یہ ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے۔"

c- حرف پر لام تاکید:

i- ﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ ﴾ (لَ + قَدْ) (القمر:17)

"ہم نے اس قرآن کو ، نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے۔"

ii- ﴿ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴾ (لَ + فِيْ) (العصر:2)

"انسان در حقیقت خسارے میں ہے۔"

7- لام (لَ) زائدہ برائے تاکیدِ اضافی

یہ لام (لَ) اِنَّ کی خبر پر، اضافی تاکید کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- اسم سے پہلے : ﴿ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَاءِ ﴾ (ابراھیم:39)

"حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ، ضرور دعا سنتا ہے۔"

b- فعل مضارع سے پہلے : ﴿ اِنَّ رَبَّكَ لَیَحْكُمُ بَیْنَهُمْ ﴾ (النحل:124)

"یقیناً ، آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔"

c- حرف سے پہلے : ﴿ وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴾ (القلم:4)

"اور بیشک ، تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔"

اِنَّ اور اَنَّ ہمیشہ اسم سے پہلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن
اِنْ مخففه اور اَنْ مخففه فعل سے پہلے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔
اِنْ مخففه کو ، اِنْ شرطیه اور اِنْ نافیه سے ممتاز کرنے کے لیے ،
اِنْ کی خبر پر لامِ تاکید (لَ) لگایا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

d- ﴿ وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِیْنَ ﴾ (الشعراء:186)

"اور یقیناً ، ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔"

e- ﴿ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً ﴾ (البقرۃ:143)

"اور یقیناً ، یہ معاملہ بڑا سخت تھا۔"

اَنْ مخففه کے بعد ، فعلِ مضارع پر سین ، سَوْفَ اور فعلِ ماضی پر قَدْ کا
اضافہ کیا جاتا ہے، تاکہ اَنْ مخففه کو اَنْ ناصبه سے ممتاز کیا جائے۔
ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

-f ﴿ عَلِمَ اَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضٰى ﴾ (المزمل: 20)

"اُسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ مریض ہوں گے۔"

-g ﴿ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ ﴾ (الجن: 28)

"تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے ہیں۔"

اللَامُ الفَارِقَةُ یا الفَاصِلَةُ

اِنْ مخففہ کو ، اِنْ نافیہ سے ممتاز کرنے کے لیے ، اِنْ مخففہ کی خبر پر جو لام آتا ہے ، اسے لامِ فارقہ یا لامِ فاصلہ کہتے ہیں۔ جیسے :

اِنْ خَالِدٌ لَمُسَافِرٌ "یقیناً خالد سفر کرنے والا ہے۔"

اِنْ زَيْدٌ لَشُجَاعٌ "یقیناً زید بہادر ہے۔"

اِنْ مخففہ لامِ فارقہ

اللَامُ مُزحَلَقَةُ Pushed Away Lam

بعض اوقات اِنَّ کا اسم ، اِنَّ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ لامِ مُزْحَلَقَة کہلاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴾ (النازعات: 26)

لامِ مزحلقہ + اِنَّ کا منصوب اسم

"درحقیقت اس میں ، بڑی عبرت ہے ، ہر اس شخص کے لیے جو ڈرے۔"

-b ﴿ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ ﴾ (الانفطار: 10)

لامِ مزحلقہ + اِنَّ کا منصوب اسم

"جب کہ درحقیقت ، تم پر نگران مقرر ہیں۔"

8- لام (ل) برائے استحقاق Deserving , Right to Possess

بعض اوقات لام ، استحقاق ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلعِزَّۃُ لِلّٰہِ ، اَلمُلْكُ لِلّٰہِ ، اَلْاَمْرُ لِلّٰہِ

"یعنی حَمْد صرف اور صرف اللہ ہی کا استحقاق ہے۔"

b- ﴿وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (المنافقون:8)

"حالانکہ عزت (کا استحقاق) تو اللہ اور اس کے رسول ؐ اور مومنین کے لیے ہی ہے۔"

9- لام (ل) برائے اختصاص Specification

بعض اوقات لام ، اختصاص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿اِنَّ لَہٗ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا﴾ (یوسف:78)

"بلاشبہ ، اس کے ابا جان ، بڑے بوڑھے ہیں۔"

b- اَلْجَنَّۃُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

"جنت تو ، ایمان لانے والوں کے لیے (مخصوص) ہے۔"

10- لام برائے ملکیت Ownership

یہ لام ، ملکیت ثابت کرتا ہے۔ جیسے :

﴿لَہٗ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ (البقرۃ:255)

"زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے ، اُسی کا ہے۔" (یعنی اسی کی ملکیت ہے)

11- لام (ل) تعلیل برائے استغاثہ Call For Help

فریاد اور استغاثہ کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

یَا **لَزَیْدٍ** لِعَمْرٍو .

"اے زید ! عمرو کی مدد کرو۔"

(نوٹ کیجیے ، یہاں پہلا لام مفتوح ہے ، اور دوسرا لام مجرور ہے۔)

12- لام (ل) برائے عاقبت (انجام کار) To become

لامِ عاقبت کو لامُ المآل اور لامِ صیرورت بھی کہا جاتا ہے۔

لامِ عاقبت ، انجام کار کے بیان کے لیے مستعمل ہے۔ جیسے:

﴿ فَالْتَقَطَهٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ **لِيَكُوْنَ** لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ﴾ (القصص:8)

"پھر فرعون کے گھر والوں نے اسے (دریا سے) نکال لیا تاکہ بالآخر وہ ان کا دشمن اور ان کے لیے سببِ رنج بنے۔"

(لِيَكُوْنَ کا یہ لام ، فرعون کا انجام و عاقبت اور آخری احوال بتانے کے لیے ہے ، لامِ تعلیل نہیں ہے۔)

13- لام (ل) برائے منفعت Benefit

یہ لام منفعت اور فائدے کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿ **لَهَا** مَا كَسَبَتْ وَ **عَلَيْهَا** مَا اكْتَسَبَتْ ﴾ (البقرۃ:286)

"نفس نے جو کمائی کی ، اس نیکی کا فائدہ اُسی کو ہے ، اور جو بدی سمیٹی ہے ، اس کا وبال اسی پر ہے۔"

اوپر کی مثال سے واضح ہے کہ **لام** کے مقابلے میں **علی** استعمال ہوتا ہے۔

-b اسی طرح کسی شخص کے محاسن و معائب کے بارے میں محاورہ ہے۔

مَا **لَهٗ** وَمَا **عَلَيْهِ**

-c يَوْمٌ **لَّكَ** وَ يَوْمٌ عَلَيْكَ

"ایک دن آپ کے حق میں ہوتا ہے ، ایک دن آپ کے خلاف۔"

-14 لام (ل) برائے تاکیدِ نفی Denial

اس لام کو لامِ جحود کہتے ہیں ، جو کلی انکار کرتا ہے۔ جیسے :

ایسی صورت میں لام سے پہلے ، مَا كَانَ ، یا لَمْ يَكُنْ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ **لِيُطْلِعَكُمْ** عَلَى الغَيْبِ﴾ (آل عمران:179)

"مگر اللہ کا یہ طریقہ ہرگز نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے۔"

-b ﴿لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ **لِيَغْفِرَ** لَهُمْ﴾ (النساء:137)

"تو اللہ ہرگز ان کو معاف نہیں کرے گا۔"

-15 لام (ل) بمعنی اِلٰی (Towards)

بعض اوقات لام ، اِلٰی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

﴿بِاَنَّ رَبَّكَ **اَوْحٰى لَهَا**﴾ (الزلزال:5) (یعنی) **اَوْحٰى اِلَيْهَا**

"کیونکہ تیرے رب نے ، اُسے یعنی زمین کو (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہو گا۔"

16- لام (ل) بمعنی علٰی (Upon)

بعض اوقات لام ، اِستِعلاء (Elevation) کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور مجازی۔

a- استعلاء حقیقی : (لِلْاَذْقَان = عَلَیَ الاَذْقَان) (منہ کے اوپر)

﴿ یَخِرُّوْنَ لِلاَذْقَان سُجَّداً ﴾ (بنی اسرائیل: 109)

"اور وہ منہ کے بل ، روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔"

b- استعلاء مجازی :

﴿ وَ اِنْ اَسأتُم فَلَهَا ﴾ (فَلَهَا = فَعَلَيْهَا) (بنی اسرائیل : 7)

یعنی فَالإساءَةُ عَلَیَ النَّفْسِ

"اور اگر تم نے برائی کی ، تو وہ تمہاری اپنی ذات کے اوپر حجت ہو گی"

یعنی یہ برائی، تمہارے نفس کے اوپر ثابت ہو گی، نفس کے خلاف ہو گی۔

17- لام (ل) بمعنی فِیْ (In)

بعض اوقات لام ، فی کا مفہوم دیتا ہے۔ (لِیَومِ = فِي یَومْ) جیسے :

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَومِ الْقِيَامَةِ ﴾ (الانبیاء:47)

"قیامت کے روز ، ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے۔"

18- لام (ل) بمعنیٰ عَنْ About

بعض اوقات لام ، عَنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا
لَوْ کَانَ خَیْراً مَّا سَبَقُوْنَا اِلَیْهِ ﴾ (الاحقاف:11)

یعنی وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
لَوْ کَانَ خَیْراً مَّا سَبَقُوْنَا اِلَیْهِ

"جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے ، وہ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں (یعنی ایمان لانے والوں کے متعلق کہتے ہیں) کہ اگر اس کتاب کو مان لینا کوئی اچھا کام ہوتا ، تو یہ لوگ اس معاملے میں ہم سے سبقت نہ لے جا سکتے تھے۔"

b- ﴿قَالَ مُوْسیٰ اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَکُمْ اَسِحْرٌ" هٰذَا﴾

" موسیٰ نے کہا : تم حق کو (لِلْحَقِّ = عَنِ الْحَقِّ) یعنی حق کے بارے میں ، حق سے متعلق) یہ کہتے ہو جب کہ وہ تمہارے سامنے آگیا؟ کیا یہ جادو ہے؟" (یونس 77)

19- لام (ل) برائے قسم Oath

لامِ قَسَم ، یہ لام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے :

a- ﴿ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴾ (الحجر:72)

"تیری جان کی قسم ، اے نبیؐ ! اس وقت ان پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا

تھا ، جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔"

b- لِلّٰہِ یَبْقٰی عَلَی الْاَیَّامِ ذُوحِیَدٍ

"خدا کی قسم ! ٹیڑھی نگاہ والے کا برقرار رہنا ، (باعثِ تعجب ہے۔)"

20- لام (ل) برائے تعجب To Express Surprise

بعض اوقات لام، تعجب کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے۔ یہ قسم کے لیے بھی ہے ، اور تعجب کے لیے بھی۔ بعض اوقات صرف تعجب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لِلّٰـہِ دَرُّہٗ مِنْ شَاعِرٍ

"خدایا ! کتنا عظیم شاعر ہے ! "

21- لام (ل) برائے تقویت Strength

یہ وہ لام ہے ، جو کسی لفظ کی تاخیر پر ، تقویت کے لیے آتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴾ (الاعراف: 154)

"ہدایت اور رحمت تھی، ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔"

b- ﴿ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ﴾ (البقرۃ: 91)

"اور اس تعلیم کی تصدیق و تائید کر رہا ہے جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی۔"

22- لام (ل) برائے ابتداء Begining Or Inception

لام (ل) برائے ابتداء (Inception)، مبتدأ سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ﴾ (الحشر:13)

"ان کے دلوں میں ، اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے۔"

b- ﴿ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ﴾

"ایک مومن لونڈی ، مشرک شریف زادی سے بہتر ہے ، اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔" (البقرة:221)

23- لام (ل) برائے جواب لَوْ

لَوْ کے جواب میں بھی ، لام کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ﴾ (الانبیاء:22)

"اگر آسمان و زمین میں ، ایک اللہ کے سوا ، دوسرے خدا بھی ہوتے ، تو (زمین اور آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔"

24- لام (ل) برائے جواب لَوْلَا

لَوْلَاَ کے جواب میں بھی ، لام استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَوْلَاَ دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ ﴾

" اگر اس طرح اللہ ، انسانوں کے ایک گروہ کو ، دوسرے گروہ کے ذریعے سے ، ہٹاتا نہ رہتا ، تو زمین کا نظام بگڑ جاتا۔" (البقرة:251)

25- لام (ل) واقعہ برائے جوابِ قسم

قسم کے جواب میں بھی ، اللام الواقعہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ذیل کی مثال میں یہ حرفِ قَدْ سے پہلے آیا ہے۔

﴿ تَا للّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ﴾ (یوسف: 91)

"اللہ کی قسم ! یقیناً تم کو ، اللہ نے ہم پر فضیلت بخشی۔"

(یہاں کے بعد تَا للّٰهِ، قَدْ سے پہلے لام استعمال ہوا ہے۔)

26- لام (ل) مُؤذِنَہ یا اللامُ المُوَطِّئَةُ لِلقَسَمِ

بعض اوقات ، حرفِ شرط اِنْ سے پہلے ، لام استعمال ہوتا ہے۔ اسے لامِ مُؤذِنَہ کہتے ہیں۔ جیسے (لَ + اِنْ = لَئِنْ)

﴿ لَئِنْ أُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ﴾ (الحشر: 12)

" اگر وہ نکالے گئے ، تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے۔"

چونکہ یہ قسم کے لیے راہ ہموار کرتا ہے ، اس لیے اسے اللامُ المُوَطِّئَةُ لِلقَسَمِ کہتے ہیں۔ (المنهاج في القواعد والاعراب – محمد الانطاكي)

27- لام (ل) برائے بُعْد

بعض اوقات لام ، اسمِ اشارہ پر داخل ہوتا ہے اور بتاتا ہے کہ مشار" الیه بعید ہے۔ یہ **اللام للبعد** کہلاتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَفِي ذٰلِكَ **فَلْيَتَنَافَسِ** الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴾ (المطففين :36)

"جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں ، وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔" (یہاں اسمِ اشارہ ذَا ، فِ کی وجہ سے مجرور ہے اور فَلْيَتَنَا فَسِ میں لام ، بُعْد کے لیے ہے۔)(المنهاج في القواعد والاعراب)

28- لامْ(ل) برائے تعدیہ

بعض اوقات لام ، تعدیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

مشق : قرآنِ مجید سے (20) بیس دیگر آیات تلاش کیجیے جس میں لام استعمال کیا گیا ہو۔ ہر لام کے بارے میں وضاحت کیجیے کہ یہ کون سی قسم کا لام ہے ؟

سبق نمبر : 247

Not, Do not لَا -46

لَا کی تین قسمیں ہیں۔ نافیہ ، ناھیہ ، اور زائدہ۔

1- لَا برائے نفی (Not)

یہ لَا ، نافیہ (Negation) کہلاتا ہے۔اس کی چار قسمیں ہیں۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔
یہ معطوف پر سے ، حکم کے اطلاق کی نفی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

a- جَاءَنِیْ زَیْدٌ" لَا عَمْرٌو"
(میرے پاس زید آیا ہے ، عمرو نہیں آیا)

b- ﴿لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَھَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ﴾
(یس:40)
"نہ سورج کے بس میں یہ ہے ، کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔"

2- لَا برائے نہی (Donot)

اس لَا کو ناھیہ (Prohibition) کہتے ہیں ۔ کسی کام سے روکتا ہے۔ فعل

مضارع کو مجزوم کرتا ہے اور مضارع کو مستقبل کے لیے خاص کرتا ہے۔ جیسے :

a- لاَ تَخْرُجْ ، لاَ تَذْهَبْ ، (مت نکلو ، مت جاؤ)

b- ﴿ لاَ تَقْتُلُوا يُوسُفَ ﴾ (یوسف:10)

"یوسف کو قتل نہ کرو۔"

3- لاَ زائدہ Redundant, Augmentative

(اَنْ + لاَ زَائدة = اَلاَّ) یہ لاَ ، زائدہ ہوتا ہے۔

تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوا اَلاَّ تَتَّبِعَنِ ﴾ (طه:92)

"(اے ہارون !) تم نے جب بنی اسرائیل کو گمراہ ہوتے دیکھا، تو کس چیز نے تمہیں روکا ؟ کہ تم میرے طریقے پر عمل نہ کرو ؟"

(یہاں اَلاَّ ، (اَنْ + لاَ) سے مرکب ہے ، لاَ زائدہ اور مؤکدہ ہے)

لاَ نافیہ کی چار قسمیں ہیں

1- لاَ نافیہ برائے نفیٔ جنس

اس کا ذکر جلد اول کے سبق نمبر 74 میں ہو چکا ہے۔

نکرہ اسم کو منصوب کرتا ہے اور حکم کی کُلیّ نفی کرتا ہے۔ جیسے :

﴿ لاَ اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ﴾ (البقرة:256)

"دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔"

2- لاَ نافیہ برائے عطف Conjunction

جَاءَ زَیْدٌ لاَ عَمْرٌو

"زید آیا ہے، عمرو نہیں۔"

3- لاَ نافیہ، نَعَمْ کے جواب میں

اَ جَاءَکَ زَیْدٌ؟ لاَ (یعنی لاَ لَمْ یَجِیْٔ)

"کیا آپ کے پاس زید آیا تھا؟ نہیں" (یعنی وہ نہیں آیا۔)

4- لاَ نافیہ مکرر : Reiterated (Neither + Nor)

لاَ مکرَّر، جملۂ اسمیہ سے پہلے، یا فعلِ ماضی سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔

دو اسماء اور دو افعال سے پہلے لاَ کو مکرر لایا جاتا ہے۔

دونوں اسماء نکرہ، یا دونوں اسماء معرفہ ہوتے ہیں۔ جیسے:

a- ﴿ لاَ الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

وَ لاَ اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ﴾ (یس: 40)

"نہ تو سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات، دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔"

(یہاں دونوں اسماء، مُعَرَّف ہیں۔)

b- ﴿ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزِفُونَ ﴾ (الصافات: 47)
"(جنت کی شراب) نہ تو جسم کو کوئی ضرر ہو گا ، اور نہ اس سے عقل خراب ہو گی۔"
(یہاں پہلے اسم نکرہ ہے۔)

c- ﴿ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ﴾ (القیامۃ: 31)
"مگر نہ تو اُس نے اسے سچ مانا ، اور نہ نماز پڑھی۔"
(یہاں دو لَا ہیں اور دو افعالِ ماضی)

No longer لَاتَ

1- لَا پر تاء کا اضافہ کر کے ، لَاتَ بنایا جاتا ہے۔
لَا کی طرح لَاتَ بھی حرف نفی ہے۔ جیسے :
﴿ وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴾ (ص: 3)
"یہ وقت ، چھٹکارے کا وقت نہیں ہے۔"
(یہاں لَا کی خبر حِيْنَ منصوب ہے اور لَا کا اسم اَلْحِيْنُ محذوف ہے۔ اس کو کھول دیا جائے تو عبارت ہو گی لَاتَ اَلْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ)

2- ما اور لَا کی طرح، لَاتَ بھی اَفْعَالِ ناقصہ کی طرح خبر کو منصوب کرتا ہے۔

47- لَعَلَّ

Perhaps, It is hoped, May be

لَعَلَّ حرف مشابہ بالفعل ہے اور حرفِ توقع ہے۔ چار طرح استعمال ہوتا ہے۔

لَعَلَّ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو، تو قطعیت اور یقین کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور مخلوق کی طرف منسوب ہو، تو رجاء اور توقع کا مفہوم دیتا ہے۔

-1 لَعَلَّ برائے توقع یہ توقع کا معنی دیتا ہے، جس کے دو پہلو ہیں۔ پسندیدہ چیز کی امید اور ناگوار چیز کا اندیشہ۔ دونوں کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

﴿ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ (البقرۃ:189)

"امید ہے کہ تم لوگ فلاح پاؤ گے۔" (امرِ محمود متوقع ہے)

-2 لَعَلَّ برائے اندیشہ لَعَلَّ سے ناگوار چیز کا اندیشہ، بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿ وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ﴾ (الانبیاء:111)

"میں تو یہ سمجھتا ہوں اندیشہ ہے کہ یہ تمہارے لیے فتنہ ہے، اور تمہیں ایک وقتِ خاص تک مزے کرنے کا موقع دیا جارہا ہے۔"

-3 لَعَلَّ برائے تعلیل (So that he may) لَعَلَّ تعلیل کا فائدہ بھی دیتا ہے مثلا

-a ﴿ قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی ﴾ (طٰہٰ:44)

تم دونوں اس سے نرم بات کرنا، تاکہ وہ نصیحت پائے یا ڈرے۔

b- ﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰأُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ (المائدة:100)

"اے عقل والو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو، تاکہ تم لوگوں کو فلاح نصیب ہو۔"

(مباحث في علوم القرآن. مناع القطان)

4- لَعَلَّ برائے استفہام بعض اوقات لَعَلَّ استفہام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

﴿ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْباً ﴾ (الاحزاب:63)

"تمہیں کیا خبر، شاید کہ وہ گھڑی قریب ہی آ لگی ہو؟" (یعنی کیا وہ گھڑی قریب آلگی ہے؟) (یہاں اکثر علماء کے نزدیک لَعَلَّ سے مراد هَلْ ہے۔)

48- لٰكِنْ

1- لٰكِنْ حرفِ عطف ہے اور حرفِ استدراک (Restriction) بھی ہے۔

2- لٰكِنْ اصل میں لاَ كِنْ ہے۔ کتابت میں الف حذف کر دیا جاتا ہے۔

3- لٰكِنْ ایک کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو، دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے، جملے کے پہلے، یا دوسرے حصے میں، منفی جملے کا آنا ضروری ہوتا ہے جیسے:

مَا رَاَيْتُ زَيْداً لٰكِنْ بَكْراً.

"میں نے زید کو نہیں دیکھا، بلکہ بکر کو دیکھا ہے۔"

اگر معطوف ایک جملہ ہو، تو لٰكِنْ سے پہلے واؤ لانا ضروری ہوتا ہے اور اس طرح، لٰكِنْ، وَلٰكِنْ بن جاتا ہے۔

لٰکِنْ کی تین قسمیں ہیں:

-1 لٰکِنْ عَاطِفہ Conjunctive

اگر لٰکِنْ کے بعد مفرد لفظ ہو، تو لٰکِنْ بطورِ عطف استعمال ہوتا ہے، لیکن اس کے لیے تین (3) شرطیں ہیں:

-a لٰکِنْ سے پہلے، حرفِ نفی یا حرفِ نہی موجود ہو اور

-b لٰکِنْ سے پہلے، واؤ موجود نہ ہو۔ اور

-c اس کے بعد، اسم مفرد ہو۔ جیسے:

مَا قَامَ زَیْدٌ" لٰکِنْ خَالِدٌ" "زید کھڑا نہیں ہوا، بلکہ خالد۔"

-2 لٰکِنْ اِبتِدائیہ Inceptive

مندرجہ ذیل مثال میں، لٰکِنْ حرفِ عطف نہیں ہے، بلکہ ابتدائیہ ہے۔

﴿مَا کَانَ مُحَمَّدٌ" اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ﴾

(الاحزاب:40)

"(لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں،

مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔"

یہ لٰکِنْ ابتدائیہ ہے۔ اور یہاں اس سے پہلے واؤ موجود ہے۔

-3 لٰکِنْ مُخَفَّفَہ Shortened

یہ لٰکِنْ، دراصل لٰکِنَّ کا مخفف ہوتا ہے، مگر غیر ناصب ہے۔

جملۂ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ اگر اس کے بعد جملہ ہو تو استدراک (Rectification) کے لیے آتا ہے۔ حرفِ عطف نہیں رہتا۔ جیسے:

﴿ وَ مَا ظَلَمْنَاهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (الزخرف: 76)

"ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ خود (اپنے آپ پر) ظالم تھے۔"

49- لٰكِنَّ But

لٰكِنَّ، حرفِ مشبہ بالفعل ہے، اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔ استدراک کا مفہوم دیتا ہے۔ اپنے سے پہلے آنے والی بات کے خلاف، حکم ثابت کرتا ہے۔ جیسے:

مَا هٰذَا شَاعِرًا، لٰكِنَّهُ كَاتِبٌ"

"یہ شخص شاعر نہیں ہے، بلکہ ایک کاتب ہے۔"

لٰكِنَّ، کی تین قسمیں ہیں:

1- لٰكِنَّ برائے استدراک Rectification

a- یہ ایک جملہ سے پیدا ہونے والی، غلط فہمی کو دور کرنے والے جملے پر آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دونوں جملے، ایک دوسرے کے مخالف ہوں مثلاً:

مَازَيْدٌ" شُجَاعًا، لٰكِنَّهُ كَرِيْمٌ"

"زید شجاع نہیں، لیکن فیاض ہے۔"

b- منفی جملے کا استدراک مثبت سے اور مثبت جملے کا استدراک منفی سے ہوتا ہے۔ مثلاً

● ﴿ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا ﴾(البقرة:102)

"سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا ، بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا۔"

● جَاءَنِي زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرًوا لَمْ يَجِئْ۔

"میرے پاس زید آیا تھا ، لیکن عمرو نہیں آیا۔"

2- لٰكِنَّ مُخَفَّفَه Lightened

● لٰكِنَّ بھی ، مخفف ہو کر لٰكِنْ ہو جاتا ہے اور فعل سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ﴾(البقرة: 12)

"خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں، مگر انہیں شعور نہیں ہے۔"

● لٰكِنْ (لٰكِنَّ کے برعکس) مبتدا کو منصوب نہیں کرتا۔ جیسے :

قَامَ زَيْدٌ وَلٰكِنْ عَمْرٌو جَالِسٌ

"زید تو کھڑا ہو گیا ، لیکن عمرو بیٹھا ہوا ہی ہے۔"

3- لٰكِنَّ برائے تاکید Affirmative

بعض اوقات لٰكِنَّ ، تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَوْ جَاءَنِي لَاَكْرَمْتُهٗ ، لٰكِنَّهٗ لَمْ يَجِئْ

"اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کا اکرام کرتا ، لیکن وہ نہیں آیا۔"

(یہاں دوسرے جملے کے بغیر بھی ، بات مکمل تھی ، لیکن تاکید مزید کے لیے لٰکِنَّ استعمال ہوا ہے۔)

50- لَنْ Will Never

By no means in future

1- حرفِ نفی ہے۔ حرفِ ناصب ہے اور حرفِ مستقبل ہے۔

نفی کو مؤکد کرتا ہے۔ جیسے :

﴿لَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ﴾ (یوسف:80)

"اب تو میں اس جگہ سے ہرگز نہیں جاؤں گا۔"

2- لَنْ بعض اوقات ، زَالَ پر داخل ہو کر ، دعا کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَنْ تَزَالُوا مَلْجَأَ الْفُقَرَاءِ

"خدا تم کو ہمیشہ غریبوں کا سہارا بنائے رکھے۔" (تمہاری فیاضی زائل نہ ہو۔)

51- لَوْ If

لَوْ ، حرفِ عرض ہے ، حرفِ تمنا ہے ، حرفِ شرط ہے اور بعض اوقات تقلیل اور بعض اوقات تعلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1- لَوْ برائے شرط IF

لَوْ شرطیہ کے بعد فعلِ مضارع ہو ، تو ماضی کا معنی دیتا ہے ، بشرطیکہ لَوْ کا جواب ماضی میں ہو۔

(اس کے بر خلاف ، اِنْ شرطیہ ، مستقبل کا مفہوم دیتا ہے۔) جیسے :

a- ﴿ لَوْ نَعْلَمُ قِتَالاً لَا تَّبَعْنَاكُمْ ﴾ (آل عمران: 167)

"اگر ہمیں معلوم ہوتا ، کہ آج جنگ ہو گی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے۔(یہاں لاَّ اتَّبَعْنَاكُمْ کا جواب فعل ماضی ہے اور نَعْلَمُ ماضی کا مفہوم دے رہا ہے۔) "

یا پھر لَوْ سے مربوط سابقہ جملہ ، ماضی میں ہو۔ جیسے :

b- ﴿ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ﴾ (النساء:102)

"کفار تو یہ چاہتے ہیں ، کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو جاؤ ، اور وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔"

(یہاں فعل مضارع تَغْفُلُوْنَ سے پہلے ،سابقہ جملہ فعلِ ماضی وَدَّ پر مشتمل ہے)

c- لَوْ تَقُوْمُ قُمْتُ

"اگر آپ کھڑے ہوتے ، تو میں بھی کھڑا ہوتا۔"

d- ﴿ وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً ﴾ (هود: 118)

"اور اگر تیرا رب چاہتا، تو تمام انسانوں کو ایک گروہ بنا سکتا تھا۔"

لَوْ شرطیہ کے ساتھ لامِ تاکید

لَوْ کے جزائیہ جملہ پر ، کبھی تاکید کے لیے لَ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلاَّ اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ﴾ (الانبیاء:22)

"اگر زمین و آسمان میں ، اللہ کے علاوہ خدا ہوتے ، تو ان دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔"

لَوْ شرطیہ کے ، جزائیہ جملے کا حذف

بعض اوقات ، لَوْ کا جزائیہ جملہ ، حذف کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً

﴿ لَوْ اَنَّ قُرْاٰ نًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ﴾ (الرعد:31)

"اگر ایسا قرآن نازل کیا جاتا ، جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے (تو یہ اللہ کے لیے مشکل نہ تھا۔)" یہاں قوسین میں درج الفاظ ، محذوف ہیں۔

2- لَوْ برائے شرط و سبب Condition & Causality

یہ لَوْ اپنے بعد والے دو جملوں کے درمیان ، سَبَبِیَّت اور مُسَبَّبِیَّت کا تعلق قائم کرتا ہے۔ جیسے :

لَوْ جَاءَنِي لَاَ كْرَمْتُهٗ

"اگر وہ آتا ، تو میں اس کا اکرام کرتا (مگر وہ نہیں آیا ، میں نے اکرام نہیں کیا) ۔"

3- لَوْ برائے تقلیل ۔ وَلَوْ (Even if) Paucity

جب لَوْ سے پہلے ، واؤ استعمال کیا جائے ، تو (اگرچہ ، چاہے Even if) تقلیل کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے :

a- تَصَدَّقُوا وَلَو بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ (الحدیث)

"خیرات کیا کرو ، چاہے وہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

b- فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (بخاری و مسلم)

لہذا دوزخ کی آگ سے بچو ، چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔"

c- السَّخِيُّ حَبِيْبُ اللهِ ، وَلَوْ كَانَ فَاسِقاً

"فیاض آدمی اللہ کا محبوب ہوتا ہے ، اگرچہ کہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہو۔"

d- عَاقِبِ الْمُجْرِمَ وَلَوْ كَانَ ابْنَكَ

"مجرم کو سزا دو ، چاہے وہ تمہارا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔"

وَلَوْ وصلیه دو بعید باتوں ، یا دو متضاد احکام کو ملانے کے لیے وَلَوْ وَصِیله استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ، اس کا ترجمہ اگرچہ ، خواہ ، چاہے وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔

4- لَوْ برائے تکثیر Abundance

بعض اوقات ، لَوْ ، واؤ کے ساتھ ، تکثیر کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے :

﴿ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَداً ﴾ (الکہف:109)

"اگر ہم اتنی ہی (یعنی سمندر جتنی روشنائی) مزید فراہم کریں۔"

-5 لَوْ برائے عرض Request (Would you please!)

لَوْ برائے عرض کا جواب ، حرف فاء کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

لَوْ تنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِيْبُ خَيْراً

"اگر آپ ہمارے پاس قیام کریں گے ، تو آپ کا فائدہ ہوگا۔"

-6 لَوْ برائے تمنی (I wish if , We wish if)

لَوْ برائے تمنی کا جواب بھی ، حرف فاء کے ساتھ ، منصوب ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر جزائیہ جملے میں مضارع معروف اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔ جیسے :

-a لَوْ تَأتِيْنِي فَتُحَدِّ ثَنِي

"کاش آپ میرے پاس آتے ، اور مجھ سے گفتگو کرتے۔"

-b ﴿ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴾ (القلم:9)

وہ کاش چاہتے ہیں کہ کاش کچھ تم مُدَا ھَنت کرو، تو وہ بھی مُدَا ھَنت کریں۔

-c ﴿ لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الشعراء:102)

"کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہو جائیں۔"

-d ﴿ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴾ (الحجر:2)

"بعید نہیں وہ وقت ، جب کافر پچھتا کر اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش ! ہم مسلمان ہو جاتے ! "

7- لَوْ مصدریہ

بعض اوقات ، لَوْ مصدریہ ہوتا ہے۔ جیسے :

أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ

" میری خواہش ہے ، کاش آپ کامیاب ہو جائیں۔"

اوپر کے جملے کا مطلب ہے ، أُحِبُّ نَجَاحَكَ ، یہاں یہ مصدری معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر :248

If not لَوْلَا -52

لَوْلَا ، دراصل دو حروف سے مرکّب ہے ،لَوْ + لَا ، اس کی کئی قسمیں ہیں :

-1 لَولَا برائے امتناع Restriction

لَوْلَا حرفِ امتناع ہے ، یعنی یہ ایک چیز کے وجود کی بنیاد پر ،
دوسری چیز کے امتناع کو ثابت کرتا ہے۔ جیسے :

لَوْلَا العِلَاجُ لَهَلَكَ الْمَرِيْضُ

" اگر علاج نہ کیا جاتا ، تو مریض ہلاک ہو جاتا۔"

(یعنی علاج کے وجود کی بناء پر ، مریض کی ہلاکت ممنوع ہو گئی۔)

-2 لَولَا برائے شرط Condition

.لَوْلَا کا جواب ، بعض اوقات مذکور ہوتا ہے ، اور بعض اوقات محذوف۔

جب لَوْلَا جملہ اسمیہ پر بطورِ شرط آتا ہے تو اس کا جواب ، جملۂ فعلیہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ ، دوسرے جملے کی نفی کا مضمون پیدا کرتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ لَولَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهٖ ﴾ (الصافات:143)

"اگر وہ (یونسؑ) تسبیح کرنے والا نہ ہوتا، تو وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا۔"

-b ﴿لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ﴾ (سبا: 31)

" اگر تم نہ ہوتے ، تو ہم مومن ہوتے۔"

-c ﴿وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ

وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ﴾ (النور:10)

" اگر تم لوگوں پر ، اللہ کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا اور حکیم ہے۔"

(اس مثال میں ، لَوْلَا کا جواب ، لَهَلَكْتُمْ تو تم ہلاک ہو جاتے ، محذوف ہے۔)

-3 لَوْلَا برائے تحضیض Stimulation (Why not ?)

یہ لَوْلَا ، ابھارنے کے لیے آتا ہے ، اس کا جواب فَ سے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ﴾ (المنافقون:10)

"تو نے کیوں نہ مجھے مہلت دی ، تھوڑی مدت کے لیے ؟ کہ میں خرچ کرتا۔"

-4 لَوْلَا برائے عرض Desire , Request

لَوْلَا ، تمنی اور عرض کے لیے ہو تو فعلِ مضارع کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ﴾ (النمل:46)

" تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے ؟ "

-5 لَوْلاَ برائے زجرو توبیخ

بعض اوقات ، لَوْلاَ کے اندر ، زجرو توبیخ (جھڑکنے Taunt) اور تندیم (شرم دلانے) (Regret) کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔

لَوْلاَ اگر فعل ماضی سے پہلے آئے تو زجرو توبیخ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَوْلاَ جَاءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ﴾ (النور:4)

"کیوں نہ یہ لوگ پھر ، اس الزام پر ، چار گواہ لے آئے ؟"

-6 لَوْلاَ کے بعد، عام طور پر ضمیر منفصل مرفوع (جیسے : اَنْتُمْ)استعمال ہوتی ہے۔

لَوْلاَ کے بعد، ضمیر متصل (جیسے : لَوْلاَكَ ، لَوْلاَیَ)کا استعمال شاذ ہے۔

-53 لَوْمَا Why not

لَوْمَا بھی حرفِ امتناع اور حرفِ تحضیض (Stimulation) ہے۔ ابھارنے، ترغیب دلانے اور اکسانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

لَوْمَا بھی لَوْلاَ کی طرح ، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ، دونوں سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰئِكَةِ ﴾ (الحجر:7)

"(اگر تم سچے ہو تو) آخر تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے !"

(یعنی فرشتے لا کر تو دکھاؤ۔)

54- لَيْتَ

I wish, Would that

-1 لَيْتَ حرفِ تمنا ہے، حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔
عموماً غیر ممکن الحصول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ
"کاش جوانی لوٹ آتی۔"

b- لَيْتَ زَيْداً قَائِمٌ
"کاش زید کھڑا ہوتا۔"

-2 کبھی لَيْتَ کے ساتھ مَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ (لَيْتَ + مَا = لَيْتَمَا)
لَيْتَمَا بھی اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

55- لَمْ Never, Did not

-1 لَمْ، حرفِ نفی ہے۔ فعلِ مضارع کے مفہوم کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

-2 فعلِ مضارع کو اَخَفْ یا مجزوم کر دیتا ہے، حرفِ جازم ہے۔

-3 نونِ اعرابی کو گرا دیتا ہے، نونِ نسوۃ کو برقرار رکھتا ہے۔

4- فعل مضارع کی یٔ اور وٗ کو ساقط کر دیتا ہے۔ جیسے :

a- لَمْ یَلِدْ — اُس نے نہیں جنا۔ (یَلِدُ)

b- لَمْ تَرَ — تم نے نہیں دیکھا۔ (تَرَی)

c- لَمْ تفعَلُوا — تم لوگوں نے نہیں کیا۔ (تَفْعَلُونَ)

d- لَمْ تفعَلْنَ — تم عورتوں نے نہیں کیا۔ (تَفْعَلْنَ)

56- لَمَّا Not so far, When

1- لَمَّا ، حرفِ نفی ہے۔ حرفِ جازم ہے۔ (Not as yet)

2- لَمَّا ، بھی فعلِ مضارع کے مفہوم کو ماضی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

3- ابھی تک نہیں (Not so far) کا مفہوم دیتا ہے، یا کبھی کبھار جب کا۔

4- فعل مضارع کو مجزوم اور اَخفّْ کرتا ہے ، نون اعرابی کو گراتا ہے، نون نِسوَۃ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ فعل مضارع کے آخر میں یٔ یا وٗ ہو تو ان کو ساقط کر دیتا ہے۔ جیسے

a- لَمَّا یَأْکُلْ — "اس نے ، ابھی تک نہیں کھایا۔" (یَأْکُلُ)

b- لَمَّا یَذُوقُوا — "ان لوگوں نے ، ابھی تک نہیں چکھا۔" (یَذُوقُونَ)

c- لَمَّا یَذْهَبْنَ — "وہ عورتیں ، ابھی تک نہیں گئیں۔" (یَذْهَبْنَ)

d- لَمَّا یَرَ — " اُس نے ، ابھی تک نہیں دیکھا۔" (یَرَی)

﴿ وَ لَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطاً سِیْءَ بِهِمْ ﴾ (هود:77)

"اور جب، ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے، تو ان کی آمد سے، وہ بہت گھبرائے۔"

سبق نمبر :249

58- مَا What ever, Not, If

مَا کی کئی قسمیں ہیں۔ مَا حرفیہ بھی ہوتا ہے اور اسمیہ بھی۔

1- مَا مصدریہ Infinitive

مَا مصدریہ فعل کے ساتھ آتا ہے ، اور مصدر کا مفہوم دیتا ہے۔

ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے :

a- ﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (التوبة:128)

”تمہارا نقصان میں پڑنا ، اس پر شاق ہے۔“

یہاں مَا عَنِتُّمْ کا مطلب ہے عَنَتُكُمْ یعنی

جو نقصان تم نے اٹھایا ، کا مطلب ہے ، تمہارا نقصان۔)

b- ﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ (التوبة:25)

”زمین اپنی کشادگی کے باوجود ، اُن پر تنگ ہو گئی۔“

(یہاں بِمَا رَحُبَتْ کا مطلب ہے بِرُحْبِهَا یعنی

جو کچھ زمین پھیلی ، کا مطلب ہے ، زمین کی کشادگی۔)

c- ﴿وَالسَّمَاءِ وَ مَا بَنٰهَا o وَالْاَرْضِ وَ مَا طَحٰهَا o﴾ (الشمس: 6-7)

"قسم ہے آسمان کی اور جیسا اسے بنایا، قسم ہے زمین کی اور جیسا اسے بچھایا۔"

2- مَا مصدریہ ظرفیہ (اسمیہ) (As Long as)

بعض اوقات مَا مصدریہ کے اندر ، وقت بھی ملحوظ ہوتا ہے ،

ایسے مَا کو ظرفیہ کہتے ہیں۔ جیسے :

a- اَقُوْمُ ، مَا قَامَ الْاُسْتَاذُ

"میں کھڑا رہوں گا، جب تک محترم استاد کھڑے رہیں۔"

(یہاں مَا کے معنی ، ظرفِ زمان جب تک کے ہیں۔)

b- ﴿وَ اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا﴾ (مریم: 31)

"اور اس نے مجھے ، جب تک میں زندہ رہوں ، نماز اور زکوٰۃ کی نصیحت کی ہے۔"

ظرف زمان (When)

c- ﴿وَلَا عَلَى الَّذِیْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ﴾ (توبہ: 92)

"اسی طرح ان لوگوں پر بھی کوئی اعتراض کا موقع نہیں ہے جنھوں نے ، جب خود تمہارے پاس آکر درخواست کی تھی، ہمارے لیے سواریاں بہم پہنچائی جائیں۔"

Definite Conjunctive Pronoun (اسمیہ) مَا موصولہ -3

-a مَا مَوصُولہ ، غیر عاقل کے لیے ، موصولہ بن کر اَلَّذِیْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

﴿ مَا عِنْدَ کُمْ یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ ﴾ (النحل :96)

"جو کچھ تمہارے پاس ہے ، وہ خرچ ہو جانے والا ہے ،

جو کچھ اللہ کے پاس ہے ، وہ باقی رہنے والا ہے۔"

-b ﴿اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال: 38)

"اب بھی اگر باز آجائیں ، تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے ، اُس سے در گزر کر لیا جائے گا۔"

مَا ، بعض اوقات ، عاقل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور مَنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

-c ﴿ولَا تَنْکِحُوا مَا نَکَحَ آبَاؤُکُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النساء:22)

"اور ان عورتوں سے شادی نہ کرو ، جن سے تمہارے باپ شادی کر چکے ہیں۔"

Negation مَا نافیہ -4

مَا نافیة ، حرفِ نفی ہے۔

مَا نافیة ، جملۂ فعلیہ سے پہلے ، اور جملۂ اسمیہ سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الخُلْدَ ﴾ (الانبیاء:34)

"اور (اے نبیؐ) ہمیشگی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لیے نہیں رکھی۔"

b- ﴿ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ﴾ (النجم: 2)

"تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے ، نہ بہکا ہے۔"

c- ﴿ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ﴾ (البقرة: 96)

"حالانکہ لمبی عمر ، اُس کو عذاب سے دور نہیں کر سکتی۔"

5- مَا استفھامیہ (اسمیہ) Interrogative

مَا استفھامیہ ، سوال کے لیے ، فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ ؟ ﴾ (ص: 75)

"تجھے کیا چیز اس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی ؟"

مَا استفھامیہ ، اسمِ اشارہ سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

b- ﴿ وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوسٰى ؟ ﴾ (طه: 17)

"اور اے موسیٰ ! یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے ؟"

c- ﴿ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ ؟ ﴾ (الانبياء: 52)

"یہ مورتیں کیسی ہیں ، جن کے تم لوگ گرویدہ ہو رہے ہو ؟"

بعض اوقات مَا استفھامیہ کا الف، حرفِ جر سے ساقط کر دیا جاتا ہے۔ (بِمَا = بِمَ) جیسے :

d- ﴿ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ؟ ﴾ (النمل: 35)

"پھر میں دیکھتی ہوں ، کہ میرے سفیر کیا جواب لے کر پلٹتے ہیں ؟"

مَا بعض اوقات ، ذا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

e- ﴿ مَا ذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلاً ؟ ﴾ (البقرة: 26)

"ایسی تمثیلوں سے اللہ کو کیا سروکار؟"

f- لِمَاذَا ؟ کس لیے ؟ کس وجہ سے ؟

6- مَا شرطيه Conditional

مَا شرطيه ، کا ذکر فعلِ مضارعِ مجزوم کے سبق میں ہو چکا ہے۔ یہاں ایک مثال حاضر ہے۔

مَا شرطيه ، یہ دو افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَ مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ﴾ (البقرة:197)

"اور جو نیک کام بھی تم کرو گے ، وہ اللہ کے علم میں ہو گا۔"

7- مَا تَعَجُّبِيَّة Expressive of Surprise

مَا تَعَجُّبِيَّة کا ذکر ، افعالِ تعجب کے سبق نمبر 230 میں ملاحظہ فرمایئے ، یہاں دو مثالیں دی جا رہی ہیں :

a- ﴿قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴾ (عبس:17)

"لعنت ہے انسان پر ، کیسا سخت منکرِ حق ہے!" (حیرت ہے)

b- ﴿ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴾ (البقرة: 175)

"کیسا عجیب ہے ان کا حوصلہ کہ جہنم کا عذاب برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں!"

8- مَا برائے اِبْہام Ambiguity

بعض اوقات مَا ، اِبہام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مخاطب اپنی بات مُبْہَم (Vague) رکھتا ہے ، جس کے مختلف مطلب لیے جا سکتے ہیں۔ جیسے :

a- جِئْتُ لِاَمْرٍ مَا

"میں کسی کام کے لیے آیا ہوں۔"

b- اَعْطِنِي كِتَاباً مَّا "مجھے کوئی کتاب دے دو۔"

c- ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِي اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا ﴾ (البقرة:26)

" اللہ تعالیٰ اس بات سے ہرگز نہیں شرماتا ، کہ تمثیل دے کوئی۔"

9- مَا زائدہ Redundant, Augmentative

بعض اوقات ، حرفِ جار اور اسمِ مجرور کے درمیان ، مَا زائد ہوتا ہے۔ جیسے :
ما زائدہ ، جملے کے آہنگ کو درست رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

a- ﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ﴾ (بِ + مَا زائدہ = بِمَا)

"یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپؐ ، لوگوں کے لیے ،
بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہیں۔" (آل عمران:159)

b- ﴿ مِمَّا خَطِيْئَتِهِمْ اُغْرِقُوا ﴾ (مِنْ + مَا زائدہ = مِمَّا) (نوح:25)

" اپنی خطاؤں کی وجہ ہی سے ، وہ غرق کیے گئے۔"

بعض اوقات ، شرطیہ الفاظ سے پہلے ، تاکید کے لیے مَا زائدہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے : مَا + مَا = مَهْمَا ، اِنْ + مَا = اِنَّمَا وغیرہ

10- مَا کا استعمال طَالَ ، قلَّ ، کَثُرَ کے بعد

بعض اوقات ، مَا کا استعمال طَالَ وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں ، مذکورہ بالا تین افعالِ ماضی کو فاعل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جیسے :

a- طَالَمَا انْتظَرْ تُكَ

"بسا اوقات ، میں نے آپ کا انتظار کیا۔"

b- قَلَّمَا فَكَّرْتُ فِي هٰذَا الأَمْرِ

"میں نے اس معاملے میں ، بہت کم غور کیا۔"

c- كَثُرَ مَا زَجَرَنِي

"اس نے مجھے ، بہت دفعہ ، دھمکایا۔"

11- مَا کا استعمال رُبَّ اور رُبَ کے بعد بھی ہوتا ہے۔رُبَ + مَا = رُبَمَا جیسے :

﴿ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ ﴾ (الحجر:2)

"بعید نہیں ! ایک وقت آجائے ! جب کافر (کہیں گے) کاش ہم مسلمان ہوتے۔"

12- مَا کا استعمال ، بَيْنَ کے بعد بھی ہوتا ہے۔ جیسے :

بَيْنَ مَا نَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ

"ہم لوگ نماز کی حالت میں تھے کہ"

بَيْنَمَا (While) بَيْنَ + مَا = اس دوران

13- بعض اوقات مَا ، لَیْسَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ افعالِ ناقصہ کی طرح، اس کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ جیسے:

﴿ مَا هٰذَا بَشَرًا ﴾ (یوسف:31)

"یہ شخص (حضرت یوسفؑ) انسان نہیں ہیں۔"

14- مَا ، اسمائے ضمیر اور اسمائے اشارہ سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: مَا هُوَ؟ ، مَا هُنَّ؟

مَا هٰذَا؟ ، مَا هٰذِهٖ؟

59- مِنْ From

مِنْ حرفِ جر ہے ، اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔

مِنْ کی کئی قسمیں ہیں:

1- مِنْ برائے ابتداء Commencement (From)

بعض اوقات مِنْ ، غایتِ زمان و مکان کی ابتداء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ (بنی اسرائیل:1)

"مسجد حرام سے" (غایتِ مکان کی ابتداء)

b- ﴿ مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ ﴾ (التوبة:108)

"پہلے دن سے" (غایتِ زمان کی ابتداء)

2- مِنْ برائے تَبْعِیض Portion, Division

بعض اوقات مِنْ ، تبعیض (Some of, Among) (یعنی کسی چیز کا ایک حصہ بیان کرنے) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ﴾ (التغابن:2)

" تم میں سے کچھ لوگ کفر کرنے والے ہیں اور

تم میں سے کچھ ایمان لانے والے ہیں۔"

b- ﴿ مِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ ﴾ (الاحزاب:23)

"ان میں سے کچھ لوگ ، انتظار کر رہے ہیں۔"

3- مِنْ برائے تَبْیِین Clarity

مِنْ تبیین بیان اور وضاحت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ 'یعنی' کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ﴾ (الکہف:31)

"وہاں وہ کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے ، (یعنی) سونے کے کنگنوں سے۔"

b- ﴿ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَ قِثَّائِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ﴾ (البقرة: 61)

"اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار (یعنی) ساگ ، ترکاری ، گیہوں ، لہسن ، پیاز ، دال وغیرہ پیدا کرے۔"

c- ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ﴾ (الحج: 30)

یعنی الَّذِیْ هُوَ الْاَوْثَان

”پس گندگی سے بچو ، جو بتوں پر مشتمل ہے۔“

مِنْ برائے تبیین سے پہلے ، اکثر اوقات مَا اور مَهْمَا استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

c- ﴿مَا يَفْتَحِ اللهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ﴾ (فاطر: 2)

”اللہ لوگوں کے لیے ، جس رحمت کا دروازہ بھی کھول دے۔“

d- ﴿مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ آيَةٍ﴾ (الاعراف: 132)

”تم ، ہم لوگوں کے پاس ، خواہ کوئی نشانی لے آؤ۔“

4- مِنْ برائے سبب و علت (Because of)

یہ مِنْ ، سبب بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا﴾ (نوح: 25)

”وہ لوگ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ، غرق کیے گئے۔“

b- ﴿وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ﴾ (القصص: 73)

”یہ اسی کی رحمت (کا سبب) ہے کہ اُس نے تمہارے لیے رات اور دن بنائے۔“

5- مِنْ برائے تقابل (یا بدل) Substitution

بعض اوقات مِنْ ، تقابل (یا بدل) کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ﴾ (التوبة: 38)

”کیا تم لوگوں نے آخرت کے بدلے میں ، دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے۔“

(مِنَ الْآخِرَةِ = عَنِ الْآخِرَةِ)

6- مِنْ بمعنی مرتبہ ، لحاظ ، حالت Standerd

﴿اَسْكِنُوْ هُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ﴾ (الطلاق:6)

"ان بیویوں کو (زمانۂ عدت میں) اُسی جگہ رکھو ، جہاں تم رہتے ہو۔"

(یہاں مِنْ حَيْثُ کا مطلب ، وہ معاشی اور سماجی مقام و منزلت ہے ، جس پر شوہر قائم ہو۔)

7- مِنْ زائدہ Redundant, Augmentative

بعض اوقات مِنْ زائدہ ہوتا ہے۔ تاکید کے لیے ، یا آہنگ کو درست کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ لِيَغْفِرْلَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ ﴾ (ابراھیم:10)

"تاکہ وہ تمہارے گناہ بخش دے۔"

b- ﴿ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴾ (الملك:3)

"کیا تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟"

c- ﴿ مَا مِنْ شَفِيْعٍ ﴾ (یونس :3)

"کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔"

d- ﴿ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴾ (الحج:71)

"اور ان ظالموں کے لیے کوئی مدد گار نہیں ہے۔"

8- مِنْ زائدہ برائے عموم Generality

عمومیت ظاہر کرنے کے لیے بھی ، مِنْ زائدہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مِنْ سے پہلے ، نفی ہو ، یا نہی ہو ، یا ھل کے ساتھ استفہام ہو اور اس کے بعد اسمِ نکرہ ہو۔ جیسے :

a- ﴿ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلاَّ اِلٰه" وَّاحِد" ﴾ (المائدة:73)

"حالانکہ ایک خدا کے سوا ، کوئی خدا نہیں ہے۔"

b- ﴿ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ﴾ (التوبة:91)

"نیکی کرنے والوں کے خلاف کوئی راہ (تدبیر) نہیں ہے۔"

9- مِنْ زائدہ برائے فصل و تمییز Distinction

یہ مِنْ ، دو متضاد چیزوں میں ، فصل و امتیاز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ﴾ (البقرة:220)

"برائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے ، دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔"

10- مِنْ تاکید برائے اتصال Affiramative Conjuntion

﴿ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ﴾ (آل عمران:28)

"جو ایسا کرے گا ، اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔"

11- مِنْ بمعنی بَاء (ب) With

بعض اوقات مِنْ ، بِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ﴾ (الشوریٰ :45) (یعنی) يَنظُرُونَ بِطَرْفٍ خَفِيٍّ

"وہ لوگ ، نظر بچا بچا کر ، کن انکھیوں سے دیکھیں گے۔"

-b ﴿ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ اَمْرِ اللهِ ﴾

"ہر شخص کے آگے اور پیچھے ، اس کے مقرر کیے ہوئے نگران لگے ہوئے ہیں ،

جو اللہ کے حکم سے ، اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔" (الرعد: 11)

یہاں يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ اَمْرِ اللهِ کا مطلب يَحْفَظُوْنَهُ بِاَمْرِ اللهِ ہے۔

-c ﴿ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ o سَلَامٌ ﴾ (القدر: 4-5)

"ہر حکم لے کر (اترتے ہیں) سراسر سلامتی ہے۔"

یہاں مِنْ كُلِّ اَمْرٍ o سَلَامٌ کا مطلب بِكُلِّ اَمْرٍ o سَلَامٌ ہے۔

-d ﴿ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهِ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ ﴾ (المومن: 15)

"اپنے بندوں میں سے، جس پر چاہتا ہے ، اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے۔"

12- مِنْ بمعنی فِی (In)

بعض اوقات مِنْ ، فِي کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَ مِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴾ (ق: 40)

"اور رات میں ، پھر اس کی تسبیح کرو اور سجدہ ریزیوں سے فارغ ہونے کے بعد بھی۔"

13- مِنْ بمعنی کوئی (Any)

﴿ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ (آل عمران: 62)

"اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔"

14- مِنْ بمعنی عَلٰی Upon

-a ﴿ بَلٰی اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَيَأْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ ﴾ (آل عمران: 125)

"بے شک اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور دشمن تم پر چڑھ کر آئیں۔"

یہاں مِنْ فَوْرِهِمْ کا مطلب عَلٰی فَوْرِهِمْ ہے۔

-b ﴿ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ﴾ (الانبیاء: 77)

"اور ان (نوحؑ) کی قوم کے مقابلے میں ، ان کی مدد کی ، جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا۔"

یہاں مِنَ الْقَوْمِ کا مطلب عَلَى الْقَوْمِ ہے۔

سبق نمبر : 250

Since مُذْ -60

1- مُذْ ، اسمِ زمان سے پہلے آتا ہے۔ حرفِ جر ہے اور اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے : مُذْ أُسْبُوعٍ = ایک ہفتے سے

2- مُذْ ، زمانۂ ماضی میں ، مِنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

"میں نے اسے جمعہ سے اب تک نہیں دیکھا۔"

3- مُذْ ، زمانۂ حال میں ، فِي کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

مَا رَأَيْتُهُ مُذِ الْيَومِ

"میں نے اُسے ، آج دن 'میں' نہیں دیکھا۔"

Since مُنْذُ -61

1- مُذْ اور مُنْذُ دونوں حروف ، ابتدائے مدت کے بیان کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ دونوں حروفِ جر ہیں۔ اپنے بعد آنے والے اسم کو ، مجرور کرتے ہیں۔ مثلاً

مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

"میں نے اسے ، جمعے کے دن سے اب تک نہیں دیکھا۔"

-2 بعض اوقات ، مُذْ اور مُنْذُ ، مرفوع بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

مُذْ یَوْمَانِ اور مُنْذُ یَوْمَانِ دو دن سے

-3 بعض اوقات ، ان دونوں کے بعد جملۂ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

مَا زِلْتُ اَبْغِی المَالَ مُذْ اَنَا یَافِعٌ

"میں جب سے جوان ہوا ، مال کی تلاش میں لگا رہتا ہوں۔"

-4 بعض اوقات ، ان دونوں کے بعد جملۂ فعلیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

مَا زَالَ مُنْذُ عَقَدَتْ یَدَاهُ اِزَارَهُ

"جب سے اُسے ازار باندھنا آیا (یعنی ہوش سنبھالا) وہ ایسا ہی ہے۔"

62- نون

نون کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

-1 نونِ اثقل فعل مضارع کے ساتھ ، تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَنَکُوْنَنَّ ، لَاَ زِیدَنَّ ، لَیَقُوْلُنَّ

-2 نونِ ثقیل فعل مضارع کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے : لَنَسْفَعَنْ ، لَنَکُوْنَنْ

-3 نونِ نسوۃ یا نونِ ضمیر جیسے یَفْعَلْنَ ، تَفْعَلْنَ۔ جامد ہوتا ہے۔

-4 نونِ اعرابی ، جو بعض اوقات گر جاتا ہے۔ اس کی (5) صورتیں ہیں۔ جیسے :

یَفْعَلاَنِ ، تَفْعَلاَنِ ، یَفْعَلُوْنَ ، تَفْعَلُوْنَ ، تَفْعَلِیْنَ

-5 نونِ وقایہ اس کی تفصیل نیچے آرہی ہے۔

Noon of Prevention نونِ وقایہ -62

نونِ وقایہ یائے متکلم کو ، فعل سے ، حروف مشابہ بالفعل سے ، یا پھر حرف سے جدا کرتا ہے ، نونِ وقایہ ، لفظ کے آخری حصے کو تغیر سے بچالیتا ہے۔

نونِ وقایہ کی کچھ مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

-1 فعلِ ماضی کے بعد نونِ وقایہ

اَهْلَكَنِي ، تَوَفَّيْتَنِيْ ، لُمْتُنَّنِيْ ، اَكْرَمَنِي ، عَلَّمَنِي ، بَلَغَنِي

-2 فعلِ مضارع کے بعد نونِ وقایہ

يُهْلِكُنِي ، لَيَحْزُنُنِيْ ، يُعَلِّمُنِي

-3 فعلِ امر کے بعد نونِ وقایہ :

اَعْطِينِي ، اٰتُونِي ، فَاتَّقُوْنِي ، عَلِّمْنِي

-4 حروف مشابہ بالفعل کے بعد نونِ وقایہ

-a (اِنَّ + ن + ی) = إِنَّنِي (إِنِّي بھی استعمال ہوتا ہے۔)

-b (اِنَّ + ن + نَا) = إِنَّنَا (إِنَّا بھی استعمال ہوتا ہے۔)

-c (يَالَيْتَ + ن + ی) = يَا لَيْتَنِي

-d (لٰكِنَّ + ن + ی) = لٰكِنَّنِي

-5 حروف جر کے بعد نونِ وقایہ

-a مِنْ + ن + ی = مِنِّي

-b عَنْ + ن + ی = عَنِّي

-c مِنْ + ن + نا = مِنَّا   -d مِنّی اِلیٰ الحَبِیْبِ سَلَامْ"

"میری طرف سے حبیب دوست (محمد ﷺ) کو سلام پہنچے۔"

-e ﴿ وَ قَالَ اِنَّنِی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ (حم السجدۃ : 33)

"اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔"

-f ﴿رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِی لِلْاِیمَانِ﴾(آل عمران:193)

"مالک ! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا ، جو ایمان کی طرف بلاتا تھا۔"

Yes نَعَمْ -63

نَعَمْ حرفِ ایجاب ہے ، نَعَمْ سوال کے مضمون کی تصدیق کے لیے آتا ہے ، خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ ذیل کے دو جملوں پر غور کیجیے۔

-1 کہا جائے قَامَ زَیْدٌ" اَوْلَمْ یَقُمْ۔(زید کھڑا ہو گیا ، یا نہیں کھڑا ہوا؟)

اس کا جواب نَعَمْ سے دیا جائے تو مراد ہو گی ، زید کھڑا ہوا۔

-2 اگر سوال منفی ہو ، جیسے :

اَلَمْ یَقُمْ زَیْدٌ" ؟ (کیا زید کھڑا نہیں ہوا؟)

اور اس کا جواب بلٰی سے دیا جائے تو مراد ہو گی ، کھڑا نہیں ہوا۔

-3 ﴿ءَ اِنَّا لَمَبْعُوثُونَ o اَوَ اٰبَاؤُنَا الْاَوَّلُونَ o قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُونَ﴾

"کیا ہم ! اور ہمارے باپ دادا بھی ، اٹھائے جائیں گے؟ کہہ دو ! ہاں اور تم خدا کے مقابلے میں ، بے بس ہو۔" (الصافات:18-16)

سبق نمبر : 251

64- ہ

Lamantation (ھائے نُدْبَة)

مَیِّت کو غم و افسوس کے ساتھ آواز دینے کو "نُدْبَة" کہتے ہیں۔ اسمِ مندوب سے پہلے ، حروفِ نداء یَا اور وَا کا استعمال ہوتا ہے۔

ھائے نُدبة اسمِ مندوب کے آخر میں ، ھا (ہ) کا استعمال ہوتا ہے ، یہ ھا (ہ) ساکن ہوتی ہے۔ اس پر وقف لازم ہے۔ جیسے :

وَا زَیْدَاہ ، یَا اَبَتَاہ ، وَا بِنْتَاہ ، وَا اُمَّاہ

"ہائے زید ! ہائے اباجان ، ہائے میری بیٹی ، ہائے میری اَمّی"

65- ھَا

ھَا کی تین (3) قسمیں ہیں :

1- ھَا ، اسمِ الفعل ہے۔ اس کا بیان ، اسماءُ الافعال کے سبق میں ہو چکا ہے۔

2- ھَا ، ضمیر مونث ہے ، اس کا بیان ، اسمائے ضمیر کے اسباق میں ہو چکا ہے۔

3- ھَا ، حرفِ تنبیہ ہے اور حرفِ تنبیہ کی حیثیت سے تین طرح استعمال ہوتا ہے :

a- ھَا ، اسمِ اشارہ کے ساتھ

ھٰذَا ، ھٰذَانِ ، ھٰؤُلَاءِ

کبھی ھا اور اسم اشارہ کے مابین فاصلہ بھی لایا جاتا ہے۔ جیسے :

ھَآ اَنْتُمْ اُوْلَاءِ

(یہاں ھَا اور اسم اشارہ اُوْلَاءِ کے درمیان ضمیر اَنْتُمْ لائی گئی ہے۔)

b- ھَا ، ضمیرِ منفصل کے ساتھ ھَا ، ضمیرِ مرفوع منفصل مبتدأ سے پہلے استعمال ہوتا ہے ، جب خبر اسمِ اشارہ پر مشتمل ہو۔ جیسے :

﴿ ھَا نْتُمْ اُولَاءِ ﴾ (آل عمران: 119)

جو اصل میں اَنْتُمْ ھٰوءُ لَاءِ ہے ، یا ھَا ھُوَ ذَا جو اصل میں ھُوَ ھٰذَا ہے۔

c- ھَا ، حرفِ نداء کے ساتھ

ھَا ، اَیّ" کے بعد استعمال ہوتا ہے ، جب اسمِ منادیٰ معرف باللام ہو۔

i- ﴿ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ﴾ (النساء: 136)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (اَیّ" + ھَا = اَیُّھَا)

ii- ﴿ یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ ﴾ (الانفال: 64)

"اے نبی !"

iii- ﴿ یَآ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ﴾ (الفجر: 27)

"اے نفس مطمئن !" (اَیَّۃ" + ھَا = اَیَّتُھَا)

4- ھَا کے دیگر استعمالات یہ ہیں

a- ھَا اَفْعَلُ کَذَا "دیکھو ! میں یہ کروں گا۔"

b- هَا إِنَّ زَيْداً مُنْطَلِقٌ"۔

"دیکھو! یقیناً زید جانے والا ہے۔"

هَاءُ السَّكْتِ یا هَاءُ الوَقْفِ

بعض اوقات ، ندبہ اور وقف میں ہائے ساکن کا استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات ، قافیہ کی رعایت میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَ مَا اَدْرٰكَ مَاهِيَهْ ؟﴾ (القارعة:10)

"اور تمہیں کیا خبر ، کہ وہ کیا چیز ہے؟"

یہاں مَاهِيَهْ ؟ سے مراد مَا هِيَ ؟ (یہ کیا ہے ؟) ہے۔

66- هَلَّا Why don't

1- هَلَّا ، (هَلْ + لَا) سے مرکب ہے۔ حرفِ تحضیض (Stimulation) ہے۔

2- اچھے کام کے لیے ، اُبھارتا اور اُکساتا ہے۔ جیسے :

هَلَّا آمَنْتَ ؟ "آخر آپ ایمان کیوں نہیں لے آئے ؟"

3- کسی اچھے کام کو چھوڑ دینے پر ، بطورِ ملامت بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

هَلَّا تَرَكْتَ الخَيْرَ ؟ " آخر آپ نے یہ نیکی کیوں ترک کر دی ؟"

67- هَیا

هَیا بھی حرفِ ندا ہے ، بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کی اصل اَیا ہے۔

هَيَا عَلِيٌّ ! "اے علی!"

68- وَ and

واؤ حرفِ عطف ہے۔ اس کے استعمالات مختلف ہیں۔

1- واو (و) برائے عطف Conjunctive

واو عطف ، محض معطوف اور معطوف علیہ کو ، جمع کرنے کے لیے آتا ہے ، چنانچہ دونوں کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔ درج مثالوں پر غور کیجیے۔

-a ﴿ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ﴾ (البقرة:285)
"یہ سب اللہ ، اس کے فرشتوں ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں۔"

-b بَكْرٌ قَاعِدٌ وَّ اَخُوْهُ قَائِمٌ.
"بکر بیٹھا ہوا ہے ، اور اُس کا بھائی کھڑا ہے۔"

c- ﴿ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّداً وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ ﴾ (البقرة:58)

"دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور معافی معافی کہتے جانا۔"

2- واو (و) استیناف Renewal, Inception

بعض جملوں میں "وَ" موجود ہوتا ہے، لیکن وہ دو چیزوں کو جمع کرنے کے بجائے، صرف ایک فقرے سے جوڑنے کا کام دیتا ہے۔ اسے واو استیناف کہتے ہیں۔ واوَ استیناف سے نئے مضمون کی ابداء ہوتی ہے، یہ پچھلے جملے پر عطف نہیں ہوتا۔ جیسے:

﴿ ثُمَّ قَضٰی اَجَلاً وَ اَجَل" مُسَمًّی عِنْدَهٗ ﴾ (الانعام:2)

"پھر اُس نے مدّت کا تعیُّن کیااور متعین مدت تو اُسی کے پاس ہے۔"

3- واو (و) برائے قسم Oath

یہ واوَ قسم کے لیے مستعمل ہے، حرفِ جر ہے، اپنے بعد والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے:

﴿ وَ التِّيْنِ ﴾ انجیر کی قسم، ﴿ وَ الشَّمْسِ ﴾ "سورج کی گواہی"۔

4- واو (و) حالیہ Statuary

بعض اوقات، واوَ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر، حال کے معنی ظاہر کرتا ہے۔ اسے واوَ حالیہ کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ حالانکہ، اس حال میں کہ، وغیرہ الفاظ سے کیا جاتا

ہے۔ واوٴ حالیہ کے بعد آنے والا جملہ ، جملہٴ حالیہ کہلاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿تَحْسَبُ هُمْ اَيْقَاظاً وَّ هُمْ رُقُوْد﴾ (الکھف:18)

"تو انہیں بیدار سمجھتا ، حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے۔"

-b ﴿لَيُوْسُفَ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ﴾ (یوسف:8)

"یوسف اور اس کا بھائی باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں ، حالانکہ ہم ایک جتھا ہیں۔"

-5 واو (و) رُبَّ Often

بعض اوقات ، واوٴ کو رُبَّ (بسا اوقات، بہتیرے ، بعض) کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے : شاعر نے کہا :

-a وَ بَلْدَةٍ لَيْسَ بِهَا اَنِيس اِلاَّ الْيَعَافِيْرُ وَ عِلَى الْعِيْسُ

"بے شمار شہر ایسے ہیں ، جن میں ہمارا کوئی مونس و غمخوار نہیں ،
سوائے ہرنوں کے ، اور سوائے بھورے اُونٹوں کے۔"

-b وَ بَلْدَةٍ سِرْتُ

" میں نے بہتیرے شہروں کی سیر کی۔"

-6 واو (و) مَعِيَّة Along With

واوٴ مَعِيَّة ، مفعول معہٗ سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ اس واوٴ کے بعد آنے والا اسم ، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

سِرْتُ وَ الشَّارِعَ الجَدِيْدَ

"میں ، نئی سڑک کے ساتھ ساتھ ، چلتا گیا۔"

7- واو (و) بمعنی فاء (ف)

بعض اوقات واؤ ، فاء (ف) کی طرح ، تعقیب Sequence & Followup کے لیے بھی ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿فَلَمَّا اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ o وَ نَا دَيْنَاهُ اَنْ يَّآ بْرَاهِيْمُ o
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (الصافات:105-103)

"آخر کو ، جب دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا ، اور پھر حضرتِ ابراہیمؑ نے ، بیٹے کو ماتھے کے بل گرادیا ، اور پھر ، ہم نے آواز دی : اے ابراہیمؑ ! تو نے خواب سچ کر دکھایا ، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔"

8- واو (و) ناصبہ

نہی ، نفی ، امر ، استفہام ، تمنی ، عرض اور ترجی کے جواب میں اگر واوٗ آئے ، تو یہ واوٗ اپنے بعد آنے والے فعلِ مضارع کو خفیف یعنی منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

a- لَا تَأْمُرْ بِا لصِّدقِ	وَ	تَكْذِبَ
فعلِ نہی	واوٗ ناصبہ	فعلِ مضارع خفیف

"سچ بولنے کا حکم مت دے ، جب کہ تو خود جھوٹ بولے۔"

9- واو (و) زائدہ

بعض اوقات ، اِلاَّ کے بعد ، زورِ کلام کے لیے واؤ زائدہ کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلاَّ وَ فِیْهِ عُیُوب"

" کوئی شخص ایسا نہیں ہے ، مگر یہ کہ اس میں عیوب ہوں۔"

69- یَا

یَا ، حرفِ نداء ہے۔اے کا مفہوم دیتا ہے۔

یَا ، مرکبِ اضافی میں مضاف کو منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

a-	یَا عَبْدَ البَاسِطِ !	اے عبدالباسط !
b-	یَا اَبَا هُرَیْرَةَ !	اے ابوہریرہ !
c-	یَا رَبَّنَا !	اے ہمارے رب !.

یَا ، کے بارے میں مزید تفصیلات آپ جلد اول کے سبق نمبر 77 میں ملاحظہ فرمائیے۔

بسم اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم

تُحْفَةُ الاِعراب

مولانا حمید الدین فراہیؒ نے ' نحو جدید کے اصول پر ' اعراب کے مسائل کو نہایت سلیس اور آسان پیرائے میں نظم کیا ہے۔چونکہ ہم نے اس کتاب میں مولانا فراہیؒ کی کتاب ''**اسباق النحْو**'' کو بنیاد بنا کر قرآنی مثالوں اور دیگر تشریحات کا اضافہ کیا ہے اس لیے اس کتاب کے طلبہ کے لیے یہ نظم دلچسپی سے خالی نہ ہو گی۔

1- خطبہ ءِ کتاب

بعدِ تَسْبِیْحِ خالقِ اکْبَرْ — اور تسلیمِ فَخْرِ جنٌّ و بَشَر

پیش کش ہے یہ تحفةُ الإعراب — تا کریں اس کو مُبْتَدِی اَزْبَر

قُدَمَاء کا تھا راسْتہ دُشوار — بیٹھ جاتا تھا راہرو تھک کر

راہ تاریک اور منزل دُور — اَور پھر' ہر قدم پہ اِک ٹھوکر

اب ہے اِعراب کی نئی تَعریف — اور ترتیبِ فَنّ بَطَرْزِ دِگر

فِعل ' اِعراب سے ہوئے آزاد — اور عوامِل ہیں سارے شہر بدَر

فَنّ میں اَب کوئی پیچ و خَم نہ رہا — راہ مشکل رہی' نہ طُولِ سفَر

2- تَعْرِیْفِ اِعراب

گرچه اَبوابِ نَحْو' اَور بھی ہیں — لیك اِعراب ہے مُقَدَّم تَر

ہے یہ تَغْیِیْر آخِرِ اَسماء — اِسْم کا رُتبہ 'جس سے آئے نظَر

کثرتِ مرتبہ ہے، خاصۂ اِسم ۔۔۔ فِعل و حرف، اِس سے ہیں بَری یکسر

3 - مراتبِ ثلاثہ، اِسم

رَفْع ہے رُتبۂ مدارِ سخن ۔۔۔ جس پہ ہے، گفتگو میں اَصْل نظر

نَصْب ہے رُتبہ اُن زوائد کا ۔۔۔ جو کہ بے واسطہ، ملیں آ کر

جَر ہے، اُن زائدات کا رُتبہ ۔۔۔ جو کہ ہوں، حرفِ جرّ کے دستِ نگر

ہیں یہی تین، اِسْم کے رُتبے ۔۔۔ رَفْع، پھر نَصْب، پھر ہے رُتبۂ جَر

نامِ اِعراب بھی، یہی ہیں تین ۔۔۔ تا علامت ہو، اَصْل شیء کی خبر

4- صُورِ مُختَلِفَہ، اِعراب

گرچہ ہیں تین قِسم پر اِعراب ۔۔۔ ہیں وہ چودہ، بَاختلافِ صُوَر

ءُ ءً ءٍ، پھر ءَان اور ءَیْنِ ۔۔۔ ءُو نَ اور ءِیْنَ دیکھ لو، گِن کر

سات ہیں سب ثقیل، پر یہ خفیف ۔۔۔ ہوں گے، آخر کی نون گرا دو گر

اَلْ سے ہوتے ہیں تین، پہلے خفیف ۔۔۔ اور اِضافت سے، سب کے سب یکسر

یا عَلَمَ مُتّصِفْ بِابنِ مُضاف ۔۔۔ بِعلَم جیسے عامِرُ بْنُ عُمَرَ

5- مواقع اِعراب مُختَلِفَہ

واحد اور جمعِ کسّر میں اِعراب ۔۔۔ ءُ، ءً، ءٍ ہے رَفْع و نَصْب و جرّ

ہے مُثنّی میں ءَان صُورتِ رَفْع ۔۔۔ ءَیْنِ ہو گی وہ نَصْب و جرّ میں، مگر

رَفْع ہے ءُونَ نَصْب و جرّ ءِیْنَ ۔۔۔ از برائے سلیمِ جَمْعِ ذکر

ءُ ہے رَفْعِ سلیم جَمْعِ اناث ۔۔۔ اور ءٍ اس کا نَصْب ہے اور جرّ

رَفْع اور نَصْب وَجَرّ ہے ءُو ' ءَا ' ءِ ی — چند اِسموں میں ہوں مُضَاف اگر
یعنی اَبْ ' اَخْ ' و حَمْ وهَنْ ' ذُو ' فَم — مِیم کو فَم کی' حَذْف کردو اگر
رَفع ہے غَیرْ مُنْصَرِف میں ءُ — اور ءَ ہے بَحالِ نَصْب و جَرّ
مِثْلِ بُشریٰ و یا مضاف بیَا — اِن پر اِعراب کا نہ ہو گا گُذَر
مثلِ قاضٍ ' هُدًی میں ہیں اِعراب — پر وہ تعلیل سے ہُوئے مُضْمَر
مُصْطَفَوْنَ ' بَنِیَّ کے بھی مِثْل — یوں ہی ' تعلیل کے ہیں زیرِ اَثَر

6- اَقسامِ خمسه ' غیر مُنْصَرِفْ

اَوَّلاً غیر مُنْصَرِفْ ہے عَلَم — جب ہو بیگانہ ' جس طرح سَنْجَر
یا کہ آخر میں ۃ ہو جوں طَلْحَة — یا مؤنَّث ہو جس طرح سے سقَر
یا ہو آخر میں ءَ ان ' جُوں عثمان — یا بوَزْنِ فُعَل ہو' جیسے عُمَر
یا کہ مَعْدِیکَرِب سی ہو ترکیب — یا ہو دراَصْل فِعل' چوں شَمَّر
ثانیاً وَصْف جبکہ ہو فَعْلان — اور مُؤنَّثْ ہو وَزْنِ فَعْلیٰ پہ
یا هواَفْعَلْ کہ اصْل میں ہو صِفت — مثلاً اَحْمَد ' اَسْوَد و اَحْمَر
ثالثًا عَدْل جُوں اُخَر و جُمَع — یا کُتَعَ اور بُتَع- بُصَع و سَحَر
اور اُحاد ہے یوں ہی تابه عُشار — اور مَوْحَد ہے یوں ہی تا مَعْشَر
رابعًا منتهی الجموع کے وَزْن — اِن کے آخر میں ۃ نہ آئے اگر
جُوں قَوارِیر جَمْعِ قَارُوْرَه — اور عَسَاکر جماعتِ عَسْکَر
خَامِسًا جب زِیادہ آخِر میں — الف و هَمْزه دونوں آئیں نَظَر
مُنْصَرِف ہوں گے سب' یہ جب ہوں مُضاف — یا ہو اَلْ اِن پہ یا ہو وَزْنِ اَقْصَر

7– مُعْرَبَاتِ عَشَرَہ اَصْلِیّہ ، مَرْفُوعَان

اِسْم مرفُوع دو ہیں، بے کم و بیش — مُسْتَنَد ایک، دوسرا ہے خبر
ہے مِثال اِن کی "حَیدَر" اَسَد" — جس کے معنی ہیں شیر ہے حَیْدَر
یا کہ اَلغُصْنُ یَانِع" ثَمَرُہ — یعنی یہ شاخ ہے رسیدہ ثمر
یہ کہ اَلْخَادِمَان مُخْتَصِمَان — یعنی دونوں جھگڑتے ہیں نوکر
یا کہ زَیْدُون حَاضِرُوْنَ ھُنَا — یعنی حاضر ہیں زید سب، یاں پر

8– منصوباتِ سِتَّہ

چھ ہیں مَنْصُوبات حال اور مَفْعُول — ظَرْف و تَمْیِیز و عِلّت و مَصْدَر
جیسے اَلْمَرْءُ سَائِر" عَجِلًا — ہے شُتَابان یہ مَرْد ، راہ سِپَر
یا کہ اَلشَّیْخُ قَاطِع" شَجَرًا — یعنی بُوڑھا یہ کاٹتا ہے شَجَر
یا کہ زَیْد" مُسَبِّح" سَحَرًا — زَیْد ، تسبیح خواں ہے وقتِ سَحَر
یا کہ عِشْرُوْنَ خَادِمًا عِنْدِیْ — یعنی ہیں بیس، میرے یاں نوکر
یا کہ اَلطِّفْلُ مُطْرِق" خَجَلًا — شرم سے سر فگندہ ہے یہ پِسَر
یا کہ ذَا الْمَرْءُ ذَاھِب" سِرًّا — جانے والا وہ مرد ہے، چُھپ کر

9– مَجْرُورَان

دو ہیں مَجْرُور اک مُضاف اِلَیْہ — دوسرا حرفِ جَرّ ، لگے جس پر
فِیْ، عَلیٰ، مِنْ، اِلیٰ، ل، عَنْ، حَتّٰی — وَ، بِ، تَ، مُنْذُ، کَ ہیں حرفِ جَرّ
جیسے بَیْتُ الرَّشِیْدِ فِیْ جَبَلٍ — یَا عَلَیْہِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَر

یا کہ مِنّی اِلَی الحبیبِ سَلَام — یا کہ مَالِی عَنِ الرَّقِیْبِ مفر
یا کہ حَتّٰی الْعِشَاءِ لِی وَاللّٰہِ — شُغْلٌ بِالْاُمُوْرِ مُنْذُ سَحَر
یا کہ بِاللّٰہِ ثُمَّ تَاللّٰہِ — مَا بِدًا الْمِصْرِ کَالسَّعِیدِ بَشَر

10- تَوَابِعِ خَمْسَہ

بَہرِ تابع ہے رُتْبَہءِ مَتْبُوع — ایک پیرو ہے، دوسرا رَہبَر
ہے وہ تاکید[1] و وصف[2] و عطف[3] و بَدَل[4] — اور بیان[5]، جو ہے ذکر بالاَ شہر

جیسے اَلْعِلْمُ نَافِعٌ نَّافِع — نیز اَلْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ حُضَر
یا أخو زَیْدِ نِ الصَّغِیْرُ ھُنَا — یا کہ فِی الْبَیْتِ عَامِرٌ وَّ عُمَر
یا کہ صَحْبِی الثِّقَاتُ اَکْثَرُھُم — یا کہ عِنْدِی اَبُو الشُّمیلِ زُفَر

11- مُعْرَبَاتِ خَمْسَہ مُؤَ وَّلَہ

مُعْرَبَاتِ مُؤَوَّلَہْ دَراصْل — پانچ ہیں، جن میں نَصْب ہے اکثر
مُسْتَنَد[1] بَعدِ مُشَبَّھَاتُ الْفِعْل — فعلِ کون[2] اور مَاولاَ کی خبر[3]

پھر مُنَادی[4] ہے اور مُسْتَثْنٰی[5] — نکرہء مُسْتَنَد پہ لَا ہو اگر

پھر سَماعی ہیں چند مَنْصُوبات — جو حقیقت میں حَذف کے ہیں صُوَر

12- مُسْتَنَد بَعدِ مُشَبَّھَاتُ الْفِعْل

اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ — یا کہ لَیْتَ ، لَعَلَّ آئیں اگر
مُسْتَنَد پر تو ہو گا وہ مَنْصُوب — پر نہ ہو گا خَبَر پہ اِن کا اَثر

جیسے اِنَّ الْمَسِیحَ اِنسَان" یعنی سچ ہے 'کہ ہے مَسِیح بَشَر
یا لَعَلَّ الأَخَیْنِ صَیَّادَان ہیں شکاری یہ 'دونوں' بھائی مگر
یا کہ لَیتَ البَنِین مُصْطَلِحُونَ کاش کہ ہوتے' صُلح جُو یہ پِسر

13– خبرِ اَفعالِ کَوْن وما ولَا

کَانَ اور صَارَ ' اَصْبَحَ ' اَضحٰی ظَلَّ ' اَمْسٰی وَ بَاتَ ٭نیز دِگر
مِثْلِ مَاانْفَكَّ ' مَا بَرِحَ ' مَا زَالَ مَافتِی ' لَیْسَ ' مَا ولَا کی خبَر
ہو گی منصُوب کیونکہ یہ اَخبار ہیں مَفَاعِیل ' پیش اَھْلِ نَظَر
مثلاً کَانَ خَالِد" فَهِمًا یا کہ صَارَ السَّعِیدُ مِثل عُمَرَ

14– مُنَادٰی و مُتعَجّب مِنْہ' و مُسْتَغَاث و مَنْدُوب

ہو مُنادٰی مُضَاف یا نَکِرَہ نَصْب دو ' جیسے یَا اَبَا جَعْفَر
ورنہ مَبْنی ہے بَر علامتِ رَفْع جیسے یَازَیْدُ ' اَیُّهَا الْعَسْکَر
پر عَلَمْ مُتَّصِفْ بِابْنِ مُضَاف بعِلْمٍ یا مضاف بعدَ الکَرّ
یعنی یَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوس کے مِثْل اور یونہی یَامُسَاوِرُ بنُ حَجَر
مثل یَا زَیدُ گرچہ ہیں مَبْنی لیك اِن میں رَوا ہے نیز زَبَر

لَ عَجَب یا کہ اِسْتِغَا ثہ کی ہو منادٰی پہ تو ضَرور ہے جَرّ
جیسے یَا لَلرَّشِیدِ یَا لَلْمَاءِ یَا لَاَصْحَابنَا وَ یَا لَلْبَشَر
یَا غُلَامِیْ کے مثل میں ہے روا یَا غُلَامَا وَ یَا غُلَامُ دِگر

واَسَعِیْدُ و وَا سَعِیْدَاَ نیز وَا سَعِیداہ نُدبَہ کے ہیں صُوَر

ہائے نُدبَہ کو لاؤ آخِر میں کیونکہ ہے وَقْف، ناگزیر اِس پر

جیسے وا مُطْعِمَ الْمَساکِیناہ نہ کہ واعمَّتاہ اُمَّ زُفَر

15- تَوابِعِ مُنادیٰ

جب مُنادیٰ ہو مُورِدِ اِعراب ہو گا تابع بھی، اِس کی صُورتْ پر

پَر مُنادیٰ ہو جب کہ خود مَبْنی اِس کے تابع کے مختلف ہیں صُوَر

عطف بے ال بَدَل ہو یا ہو مُضَاف یہ اِضافت ہو مَعْنَوِیَّہ مگر

مستقل کا سا، اِن سے ہو گا سُلُوك جیسے یا زَیْدُ بِشْرُ وَابنَ عُمَر

مَا سِوا میں ہے نَصْب و رَفْع رَوَا جیسے یا خَالِدُ الشَّدِیدُ الْکَرّ

16- مُسْتَثْنیٰ

اَزْ قَبِیْلِ بَدَل ہے مُسْتَثْنیٰ چند شکلیں ہیں، خارِج اِس سے مگر

قَوْلِ مُثْبَت سے گر ہو مُسْتَثْنیٰ یا مُقَدَّمْ یا ہو غیر اگر

نَصْب واجِب ہے لیك مُسْتَثْنیٰ مِنْہُ کا ذِکر آئے اور اُس پر

قولِ مَنْفِی ہو تو، رَوَا ہے نَصْب بَدَلِیَّت اگرچہ ہے بِہتر

جیسے مَا فِي جِوَارِ نَا اِلَّا حَامِدٌ وَّ السَّعِیدُ وَ ابْنُ عُمَر

یا کہ اَلْجُنْدُ ذَاهِبٌ اِلَّا خَالِدًا وَ امْرَئَیْنِ مِنْ عَسْکَر

یا کہ مَافِي رِجَالِکُمْ اِلَّا جَنْدَلًا ذُوْ شُجَاعَةٍ وَّ غَیر

یا کہ لَا عَیْبَ فِی اَخِیْ اِلَّا طَلَبًا لِلعُلٰے وَ طُوْلَ سَھَر
یا کہ لَا عَیبَ فِیھِم اِلاَّ نومَھُمْ فِی الشِّتَاءِ بَعدَ سَحَر
غیر ہو گا بحالِ مُسْتَثْنٰی جیسے ھُم ْ ذَاھِبُونَ غَیْرَ عُمَر

17– مُسْتَنَدْ بَعْدِ لَاءِ نَفْیِ عُموم

مُسْتَنَد بَعْدِ لَاءِ نَفیِ عُموم نکرہء مُتَّصِلْ ہو مُفْرَد گر
ہو گا مَبْنی وہ بر علامت نَصْب بَر مثالِ ثَمَانِیَۃَ عَشَر
مثلاً لَاَ غُلَامَ لِلْھَادِیْ یا کہ لَا جاریاتِ لِابْنِ عُمَر
یا کہ لَا شَاھِدَیْنِ لِلدَّعْوٰی یا کہ لَا نَاصِرِیْنَ لِلْمُضْطَر
غیر مُفْرَد کو نَصْب دو لیکن مُنْفَصِل یا کہ معرفہ ھواگرَ
رَفْع دو اور رَفْع میں ہے ضَرور دوسرا مُسْتَنَد بَلائِے دِگَر
جیسے لَا نَاصِرًا لَہٗ عِنْدِی یا کہ لَا طَالبًا ھُدًی مُغْتَر
یا کہ لَا لِی اَب" وَلَا اُمّ" یا کہ لَا ھَاشِم" وَلَا جعفَر

18– تَوابِع مُسْتَنَد مَبْنی بَعْدِ لَا

عَطْف مَبْنی پہ ہو یہ لاَ.تو رَوَا ہے بِنا اور رَفْع دونوں پر
جیسے لَا نَاصِر" وَّ لَا اَخُ لِیْ یا کہ لَا تُرسَ لِیْ وَلَا مِغْفَر
ہے بناء ' رَفْع و نَصْب سب جائز مُتَّصِل وَصْفْ ' مُنْفَرِد ہو اگر
جیسے لَا ماءَ عَذْبَ فِی بَحْرٍ یا کہ لَاماءَ بَارِدًا فِی الْبَرِّ
مُنْفَصِل وَصف و عَطْفِ لا کے بغیر نَصْب یا رَفْع آئے گا اِن پر
جیسے لَا مَرءَ فِیھِمْ ھرِمًا" یا کہ لَا زَوْجَ وَابْنَۃً" لِزُفَر

19– نَصْب بر حَذْف

نَصْب بر حَذْف دس ہیں اَمْر[1] و دُعا[2] وَصْف[3] و تَنْبیہ[4] وَ حصْر[5] بِالْمَصْدَر

عطفِ[6] صُحْبَہ[7]، اِجابَہ[7]، اِسْتِنْکار[8] شَرط[9] و توضیحِ[10] جُمْلَھائے خبَر

مثل صَبْرًا علیٰ الاذٰی صَبْرا یا کہ سَقبًا لِذٰالكَ الْمَعْشَر

یا کہ هُمْ رُفْقَتیْ اُوْلِی الأَبْصَارِ وَالطّرقَ الطَّرِيقَ يا أَعْوَر

اِنَّمَا هٰؤلَاءِ سَيرًا سير يا کہ مَانَتْ وَ اَبَا مَعْمَر

یا کہ لَبَّیْكَ رَبِّ وَ سَعْدَیْكَ یا اَلْهَوْءُ او انت فذو كِبَر

یَا لِكُلِّ عَلَیٰ السَّوآءِ نَصِیب" فِیه ، اِنْ ذَا غِنًی وَ اِنْ مُعْتَر

یا کہ اَللّٰهُ رَبُّنَا الرَّحمٰن دعوۃَ الحَقِّ مِنْ لِسَان فِطَر

اور بھی چند ہیں مَصَادِر خاص مِثْل سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَکْبَر

یَا اِلٰهِی یہ تُحفَہ ہو مَقْبُول

ہے دُعائے فَراهِیؔ مُضْطَر

انگریزی مترادفات

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خود اس زبان کے مزاج سے کلی واقفیت حاصل کی جائے۔ مترادفات کے استعمال سے اس بات کا اندیشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں آدمی انگریزی میں سوچ کر عربی بولنے اور لکھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس لیے اس ناچیز کی یہ رائے ہے کہ انگریزی مترادفات کا (جو بہت کم صورتوں میں سوفیصد مترادف ہوتے ہیں) کم سے کم استعمال کیا جائے اور وہ بھی وہیں جہاں انگریزی داں طالب علم کے لیے ابتدائی مراحل میں ناگزیر ہو۔

متفرق

The Conjugation	الصرف
The Syntax	النّحو
The Inflection or The Conjugaion	تصريف
The Derivation	الإشتقاقُ
The Science of Derivation	علم الإ شتقاق
The Derivations , The Derived	مُشْتَقَّات
The Gender	تذکیرو تانیث (جنس)
Masculine	مذکر
Feminine	مؤنث
Form	صيغه
Word	کلمه

Word	مفرد
The Noun	إسم
The Verb	فعل
The Letter, The Particle	حرف
Compound	مركب
The Subject , The Primate	مبتداء
The Predicate	خبَر
Active	معروف
Passive	مجهول
Positive	مثبت
Negative	منفي
Empirical	سماعي
Methodical	قياسي
The Feminine by usage	المؤنثُ السماعيُّ
The Declensions of Noun , The Signs of Noun at the end	إعراب
The Supposed Declensions	إعرابِ تقديرى
The Position of Noun in a sentence.	اعرابى حالت
The sign of Noun showing its position	التشْكِيلُ
The Nominative Case, Regularity,	حالتِ رفعى

The Accusative Case, Openness,	حالت نصبی
The Genitive Case	حالتِ جری
The Vowel	حَرَکت
The Vowels	حَرَکَات
The Short Vowel U	ضَمَّۃ" (پیش)
The Short Vowel I	کَسْرَۃ" (زیر)
The Short Vowel A	فَتْحَۃ" (زبر)
The Long Vowel A	اَلِف"
The Long Vowel I	یاء"
The Long Vowel U	واء"
The Vowelless	ساکِن"
The Doubling Sign	تَشْدِید"
The Lengthening Sign	مَدَّۃ"
The Nunation, The Modulation	تنوین
The Measure	وزن
The Measured	موزون
Measures of Words	اوزان کلمات
The Citerion	میزان
Exercise	مشق ، تمرین
Root	مادّہ

Singular	واحد ، مفرد
The Duel	تثنية ، مثنى
Number	واحد جمع
Trilateral	ثُلاثی
Quadrilateral	رُباعی
Primate, Denuded , Abstract	مجرد
Interdiction	نهی"
Emphatic	مؤکّد

جملے

The Nominal Sentence	جملۂ اسمیة
The Verbal Sentence	جملۂ فعلیه
The Creative Sentence	جملۂ انشائیه
The Circumstantial Sentence	جملۂ ظرفیه (شبه جمله)
The Introductive Sentence	جملۂ ابتدائیه
The Sentence of Renewal	جملۂ مستانفه
The Inserted Sentence	جملۂ معترضه
The Sentence of Causality	جملۂ معلله
The statutory Sentence	جملۂ حالیه
The Conditional Sentence	جملۂ شرطیه

اسم

The Noun	اسم
The Definite Noun,	اسمِ معرفه
The Indefinite Noun , or Common Noun	اسمِ نکرہ
The Proper Noun	اسمِ علم
The Subject	فاعِل
The Object	مفعول
The Agent Noun, The Subject	اسمِ فاعل
The Patient Noun , The Object	اسمِ مفعول
The Pro- Agent	اسم نائب الفاعل
The Infinitive, The Noun of Origin	اسم مصدر
The Prescribed Noun The Qualified Noun	اسمِ موصوف ، اسمِ منعوت
The Adjective, The Qualificative Noun	اسمِ صفت یا اسمِ نعت
The Noun of Preference,	اسمِ تفضیل
The Adjective of Superiority	اسمِ أفعلُ الصِّفه
The Superlative Noun	اسمِ مُبَا لَغَة"
The Noun of Instrument	اسمِ آلۃِ
The Adverb of Time, Circumstantial of Time	اسمِ ظرفِ زمان
The Adverb of Place, Circumstantial of Place	اسمِ ظرفِ مکان

The Demonstrated Noun	اسمِ مشار" إليه
The Demonstrative Noun	اسم اشاره
The Near Demonstrative Noun	اسم اشاره قریب
The Distant or Remote Demonstrative Noun	اسم إشاره بعید
The Conjunctive Noun	اسمِ موصول
The Interrogative Noun	ا سمِ استفهام
Personal Pronouns	اسمِ ضمائر
The Pronoun	اسمِ ضمیر
The Prominent Pronoun	اسمِ ضمیر" بارز"
The Apparent Pronoun	اسمِ ضمیر"ظاهر"
Latent Pronoun	اسمِ ضمیر" مستتر"
The Connected Pronoun	اسمِ ضمیر" متصل"
The Detached Pronoun	اسمِ ضمیر غیر متصل
The Inert Noun	اسمِ جامد
The Derived Noun	اسمِ مشتق
The Singular Noun	اسمِ واحد
The Duel Noun	اسمِ مثنیٰ
The Plural Noun	اسمِ جمع
Noun with Shortened Ending	اسم" مقصور" (لیلیٰ)
Noun with Extended Ending	اسم" ممدود" (اسمآء)

Noun with Curtailed Ending	اسم "منقوص" (قاضٍ)
The Miniature Alif	الف مقصوره (لیلیٰ)
Noun of Genus	اِسمِ جنس
Noun of One Act	اسمِ مرَّةٍ
Noun of Exclusion	اسمِ استثناء
The Excluded Noun	اسمِ مُستثنیٰ
The Plural Noun from which Exclusion is made	اسمِ مستثنیٰ منہ
The Person being called	اسمِ منادیٰ
The Called Euphonic Noun	اسمِ منادیٰ مُرَخَّم
The Augmented Noun	اسمِ مزید
The Intact Plural Noun	اسمِ جمع سالم
The Intact Feminine Plural Noun	اسمِ جمع مؤنث سالم
The Broken Plural Noun	اسمِ جمع مُکَسَّر
The Declinable Noun	اسمِ مُعْرَبْ
The Indeclinable Noun, The Structured Noun,	اسمِ مَبْنی
Fully Declinable Noun	اسمِ منصرف
Partially Declinable Noun , The Diptote	اسمِ "غیرمنصرف"
The Proper Noun	اسمِ علم
The Modified Noun (Arranged noun)	اسمِ معدول

The Ultimate Plural	منتهي الجموع
The Abbrevated Nouns	مخففات
The Adverbs of Time	ظروفِ زمان
The Adverbs of Space	ظروفِ مکان
The Followers	توابع
The Substitute	اسمِ بدل
The Explication	عطفِ بیان
The Confirmation	تاکید
The Co-ordination	عطفِ نسق
The Exhortation	اغراء
The Warning	تحذیر
The Specification	اختصاص
The Concomitant	مفعول معهٗ
The Titular	مشغول عنهٗ
The Diminution	تصغیر
The Diminutive noun	اسمِ مصغر
The Onomatopoeia	اسماء الاصوات
The Verbal Nouns	اسماء الافعال
The Allusive Nouns	اسماء الکنایه
The Non-Certified Exclusion	استثناء غیر موجب

The Certified Exclusion	استثناء موجب
The Emptied Exclusion	استثناء مفرّغ
Affiliation	نسبت
The Noun of Affiliation, The related Adjective	اسمِ منسوب

مرکبات

Useful compound , Complete Sentence	مرکب مفید ، کلام
Incomplete Sentence	مرکب غیر مفید
First Annexing Noun, Construct Noun	اسمِ مضاف
Second Annexed Noun, Genitive Noun	اسم مضاف الیه
The Annexed Comosite, The Relative Compound, The Construct State	مرکبِ اضافی
The Adjective Compound or The Adjective Phrase	مرکبِ توصیفی
The Numerical Compound	مرکب عددی ، بنائی
The Mixed Compound	مرکب مزجی ، امتزاجی
The Vocal Compound	مرکب صوتی
The Referential Compound	مرکب اسنادی

فعل

Verb	فعل
Perfect or Past Tense Verb	فعلِ ماضی
Present Tense Verb	فعل حال
Imperfect Tense Verb	فعل مضارع
The Imperative	امرو نہی
The Imperative Affirmative Verb	فعلِ أمر
The Negative Command	فعلِ نہی
The Active Verb	فعلِ معروف
The Passive Verb, The Ignored Verb	فعلِ مجہول
The Intransitive Verb	فعل لازم
The Transitive Verb, The Stem	فعل مُتعدی
The Trilateral Verb	فعلِ ثُلاثی
The Quadri-lateral Verb	فعلِ رُباعی
The Abstract Verb	فعلِ مجرد
Augmented Verb, Intensive Verb	فعلِ مزید فیہ

The Primate Tri-lateral Verb The Abstract Tri-lateral Verb,	فعلِ ثلاثی مجرد
The Excessive Trilateral Verb	فعلِ ثلاثی مزید فیہ
The Primate Quadrilateral Verb	فعلِ رباعی مجرد
The Excessive Quadri-lateral Verb	فعلِ رباعی مزید فیہ
The Defective Verb	فعلِ ناقص (معنوی)
The Complete Verb	فعلِ تام
The Defective Verb	فعلِ معتلّ
The Modal Verb	فعلِ مثال
The Hollow Verb	فعلِ اجوف
The Deficient Verb	فعلِ ناقص (لفظی)
The Doubled Verb	فعلِ مضاعَف
A Verb with a Hamzah	فعلِ مہموز
Compound Deficient Verb	فعلِ لفیف
Deficient Verb with Detached Vowels	فعلِ لفیف مفروق
Deficient Verb with Attached Vowels	فعلِ لفیف مقرون

Past Continuous Tense Verb	فعلِ ماضی استمراری
Present Perfect Tense Verb	فعلِ ماضیٔ قریب
Verb with Regular Ending	فعلِ مضارع معروف
Verb with Light Ending	فعلِ مضارع خفیف(منصوب)
Verb with Lighter Ending	فعل مضارع أخفّ(مجزوم)
Verb with Heavy Ending	فعلِ مضارع ثقیل
Verb with Heavier Ending	فعل مضارع أثقل
Confirmation , Stress	توکید
Stress of Verbs	توکید الأفعال
Confirmed Verb	فعل مؤکّد
Defective Verb (In Meaning)	فعلِ ناقص معنوی
Physically Deficient Verb , Verb Ending with a Vowel	فعل ناقص لفظی
Verbs of Praise & Blame	افعال مدح و ذم
Verbs of Affectivity	افعال قلوب
Verbs of Astonishment	افعالِ تعجب
Verbs of Approximation	افعال مقاربہ

Verbs of Initiative	افعالِ شروع
Verbs of Hope	افعالِ رجاء
Inert Verbs (Invariable Verbs)	افعالِ جامده

حُرُوف

Letter, Particle	حرف
The Alphabet	حروفِ تَهَجّي
The Sound Letters	حروف صحیح
The Defective Leters	حروفِ علّت
The Lunar Letters	حروف قمریه
The Solar Letters	حروف شمسیه
The Definite Ar ticle	ال (لام تعریف)
The Letter of Negation, Particle of Negation	حرفُ نفی
The Letters of Negative Command, The Letter of interdiction	حرف نهی
The Letter of reduction, The Preposition	حرفُ جرّ
The Conjunctions, Letter of Attraction	حرفُ عطف
Letter of Condition	حرفُ شرطٍ
Letter of Similitude	حرفُ تشبیه
Letter of Confirmation	حرفُ توکیدِ

Letter of Authenticity	حرفُ تحقیق
Letter of Exclusion	رفُ استثناءِ
Letter of Wish	رفُ تمنٍّ
Letter of Premonition	حرفُ تنبیہ
Letter of Rejection	حرفُ رَدْعٍ
The Radical Letters, The Root Letters	روف أصْلِیَّہ
Letters of Augmentation, Additional Letters	روفِ زائدہ
The Vocative Particle, The Vocative Letter The Letter of Call	رفُ نِدَاء
The Letter of Lamentation	رفُ نُدْبَۃٍ
The Letter of Solicitation	رفُ تَرَجٍّ
Letter of Astonishment	رفُ تعَجُّبٍ
Letter of Causality	رفُ تعلیل
Letter of Paucity	رفُ تقلیل
Letters of Abundance or Profusion	روفِ تکثیر
Letters of Exclusion	روفِ استثناء
Letter of Denial	حرفِ جَحْد
Letters of Interrogation	روفِ استفہام
Letters of Future	روفِ مستقبل
Letters of Affirmation	روفِ ایجاب و تصدیق

Letters of Stimulation	حروفِ تحضیض
Letters of Explantion	حروفِ تفسیر
Letters of Restriction	حروفِ استدراك
Letters of Rectification	حروفِ اضراب
Letter of Command	حرفِ امر
Letters of Option	حروفِ تخییر
Letters of Separation	حروفِ تفصیل
Letters of Regret	حروفِ تندیم
Letters of Answer	حروفِ جواب
Letters of finality	حروفِ غایة
Letters of Oath	حروفِ قسم
Sound Letter	حرفُ صحیح
Extended Letter	حرفُ مدّ
Letter Similar to the Verb	حرف مشبه بفعلٍ
Letter of Annulment	حرف ناسخ
Letters of Elision	حروفِ جازمه
Letters of Opening	حروف ناصبه
Letters of Confirmation	حروف توکید
Humzah of Liaison	همزة الوصل
Humzah of Rupture	همزة القطع

ظروف

Where	حَيْثُ	Remember when	اِذْ	Before	قَبْلُ
Under	تَحْتُ	When if	اِذَا	After	بَعْدُ
Upon	فَوْقُ	When?	مَتٰى	On top	عَلْوُ
Where?	اَيْنَ	How?	كَيْفَ	Yesterday	اَمْسِ
Where from	اَنّٰى	When?	اَيَّانَ	Only	حَسْبُ
Near	عِنْدَ	Since	مُذْ ، مُنْذُ	No more	لَا غَيْرُ
At, Near	لَدٰى	Never in Past	قَطُّ	Between	بَيْنَ
At, Near	لَدُنْ	Never in Future	عَوْضُ	While	بَيْنَمَا
At the same place	ثَمَّ	Where ever	اَيْنَمَا	Now	اَلْآنَ

اَسماءُ الاَفعال

Woe	وَى	Take	اِلَيْكَ	Hold fast	عَلَيْكَ
Stay Where you are	مَكَانَكُمْ	Away	هَيْهَاتَ	Take	دُوْنَكَ
Come on	هَيْتَ	Separated	شَتَّانَ	Amen	آمِيْن
Bring	هَلُمَّ	Hasted	سَرْعَانَ	Leave it	رُوَيْدَ
Come	تَعَالَ	Oh	أُفٍ	Hold	هَا
Enough	فَقَط	Come on	حَيَّ	Produce	هَاتِ

حروف

Afterwords	ثُمَّ	Whether	اَمْ	Yes	اَجَل
Even	حَتّٰى	Isn't it	اَمَا	It is not	اَلاَ
Or	اَمْ	As for	اَمَّا	Except	اِلاَّ
Or	اَوْ	Either	اِمَّا	If not	اِنْ + لَا
Rather	بَلْ	And	وَ	Lest	اَلاَّ
But	لٰكِنْ	Then	فَ	That not	اَنْ + لَا

حروف

Very soon	سَ	Now	آنْ	Indeed	اِنَّ ، اَنَّ
Shortly	سَوْفَ	with	بِ	That	اَنْ
Except	عَدَا	Except	حَاشَا	Verily	اِنَّمَا
Upon	عَلٰى	Except	خَلَا	That	اَنَّمَا
From	عَنْ	Often	رُبَّ	i.e	اَیْ
In	فِی	Again & Again	رُبَمَا	Yes	اِیْ

حروف

If not	لَوْلَا	No longer	لَاتَ	Like	كَ
Way not	لَوْمَا	Perhepes	لَعَلَّ	As if	كَاَنَّ
I wish	لَيْتَ	But	لٰكِنْ	Nay, But	كَلَّا
Never in past	لَمْ	Never in fu-ture	لَنْ	For	لَ
Not so far	لَمَّا	If	لَوْ	For	لِ
Why	لِمَا	Even if	وَلَوْ	Not, Don't	لَا

حروف

And	وَ	Lo	هَا	What ever	مَا
O'	يَاءِ	Why don't	هَلَّا	from	مِنْ

حروف کے استعمال کے مختلف مقاصد

Permanancy	لزوم	Tansitivity	تعدیه	Touch	اِلصاق
Escape	تجاوز	Oath	قسم	Help	اِستعانت
Quotation	نقل	Option	تخییر	Cause	سبب
Immunity	براءت	Elevation	فوقیت	Cause	تعلیل
Sequence	ترتیب	Condition	شرط	Company	مصاحبت
Time or Space	ظرف	Replace-ment	بدل	Confirma-tion	تاکید
Followup	تعقیب	Restriction	استدراك	Lamentation	نُدبه
Time Gap	تراخی	Regret	تندیم	Renewal	استیناف
Similitude	تشبیه	Entry	دخول	Comparison	تقابل
Rejection	ردع	Closeness	تقریب	Assumption	ظن
Specifica-tion	اختصاص	Right	استحقاق	Warning	تنبیه
End result	عاقبت	Help	استغاثه	Ownership	ملکیت
Harm	ضرر	Benefit	منفعت	Extra	زائده
Paucity	تقلیل	Origin	ابتداء	Strength	تقویت
Restriction	امتناع	Wish	تمنی	Request	عرض
Threat	زجر	Rectification	اضراب	Stimulation	تحضیض
Ambiguity	ابهام	Clarity	تبیین	Selection	تبعیض

BIBLIOGRAPHY کتابیات

1- اسباق النحو............ مولانا حمید الدین فراہی

2- اسباق النحو............مولانا خالد مسعود مدظلہ العالی

3- تعلیم النحو............مولانا محمد ایوب اصلاحی مدظلہ العالی

4- معلم الانشاء........مولانا عبد الماجد ندویؒ ، مولانا محمد رابع حسنی ندویؒ

5- النحو الواضح............ علی الجازم و علامہ مصطفیٰ امین

6- تمرین الصرف............ مولانا معین الدین ندویؒ

7- تمرین النحو............محمد مصطفیٰ ندویؒ

8- المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم/ .علامہ محمد فواد عبد الباقیؒ

9- ہدیہ صغیر شرح نحو میر............ مولانا اصغر علیؒ

10- مُذَکِّرَات" فی النحو و الصرف الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃِ المنورۃ

11- عزیز المبتدی............خواجہ محمد عزیز اللہ غوری

12- قواعد اللغۃ العربیۃ للمبتدئین.....منی السباعی

13- عربی کا معلم............ مولانا عبد الستار خانؒ

14- منہاج العربیہ............مولانا سید نبی حیدر آبادیؒ

15- علم النحو............ مولانا مشتاق احمد چرتھاولیؒ

16- فروغِ قرآن............ علامہ فروغ احمدؒ

17- معجم تصریف الافعال العربیہ.......انطوان الدحداح

18- آسان عربی .... مولانا محمد بشیر ایم ۔ اے

19- قلمی مسودات .... مولانا عبد القدیر اصلاحی مدظلہ

20- الفوز الکبیر .... حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی

21- الاتقان فی علوم القرآن .... علامہ جلال الدین سیوطیؒ

22- مائة عامل .... علامہ عبد القاہر الجرجانیؒ

23- نظرية الحروف العاملة .... ڈاکٹر ہادی عطية مطر الهلالي

24- مغني اللبيب .... علامہ ابن ہشام الانصاریؒ

25- معجم اعراب الفاظ القرآن الکریم ... ڈاکٹر محمد سید طنطاوي

26- جامع الصرف .... مولانا حافظ محمد امیر نواز گلیالوی

27- المنهاج في القواعد والاعراب ... علامہ محمد الأنطاکی

28- مفردات القرآن .... امام راغب اصفہانیؒ

29- التبیان فی اعرابِ القرآن............ علامہ عبداللہ بن حسین العبکريؒ

30- مباحث فی علوم القرآن............ الشیخ مناع القطان

31- تدبر قرآن .... مولانا امین احسن اصلاحیؒ .

32- تفسیر جلالین اور دیگر کتب مشهورة.

مشہور علمائے نحو

تفصیلات	تاریخِ وفات	نام
	69 ھ	حضرت ابو الاسود الدؤلی تابعیؒ
	129ھ	حضرت یحیٰی بن یعمر تابعیؒ
خلیل اور سیبویہ کے استاد	149ھ	عیسیٰ بن عمر ثقفی بصریؒ
موجدِ علمِ عروض، کتاب العین ، الجمل	170ھ	خلیل بن احمد بصری
کتاب سیبویہ۔ خلیل کے شاگرد	196ھ	عمر بن عثمان سیبویہؒ ۔ بصرہ
خلیل کے شاگرد	182ھ	علی بن ہمزہ کسائیؒ ۔ کوفہ
شاگرد سیبویہ	206ھ	علامہ قُطرُبؒ
شاگرد کسائی	207ھ	یحیٰی فراءؒ ۔ کوفہ
مجاز القرآن	210ھ	ابو عبیدہؒ
مبرد کے استاد	225ھ	صالح بن اسحٰق جرمیؒ ۔ بصری
کسائی کے شاگرد	230ھ	ابن الاعرابیؒ
خلیل کے شاگرد	237ھ	اصمعیؒ
	255ھ	ابو عثمان جاحظ معتزلی

محمد بن یزید مبردؒ ۔ بصرہ	285ھ	نفطویہ اور زجاج کے استاد
علامہ ثعلبؒ	291ھ	
علامہ نضرؒ	303ھ	
ابراہیم بن محمد زجاجؒ	311ھ	معانی القرآن و اعرابه مبرد اور ثعلب کے شاگرد
علامہ اخفشؒ ۔ بصرہ	315ھ	مبرد اور ثعلب کے شاگرد
علامہ سراجؒ	316ھ	مبرد کے شاگرد
علامہ نفطویہؒ	328ھ	ثعلب اور مبرد کے شاگرد
ابن انباریؒ ۔ نزیل کوفہ	328ھ	ثعلب کے شاگرد ، اسرار العربیة
محمد بن الحسن ابن دریدؒ ۔ بصری	331ھ	
علامہ نحاسؒ	338ھ	اعراب القرآن
محمود بن عمر زمخشریؒ ۔ معتزلی	538ھ	المفصل فی النحو. کشاف
علامہ خطیب بغدادیؒ	462ھ	
علامہ ابن حزم الاندلسیؒ	457ھ	
علامہ عبدالقاہر جرجانیؒ	474ھ	مائة عامل ، دلائل الإعجاز ، اسرار البلاغه

عبداللہ بن الحسین عکبری ؒ	616ھ	التبیان فی اعراب القرآن
یوسف بن ابی بکر سکاکی ؒ	626ھ	
عثمان ابن حاجب مالکی	646ھ	کافیہ ، شافیہ ، ایضاح شرح مفصل
اثیر الدین البہری ؒ	661ھ	امام رازی کے شاگرد ، مصنف ایساغوجی
جمال الدین ابن مالک الاندلسی ؒ	672ھ	الفیہ منظوم ۔ نزیل دمشق
علامہ رضی شیعی	684ھ	کافیہ کی شرح رضی
علامہ ابو حیان الاندلسی ؒ	745ھ	ہدایۃ النحو ابن عقیل اور ابن ہشام کے استاد
عبداللہ یوسف بن احمد ابن ہشام ؒ	761ھ	مغنی اللبیب ۔ کتاب فی الاعراب
علامہ ابن عقیل ؒ	769ھ	شرح الفیہ ابن مالك
ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی ؒ	790ھ	الموافقات
سید شریف جرجانی ؒ	816ھ	صرفِ میر ، نحوِ میر ، صغریٰ کبریٰ ، وافیہ شرح کافیہ
مولانا عبدالرحمن جامی ؒ	898ھ	شرح جامی الکافیہ
علامہ جلال الدین سیوطی ؒ	911ھ	الاتقان وغیرہ

ہدایات برائے طلبہ

1۔ اَفعَال کی گردانوں کو ، رٹنے کی کوشش نہ کریں۔بلکہ اَفْعَال کی شکلوں میں تبدیلی سے، معانی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر غور کر کے ، انہیں ذہن نشین کرلیں۔

2۔ کتاب میں دیئے گئے قواعد ، اور اُن کے تحت دی گئی مثالوں ، کو باربار پڑھیں ، غور کریں ، تاکہ قاعدہ اور مثال دونوں ، دماغ میں محفوظ ہو جائیں۔ روزانہ تلاوتِ قرآن کے موقع پر ، غور کرتے رہیں کہ یہ کس قاعدے کے تحت ہے اور اِس سے ، معانی پر کیا اثر پڑتا ہے۔

3۔ حصہ اوّل کی تکمیل کے بعد، حصہ دوم کا مطالعہ ضروری ہے جس میں فعل ثُلاثی مزید کا، تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور حُرُوف سے بحث کی گئی ہے۔

4۔ طالب علم کے پاس ، ' مُفْرَداتُ القُرْآن ' از امام راغِبْ اَصفَهانی (وفات 500ھ) کا ہونا ضروری ہے۔اس کا اُردو ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہؒ نے کیا ہے۔اس کتاب کے مطالعے سے ، ایک ہی لفظ کے ، مختلف استعمالات کا پتہ چلتا ہے۔ عربی زبان میں نیز خود قرآن میں ، ایک لفظ ، ایک جگہ ، ایک معنی میں اور دوسری جگہ ، دوسرے معنی میں اور تیسری جگہ ، تیسرے معنی میں استعمال ہُوا ہے۔مُبْتَدِی کے لئے مذکورہ یہ کتاب ایک نعمت ہے۔اس کی طرف، بار بار رجوع کرنے سے، قرآن فہمی کی منزلیں ان شاءَاللہ آسان ہو جائیں گی۔

5۔ طالبُ علم کے پاس ، عربی اُردو ڈکشنری ، 'مِصبَاحُ اللُّغات' از مولانا عبد الحفیظ بلیاوی ؒ یا 'المنجد' کا ہونا ضروری ہے۔ان کتابوں سے بھی، باربار رجوع کرنے سے ، طالب علم کی دشواریاں دُور ہو سکتی ہیں۔

مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی ؒ کی 'القاموس الوحید' بھی نہایت مفید کتاب ہے۔اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی ؒ کی 'مترادفات القرآن' بھی ایک عجیب و غریب کتاب ہے۔ قرآن فہمی میں اضافے کے لیے یہ کتاب بھی نہایت مفید ہے۔

6۔ جو طالبِ علم ، مزید محنت کرنا چاہتے ہوں اور عربی زبان میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے ہوں اُن کے لئے مندرجہ ذیل کتب ، ان شاءاللہ فائدہ مند رہیں گی :

A۔ مُعَلِّمُ الإِنْشَاء (حصہ اول و دوم و سوم)

از مولانا عبدالماجد ندوی و مولانا محمد رابع حسنی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام ، کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

B۔ النَّحْوُ الوَاضِح (حصہ اول و دوم و سوم)

از استاذ علی الجارم و استاذ مصطفیٰ امین

یہ کتاب دار المعارف، قاہرہ، مصر سے شائع ہوئی ہے اور پاکستان میں دستیاب ہے۔

C۔ مولانا ابو الحسن علی الندوی ؒ کی 'قصص النبیین' کا مکمل سیٹ اور 'القِرَاءَۃ الراشدہ' کا مکمل سیٹ خرید لیجیے اور تیزی کے ساتھ ان سے گزر جائیے۔یہ آپ کے لیے ان شاءاللہ نافع ہوں گی۔

7۔ عربی زبان سیکھنا ، بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ کی کتاب ، اور رسولؐ کی سنت پر مبنی خالص اسلامی تعلیمات کو ، اُس کی اساسی زبان میں سیکھیں اور اِسلام کی خالص دعوت کو خدا کے دیگر بندوں تک پہنچائیں۔ مطالعہ سب سے بڑا مُعلِّم ہے۔ قرآن مجید کی تدبر و تفکر کے ساتھ ، روزانہ با قاعدہ تلاوت ، اور صحیح احادیث پر مشتمل کسی مستند کتاب کا مطالعہ ، جس میں عربی متن بھی موجود ہو ، ایک داعی اور مبلغ کی منزلوں کو آسان کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

آخری بات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آپ نے قواعدِ زبانِ قرآن کے دونوں حصے پڑھ لیے ، اور اس کی تمام مشقیں بھی کر لیں۔ اب آپ سے گزارش یہ ہے کہ ایک مرتبہ اور ، دونوں حصوں کا غائرانہ جائزہ لیجیے۔ تاکہ پڑھے ہوئے اسباق کا اعادہ ہو جائے اور بنیادی باتیں ذہن نشین ہو جائیں۔

قرآنِ مجید کے سلسلے میں ، ہمارے استاد مولانا عبدالقدیر صاحب اصلاحی کا طرزِ تعلیم یہ رہا ہے کہ وہ ایک سورت لیتے اور طلبہ سے ترجمہ کرواتے۔ جو طلبہ ترجمہ رٹ کر آتے ، انہیں پکڑ لیتے۔ غلط ترجمے کی اصلاح کرتے ، اور ساتھ ساتھ صرف و نحو اور بلاغت کے قواعد کا اجراء کرتے جاتے۔ طلبہ سے پوچھتے ، بتاؤ یہ لفظ کس وزن پر ہے ، کس باب سے ہے ؟ اس اسم کی اعرابی حالت کیا ہے ؟ اور کیوں ہے ؟ تقدیم و تاخیر کیوں ہوئی ہے ؟ جملے میں کیا محذوف ہے ؟ پورے پیراگراف کا مرکزی مضمون کیا ہے ؟ اس طرزِ تعلیم کا فائدہ یہ ہے کہ قواعد کو محض قواعد سمجھ کر استفادہ نہیں ہوتا بلکہ فہم میں بتدریج اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ صرف ، نحو ، بیان ، بدیع اور معانی بیک وقت ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

اب آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ قرآنِ مجید کی ایک سورت لے لیجیے۔ اور پوری سورت کی نحوی تحلیل کیجیے۔اس میں آنے والے ، تمام الفاظ کا وزن لکھیے۔ تمام مشکل الفاظ کے معانی ، ڈکشنری سے دیکھ کر لکھتے جایئے۔ اوراس کا رواں ترجمہ کیجیے۔پھر اپنے ترجمے کو کسی دوسرے مستند ترجمے سے ملا کر دیکھتے جایئے اور غور کیجیے کہ آپ نے کہاں غلطی کی ہے ؟اور کیوں کی ہے ؟ اسی طرح احادیث کے کسی مجموعے سے ، ترجمہ کرتے جایئے اور اپنے ترجمے کو مستند ترجمے سے ملا کر دیکھتے جایئے۔ مطالعہ جاری رکھیے۔لغات اور امام راغبؒ کی مفردات القرآن کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیے۔آپ کی استطاعت بتدریج ان شاء اللہ بڑھتی جائے گی۔

اپنی خاص دعاؤں میں ، اس ناچیز خلیل الرحمٰن چشتی اور اس کے والدین ، اہلِ خانہ اور اساتذہ کو بھی یاد فرمایئے۔ وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِیْنَ

راہِ خدا میں جذبہٗ ایثار و قربانی کو فروغ دینے میں نہایت معاون کتاب

انفاق فی سبیل اللہ

مرتبین : محمد خان منہاس ، خلیل الرحمٰن چشتی

☆ اِنفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت ☆ اِنفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت

☆ اِنفاق فی سبیل اللہ کے مقاصد ☆ اِنفاق فی سبیل اللہ کے آداب

تیسرا ایڈیشن | صفحات : 92 | قیمت : 30 روپے

مدرسینِ قرآن کے لیے نہایت مفید کتاب

درس قرآن کی تیاری کیسے کی جائے؟

مرتب : خلیل الرحمٰن چشتی

چند اہم موضوعات

☆ تیاری کیسے کی جائے؟ ☆ اہم اردو تفسیروں کا تعارف

☆ موضوعاتی درسِ قرآن کیسے دیا جائے؟ ☆ مدرسین کے لیے مفید کتابیں

☆ مخصوص سورتوں کا درس کیسے دیا جائے؟

تیسرا ایڈیشن | صفحات : 70 | قیمت : 30 روپے

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

حدیث فہمی میں اضافے کے لئے ایک فنی کتاب

آسان اُصولِ حدیث (زیرِ طبع)

مرتب : خلیل الرحمٰن چشتی

اس کتاب کی خصوصیات

علمِ حدیث کی مشکل اصطلاحات کی آسان تشریح

صحیح ، حسن ، اور ضعیف احادیث کی مثالیں

مشہور محدثین اور علمائے حدیث کا تعارف

کتبِ حدیث کا تعارف

راویوں کی درجہ بندی

جھوٹی حدیثوں کے گھڑے جانے کے اسباب

جھوٹی حدیثوں کی مثالیں

علمِ درایت

مختلف سندوں کے سلسلوں پر مبنی چارٹس (Charts)

الفوز اکیڈمی اسلام آباد

مؤثر اِبلاغ

مرتب : محمد خان منہاس

اس کتاب کی خصوصیات

- مؤثر ابلاغ کے بنیادی لوازمات
- مؤثر ابلاغ کے مراحل
- پیغام رسانی۔ شخصیت و کردار
- مؤثر ابلاغ کی خصوصیات
- ابلاغ کو مؤثر اور غیر مؤثر بنانے والے عوامل

صفحات : 40	قیمت : 20 روپے

الفوز اکیڈمی اسلام آباد

علمِ حدیث کے ابتدائی طالب علموں کے لئے
ایک نہایت مفید اور آسان کتاب

حدیث کی اہمیت اور ضرورت

مرتب : خلیل الرحمٰن چشتی

چند اہم موضوعات

- سنت کا دائرۂ کار
- سنت میں توازن و اعتدال
- انفرادی اور اجتماعی سنتیں
- قرآن و سنت کا باہمی تعلق
- سنت کا قانونی اور آئینی مقام
- علمِ حدیث کی بنیادی اصطلاحات

تیسرا ایڈیشن | صفحات : 200 | قیمت : 80 روپے

الفوز اکیڈمی اسلام آباد

تقریظ

مولانا خالد مسعود صاحب مدظلہ العالی ، مدیر سہ ماہی 'تدبرِ قرآن' ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب خلیل الرحمٰن چشتی ، ایک خاموش لیکن متحرک و بیدار مغز خادمِ قرآن ہیں۔ انہوں نے درسِ قرآن کی تحریک چلانے کا روایتی غلغلہ برپا کرنے اور اپنے گرد عوام کی ایک بھیڑ جمع کرنے کے بجائے ، قرآنِ مجید کی تفہیم کو اپنا مقصد قرار دیا اور اس مقصد کے حصول کے لیے ، وہ راہیں اختیار کیں ، جو ہیں تو صبر آزما ، لیکن تفہیمِ قرآن کی منزل پانے کے لیے ناگزیر ہیں۔ ان میں عوام الناس کو جمع کر لینا تو ممکن نہیں ہوتا ، البتہ اگر چند ساتھی بھی استفادہ کی نیت سے ، ان راہوں پر چل کھڑے ہوں ، تو وہ کلامُ اللہ سے از خود رہنمائی حاصل کرنے پر قادر ہو جاتے اور دوسروں کے لیے مینارۂ نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ایک بڑی کامیابی اور دین کا اصل مطلوب ہے۔

تفہیمِ قرآن کی راہ کھولنے کے لیے ، محترم چشتی صاحب نے سب سے پہلے 'قواعدِ زبانِ قرآن' سیکھنے اور سکھانے کا کام کیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ عربی قواعد پر تو سینکڑوں تصانیف موجود ہیں ، یہ کوئی نئی یا غیر معمولی بات تو نہ ہوئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں قواعدِ عربی سکھانے کا نہایت فرسودہ طریقہ رائج ہے ، جس میں طلبہ ، کئی کئی سال تک ذہنی توانائیاں صرف کرنے کے باوجود ، زبان فہمی پر قادر نہیں ہو پاتے۔ اسی طرح صرف و نحو کی کتابیں ، جس طرز پر مرتب کی گئی ہیں ، اس نے قواعد کو

مشکل بنا دیا ہے۔

محترم چشتی صاحب نے ، ایک طرف قواعدِ زبان سکھانے کے جدید طریقوں کا مطالعہ کیا اور ان میں سے وہ طریقے اختیار کیے ، جو تجربہ میں اپنی افادیت ثابت کر چکے ہیں ، اور طلبہ کو قلیل مدت میں عربی بطور ایک زندہ زبان سکھا دیتے ہیں۔ دوسری طرف انہوں نے اپنی کتاب مرتب کرتے وقت ، تدریس کے ان ضابطوں کو ملحوظ رکھا ، جو زیرِ درس مسئلے کو ، نمایاں کر کے پیش کرتے اور طالبِ علم کی توجہ کو اس سے ہٹنے نہیں دیتے۔ یہ کتاب 'قواعدِ زبانِ قرآن' کے نام سے چھپی اور اتنی مقبول ہوئی کہ دو سال کی مدت میں ، اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ قواعدِ زبان سکھانے میں ہر سبق کے تحت ، بکثرت آیات نقل کر کے قرآنی شواہد و استعمالات کو جمع کر دیا گیا تھا ، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طالبِ علم کو قواعد کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ ، فی الجملہ کلامُ اللہ سے بھی آگاہی ہو جاتی یا کم از کم اس کے ساتھ ذہنی مناسبت پیدا ہو جاتی۔

اس وقت 'قواعدِ زبانِ قرآن' کا حصہ دوم منظر عام پر آرہا ہے ، جو صرف و نحو کے نسبتاً مشکل اور اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے۔

محترم چشتی صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے ، ان مباحث کو اتنے سہل اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے کہ عربی زبان کا ایک مبتدی بھی، کتاب کا مطالعہ کرے تو معلم کے بغیر ان کو سمجھنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس حصے میں خاص طور پر 'حروف' زیرِ بحث آئے ہیں۔ خاصیاتِ ابوابِ فعل اور ثلاثی مزید فیہ کے تنوعات پر نوائی سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ ہر بحث بہ آسانی گرفت میں آجاتی ہے۔ ہر مبحث میں قرآنی استعمالات کی کثرت ہے۔

محترم چشتی صاحب کسی علمی کام پر اکتفا کر لیتے ، جب بھی وہ اہلِ علم کی طرف

سے داد و تحسین کے مستحق تھے کہ انہوں نے کسی علمی یا شخصی تعصب میں مبتلا ہوئے بغیر ، ایک ایسی عمدہ اور معیاری کتب تیار کر دی ، جو قرآن فہمی میں یقیناً مدد گار ثابت ہو گی۔ لیکن انہوں نے اپنی منزل کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے کتاب کی تدریس کا مناسب انتظام کیا۔ تحصیل علم کے خواہش مندوں کے لیے ، انہوں نے 'الفوز اکیڈمی' قائم کی ، جس میں کتاب سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔ طالبِ علم قواعد کے استعمال کی مشق کرتے ہیں اور اساتذہ ان کے کام کو چیک کر کے غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس طرح قواعد کا عملی انطباق ، اس مطالعہ کو طلبہ کے علم کا حصہ بنا دیتا ہے۔

اس کے بعد کے مراحل میں ، چشتی صاحب طلبہ کو قرآن سے اخذِ ہدایت کی راہ سمجھاتے ہیں۔ اس کے لیے انہوں نے متعدد بنیادی موضوعات پر ، آیاتِ قرآنی کی روشنی میں خود بھی رسائل مرتب کیے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے بھی مرتب کروائے ہیں۔

کام کرنے کا یہ نہج ، تساہل پسند طبائع کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لیے عرق ریزی اور جانفشانی ، نیز مقصد کے ساتھ لگن ضروری ہوتی ہے۔ محترم چشتی صاحب ، اس تمام عمل سے گزرے ہیں۔ اسی لیے قرآن کی روشنی میں ، کردار سازی کی اگلی منزلوں کو پانے کے لیے سرگرم عمل ہیں ، جو یقیناً ایک اعلیٰ و ارفع مقصود ہے۔

اللہ کریم ، ان کو اس مقصد میں کامیاب فرمائے اور ان کی ہر نوع کی محنت کو ، شرَفِ قبولیت بخشے۔ آمین

خالد مسعود

ادارۂ تدبرِ قرآن و حدیث

رحمٰن اسٹریٹ ، مسلم کالونی

سمن آباد ، لاہور ، 54500

18 محرم 1423ھ

2 اپریل 2002ء

تقریظ

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد صاحب، ڈین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادرم خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے ، قواعد زبانِ قرآن مرتب کر کے قرآن خواں حلقے میں اپنے لیے ایک مقام پیدا کر لیا ہے ، جس پر میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ گذشتہ دو دہائیوں میں ، وطنِ عزیز کے اندر خصوصاً مغربی تعلیم یافتہ مرد و خواتین میں ، قرآن سے شغف میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ جس جیلِ قرآنی کی پیش گوئی ، مولانا ابو اعلیٰ مودودیؒ اور سید قطب شہیدؒ نے کی تھی ، اس کے آثار دنیا کے ہر خطے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کی ایک مثال انقلاب کے بعد کا ایران ہے۔

اس شغف کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت تھی کہ قرآنِ کریم کے مطالب کو ، محض لفظی تراجم کی مدد سے نہیں ، بلکہ قواعد سے واقفیت کے ساتھ سمجھا جائے ، لیکن روایتی طرزِ تدریسِ لغتِ قرآن میں ، جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لیے ، کافی مشکلات پائی جاتی تھیں کہ وہ چند قدم چل کر ہتھیار ڈال دیتے تھے۔ زیرِ نظر کتاب ، اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ افراد کی اس مشکل کو دور کرتے ہوئے ، یہ انہیں براہِ راست قرآن کریم کی لغت کو ، اس کی مثالوں کی مدد سے سمجھاتی ہے۔

کتاب پر جستہ جستہ نظر ڈالنے کے بعد میں یقین سے کہہ سکتا ہوں ، کہ اگر ان دونوں جلدوں کو بطور کسی استاد کی موجودگی میں مطالعہ کر لیا جائے اور تمرینات کو بھی توجہ سے کیا جائے ، تو کم سے کم عرصے میں ایک طالبِ علم ، لغتِ قرآن سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے۔

جو کام ایک جامعہ میں ، شعبۂ عربی کے کسی استاد کے کرنے کا تھا ، وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک ایسے بندے سے لے لیا ، جس کا تخصص ، پھلوں اور پھولوں کی کاشت اور باغات کی آرائش و زیبائش کے شعبے سے متعلق ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے ، اور طالبانِ قرآن کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنائے۔

انیس احمد

مرفوعات ایک نظر میں

- **مرفوعات اَصلِیَّہ**
  - **مُسْنَد اِلَیْہ**
    - **1- مُبْتَدأ** (جملۂ اسمیہ میں)
      - اللّٰہُ اَحَدٌ
      - اَلسَّاحِرَانِ کَاذِبَانِ
      - اَلسَّاحِرُوْنَ کَاذِبُوْنَ
    - **2- فَاعِلٌ** (جملۂ فعلیہ میں)
      - قَتَلَ دَاوٗدُ
      - ذَهَبَ الرَّجُلَانِ
      - اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ
  - **خبر**
    - **3- خبر**
      - اللّٰہُ اَحَدٌ
      - مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ
      - اَلرَّسُوْلَانِ صَادِقَانِ
      - اَلْمُجَاهِدُوْنَ صَابِرُوْنَ
- **مرفوعات فَرْعِیَّہ**
  - **4- نائب فاعل**
    - كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
    - قُتِلَ الْخَرَّاصُوْنَ
  - **5- كَانَ کا اسم**
    - كَانَ اللّٰهُ قَدِيْرًا
    - كَانَ الْكِتَابَانِ مُفِيْدَيْنِ
    - كَانَ الْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبِيْنَ
  - **6- اِنَّ کی خبر**
    - اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ
    - اِنَّ الْكِتَابَيْنِ مُفِيْدَانِ
    - اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ

نوٹ: نحو کی کتابوں میں، سمجھانے کے لیے، نمبر 5 اور نمبر 6 کو بھی، مرفوع بتا کر، مرفوعات کی فہرست میں اضافہ کیا جاتا ہے، لیکن ہمارے نزدیک

a- نمبر 5، مبتدأ ہے، اور نمبر 1 کے تحت ہی ہے۔

b- نمبر 6، خبر ہے اور نمبر 3 کے تحت ہی ہے۔

فہم قرآن میں اضافے کے لئے ایک فنی کتاب

مولانا حمید الدین فراہیؒ کی کتاب اسباق النحو کی بیناد پر
عربی کے قواعد کو ذہن نشین کرانے کی ایک جدید کوشش

اس کتاب کی خصوصیات

- عربی زبان کے قواعد، آسان اور سلیس زبان میں
- مثالوں کی تحلیل اور تجزیہ Solved Problems & Solutions
- قرآنی مثالیں اور مشقیں
- دو رنگوں کا استعمال
- اسمِ غیر منصرف، توابع اور متفرق منصوبات
- اسمیہ اور فعلیہ جملوں میں تقدیم و تاخیر کے مسائل
- فعلِ مزید کی قسمیں
- حروف کی بحث

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

Al- Fawz Academy
317, Street 16,
F - 10/2, Islamabad.

317، اسٹریٹ 16
ایف 10/2، اسلام آباد

Tel # 051-2251933, Fax # 051-2254139
E-mail: chishti@apollo.net.pk